(115)

ہدایت نامۂ بندوبست

مطبوعات گورنمنٹ پنجاب کی فروخت کے لئے ایجنٹ:-

لندن میں

اے آرنلڈ-۳۷-بیڈفورڈ سٹریٹ-سٹرینڈ-ڈبلیو سی

کونسٹیبل اینڈ کمپنی-۲-وہائٹ ہال گارڈنز-ایس ڈبلیو

کیگن پال-ٹرینچ-ٹربنر اینڈ کمپنی-چیرنگ کروس روڈ-ڈبلیو سی

پی ایس کنگ اینڈ سن-۹-برج سٹریٹ-ویسٹ منسٹر-ایس ڈبلیو

لیوزک اینڈ کمپنی-۴۶-گریٹ رسل سٹریٹ-ڈبلیو سی

گرنڈلے اینڈ کمپنی-۵۴-پارلیمنٹ سٹریٹ-ایس ڈبلیو

کیگن پال-ٹرینچ-ٹربنر اینڈ کمپنی-چیرنگ کروس روڈ-ڈبلیو سی

بی کواریچ-۱۵-پکاڈلی-ڈبلیو

برِّ اعظم (یورپ) میں

فریڈلینڈر اینڈ سوہن-۱۱-کارلسٹراس-برلن (جرمنی)

اوٹو ہیراسووٹز-لیپزک

کارل ڈبلیو-ہیرسیمین-لیپزک

ارنسٹ لیروکس-۲۸-روبوناپارٹ-پیرس (فرانس)

مارٹینس نج ہاف-دی ہاگ (ہالینڈ)

ہندوستان میں

مسرز تھیکر سپنک اینڈ کو-کلکتہ

مسرز نیومین اینڈ کو-کلکتہ

مسرز تھیکر اینڈ کمپنی-بمبئی

اے سیمور ہیل-اسکوائر-۵۳-اسپلینیڈ روڈ فورٹ بمبئی

مسرز ہیگنبوتھم اینڈ کمپنی-مدراس

مسرز وی کلیانا رام ائیر اینڈ کمپنی ۱۸۹ اسپلینیڈ روڈ مدراس

سوپرنٹنڈنٹ امریکن بپٹسٹ مشن پریس-رنگون

مسرز گلاب سنگھ اینڈ سنز-مفید عام پریس-لاہور

مسرز سید ممتاز علی اینڈ سن رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

(صرف اُردو کتابوں کے لئے)

ہدایت نامہ بندوبست

مرتبہ آنریبل مسٹر جے۔ ایم ڈوئی صاحب

جسے حسب الحکم گورنمنٹ

فقیر سید افتخار الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب نے

انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

سنہ ۱۹۰۲ء

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں چھاپا گیا

طبع اول

قیمت عہ

صحت نامۂ ہدایت نامۂ بندوبست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۹	نومبر ۱۸۰۳ء	نومبر ۱۸۰۳ء میں	۱۰۱	۸	ان پتہ	ان کا پتہ
۱۴	۸	نہوتا	نہوتا تھا	۱۰۳	۱۱	۱۲۹	۱۳۹
۲۵	۱۱	کے پرگنہ کی ذاتی پیمایش	کی ذاتی پیمایشِ پرگنہ	۱۰۶	۱۶	جائے	بجائے
۳۸	اخیر	۴۶-پہلے زمانہ میں	۴۶-زمانہ اول کے بندوبست پہلے زمانہ میں	۱۲۵	۱۹	مضارع	مزارعہ
۵۲	۱۰	حدوبہی	حدود دیہی	۱۲۸	۲۱	طریقہ کے لگایا جاتا ہے	طریقہ سے لگایا جائے
۵۸	۱۶	صرف کثیر زر	صرف زر کثیر	۱۲۹	۴	خاصہ	خالصہ
۶۲	۲۴	خسرہ	کشتوار	۱۳۴	۶	رعاکو اگر کوئی	رعایا کو اگر کوئی حق
۶۵	۱۶	نمونہ بندوبست	تشخیص جمع	۱۳۷	۸	۱۸۸۷ء	۱۸۷۱ء
۶۷	۱	لگان اور لگان	لگان	۱۴۲	۸	حکام کے وقت	حکام وقت
″	۵	ہوں جو پابند مقابلہ ہے	بروئے مقابلہ ہوں	″	۱۱	واضع	واضح
″	۹	بنی پر قیاس پیمانہ	قیاسی	″	۱۵	عام اس کے	عام اس سے
″	۱۰	دیہات پر بحساب اوسط	اوسط درجہ کے دیہات پر	۱۴۳	۵	دسمبر	ستمبر
				″	۲۱	اور مزارعہ	اور ایسے مزارعہ
″	۱۳	دلائل	وجوہات	۱۴۵	۱۴	واضع	واضح
″	″	پہ	بر	۱۴۷	۱۸	اس	اِن
۷۶	۲۲	احتراقی یا محترقہ	احتراقی یا محترفہ	۱۴۸	۴	رفتہ برفتہ	رفتہ رفتہ
۷۸	۱۳	جو شمولہ فقرہ خط ہیں	جو اس خط کے مشمولہ فقرہ میں درج ہیں	″	۶	جنس	جبنسی
۷۹ / ۸۰	۲۴ / ۱	باتوں باتوں کے لحاظ	باتوں کا لحاظ	″	۷	کرنے کو	کرنے کی
۸۲	۱۹	الیسا ہوتا	الیسا تھا	″	۱۱	حق مزارعہ حق موروثی	حق مزارعہ-حق موروثی
″	۲۱	بابت جوکہ	بابت کہ	″	۱۹	کاردان	کارداران
۸۴	۱۴	نانون	قانونی	۱۵۱	۲۰	ہیں غیر موروثی	ہیں یا غیر موروثی
″	۱۶ آخری	شر	اثر	۱۵۲	۱۱	زیر دوم ایکٹ ہذا	زیر دفعہ دویم ایکٹ ہذا کو
۸۶	۴	اگر یہ صولی عین نہیں بلکہ	اگر یہ وصولی	″	۲۰	ایکٹ ہذا کی	ایکٹ کی
″	۵	لی	کی	″	۲۲	واجب الا داہو	"واجب الاداہو"
۸۸	۱۹	کاشتکاران کو بیدخل	کاشتکاران بیدخل	۱۵۳	۵	نہیں ہوا	نہیں ہوئے
۹۱	۶	ملکان میں شاہپور*	ملکان شاہپور*	۱۵۴	۲۳	۱۸۸۷ء	۱۸۸۷ء کو
۹۴	۱۱	نمبردان	نمبرداران	″	۲۴	اول قسم کا حق دخیلکاری کس طرح قایم ہوا	اول قسم کا حق دخیلکاری کس طرح قایم ہوا
۹۵	۲۳	ہوتے نہیں	ہوتے ہیں				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۷	۱۱	ہونے کے مزارعہ	ہونے مزارعہ کے مالک
〃	۱۲	مزورعہ	مزروعہ
۱۵۸	۴	منظوری	منظور
〃	۱۸	ایکٹ ۶	ایکٹ ۱۶
۱۶۶	۲۱	تباو	تبادلہ
۱۶۷	۴	نویں	انیسویں
۱۶۸	۳	چاہئے	چاہئے
〃	۷	امثلہ جات کی	امثلہ جات حقیقت کی
۱۷۰	۱۵	اعلٰے سے کے اعلٰے	اعلٰے کے ۔ اعلٰے
〃	۶	سماعت کرے	سماعت کریں
〃	۱۹	مطالب	مطالبہ
۱۷۱	۱۰	باضابطہ	محض ضابطہ کی
۱۷۲	۹	بحث میں عارصی	بجٹ میں عارضی
۱۷۶	۳	درمیانی حد	درمیانی تین حد
〃	۲۳	فصل گرداوری	فصل کی گرداوری
۱۸۰	۷	حد	حصہ
〃	۱۹	ہے،،	ہے
〃	۲۱	ہیں	تھیں،،
۱۸۱	۲	نشان	نشانات
〃	۷	مسطع	مسطح
۱۸۸	۱۳	لگان کی مالیت کی حیثیت	لگان کی حیثیت
۱۸۹	۱۳	۱۶۰	۲۶۰
۱۹۰	۵	مبنی	معنی
۱۹۲	۲۳	بدیع	بدیہی
۱۹۴	۱۴	بدیع	بدیہی
۱۹۵	۸	شمالی	شمالی میں
۲۰۲	۲۱	بھی تھا	بھی تھا کہ
۲۱۱	۱۶	بندوبست بابت ضلع	بندوبست ضلع
۲۱۳	۱۱	مالکان	مزارعان
۲۱۸	۱	ہو جائیگی	ہو جائینگی
۲۲۰	۱۸	کرسکتا ہے	کرسکتے ہیں
〃	۲۰	نکالے جا ہیں	نکالی جاتی ہیں
۲۲۶	۲	رکھنے چاہیں	رکھنے چاہئیں
۲۲۷	۱	لگان ہائے ہے	لگان ہائے نقدی ہے
〃	۷	جمعبندی	تشخیص
۲۲۸	۱	〃	〃
۲۲۹	۱۸	لفظ پنجاب سے جدید پیرا شروع ہوتا ہے	
۲۳۷	۱۳	زمینداروں سوقعہ	زمینداروں کو موقعہ
۲۳۹	۱۴	اصل	فصل
۲۴۱	۴	وجہ	وجہ سے
〃	۷	ان نرخ	اس نرخ
〃	۲۰	رویہ ترقی پر	رو بہ ترقی
۲۴۴	۱۹	ہوتا	ہوتے
〃	۲۳	میں سے بھی	میں بھی
۲۴۵	۱۶	اندازہ	نتیجہ
۲۴۷	۲	منڈی	نقدی
〃	۳	ہوتی ہے	ہوتے ہیں
۲۴۸	۴	اراضی وار لگان	اراضی و لگان
۲۵۴	۲۲	خزیف	ربیع
〃	〃	فصل ربیع	فصل خزیف
۲۶۸	۷	العموم	علی العموم
〃	۸	لون	کون
〃	〃	عاگرانی	عام گرانی
۲۷۳	۷	قبضہ	قرضہ
۲۸۱	۱۹	کردینا	کردینا چاہئے
〃	〃	تخمینہ جات	اصلاحیں
۲۸۴	۱۲	مثلاً یہ	مثلاً ہبہ
〃	۲۳	اکثر	بعض
۲۸۵	۱۳	اُس کے	اُس کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۵	۱۴	ہوتا	ہوسکتا
〃	۱۷	تنگدستی صرف	تنگدستی کی حد صرف
۲[illegible]۹	۷	اگر تشخیص حد مقرر	اگر معیار تشخیص
۲۹۰	۴	نظری	قیاسی
〃	۱۱	کسی زیر	کسی زمین زیر
〃	۱۴	کے	کو موجودہ
〃	۱۸	باچھ تفریقی پرتہ	باچھ میں تفریقی پرتہ دربٹہ
〃	۱۹	موخرالذکر	موخرالذکر پرتے
〃	۲۰	وہی طریقہ	وہ طریقہ
۲۹۱	۵	شمار میں لاتا	شمار میں لانا
۲۹۳	۲۱	ضلع جالندھر میں صرف	جالندھر میں
۲۹۸	۱۲	ہدات	ہدایات
〃	۱۷	فصل	فصل بمقابلہ
〃	۱۸	رقبہ کے مقابلہ	رقبہ کے
۳۰۴	۲۱	حلقہ جات	چکوک
〃	۲۲	حلقہ میں بالخصوص جہاں حلقہ جات	چک میں بالخصوص جہاں چکوک
۳۰۷	۲۳	کی تائید ہوتی	کا نفاذ ہوتا
۳۰۸	۶	مزارعان چلے	مزارعان چھوڑ کر چلے
۳۱۰	۳	ممکن ہے	غیر ممکن ہے
〃	۷	ان قائمقامان	ان کے قایم مقامان
۳۱۱	۵	جن	مگر جن
〃	۱۷	انبار	انہارہ
۳۱۲	۲۴	مستعمل	مستقل
۳۱۶	۳	بندو	بندوبست
۳۱۸	۸	سکتے	سکتے ہیں
〃	۱۰	اوّل	اون
۳۱۹	۶	بپابندی بدیں	بدیں
۳۲۱	۶	درخت یا کھجور	درخت کھجور
۳۲۵	۵	جن	جبس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۶	۲۱	کاشت کی	کاشت
۳۲۷	۴	کاردن	کارواج
〃	۷	میں ترک کیا گیا	میں دریائی زمینوں کے متعلق ترک کیا گیا
〃	۸	بگڑے	جھگڑے سے
۳۲۸	۲۱	صورت میں	صورت میں التوا
۳۲۹	۲۱	اعلےٰ	ناقص
۳۳۰	۱۲	مقابلہ	بمقابلہ
〃	۱۷	کرتے ہیں	کرنے میں
〃	۱۹	بنجر ہے	بنجر سے
۳۳۱	۲۰	جو شمالی	شمالی
۳۳۸	۴	مایوس	مایوسی
۳۴۱	۲۰	محال	محاصل
〃	۲۳	کرنے متعلق	کرنے کے متعلق
۳۴۶	۲۱	رسدی تشخیص	رسدی
۳۴۷	۱	بتدریج تشخیص	جمع رسدی
۳۴۹	۱۴	دیہاتی	زمیندارہ
۳۵۱	۱۵	خاص	خالص
۳۵۲	۲۰	تعمیل	تعمیر
〃	〃	چاہیے - وہ	چاہیے اور وہ
۳۵۴	۱۷	زمین کے جن منافعہ	زمین کے منافعہ
〃	〃	جن	جبس
〃	۲۱	جب درختوں کا جھنڈ درختان انبہ چھوٹے ہوں	جب آم کے درختوں کا جھنڈ چھوٹا ہو
۳۵۵	۱	ردکنا	نہ روکنا
〃	۶	بوناہے	بوتاہے
〃	۳	کاشت سدہ کو پہنچا ہے	کاشت شدہ کو پہنچا ہے
〃	۴	درختان	بوجہ درختان
۳۵۸	۹	رپورٹ مفصل	رپورٹ میں مفصل
۳۶۰	۱۸	سنہ ۱۸۹۴ء	سنہ ۱۸۹۳ء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۲	۱	بیجا اسرار	بیجا اصرار
۳۶۳	۲	جمع رسدی کی خاص رپورٹ	جمع رسدی کی خاص رپورٹ
〃	۳	دیعنی جو جمع جو	دیعنی جمع جو
〃	〃	جاتی ہے - ان	ہے دکی
〃	۱۰	مطلب کے نمونہ	مطلب کے لئے نمونہ
۳۶۴	۶	متفرد	منفرد
〃	۸	۱۸۸۶ء اور جمعبندی ہیں	۱۸۸۶ء) اور جمعبندی ہیں
〃	۹	کس محال	کسی محال
۳۶۶	۱۶	افسر	افسر کو
〃	۱۷	فرد مذکو	فرد مذکور
۳۶۸	۲۱	واضع	واضح
۳۷۲	۶	د باچھ	درباره باچھ
۳۷۴	۵	ایک	ہر ایک
〃	۱۰	اتیانہ	آبیانہ یا خوش حیثیتی
〃	۱۲	خاص	بالمقطع
〃	۱۳	روح ہے	ہوتا ہے
〃	۲۲	موجوده	موجود
۳۷۶	۲۱	جاگیردار	سرجاگیردار
۳۷۷	۲	کاشت	قابل کاشت
۳۷۸	۶	اس کی رقم	اس رقم
۳۸۰	۱۰	حلقہ دار	چک
۳۸۴	۲۴	تہ	طے
۳۸۵	۴ و ۵	دعادی مالگذاری کی فصل اور تعداد اقسام کے بین نسبت	مطالبہ مالگذاری کی فصل اور تعداد اقساط کے مابین تقریبی نسبت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۵	۱۹	کے بغیر	تحقیقات کے بغیر
۳۸۶	۳	فلاں تو	فلاں
〃	۲۴	صاحب صاحب	صاحب
۳۹۰	۱۷	دو بیوں	دو بیویوں
〃	۱۸	مرے کو اس	مرے اس
〃	〃	دونو بیوں	دونو بیویوں
۳۹۲	۴	غلط تعمیم قائم کی جاوے	غلط عام قاعدہ قایم کیا جا
〃	۲۳	تفوئیگیاں	تفوئیفگیاں
۳۹۴	۲۲	زمین کی	زمین کو
۳۹۵	۷	حصار	انحصار
۳۹۸	۱۰	دی گئی	کی گئی
〃	۱۷	جا سکتی ہے	جا سکتی ہیں

ضمیمہ جات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	شاہپور	سہارنپور
〃	۱۳	لسی	کسی
۶	۱	کشتنکاری	کاشتنکاری
۱۰	۱۷	فرق ہو	فرق ہے
۲۲	۲	کئے جائینگے	کی جائیگی
۶۹	۲	گوشوار	گوشواره
۷۱	۵	پرونشل	پراونشل
۷۲	۴	پھلاتے	پھیلاتے
.	.	.	.
.	.	.	.

فہرست مضامین

پہلی فصل ۔ تمہید

باب اول ۔ حالات تاریخی

دوسری فصل ۔ انضباط صوبۂ پنجاب

ضمیمہ جات

دیباچہ

صوبہ ہذا کے الحاق کے کئی سال بعد تک ٹامسن صاحب کی کتاب ہدایات جو ممالک مغربی وشمالی کے افسران بندوبست کے لئے لکھی گئی تھی پنجاب میں بندوبست مالگذاری اراضی کے متعلق جملہ امور کی بابت ایک مستند کتاب متصور ہوتی رہی۔ اس میں حقوق اراضی کی اصلیت پر اور اس کی مختلف صورتوں اور ممالک مغربی وشمالی کی دیہاتی رعایا کی ترتیب کی نسبت مکمل بحث کی گئی ہے اور امثلہ حقیّت کی تیاری کے متعلّق وہ ضابطہ جو پچاس برس کے عرصہ سے پہلے زیر عمل تھا مفصّل طور پر مندرج ہے۔ تشخیص معاملہ کے ایک معقول انتظام کے اصولوں اور اُن طریقوں کے متعلّق جن کے ذریعہ معاملہ کا واجبی مطالبہ عملی طور پر قائم کیا جاسکتا ہے ایک مختصر لیکن بالخصوص سریع الفہم تشریح کی گئی ہے ۔

۲۔ یہ ایک امر لازمی ہے کہ جو کتاب دوسرے صوبہ کے افسران بندوبست کی ہدایت کے لئے تحریر کی گئی تھی اس کے بعض حصّے پنجاب کے لئے موزوں نہ ہوتے۔ لیکن اس کتاب کی وقعت بہت تھی اور وہ نقائص جو ہمارے اوائل زمانہ کے بندوبستوں میں درباب تعریف حقوق متعلق اراضی وطریقہ جات تشخیص مالگذاری پائے جاتے ہیں اُن کی وجہ صرف یہ معلوم ہوئی ہے کہ ایک ایسی معیار سے جو واقعی قابل تعریف تھا انحراف کرنا پسند نہ کیا گیا۔ سب سے پہلے پہل رابرٹ کسٹ صاحب نے ایک رسالہ بالخصوص افسران پنجاب کے استعمال کے لائق لکھا جو ہدایت نامہ مال کے نام سے سنہ ۱۸۶۶ء میں شائع ہؤا۔ اُس کے دوسرے اور تیسرے باب میں حقوق اراضی اور بندوبست مالگذاری کے اصول وطریق درج ہیں۔ فقرہ جات متعلقہ تشخیص معاملہ کتاب "ہدایات افسران بندوبست" سے بلا ردّ وبدل یا نہایت خفیف تغیر کے بعد نقل کئے گئے تھے۔

۳۔ ایکٹ دخل رعیّتانہ (نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۶۸ء) اور ایکٹ مالگذاری اراضی (نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء) جو پہلے پہل نافذ ہوئے تھے اُن کے نفاذ اور نیز اجرائے قواعد زیر ایکٹ موخر الذکر ہدایات مذکور

کی نظر ثانی کرنے کا کام ڈی ۔ جی بارکلے صاحب کے سپرد کیا گیا تھا اور یہ اہم کام اُسی احتیاط و تکمیل تام سے کیا گیا جو صاحب موصوف کی جملہ تصانیف کا خاصہ ہے ۔ با ایں ہمہ پورانی پوشاک میں نئے کپڑے کا پیوند لگانے میں جو جو سقم ہونے ناگزیر ہیں اُن سقموں سے صاحب ممدوح کی ہدایات بھی کلّی طور پر مبرّا نہیں ہیں +

۴ ۔ کتاب مذکور کو شائع ہوئے اب بیس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے ۔ اس عرصہ میں ضابطۂ پیمائش اور تیاری امثلۂ حقیّت میں بہت کچھ تبدیلیاں واقع ہوگئی ہیں ۔ ایسے اصول جن پر تشخیص معاملہ کا انحصار ہوتا ہے اور جو زمانہ سابق کے اصول کی نسبت بدرجہا زیادہ قابلِ اعتماد ہیں افسران بندوبست کو بہم پہنچائے گئے ہیں ۔ اور اب صاحبان موصوف سے امید کی جاتی ہے کہ محاصل مالکان اراضی کے تخمینہ لگانے میں وہ اُس سے زیادہ توجہ عمل میں لاوینگے جس قدر کہ پہلے ضروری سمجھی جاتی تھی ۔ طریقہ جات تشخیص جمع میں ترمیم ہوگئی ہے خصوصاً اس بارے میں کہ مطالبہ سرکاری کو کس طرح غیر محفوظ علاقہ جات میں اچھی یا ناقص فصلوں کی کم و بیش پیداوار کے مطابق کیا جائے اور نیز جمع دیہی کی باچھ کھاتہ جات ملکیت پر کرنے کی اشد ضرورت کا قرار دیا جانا آخرکار پسندیدہ ثابت ہوا ہے ۔ ان تغیرات کی تاثیر بہیئت مجموعی یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ بارکلے صاحب کی کتاب متروک ہوگئی ۔ حتیٰ کہ سابق نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سر ڈینس فٹز پٹرک صاحب نے ملک پنجاب کے لئے ایک ہدایت نامہ بندوبست لکھنے کے واسطے راقم کو ارشاد فرمایا ۔ کتاب ہذا گو اُن معاملات کے متعلق جن کا حصر رائے پر ہے تاثیر محکم نہیں رکھتی لیکن اُس کی اشاعت بعد ملاحظہ صاحب فنانشل کمشنر و بمنظوری گورنمنٹ پنجاب ہوئی ہے تاکہ افسران بندوبست کے لئے تشخیص معاملہ اور تیاری امثلہ حقیّت کی بابت جملہ امور میں بطور ہدایت نامہ کام آئے چونکہ سرکلر نمبر ۳۰ کے جملہ مفید حصص یا تو اس کتاب میں اور یا اُس کے ضمیمہ جات میں شامل کئے گئے ہیں ۔ لہٰذا سرکلر مذکور اب متروک ہوگیا ہے +

۵ ۔ وہ صاحبان بھی جو "ہدایات افسران بندوبست" سے نہایت عمدہ طرح سے واقفیت رکھتے ہیں اور اُن کی نہایت قدر کرتے ہیں اور جنہیں کتاب ہذا میں ٹامسن صاحب کی لطافت اور صریح البیانی مفقود نظر آئیگی اس امر کو تسلیم کرینگے کہ یہ ضروری تھا کہ ہدایت نامہ ہذا کو بلا تقلید اپنی وضع پر تیار کیا جاتا ۔ میرا مقصد صرف یہی نہیں رہا ہے کہ معاملہ اراضی کے بندوبست کے

بارے میں موجودہ انتظام اور ضابطہ کا حال لکھوں بلکہ یہ کہ انتظام اور ضابطۂ مذکور کے نشو و نما پانے کا سلسلہ زمانہ الحاق سے لے کر اب تک ظاہر کروں۔ بعض صاحبان شاید یہ خیال کرینگے کہ کتاب ہذا کا بہت سا حصہ تواریخی حالات کے بیان میں صرف کیا گیا ہے اور گذشتہ انتظامات اور متروکہ مباحثہ جات کا تذکرہ ضرورت سے زیادہ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ امر قابل یاد رکھنے کے ہے کہ وہ لوگ جو پنجاب کی اوّلین مالگذاری کی تواریخ سے واقف ہیں بہت جلد گذرتے جاتے ہیں اور تجربہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملک ہند میں کسی انتظامیہ مباحثہ کی نسبت یہ کہنا کہ وہ فی الواقع ختم ہوچکا ہے یا کسی انتظام کی نسبت یہ رائے دینا کہ وہ قطعاً ترک کر دیا گیا ہے ایک مشکل امر ہے بعض سوالات جو ایک زمانہ میں فیصل شدہ معلوم ہوتے تھے یقیناً پھر پیدا ہونگے۔ اور اُن اصحاب کے لئے جن کو اس مناظرہ سے سروکار پڑے اس بحث میں کم از کم یہ چند موٹی موٹی باتیں جاننی ضروری ہیں۔ کہ گذشتہ زمانہ میں سوالات مذکور کی بابت کیا بحث کی گئی تھی اور کیا فیصلہ ہوا تھا ٭

۶۔ اغلب ہے کہ جس طرح انتظامِ بندوبست پہلے تغیّر پذیر رہا ہے۔ ویسا ہی آئندہ بھی رہے۔ لہذا میں یہ کوشش کرونگا کہ حسب ضرورت وقتاً فوقتاً پرچہ جات تصحیح کے اجرا کا انتظام کر کے کتاب ہذا کو مکمّل رکھوں یہ پرچہ جات کتاب کے آخر میں خالی اوراق پر چسپاں کئے جا سکتے ہیں ٭

۶۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء (جے۔ ایم۔ ڈوئی)

پہلی فصل

تمہید

> اراضی اور اس کی پیداوار پر سرکار اور مالکان اراضی کے حقوق۔

ملک ہند میں قدیم الایّام سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ جن اشخاص کی نسبت سرکار نے مستقل قابض اراضی ہونے اور اس اراضی کی کاشت کرنے یا کرانے کا حق تسلیم کیا ان سے ایک حصہ پیداوار اراضی کے لینے کی دعویدار رہی ہے[1]۔ اس امر پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ حق مذکور خاندانوں نے یا فرداً فرداً اشخاص نے کن وسائل سے حاصل کیا۔ صرف یہ لکھنا کافی ہے کہ ملک ہذا کے قدیمی رواج عام میں یہ دونوں باتیں بطور جزو کے داخل تھیں کہ بادشاہِ وقت کو اپنے حصہ پر اور قابض اراضی کو اراضی کاشت شدہ پر قابض رہنے اور آیندہ اپنی اولاد کو اُس کا وارث بنانے کا حق حاصل ہے۔ گو ممکن ہے کہ بعض اوقات کسی بے انصاف گورنمنٹ کی جانب سے مؤخر الذکر حق پر عملدرآمد کرنے سے انکار کیا گیا ہو[2]۔

> ملک ہند میں ملکیت اراضی۔ مالگذاری اراضی سے مراد محصول زمین نہیں۔

۲- عام الفاظ میں ہم نے اُن اشخاص کو جو مذکورہ بالا قسم کا حق صرف بشرط ادائیگی مطالبہ سرکاری مستقل طور پر استعمال کرتے رہے ہیں مالک یا صاحب زمین تسلیم کیا ہے۔ اِلّا یہ مان لینا غلطی

---

[1] دیکھو ریگولیشن نمبر ۳۱ مصدرہ ۱۸۰۳ء کے فقرہ اول کے ابتدائی الفاظ "ملک ہند کے قدیم قانون کے بموجب بادشاہ وقت ہر ایک جگہ زمین کی سالانہ پیداوار کے ایک خاص حصہ لینے کا مستحق ہوتا ہے"۔

[2] ۱۸۴۶ء کے ابتدائی بندوبست میں ایک بوڑھے سکھ نے ایک سرکاری اہلکار کو اکھڑپن سے یہ کہا کہ محصول اراضی (؟) کی تو سرکار مالک ہے۔ لیکن زمین لوگوں کی ملکیت ہے۔ دیکھو مسٹر کسٹ صاحب کی کتاب ہدایت نامہ مال صفحہ

ہے کہ ہندوستان میں بھی ان الفاظ کے وہی معنے ہیں جو اُن سے انگلستان میں مفہوم ہوتے ہیں۔ حصہ سرکار جسے ہم مالگذاری اراضی کہتے ہیں محصول[1] اراضی نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ تر لگان سے مشابہ ہے۔ اور ابتدائی بندوبستوں کے کاغذات میں بھی اُس کی اسی طرح تعریف کی گئی تھی اور یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سرکار لگان کا ایک تھوڑا سا حصّہ مالک اراضی کے واسطے چھوڑ دیتی ہے لہذا مالگذاری اراضی وہ مواخذہ ہے جو کسی محال یا کھاتہ ملکیت کے لگان یا منافع یا پیداوار پر سب سے اوّل عائد ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ ادا نہ ہو جائے لگان یا منافع یا پیداوار مذکور بدون کلکٹر کی پیشگی اجازت کے کسی غیر سرکاری قرضخواہ کی ڈگری کے اجراء میں وصول نہیں کئے جا سکتے۔ (ایکٹ معاملہ اراضی نمبر ۱۷، ۱۸۸۷ء دفعہ ۶۲) +

دیسی طریقہ تشخیص معاملہ کے مطابق لگان

۴۔ دیسی فرمانروا بعض اوقات اپنا حصّہ جنس میں وصول کیا کرتے تھے۔ پیداوار کو خرمن میں ہی کاشتکار کے ساتھ بانٹ لیا جاتا تھا (بٹائی)۔ بعض اجناس زیر کاشت پر جو ضبطی کے نام سے نامزد تھیں اور جن کی بٹائی خالی از دقّت نہ تھی مثلاً نیشکر و پوست۔ اُنپر مقررہ پرتہ نقدی فی بیگہ یا کنال عاید کیا جاتا تھا۔ دیگر اوقات میں سرکاری عہدہ دار کنکوت یا کنکوت کا طریق اختیار کیا کرتے تھے۔ یعنی فصل میں سے حصّہ سرکار کا تخمینہ لگا کر عموماً اُس کی نقد قیمت لیا کرتے تھے علاوہ مالگذاری خاص کے دیگر بہت سے ابواب بھی وصول کئے جاتے تھے۔ بعض رحم دل یا دور اندیش فرمانروا اس بوجھ کو اس قدر نہیں بڑھاتے تھے کہ نا قابل برداشت ہو جائے اور یہ ظاہر ہے کہ معاملہ کی تحصیل خام طور پر موسموں کی حالت کے مطابق کی جاتی تھی۔ اور اس جمع کا بوجھ مقررہ نقد مطالبہ کی نسبت جو تغیر پذیر رقوم مالگذاری کی اوسط کے مساوی ہوتا ہے کمتر پڑتا ہے۔ لگان اپنے معمولی لفظی معنوں میں اُن اضلاع میں جو اَب ممالک مغربی و شمالی یا پنجاب کے شرقی حصّہ میں واقع ہیں عمل پذیر نہ تھا۔ ایک ادنےٰ زمیندار اُسی اراضی سے جسے وہ خود اپنے ہاتھ سے

---

[1] مالگذاری اراضی کو ملک ہند میں جملہ مشرقی ممالک کی طرح بجائے اس کے کہ مالکان اراضی پر محصول خیال کیا جائے زمین یا اس کی پیداوار میں ایک قسم کی ملکیت مشترکہ کا نتیجہ خیال کرنا زیادہ بجا ہوگا جس کی رو سے پیداوار اراضی سرکار اور ان مفروضہ مالکان کے درمیان غیر مساوی اور عموماً غیر مقررہ تناسب میں تقسیم کی جاتی ہے۔ (دیکھو جناب سکرٹیری آف سٹیٹ ہند کا مراسلہ مال نمبر ۱۴ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۶۲ء فقرہ ۴۲) +

کاشت کرتا تھا محض اپنے گذارہ کے لئے ہی پیداوار حاصل کرنے پر قانع تھا اور ایک بڑا زمیندار زیادہ سے زیادہ کاشتکار سے فصل کا نہایت خفیف حصہ مثلاً من میں سے ایک سیر اپنے اعلے حق ملکیت کو تسلیم کرانے کی غرض سے حاصل کرلیا کرتا تھا۔ ٹامسن صاحب نے اپنی کتاب موسومہ "ہدایات افسران بندوبست" کے دیباچہ میں جہاں ممالک مغربی و شمالی کے مروجہ انتظام مالگذاری کے طریقہ کا ایک عمدہ خاکہ کھینچا ہے لکھا ہے کہ "بلا شبہ اکثر جگہ اراضی میں منفرد اشخاص کے حق ملکیت کی موجودگی اور اُس کے استعمال کا پتہ ملتا ہے لیکن جب تک بادشاہ وقت جملہ اراضی کے جزو محاصل کا مستحق سمجھا جاتا تھا اور جزو مذکور کا کوئی تعین خاص نہ تھا اُس وقت تک عملی طور پر شاہی ملکیت اراضی کی یہ نوبت تھی کہ جملہ دیگر اشخاص کو پیداوار پختہ کے کسی حصہ کے حاصل کرنے سے بادشاہ روک سکتا تھا۔ لہذا زمین میں رعیت کے حق ملکیت کی بنیاد ڈالنے کے لئے پہلا عمل یہ تھا کہ سرکاری مطالبہ کو ایک ایسی حد تک محدود کیا گیا جس سے مالکان کے واسطے کچھ منافع بچے تاکہ وہ ایک قابل قدر ملکیت سمجھی جائے۔ دیسی سلطنتیں حق ملکیت کو اس طرح پر شاذ و نادر ہی تسلیم کرتی ہیں کہ حق مذکور کی رو سے مالکان کو سرکار کے ساتھ گاؤں کی نسبت مقررہ رقم مالگذاری کی ادائیگی کی بابت تعہد کرنے کا استحقاق حاصل ہو عموماً حصہ سرکاری کے مطالبہ کی وصولی براہ راست اُن اشخاص سے جو فی الواقع کاشتکار ہوں یا تو عہدہ داران سرکاری کرتے ہیں یا کوئی متاجر یا مفوض الیہ کرتا ہے"۔

بیانات مذکورہ بالا اُن حالات سے کلی طور پر متعلق نہیں جو سلطنت سرکار خالصہ کے وقت خاص پنجاب کے بہت سے حصص میں پائے جاتے تھے۔ اس جگہ سربرآوردہ اشخاص یعنی مالکان اراضی واقعی حق مالکانہ قائم رکھنے اور مزارعان سے علاوہ قیمتی خدمات کے بہت سا غلہ وصول کرنے اور جب کبھی نقد جمع تشخیص ہوتی تھی تو خود ہی زر معاملہ کی بابت تعہد کرنے کے لئے اکثر کافی طاقت رکھتے تھے۔

چند سالوں کے لئے ایک وجہی مقررہ جمع نقدی کے اصول پر عمل۔

۴۔ ہماری جیسی شائستہ گورنمنٹ کے لئے یہ قدرتی امر ہے کہ وہ اپنے دعاوی نسبت حصہ محاصل اراضی کی بجائے چند سالوں کی میعاد کے لئے مقررہ سالانہ نقدی کی ادائیگی کو ترجیح دے۔ افسران انگریزی کو بتدریج معلوم ہوا۔ کہ اگر محاصل سرکاری کو کسی طرح باقاعدہ طور پر اس صورت

میں وصول کرنا منظور ہے تو مطالبہ سرکاری کو دیسی معیار معاملہ سے ایک معقول درجہ تک کم مقرر کرنا چاہئے۔ ہمدردی انسانی کے خیالات نے اعتدال مطالبہ کی طرف رغبت دلائی علاوہ ازیں اس رغبت کا باعث یہ خیال بھی ہوا کہ ترقی و وسعت زراعت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مالگذاری کو محدود کر کے اور ایک معقول عرصہ کے لئے ناقابل ایزادی ٹھیرا کر اراضی کو مالکان کے حق میں روز افزوں منافع کا ذریعہ بنایا جاے۔ اصول ہذا ہندوستان کے شمال مغرب میں خصوصاً رابرٹ مرٹنز برڈ اور جیمز ٹامسن صاحبان کے نام نامی سے منسوب ہے اور پنجاب کے اوّلین افسران انتظامی نے بھی صاحبان موصوف کی تعلیم پر عمل کیا۔

بندوبست کے دوگونہ مقاصد

۵ - بندوبست کا پہلا مدعا یہ ہے کہ مالگذاری زمین کی تشخیص کی جاے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اس امر کا فیصلہ کرنا بھی ضروریات سے ہے کہ زرِ مشخصہ کو کون شخص ادا کریگا جس کے معنی اصطلاحی الفاظ میں یہ ہیں کہ بندوبست کس کے ساتھ کیا جائے۔ اگر کسی شخص کو تعہد اداے مالگذاری کے لئے اجازت دی جائے تو اس فعل سے عموماً یہ امر تسلیم کیا جاتا ہے کہ شخص مذکور کو اراضی میں حقوق مالکانہ حاصل ہیں اور ہمارے ابتدائی بندوبستوں میں کھیوٹ کی فہرستیں تیار کی گئی تھیں اور اُن سے یہ امور ظاہر ہوتے تھے کہ ہر ایک محال میں مالکان اراضی کون ہیں۔ اور ہر ایک شخص کا حق کس قدر ہے۔ اور وہ کس قدر زر مالگذاری کے لئے ابتداءً ذمہ وار ہے۔ اور ان کے ذریعہ ملک ہند میں ہر ایک قطعہ اراضی کی ملکیت گویا پہلی دفعہ قرار دی گئی تھی۔ یہ امر بھی جلدی ہی ظاہر ہوگیا کہ علاوہ اُن اشخاص کے جنہیں سرکار کے ساتھ اداے مالگذاری کا تعہد کرنے کا استحقاق حاصل ہے دیگر ایسے اشخاص بھی ہیں جن کا اراضی میں حق موجود ہے۔ لہذا یہ امر قرین مصلحت تسلیم کیا گیا کہ جملہ حقوق و ذمہ واری ہاے متعلقہ اراضی کی مع اُن مزارعان کے حقوق و ذمہ واری ہا کے جو سال بہ سال تبدیل ہوتے ہیں مکمّل امثلہ حقیت تیار کی جائیں لہذا بندوبست کے حسب ذیل دو جزو اعظم قرار پاتے ہیں یعنی۔

(الف) تشخیص مالگذاری اور

(ب) امثلہ حقیت کی تیاری

۶ - کتاب ہذا سے اس امر کا اظہار کرنا مقصود ہے کہ پنجاب میں بندوبست کے ہر دو

ہدایت نامہ ہذا کا مدعا

اغراض عملی طور پر کس طرح حاصل ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ طریقہ بندوبست ممالک مغربی وشمالی و پنجاب میں تقریباً ایک صدی کے تجربہ کے بعد آہستہ آہستہ ظہور پذیر ہوا ہے لہذا ہدایت نامہ ہذا کے اصلی مضمون کے آغاز سے پہلے اگر اصول بندوبست کے نشوونما کا تاریخی خاکہ کھینچا جاوے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ سب سے پہلے اُن ملکی تغیرات کا مختصر طور پر ذکر کیا جائیگا جو صدی رواں کے پہلے نصف حصہ میں وقوع میں آئے اور جن کے باعث سلطنت انگلشیہ کی حدود اول دریاے جمنا سے ستلج تک اور پھر ستلج سے بیاس تک پھیل گئیں اور بالآخر ۱۸۴۹ء میں سلطنت خالصہ کے زوال کے بعد پنجاب کا جدید صوبہ قائم ہوا *

باب اوّل ۔ حالات تاریخی

دوسری فصل

انضباط صوبہ پنجاب

علاقہ جات مشمولہ پنجاب سلطنت انگلشیہ میں کب داخل ہوئے ⁜

۷ ۔ وہ علاقہ جات جو اب صوبہ پنجاب میں داخل ہیں ۔ سوائے چند ایک کے ۱۸۰۳ء اور ۱۸۴۹ء کے مابین سلطنت سرکار انگلشیہ میں شامل ہوئے ⁜

۱ ۔ علاقہ جات دہلی و بھٹی

علاقہ جات دہلی و بھٹی کا لیا جانا ⁜

۸ ۔ وہ علاقہ جات جو سب سے اول مفتوح ہوئے صوبہ ہذا کے ساتھ سب سے آخر ملحق کئے گئے ۔ لاسواری کی لڑائی کے بعد نومبر ۱۸۰۳ء سرجی انجنگام کے عہدنامہ کے مطابق دولت راؤ سندھیا نے اپنے وہ تمام علاقہ جات جو گنگا و جمنا کے مابین اور مقبوضات راجگان جیپور و جودھپور و رانا گوہاد کے شمال میں واقع ہیں ایسٹ انڈیا کمپنی اور اس کے معاونین کے نذر کئے ۔ موخر الذکر علاقہ میں موجودہ اضلاع گوڑگانوہ ۔ دہلی ۔ رہتک ۔ حصار ۔ ضلع کرنال کی تحصیل پانی پت اور پرگنہ کرنال و ضلع فیروزپور کی تحصیل فاضلکا شامل تھے ۔ ۱۸۰۵ء میں لارڈ کارنوالس صاحب لارڈ ولزلی صاحب کے اصول انتظام کو پلٹنے یعنی دریائے جمنا کے مغربی علاقہ جات سے دست بردار ہونے کی غرض سے انگلستان سے ہندوستان میں بھیجے گئے ۔ لہذا اُس علاقہ کو توڑ کر اُس کا کچھ حصہ تو جاگیر حین حیات کے طور پر اور کچھ جاگیر دوامی کے طور پر اُن دیسی رؤسا اور دیگر

اشخاص کو عطا کیا گیا جو اُس وقت کی تکالیف میں سرکار انگریزی کے طرف دار رہے تھے۔

سنہ ۱۸۰۳ء سے سنہ ۱۸۵۸ء تک علاقہ جات مذکور کی تواریخ

۹- رفتہ رفتہ جاگیرات جین حیات کی واپسی اور نمکحرامی کے سبب دیگر عطیبات کی ضبطی سے ملک کا بہت سا حصہ براہ راست سرکار عالیہ کے ماتحت ہوگیا۔ اور انجام کار جاگیرات کی سب سے بڑی ضبطی سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے باعث عمل میں آئی۔ زمانہ حال کی دوجانہ و پاٹوڈی و لوہارو کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں اور ضلع کرنال میں منڈال کی استمراری جاگیر سنہ ۶-۱۸۰۵ء کے انتظام کی یادگاریں ابھی تک موجود ہیں۔ سنہ ۱۸۰۳ء میں دریائے گھگر کے پار کا علاقہ جو سنہ ۱۸۵۳ء سے سنہ ۱۸۵۴ء تک ضلع سرسہ کے نام سے مشہور تھا۔ اور جو اب اضلاع حصار و فیروزپور میں منقسم ہے محض ایک جنگلی قطعہ تھا۔ جسے ملک بھٹیانہ یا بھٹی کہتے تھے۔ اس علاقہ پر سنہ ۱۸۱۸ء تک کبھی پورا تسلط نہیں ہوا۔ علاقہ دہلی سنہ ۱۸۳۲ء تک ریزیڈنٹ دہلی کے تابع رہا لیکن یہ علاقہ اُن ریگولیشن ہائے سے مستثنٰے رہا جو احاطہ بنگالہ کے دیگر حصص میں مروّج تھے۔ ریگولیشن نمبر ۵ سال مذکور کے رو سے عہدہ ریزیڈنٹ تخفیف میں آگیا۔ اور علاقہ دہلی کو الہ آباد کے صدر بورڈ و عدالتہاء کے ماتحت کیا گیا۔ اور علاقہ دہلی کے کمشنر اور اُس کے افسران ماتحت کو یہ ہدایت ہوئی کہ اُنہیں دیوانی و فوجداری و مال کے انتظام میں عموماً ریگیولیشن ہائے بنگال کے اصولوں اور مدعا کی پیروی کرنی چاہئے۔ سنہ ۱۸۵۸ء میں غدر کے بعد ممالک مغربی شمالی کی قسمت دہلی کو پنجاب میں منتقل کرکے اُسکی دو قسمتیں یعنی دہلی و حصار بنائی گئیں۔ جن میں دہلی۔ گوڑگانوہ۔ پانی پت۔ رہتک۔ حصار و سرسہ کے چھ اضلاع شامل کیئے گئے۔

۲- ریاست ہائے کوہستانی وا بنروئے ستلج

ریاست ہائے کوہستانی وا بنروئے ستلج حفاظت میں لی گئیں

۱۰- اُن علاقہ جات پر جو کرنال کے شمال و مغرب کی طرف دریائے جمنا و ستلج کے مابین واقع ہیں اور جنہیں سکھوں نے سنہ ۱۷۶۳ء میں سرہند کی لڑائی کے بعد بادشاہان مغلیہ سے چھین لیا تھا۔ مرہٹے دوبارہ حکومت دہلی کو پھر مستقل صورت میں قائم نہ کر سکے۔ سوائے چند ایک بڑی

ریاستوں کے یہ سارا علاقہ سکھ سواروں (گھوڑ چڑھوں) کی جماعتہائے متحدہ کے مابین ایک عجیب طور پر منقسم تھا اور اُن میں سے ہر ایک کے قبضہ میں بہت ہی تھوڑا حصہ اراضی کا تھا۔ ۱۸۰۳ء میں کئی سکھ سرداروں نے گورنمنٹ انگریزی کے برخلاف لڑائی میں مرہٹوں کی رفاقت کی۔ اور اُن میں سے چند ایک کو دوسرے سال بھی جبکہ ہلکر دریائے جمنا کی مغربی جانب ہمارے جدید قائم شدہ حکومت کو توڑنے کی دھمکی دے رہا تھا سرزنش کرنے کی ضرورت پڑی۔ ۱۸۰۵ء میں معافی کا اعلان کیا گیا۔ اور اُس اصول انتظامی کی رُو سے جس کی غرض یہ تھی کہ سرکار انگریزی کی ذمہ واری دریائے جمنا کے پار تک ہی محدود کی جاوے دریائے جمنا اور ستلج کے مابین کی سکھ ریاستوں کو چند سال تک اُن کے حال پر چھوڑا گیا۔ لیکن یہ ریاستیں اس قدر کمزور تھیں اور اُن میں اس قدر باہمی تفرقہ پھیلا ہوا تھا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے متواتر دستبرد کو نہ روک سکیں۔ رنجیت سنگھ کا مستقل ارادہ تھا کہ جملہ پیروان گرو گوبند سنگھ پر اپنی برتری قائم کرے اس طویل خط و کتابت کے اسباب اور حالات تحریر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے جو ۱۸۰۸ء و ۱۸۰۹ء میں چارلس مٹکاف صاحب جو بعد ازاں سر چارلس مٹکاف ہو گئے تھے اور مہاراجہ صاحب کے مابین[۱] جاری رہی۔ اس موقع پر صرف اتنا ہی قلم بند کرنا کافی ہوگا کہ اینروے ستلج کے سربرآوردہ سرداروں نے سرکار انگریزی کے زیر سایہ آنے کے لئے جو درخواستیں بھیجیں وہ آخر درجہ قبولیت کو پہنچیں۔ اور ماہ دسمبر ۱۸۰۸ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کو مطلع کیا گیا کہ مرہٹوں کی لڑائی کے اختتام پر سرداران مذکور سلطنت انگلشیہ کے زیر سایہ آگئے ہیں اور نیز یہ اطلاع دی گئی کہ قبل ازیں سلطنت انگریزی کے پاس بغرض تصفیہ اس امر کا استصواب کیا گیا تھا کہ آیا مہاراجہ صاحب کو دریائے ستلج کے جنوب و مشرق کی طرف فتوحات کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں اس لئے سلطنت برطانیہ کسی ایسے علاقہ پر جو مابین دریائے ستلج و جمنا کے بعد استصواب مذکور حاصل کیا گیا ہو مہاراجہ صاحب کا حق تسلیم نہیں کر سکتی۔ قریب تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب اس بات پر جنگ کا اعلان کریں۔ لیکن بالآخر اُن کی پست شدہ اولوالعزمی پر اُن کی مدبرانہ فراست غالب آگئی اور انہوں نے بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۸۰۹ء ایک عہدنامہ پر دستخط کر دئے جس کی رُو سے

---

[۱] گرفن صاحب کی کتاب موسومہ راجگان پنجاب کے ۹۵ سے ۱۲۲ صفحہ تک دیکھو۔

انہوں نے عہد کر لیا کہ وہ آئندہ ریاستہائے اینروے دریائے ستلج پر دست درازی نہ کرینگے۔ اس عہد کو جو اس طرح طوعاً و کرہاً کیا گیا تھا انہوں نے ایمانداری سے پورا کیا۔ اشتہار مورخہ ۳ مئی ۱۸۰۹ء کی روسے یہ اعلان کیا گیا کہ "مالوہ اور سرہند کے جملہ سرداران" زیر حمایت سرکار انگریزی ہیں۔ اور اُنہیں مطمئن کیا گیا کہ "وہ اپنے علاقہ جات کے اندر وہی اختیارات اور حقوق استعمال میں لائینگے" جو اُنہیں پہلے حاصل تھے۔ اُن کا خراج معاف کیا گیا لیکن وہ اس امر کے ذمہ وار ٹھیرائے گئے کہ جو انگریزی فوج اُن کے علاقہ میں سے گذرے اُس کی امداد کریں اور دشمن کے حملہ کو روکنے میں اپنی افواج سے مدد دیں۔ اس کے دو سال بعد ۲۲ اگست ۱۸۱۱ء کو ایک اور اشتہار جاری ہوا جس میں گورنمنٹ نے اس ارادہ کا اظہار کیا کہ کسی ایسی شکایت کی سماعت نہ کی جائیگی جو رؤساء مذکور کے برخلاف اُن کی رعایا پیش کریگی۔ اس کے ساتھ ہی اس امر کی بھی ممانعت کی گئی کہ کوئی سردار یا جماعت متحدہ سرداران کسی دیگر سردار یا جماعت متحدہ سرداران کی جائداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ ۱۸۱۵ء میں گورکھوں کی لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جملہ ریاستہائے کوہستانی جو دریائے ستلج کے جانب جنوب و مشرق میں واقع ہیں سرکار انگریزی کی حفاظت میں آگئیں۔

ممالک محفوظہ سرکار مقبوضہ سرکار ہوگئے

۱۱- یہ امر ناممکن تھا کہ سلطنت عالیہ اور رؤساء زیر حفاظت کی ریاستہائے کے مابین وہ تعلقات جو اشتہارات مصدرہ ۱۸۰۹ء و ۱۸۱۱ء میں درج تھے مستقل طور پر قائم رہتے۔ فی الحقیقت یہ اشتہارات بوجہ غلط فہمی جاری کیے گئے تھے کیونکہ خیال یہ تھا۔ کہ "دریائے ستلج اور جمنا کے مابین صرف چند ہی رؤساء اعظم موجود ہیں اور وہ ہی امن قائم رکھنے کے ذمہ وار ہونگے"۔ (دیکھو کننگھم صاحب کی تواریخ خالصہ صفحہ نمبر ۱۵۲) چونکہ سکھ سرداروں اور اُن کی جماعتہائے متحدہ کے مقبوضات بباعث لاوارث محالات اور اُن کے حصص کے ضبط سرکار ہونے کے ہمارے ملک کے ساتھ بتدریج مخلوط ہوتے گئے اس لئے معاملات میں پیچیدگی بڑھتی گئی۔ ۱۸۴۵ء میں سکھوں کی پہلی لڑائی کے اثناء میں کئی سرداروں کی علانیہ نمکحرامی اور دیگر سرداروں کے اشتہار مجریہ ۱۸۰۹ء کے بموجب اپنے فرائض سے غفلت کرنے کے باعث معاملہ انتہا کو پہنچ گیا۔ حتےٰ کہ اعلان جنگ کے ساتھ جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے

مشتہر کردیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے مقبوضات واقعہ جانب چپ دریائے ستلج ملحق کر لئے گئے ہیں۔ جنگ کے اختتام پر راجہ لاڈوا اور سردار روپڑ کے محالات اور چند دیہات مملوکہ ریاست نابھہ کی ضبطی عمل میں آئی۔ اور راجہ کپورتھلہ سے بھی اس کا تمام علاقہ واقعہ جانب جنوب دریائے ستلج لے لیا گیا۔ ۱۸۴۷ء میں سوائے ۹ رؤساء کے جن میں سب سے مقتدر ریاستیں پٹیالہ۔ جیند۔ و نابھہ کی تھیں باقی تمام سرداران کی حیثیت گھٹا کر انہیں جاگیردار بنایا گیا۔ اُن کے فوجداری اختیارات چھین لئے گئے۔ اور بجائے خدمات بہ صلہ جاگیر (فیوڈل سروس) نقد رقم مقرر کی گئی۔ اور ۱۸۴۹ء میں اُنہیں دیوانی اختیارات سے محروم کرکے انگریزی عدالتوں کے مطیع کیا گیا۔ اور بالآخر ۱۸۵۰ء میں یہ احکام صادر کئے گئے کہ جاگیرداران مذکور کے اُن جملہ محالات پر بھی جن کی نسبت اُس وقت تک اُن کی اپنی یا زمینداران کی درخواست پر بندوبست نہیں ہوا تھا مالگذاری تشخیص کی جاسے۔

اس طرح پر آخرکار علاقہ اینروے دریائے ستلج ایک معمولی علاقہ انگریزی بن گیا۔

۱۸۴۹ء سے پیشتر ریاستہائے واقعہ اینروے ستلج و ریاستہائے کوہستانی کا انتظام۔

۱۲۔ ہندوستان کے شمال مغرب کی ریاستہائے خودمختار یا زیر حفاظت کے ساتھ سرکار انگریزی کے تمام پولیٹکل تعلقات کا اہتمام صاحب ریزیڈنٹ دہلی کے سپرد تھا۔ ۱۸۲۱ء میں بجائے صاحب ریزیڈنٹ کے ایک ایجنٹ گورنر جنرل کی تقرری عمل میں آئی اور ریاستہائے کوہستانی و ریاستہائے زیر حفاظت کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا جس کا صدر مقام انبالہ تھا۔ ۱۸۴۰ء میں موخر الذکر عہدہ دار کی جگہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا ایجنٹ متعلقہ سرحد شمال مغربی مقرر کیا گیا۔ اور اُس کا صدر مقام بھی انبالہ ہی ٹھیرا۔ سکھوں کی پہلی لڑائی کے بعد ریاستہائے اینروے ستلج کا انتظام ایک کمشنر کے سپرد ہوا۔ اور تھانیسر۔ وانبالہ۔ ولدھیانہ و فیروزپور کے چار اضلاع اُن کے زیر اہتمام کئے گئے۔ عہدہ دار موخر الذکر بعض اوقات تو صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل ہند مقیم لاہور کے اور بعض اوقات براہ راست گورنمنٹ ہند کے محکمہ خارجیہ کے ماتحت ہوتا تھا۔ جب ۱۸۴۹ء میں پنجاب کا جدید صوبہ قائم کیا گیا تو صاحب کمشنر ریاستہائے اینروے ستلج کے علاقہ کا اہتمام بھی اسی صوبہ کے متعلق کیا گیا۔ ۱۸۶۲ء میں ضلع تھانیسر کو توڑ کر اُس کا کچھ حصہ تو

پانی پت کے ساتھ شامل کیا گیا جس سے کرنال کا جدید ضلع بنا اور کچھ حصہ انبالہ میں منتقل کیا گیا ۔

۳- دوابہ جالندھر و کانگڑہ و ہزارہ

۱۳- ۱۸۳۹ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد سلطنت خالصہ میں بد عملی پھیل گئی۔ ۱۸۴۵ء میں خود غرض سازش پرداز لوگوں نے جو لاہور میں خرد سال مہاراجہ دلیپ سنگھ کے نام سے حکمرانی کر رہے تھے اور جو فوج خالصہ کو قبضہ میں نہیں رکھ سکتے تھے فوج مذکور سے خوف زدہ ہوکر اس کے اس شور و واویلا کو مان لیا کہ دریائے ستلج کے پار چڑھائی کی جائے۔ اور یہ عمل اس امید پر کیا گیا کہ افواج کمپنی انگریزی سے لڑائی کرنے سے اُن کی طاقت ٹوٹ جائیگی[۱]۔ لہذا فوج خالصہ کے سرداروں کی دغابازی کے سبب مابعد کی لڑائی میں افواج خالصہ داد شجاعت نہ دے سکیں۔ اور ماہ فروری ۱۸۴۶ء میں لاہور پر سرکار انگریزی کا تسلط ہوگیا۔ اور عہد نامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کی دفعات ۳ و ۴ کے بموجب مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اپنے تمام علاقہ جات دوابہ واقع مابین دریائے بیاس و ستلج کو اور نیز علاقہ کوہستانی واقع مابین دریائے بیاس و سندھ کو جس میں کشمیر اور ہزارہ بھی شامل تھا سرکار انگریزی کے سپرد کر دیا۔ علاقہ جات کشمیر اور ہزارہ بعوض مبلغ پچھتر لاکھ روپیہ گلاب سنگھ کو دے دئے گئے۔ لیکن دوسرے سال اس نے دربار لاہور کو ترغیب دے کر علاقہ ہزارہ واپس کر دیا۔ اور اس کے عوض علاقہ متصلہ جموں لے لیا۔ علاقہ واقعہ مابین دریائے ستلج کو ریاستہائے اینروے ستلج کی کمشنری بنایا گیا۔ اور اس علاقہ کو جان لارنس صاحب کے زیر اہتمام رکھا گیا۔ یہ کمشنری تین اضلاع یعنی جالندھر ہوشیارپور اور کانگڑہ میں منقسم کی گئی۔ اس کے تین سال بعد اضلاع مذکور کو مع ضلع ہزارہ

الحاق دوابہ جالندھر و کانگڑہ

---

[۱] اس بارے میں دربار خالصہ کی حکمت عملی ایک پرانی سکھ کہاوت پر مبنی تھی۔ یعنی "سانپ کو اپنے دشمن کی جھولی میں ڈالنا چاہئے"۔ سانپ سے اس جگہ مراد بد طینت اور سرکش لیکن زبردست اور شاندار فوج خالصہ سے تھی پس اس حکمت عملی کا مقصد یہ تھا کہ سانپ کو سرکار انگریزی پر پھینک کر ضائع کیا جائے۔ دیکھو صفحات نمبر ۲۶۱ و نمبر ۲۶۲ کتاب متعلقہ واقعات الگزنڈر گارڈنر صاحب جو مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے توپخانہ میں عہدہ کرنیل پر مامور تھے ۔

پنجاب کے صوبہ جدید میں شامل کیا گیا ٭

۴- علاقہ پنجاب واقع جانب غربی دریاے بیاس

علاقہ پنجاب واقع جانب غربی دریاے بیاس کا الحاق ۱۸۴۹ء میں اور صوبہ کا انتظام ۱۸۵۹ء تک

۴۱- جب راجہ لال سنگھ وزیر بپاداش اس جرم کے کہ اس نے شیخ امام الدین کو مہاراجہ گلاب سنگھ کے کشمیر پر قابض ہونے کی مزاحمت کرنے کی ترغیب دی تھی جلاوطن ہو چکا تو ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء میں سرکار انگریزی اور سربرآوردہ سکھ سرداران کے مابین ایک عہد نامہ تحریر کیا گیا جس کی رو سے ایک کونسل آف ایجنسی کی تقرری ظہور میں آئی - یہ کونسل ایک انگریزی ریزیڈنٹ کے تابع تھی جس کا صدر مقام لاہور تھا - وہ صاحب جو اس عہدہ پر سب سے اول مقرر ہوئے ہنری لارنس صاحب تھے لیکن اُن کے برادر جان لارنس صاحب بھی کئی دفعہ اُنکی جگہ قایم مقامی کرتے رہے - صاحب موصوف کے ماتحت لایق افسران کا عملہ متعین تھا - اور جب سکھوں کی دوسری لڑائی ۱۸۴۸ء میں شروع ہوئی تو منجملہ دیگر کاموں کے جن میں یہ لئیق افسران مصروف تھے ایک یہ بھی تھا کہ وہ مختلف اضلاع متعلقہ دربار لاہور کا سرسری بندوبست کر رہے تھے - ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء کو گجرات کی لڑائی میں فوج خالصہ کو آخری شکست ہوئی - ۳۰ مارچ سنہ مذکور کو اشتہار نسبت الحاق صوبہ پنجاب لاہور میں پڑھ کر سُنایا گیا - اور لارڈ ڈلہوزی کے مراسلہ مورخہ ۳۱ مارچ کے بموجب اس صوبہ کی حکومت ایک انتظامیہ بورڈ مشمولہ صاحبان ہنری لارنس - جان لارنس اور چارلس گریویل منسیل کے سپرد کی گئی - ماہ فروری ۱۸۵۳ء میں اس بورڈ کو توڑ کر اُس کی جگہ صاحب چیف کمشنر مقرر کئے گئے جن کے ماتحت اعلےٰ انتظامی افسران صاحبان فنانشل کمشنر اور جوڈیشل کمشنر تھے - چیف کمشنر کے عہدہ پر پنجاب میں صرف ایک ہی افسر یعنی جان لارنس صاحب بہادر متمکن رہے اور پھر یکم جنوری ۱۸۵۹ء کو یہی صاحب صوبہ ہذا کے سب سے اول لفٹنٹ گورنر مقرر ہوئے ٭

تیسری فصل

ممالک مغربی و شمالی میں انتظام بندوبست کا نشو و نما صوبۂ پنجاب کے زمانۂ الحاق تک

۱۵- ابتدأً پنجاب میں اُسی طریق بندوبست پر عمل کیا جاتا تھا جو ممالک مغربی و

پنجاب میں طریق بندوبست ممالک مغربی وشمالی سے لایا گیا

شمالی میں سنہ ۱۸۴۹ء میں مروج تھا اور یہ ایک عجیب امر ہے کہ طریق ہذا سے اُس صوبہ میں جہاں اس طریق کو اختیار کیا گیا بہ نسبت اُس صوبہ کے جہاں وہ ایجاد ہوا تھا کمتر تجاوز کیا گیا ہے۔ اُس مراسلہ میں جس کی رو سے بورڈ انتظامیہ پنجاب کی تقرری عمل میں آئی لارڈ ڈلہوزی نے اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ جدید مفتوحہ علاقہ (پنجاب) میں "ضابطہ سررشتہ مال کے متعلق ممالک مغربی وشمالی کے صدر بورڈ مال کے ہر چہار مطبوعہ سرکلرات اور نیز اُن رسالوں کی جو مال کے متعلق زیر احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ مذکور شائع ہوئے تھے پیروی کرنی ہوگی۔ رسالہ جات محولہ بالا سے مراد اُن ہدایات سے تھی جو ٹامسن صاحب نے برائے افسران بندوبست وکلکٹران تصنیف کی تھیں۔ اور جو کہ سنہ ۱۸۴۷ء و سنہ ۱۸۴۸ء کے مابین تین حصص میں شائع ہوئی تھیں لیکن ان تحریری ہدایات کے مساوی ایک اور اہم امر یہ تھا کہ پنجاب کا انتظام مالگذاری اُن افسران نے ترتیب دیا تھا جنھوں نے ممالک مغربی شمالی میں اضلاع کا انتظام اور بندوبست کیا تھا۔ چنانچہ پنجاب کے بورڈ انتظامیہ کے اولین تین ممبران میں سے دو افسران یعنی جان لارنس اور سی۔ جی مینسل صاحبان ایسے ملازمت سول کے افسران تھے جنھوں نے برڈ اور ٹامسن صاحبان کے ماتحت تشخیص معاملہ اور مال کے کام میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اور مینسل صاحب کے یہاں سے واپس تشریف نہ لے جانے پر اُنکے جانشین

رابرٹ منٹگمری صاحب مقرر ہوئے جنھوں نے اُس وقت سے گیارہ سال پہلے ضلع الٰہ آباد کا بندوبست کیا تھا۔ ٹامسن صاحب کے نہایت ہی چیدہ افسران میں سے پنجاب میں ۱۹ افسر بھیجے گئے تھے۔ یہ ایک نئے عملہ کی بنیاد قائم کرنے کے لئے چند دیسی ماتحت افسران بھی اپنے ساتھ لیتے آئے۔ الغرض صوبہ ہٰذا کو اس طرح پر ایک ایسا بنا بنایا طریق بندوبست ہاتھ لگ گیا جو آہستہ آہستہ بہت سے لائق افسران کی محنتوں کے بعد اضلاع مابین دریائے گنگا و جمنا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ لہٰذا صوبہ ہٰذا کے انتظام بندوبست کے نشو و نما کا خاکہ مکمل طور پر کھینچا نہیں جا سکتا تاوقتیکہ اس ضابطہ کا ایک مختصر بیان نہ کیا جائے جس سے وہ نمونہ جسکی یہاں تقلید کی گئی اپنے اصلی وطن میں ابتداءً تیار ہوا تھا ❊

سنہ ۱۸۰۱ء سے سنہ ۱۸۲۲ء تک ممالک مغربی وشمالی کا بندوبست ابتدائی

۱۶۔ وہ اضلاع جو اب ممالک مغربی وشمالی میں شامل ہیں "صوبجات مفوضہ" اور صوبجات مفتوحہ کہلاتے تھے اور اُن پر علے الترتیب سنہ ۱۸۰۱ء و سنہ ۱۸۰۳ء میں سرکار انگریزی کا تسلط ہوا تھا۔ ان صوبہ جات کا مالی انتظام سنہ ۱۸۳۱ء تک بورڈ آف ریونیو کلکتہ کے ماتحت رہا اور گورنمنٹ کا ارادہ تھا کہ عرصہ دس سال کے بعد ان میں بندوبست دوامی جاری کردے یعنی یہ کہ اس عرصہ دس سال میں دو دفعہ تو سہ سالہ اور ایک دفعہ چہار سالہ بندوبست کرکے بعدہ بندوبست دوامی انھیں اشخاص کے ساتھ اگر وہ ایسا کرنا چاہیں اور بشرطیکہ کوئی دیگر اشخاص جن کو حق فائق حاصل ہو ایسے بندوبست کے لئے تیار نہ ہوں ایسی اراضیات کی نسبت کیا جائے جن میں اس قدر کافی درجہ تک زراعت ہو کہ اُن پر متوسط اور منصفانہ جمع سرکاری کی تشخیص غیر واجب نہ ہو[۵]۔ اُن پرانے بندوبستوں کی کارروائی بڑی جلدی اور بلا لحاظ ضابطہ ہوتی تھی۔ اُن ایام میں شجرہ ہائے پیمائش تیار نہیں کئے جاتے تھے۔ رقبہ زیر کاشت یا پیداوار اراضی کے نقشہ جات غیر معتبر ہوتے تھے اور اس قسم کے قابل اعتبار کاغذات موجود نہ ہوتے تھے جن سے منافع مالکان زمین کا استخراج کیا جا سکتا۔ البتہ اس قدر ہوتا ہوگا کہ بعض موقعوں پر صاحبان کلکٹر نے اراضی کی پیداوار خام کی مالیت کا اندازہ لگا کر اور اس میں سے اخراجات کاشت منہا کرکے زمین کی پیداوار خالص کا تخمینہ لگانے کی کوشش کی ہو۔ لیکن صدی رواں کے آغاز میں جس

[۵] دیکھو ہالٹ میکنزی کی یادداشت کا فقرہ نمبر ۷ ❊

ضابطہ پر عموماً عمل کیا جاتا تھا اُسے ٹامسن صاحب کے چیف سکریٹری جان تھامسن صاحب نے رسالہ "کلکتہ ریویو" کی جلد نمبر ۱۲ میں اس طرح پر بیان کیا ہے کہ پہلے بندوبستوں کی کارروائی بہت آسان اور سرسری طریقہ پر کی جاتی تھی۔ صاحب کلکٹر صدر مقام کے دفتر میں اجلاس فرماتے تھے اور اُن کی پیشی میں اُن کے مشیر خاص یعنی قانون گویان کام کرتے جن کی رائے پر عموماً صاحب موصوف کے سارے کام کا انحصار ہوتا تھا۔ جب کام کرتے کرتے کسی محال کی باری آتی تھی تو بندوبست ہائے سابقہ کے مختصر سے اندراجات پڑھ کر سنائے جاتے اور علاقہ کے تفویض یا فتح ہونے سے دس سال پیشتر کے مالی رجسٹروں کا معائنہ کیا جاتا اور قانونگویان سے اُس وقت یہ سوال ہوتا کہ گاؤں کا زمیندار کون ہے۔ اس سوال کے جواب میں بعض دفعہ تو ایک یا زیادہ محالات کے واقعی مالک کا نام بتلایا جاتا تھا اور بعض اوقات رعایاء دیہہ کے سرپنچ کا نام لیا جاتا اور بعض دفعہ کسی غیر ساکن سید یا کائتھ کا جس کا قبضہ صرف اسی قدر ہوتا تھا کہ وہ اصلی کاشتکار مالکان سے کچھ سالانہ رقم وصول کرتا تھا۔ اور بعض اوقات ایک بڑے بھاری زمیندار یا تعلقہ دار کا نام بتایا جاتا تھا۔ جس کے حقوق اُس کے محال کے بہت سے حصہ میں جزوی قسم کے ہوتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے شخص کو بھی زمیندار کہہ دیا جاتا تھا۔ جس کا محال کے ساتھ کئی برسوں سے قطع تعلق ہو چکا ہوتا تھا۔ لیکن جس کا نام صرف قانون گو کی کتاب میں درج رہتا تھا۔ چونکہ ان افسران کی تحریر کی تقلید بلا تحقیقات مزید کی جاتی تھی۔ لہذا یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے بہت بے انصافی ہوتی ہوگی۔ اس کارروائی کے بعد جمع کی مقدار معین کی جاتی تھی۔ اور اس بارے میں بھی قانون گو ہی کی تجویز یا تخمینہ پر اعتبار کیا جاتا تھا۔ تخمینہ مذکور کی پڑتال سابقہ و اصلات مالگذاری کے حسابات سے یا کسی ایسے بیوپاری کی درخواست مستاجری سے جو اس موقع پر پیش ہوئی ہو کی جاتی تھی اس میں کچھ شک نہیں کہ اکثر غلطیاں ہوتی تھیں اور بعض اوقات ایسے پٹہ جات کی میعاد کے اندر ہی جو ایک قلیل عرصہ کے لئے عطا کئے جاتے تھے مطالبہ سرکار کی دوبارہ تشخیص کی ضرورت ہوتی تھی۔ مگر عموماً طریق مذکور کے اس حصہ میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی تھی۔

۱۷۔ ان بندوبستوں میں ایک بھاری نقص یہ تھا کہ ٹھیکہ جات مستاجری ایک دراز عرصہ کے لئے دئے جاتے تھے۔ یہ نقص جلد تسلیم کیا گیا۔ اور

دہقان مالکان کے حقوق پر مستاجروں و تعلقہ داروں و صدر مالگذاروں کو فوقیت

جوں جوں زمانہ گذرتا گیا اس کی بھی کسی قدر اصلاح ہوتی گئی۔ لیکن چونکہ زمیندار نقد جمع کی ادائیگی کی ذمہ واری کو واقعی ناپسند کرتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تعلقہ داروں اور مستاجروں کی درخواستیں اکثر منظور کی گئیں۔ بلکہ اس کا یہاں تک اثر ہوا کہ جن صورتوں میں مالکان اراضی سرکار کے ساتھ ادائیگی مالگذاری کے لئے تعہد کرتے تھے تو اس تعہد سے اکثر یہ مراد ہوتی تھی کہ سرکار صرف چند ایک سربرآوردہ زمینداران کو بطور صدر مالگذاران تسلیم کرلیتی اور اُن کو یہ اجازت دے دیتی کہ وہ جس طرح چاہیں اپنے پتی داروں سے جنہیں اس زمانہ کے کاغذات مالگذاری میں "مزارعان شکمی" لکھتے تھے جمع وصول کرنے کا انتظام کرلیں۔ اُس وقت ایسی کوئی امثلہ موجود نہ تھیں جن سے اُن پتی داران کے حقوق اور ذمہ واریاں معلوم ہوتیں صدر مالگذار کو زمیندار کہتے تھے اور خواہ اس کا اپنا اصلی حصہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اس کے ساتھ اس طرح برتاؤ رکھا جاتا تھا کہ گویا وہ محال کا واحد مالک ہے۔ اگر ایک دفعہ مالگذاری کی بابت اس کے ساتھ عہد ہوجاتا تو دیگر زمینداروں کو کسی آیندہ بندوبست میں صرف اس کی رضامندی سے اس قسم کا معاہدہ کرنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ پس اسی طرح پر مزارعان مالکان کے ایک گروہ کثیر کے حقوق دب گئے تھے اور اندیشہ تھا کہ عنقریب زائل ہوجائیں ؞

۱۸۔ تشخیص جمع کا طریق تو خراب تھا ہی مگر اس کی وصولی کے ذرائع اس سے بھی بدتر تھے۔ جب دیہات پر باقی پڑجاتی تو اکثر وصولی جمع کے لئے بلا کسی امتیاز کے نہایت سخت سے سخت طریقہ جو ضابطہ مال میں ملتا ہے استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ قانون انتقال اراضی کے نقایص کے باعث سرکاری انتظام کی نیک نامی میں خلل واقع ہوا۔ اگر کسی صدر مالگذار کے ذمہ باقی پڑجاتی تو اس کی تمام پتی یا محال جس کی نسبت اُس کا سرکار سے معاہدہ ہوتا۔ نیلام کردی جاتی اور جملہ غیر سرکاری حقوق مالکانہ کو فسخ کرکے مشتری اراضی کے حق میں جو کہ اکثر تحصیلدار یا اُس کا کوئی ماتحت ہوا کرتا تھا اُن کو منتقل کیا جاتا۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک عجیب غلط فہمی کے باعث قاعدہ متعلقہ نیلام اراضی بنابر وصولی بقایا معاملہ سرکار نہ صرف قرضہ ہائے غیر سرکاری کی بابت عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرا پر محالات کی فروخت کے متعلق کیا گیا بلکہ صدر مالگذاروں کے کرنج کے انتقالات پر بھی اطلاق پذیر ہوا[1]۔ پس اس طرح

وصولی معاملہ کا ناقص طریق

[1] دیکھو ہالٹ میکنزی صاحب کی یادداشت کا فقرہ نمبر ۱۰۵ ؞

ایک شائستہ گورنمنٹ کا ایک مضبوط ضابطہ جلدی سے اُن جماعتوں کو توڑ رہا تھا جو سلطنت سابقہ کے خفیف خفیف معاملات میں سخت ظلم و تعدی برداشت کر کے جانبر ہوئی تھیں۔ اس خرابی کا اندازہ اس غیر معمولی انسداد سے کیا جا سکتا ہے جو ۱۸۲۱ء میں کیا گیا اور جس سے جزوی کامیابی ہوئی۔ اس سال ایک کمیشن مقرر کی گئی اور اُسے یہ اختیار دیا گیا کہ کسی سرکاری یا غیر سرکاری انتقال اراضی کو جو ۳۰ ستمبر ۱۸۱۰ء سے پہلے کیا گیا ہو اور جو بعید از انصاف معلوم ہو منسوخ کر دے۔

علاقہ دہلی میں جمع کی سخت تشخیص اور انتظام مالگذاری کی خرابی۔

۱۹۔ علاقہ دہلی کے اُن حصص میں بھی حالت کچھ بہتر نہ تھی جو صدی رواں کے ربع اول میں براہ راست ہمارے زیر انتظام ہوئے۔ ضلع کرنال کی رپورٹ بندوبست کے پانچویں باب میں ابٹسن صاحب نے علاقہ پانی پت میں تشخیص معاملہ کے بہت سنگین ہونے اور مالی بد انتظامی کی نہایت افسوسناک تصویر کھینچی ہے۔ یہ خراب حالت علاقہ پانی پت میں ۱۸۲۴ء تک رہی اور اس کا تدارک آہستہ آہستہ آئندہ اٹھارہ سالوں میں کیا گیا۔ ضلع گوڑگانوہ کے پرگنہ ریواڑی کی رپورٹ بندوبست میں جان لارنس صاحب نے بھی جنہوں نے اُس علاقہ کا بندوبست ۱۸۳۶ء میں کیا تھا۔ ایک اُسی طرح کی حد سے زیادہ تشخیص جمع اور بربادی دیہات کا حال لکھا ہے۔ ایک وجہ جو صاحب موصوف نے اس حد سے زیادہ مطالبہ کی نسبت ظاہر کی ہے وہ قابل غور ہے۔ صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ "ابتداً پرگنہ ہذا میں حد سے زیادہ تشخیص معاملہ کی گئی تھی یہاں کے بڑے بڑے دیہات عموماً بارعب اور متمول اشخاص کے قبضہ میں تھے۔ چنانچہ معاملہ سرکاری کے زیادہ کرنے کی غرض سے اُن لوگوں کا آپس میں مقابلہ کرایا جاتا تھا۔ اور اُن کے باہمی جھگڑے اور لڑائی کے باعث یہ مدعاء آسانی سے حاصل ہو جاتا تھا۔ ہر ایک یہی کوشش کرتا تھا کہ اپنے رقیب سے بڑھ کر بولی دے اور اُس کی جمع کو زیادہ کرا دے بدیں وجہ ان جملہ دیہات کا معاملہ حد سے زیادہ بڑھ گیا۔[۱]

[۱] علاقہ بندیلکھنڈ کے کچھ حصہ کے اولین بندوبست کی نسبت جو ممالک مغربی و شمالی میں بدنام ہو گیا تھا مسٹر (اب سر) ولیم میور صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ سے مقابلہ کرو۔ "مسٹر ویرنگ کا بندوبست گویا ایک نیلام تھا جس میں سب سے زیادہ بڑھ کر بولی دینے والا ہی یقیناً کامیاب ہوتا ہے۔" (دیکھو میور صاحب کی رپورٹ بندوبست متعلقہ پرگنہ کالپی کا فقرہ نمبر ۲۹)

شاید اچھا ہوا کہ علاقہ دہلی کے بہت سے اضلاع براہ راست ہمارے مالی انتظام کے ماتحت اُس زمانہ تک نہ آئے جب تک کہ ہم کو ایک تکلیف دہ تجربہ نے زیادہ مناسب تدابیر نہ سکھا دیں۔

۲۰۔ شمالی ہند کے مالی انتظام کو ایک روی حالت سے نکالنے میں سب سے زیادہ حصہ ہالٹ میکنزی صاحب نے لیا۔ ۱۸۱۹ء میں جبکہ صاحب موصوف گورنمنٹ ہند کے ملکی سکرٹیری تھے تو انہوں نے ممالک مغربی و شمالی کے گذشتہ انتظام معاملہ اراضی کے نقائص کی نسبت ایک قابل تحسین یادداشت سنجیدہ مگر پُر زور الفاظ میں تحریر کی جن میں اُنہوں نے اُن اصلاحوں کا جو ضروری تھیں ایک صاف خاکہ کھینچ کر دکھلا دیا۔ صاحب ممدوح کی تجاویز منظور ہو کر ۱۸۲۲ء کے ریگولیشن ہائے نمبر ۷ و نمبر ۱۱ میں درج ہو گئیں۔ اور ان میں اول ریگولیشن سے تو ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کے موجودہ انتظام مالگذاری اراضی کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور دوسرے سے قانون انتقال اراضی کی بدترین خرابیوں کو مٹایا گیا۔ صاحب موصوف کی تجاویز کا لُب لباب یہ تھا کہ کافی تحقیقات کے بعد جمع واجبی کی تشخیص کی جائے۔ اور مثل حقیت مکمل رکھی جائے۔ اور دیہاتی جماعتوں یا اُن اشخاص کے حقوق کو جنہوں نے ادائے مالگذاری کی نسبت معاہدہ نہ کیا ہو پورے طور پر محفوظ رکھا جائے ٭

> ہالٹ میکنزی صاحب اور ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء

۲۱۔ فقرہ مندرجہ بالا کی آخری غرض کے پورا کرنے کے لئے یہ احکام صادر کئے گئے تھے۔ کہ اگر کوئی شخص پہلے کسی بندوبست کے پٹہ میں شامل نہیں ہوا تو یہ امر اُس کے لئے آئندہ اس قسم کے تعہد کرنے کا مانع نہ ہوگا۔ علاوہ بریں یہ مُدعا اس طرح سے بھی حاصل کیا گیا کہ سرکار نے اُن صورتوں میں جن میں کہ پتی دار مشترک طور پر جمع کے ذمہ دار نہ ہوتے تھے پتی داروں کا رعایا مذکور کے ساتھ ایسا بندوبست کرنے کا اختیار رکھ لیا جسے آجکل بندوبست ماتحتی کہنا چاہئے۔ اور یہ تصفیہ کر دیا کہ اُن کو کس قدر رقوم مستاجر تعلقہ دار یا صدر مالگذار کو ادا کرنی چاہئیں۔ ساتھ ہی اس کے اُن کے حقوق کو صدر مالگذار کے ذمہ باقی پڑ جانے کے باعث ضبط کئے جانے سے بھی بچایا گیا ٭

> دہقان مالکان کے حقوق کی حفاظت ٭

۲۲۔ اس امر کی کمال غور سے تحقیقات کرنی ضرور تھی کہ ہر ایک حصہ دار اراضی کے حقوق کس قدر وسیع ہیں اور نیز وہ شرح لگان جو ہر ایک مزارعہ سے

> کماحقہ تحقیقات مقامی کے بعد مثل حقیت کی تیاری ٭

قابل ادائیگی ہوں قطع نظر اس کے کہ اُسے حقوق دخیلکاری حاصل ہوں یا نہ ہوں اُن کو نہایت احتیاط سے قلمبند کرنا تھا۔ صاحب کلکٹر کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ تمام ایسے مقدمات متعلقہ اراضی کا فیصلہ کریں جو ایسے اشخاص کی طرف سے دائر ہوں جنہیں دعوے کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن صاحب کلکٹر کا فیصلہ گو اپیل پر بورڈ آف ریوینو سے بحال رہنا قطعی نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ ناکامیاب فریق کو اختیار تھا۔ کہ عدالت ضلع میں نالش بہ صیغہ دیوانی کرے لیکن یہ ایک بڑی بھاری ترقی تھی کہ تنازعات متعلقہ حقوق اراضی ابتداً ایسے افسران کے سپرد کیئے گئے جن کو بحیثیت فرایض منصبی چار و ناچار ملک ہند کی حقیتوں کی خصوصیتوں کو بغور مطالعہ کرنا پڑتا تھا۔ اور جو مقدمات کی سماعت جماعت دیہ کے روبرو دیہ میں کر سکتے تھے۔ ہالٹ میکنزی صاحب کے ضابطہ میں یہ ایک بڑی بھاری خوبی ہے کہ اس کے بموجب بندوبست کے متعلق ہر ایک کام بجائے کچہری کے دورہ میں کیا جاتا تھا ٭

مناسب تشخیص معاملہ کا انحصار ایک مکمل تحقیقات پر

۲۳ - ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء کے عنوان میں لکھا ہے کہ چونکہ "واجبی تشخیص سے گورنمنٹ کے اصلی اغراض اور رعایا کی خوشحالی ملحوظ ہوتی ہے اس لئے اُن افسران کا جو ترمیم بندوبست کے کام میں مصروف ہوں یہ مدعا نہیں ہونا چاہیئے کہ مالگذاری میں ایک عام اور وسیع بیشی کی جائے"۔ بلکہ یہ کہ "عوام کے بوجھ کو مساوی کیا جائے" مطالبہ بہ لحاظ پیداوار و حیثیت اراضی (دفعہ ۷) مقرر کرنا چاہیئے۔ اور حصہ لگان سرکاری جو کہ بندوبست دوامی کی تقلید سے ۱۸۱۲ء کے ریگولیشن ہائے نمبر ۹ و نمبر ۱ کے مطابق ۹۱ فی صدی مقرر ہوا تھا وہ گھٹا کر ۵/۶ حصہ رکھا گیا ہے۔ تاہم یہ معیار صرف اضافہ کی صورت میں عملدرآمد کے واسطے مقرر ہوا تھا۔ اور موجودہ مطالبہ میں کمی صرف نہایت ہی صریح ضرورت کی بناء پر کی جا سکتی تھی اُن واقعات کو جن پر کسی محال کی تشخیص مبنی ہوتی تھی اور اُن وجوہات کو جن پر واقعی مطالبہ مقرر کیا جاتا تھا گاؤں کے ایک انگریزی[1] نقشہ میں درج کرنا پڑتا تھا جو آجکل کے گاؤں کی نوٹ بک (لال کتاب) کی بنیاد ہے۔ جب کلکٹر صاحبان نقشہ جات کو براد منظوری ارسال کرتے تھے تو اُنہیں ایک رپورٹ پرگنہ بھی ساتھ ہی بھیجنی پڑتی تھی جس میں اس تحقیقات کے عام نتائج درج ہوتے تھے جو انہوں نے حقیت اراضی کے متعلق اُس وقت

[1] دیکھو ہالٹ میکنزی صاحب کی یادداشت کا فقرہ نمبر ۶۸۷ ٭

کی جبکہ وہ مثل حقیت مرتب کر رہے تھے۔ اور نیز وہ معلومات جو انہوں نے نسبت زراعت علاقہ حاصل کئے تھے۔ اور حالت باشندگان اور موجودہ رسم و رواج وغیرہ بھی درج کرنے پڑتے تھے[1]۔

تجویز مذکور میں ناکامی

۲۴- انتظام مجوزہ تو نہایت عمدہ تھا۔ لیکن وہ اپنے ہی بوجھ سے دب گیا۔ کیونکہ وہ ضابطہ جو تجویز کیا گیا تھا۔ بدرجہ غایت طویل تھا۔ لیکن بہرحال ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف اشخاص کے حقوق متعلق اراضی نہایت پیچیدہ اور اکثر صورتوں میں نہایت مشکوک حالت میں تھے امثلہ حقیت کا پہلی دفعہ تیار کرنا بیشک ایک بڑا بھاری کام تھا۔ اور جب یہ کام صاحبان کلکٹر کے سپرد ہوا جن کا تمام وقت انتظام ضلع کے معمولی کام میں صرف ہوتا تھا تو اُس کی تکمیل کی امید جاتی رہی۔ دس یا بارہ دیہات کا بندوبست ایک ہی وقت شروع کیا جاتا تھا۔ اور گیارہ سال کے عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ بندوبست کہیں بھی قریب الاختتام نہیں تھا۔ اور تکمیل بندوبست کے لئے جو وقت ضروری سمجھا گیا تھا۔ وہ مختلف اضلاع میں تین سال سے لے کر ساٹھ سال تک تھا۔

مالگذاری اراضی کی تشخیص کے دو طریق

۲۵- تشخیص کے کام میں بھی عملی طور پر کامیابی نہ ہوئی۔ مالگذاری اراضی کی تشخیص کے بھی انکم ٹکس کی تشخیص کی طرح دو طریقے ہیں۔ دونوں حالتوں میں گورنمنٹ نے ایک معیار مقرر کر دیا ہے۔ اگر مالک اراضی کی آمدنی لگان اور ٹیکس دہندہ کا منافع یقینی طور پر معلوم ہو تو یہ معاملہ بالکل صاف ہے۔ صاحب افسر مہتمم خزانہ کو کسی سرکاری افسر کی تنخواہ پر ٹکس لگانے میں کچھ دقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک مہتمم بندوبست بھی ایسی اراضی کی نسبت تشخیص معاملہ آسانی سے کر سکتا ہے جس کی کاشت ایسے مزارعان کرتے ہوں جو لگان نقدی میں ادا کرتے ہیں بشرطیکہ ان کا اندراج دیانت داری سے کیا جائے۔ لیکن ممکن ہے کہ تجارت یا اراضی کی آمدنی کے حسابات اس قدر غیر معتبر یا پیچیدہ ہوں کہ اُن کا ٹھیک طور پر معلوم کرنا قریباً ناممکن ہو۔ ساہوکار اپنے قرضہ کو اور مالک اراضی اپنے لگان کو بذریعہ جنس وصول کر سکتا ہے۔ اور گو مقدار (جنس) وصول شدہ ٹھیک طور پر معلوم بھی ہو جائے تاہم اُس کی اصلی قیمت کا حساب لگانا ایک مشکل امر ہے۔ ایسی اراضی کی نسبت اور بھی زیادہ تر مشکلات پیش آتی ہیں جس میں مالکان بہت سے کھاتہ جات کو خود کاشت کرتے ہوں

---

[1] دیکھو ہالٹ میکنزی صاحب کی یادداشت کا فقرہ نمبر ۶۰۹۔

اور بقایا کھاتہ جات کاشتکاران کو ایسے لگانوں پر دیتے ہوں جو رواجاً نہ کہ مقابلۃً ادا کئے جاتے ہوں۔ جب کوئی کلکٹر کسی دوکاندار کے بہی کھاتہ کی پڑتال اور اس کے نفع و نقصان کو بغور اندازہ کرنے کے بعد بھی اس پر ٹکس کی تشخیص کرنا امر ناممکن خیال کرتا ہے تو اُسے ایک بالکل سیدھے سادے اور آسان طریق پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ یعنی اس صورت میں افسر مذکور یہ تحقیق کرتا ہے کہ دوکاندار مذکور گذشتہ سالوں میں کس قدر ٹکس ادا کرتا رہا ہے۔ اور نیز یہ کہ سابقہ تشخیص کے بعد اُس کے حالات میں کوئی نمایاں تبدیلی تو واقع نہیں ہوئی۔ یا کوئی ایسا امر تو موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ سابقہ تشخیص کے وقت اُس کی آمدنی کا تخمینہ کم لگایا گیا تھا۔ اور آیا اُس نے اپنے لڑکے کی شادی پر روپیہ فضول طور پر توبرباد نہیں کیا یا اپنی سکونت کے لئے کوئی عمدہ مکان تو نہیں بنوایا؟ اور اُس کے معزز ہمسائگان اور دیگر ملازمان سرکاری کی جو ان کے حالات سے ذاتی واقفیت رکھتے ہوں اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اس پر کس قدر ٹکس انصافاً لگایا جا سکتا ہے؟ محال پر جمع لگانے میں بھی اسی قسم کی کارروائی کی جا سکتی ہے گو اس قسم کی تحقیقات قدرتاً زیادہ تر پیچیدہ ہوتی ہے۔ لہذا تشخیص جمع یا تو محال پختہ کے تخمینہ پر یا امور عام قابل لحاظ پر مبنی ہوتی ہے اور یا اُن ہر دو طریقوں کو استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اور آپس میں ایک سے دوسرے کے نتائج کو جانچا جا سکتا ہے۔

> بندوبست ہائے زیر ریگولیشن نمبر [illegible] ۱۸۲۲ء میں تجاویز تشخیص معاملہ کے محاصل پختہ معلوم کرنے کی طویل کوششوں سے تائید۔

۲۶ - اُنیسویں صدی کے تیسرے عشرہ میں ممالک مغربی و شمالی میں لگان نقد کا رواج عام طور پر تھا۔ اِلّا اس قسم کے لگان کی نسبت اندراجات کاغذات پٹواریان قابل اعتبار نہ ہوتے تھے جمع اراضی کو لگان کی معلومات کے لحاظ سے تجویز نہ کیا جاتا تھا بلکہ بجائے پیداوار اور اس کی قیمت کے اندازہ پر مبنی رکھا جاتا تھا۔ یہ اندازہ گو نہایت محنت سے تیار کیا جاتا تھا۔ لیکن اس کی صحت کا

سلہ آکلینڈ کالون صاحب نے (جنہیں اب سر کا خطاب حاصل ہے) ۱۸۶۲ء میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ میرے خیال میں ۱۸۱۲ء و ۱۸۳۳ء کے مابین بھی تشخیص جمع لگان پر مبنی ہو سکتی تھی" ۱۸۲۲ء سے لیکر ۱۸۳۳ء تک گیارہ برس کا عرصہ تو اس امر کے تعین میں صرف ہوا کہ مالک اراضی کے محاصل کس قدر ہونے چاہئیں اس امر کو تعین کرنے کی بابت کہ محاصل مذکور فی الواقع کس قدر ہیں گورنمنٹ کو صرف ۱۸۳۳ء میں خیال پیدا ہوا (دیکھو فقرہ اول کتاب یادداشت بابت بندوبستہائے مالگذاری ممالک مغربی و شمالی)

اطمینان نہیں ہوتا تھا۔ اور اُس میں سے مزدوروں کے مواجب اور کل سرمایہ پر منافع اور مالک اراضی کا فیصدی نفع جس کا وہ قانوناً مستحق ہے مجرا کر کے باقی جو بچتا تھا اُس کو حصّۂ سرکار سمجھا جاتا تھا۔ تھارنٹن صاحب جن کا کہ حوالہ فقرہ۔۱۶ میں بھی دیا گیا ہے اُن کے ریویو سے پھر یہاں نقل کیا جاتا ہے :-

"ہر امر کی نسبت حد سے زیادہ تفصیل درکار تھی۔ معاملہ زمین کی تشخیص میں خصوصاً بڑے اصول محنت کش حسابوں کی پیچیدگیوں میں نظر انداز ہو جاتے تھے اور اراضی کے بے گنت بے قاعدہ مدارج پر تحکمانہ لگان لگانے میں کسی معیار کی پابندی نہیں ہوتی تھی اور گو کارروائی کے کسی مرحلہ پر قطعی طور پر کوئی عذر نہیں اُٹھایا جا سکتا تھا۔ مگر نتیجہ بھی قابل اعتبار نہ ہوتا تھا"۔

ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء مرمّہ از ریگولیشن نمبر ۹ ۱۸۳۳ء

۲۷۔ جب ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء گیارہ سال تک نافذ رہ چکا تو اس کی ریگولیشن نمبر ۹ ۱۸۳۳ء سے ترمیم کی گئی یہی قانون تھا جس کے بموجب پنجاب کے بندوبست قبل از نفاذ اوّلین ایکٹ معاملہ زمین نمبر ۳۳ مصدرہ ۱۸۷۱ء عمل پذیر ہوتے تھے[1]۔ گو یہ کہنا زیادہ صحیح ہوتا کہ وہ بندوبست ریگولیشن نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۲۲ء مرمّہ از ریگولیشن نمبر ۹ مصدرہ ۱۸۳۳ء کے بموجب کئے گئے تھے۔ ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء کے اس قدر حصہ کو جو کہ ذیل کے الفاظ بیان کرتا ہے یا جس سے سمجھا جاتا ہے کہ ذیل کے الفاظ بیان ہوتے ہیں" نئے قانون کے خاص قواعد سے منسوخ ہوا ہے :-

(الف) "اصلی پیداوار کی مقدار اور قیمت کے معلوم کرنے یا پیداوار کے خرچ۔ اور قیمت کے مقابلہ کرنے پر محال کے مطالبہ جمع کا حساب لگایا جائیگا" اور

(ب) اراضی کے حقوق کے متعلق دعاوی کی جوڈیشل تحقیقات بھی معاملہ زمین کی جمع کی تشخیص کے ساتھ ہی کی جائیگی۔ جناب معلّے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل آئندہ کے واسطے ان معاملات کے تصفیہ کرنے کی ترتیب مقرر فرمائینگے"۔

انتظام بندوبست پر برڈ صاحب کی تاثیر

۲۸۔ آئندہ آٹھ سالوں میں ممالک مغربی و شمالی کے بندوبست کی نظر ثانی عنقریب مکمل ہو گئی تھی۔ اس عرصہ میں رابرٹ مرٹنز برڈ صاحب

[1] ٹھیک ٹھیک کہا جاوے تو ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء اور ریگولیشن نمبر ۹ ۱۸۳۳ء پنجاب میں جاری نہیں تھے۔

بندوبستوں کے اہتمام پر ریونیو بورڈ کے ممبر تھے۔ اور صاحب ممدوح نے اپنے خیالات کا اثر نوجوان بندوبست کے افسروں پر جن کو وہ منتخب کرتے تھے اور ان کے ذریعہ سے کار بندوبست پر بھی ڈالا۔ جن اصحاب نے پنجاب کے اولین بندوبست کے اصول کا سانچہ ڈھالا اُن میں سے موسومہ ذیل چار صاحبان یعنی لارنس صاحب و منٹگمری صاحب و ایڈمن سٹن صاحب اور تھارنٹن صاحب کم از کم ایسے تھے جنہوں نے اپنے اصول متعلقہ بندوبست برڈ صاحب سے سیکھے تھے۔ اور بشراکت ڈانلڈ میکلیڈ صاحب و جارج بارنس صاحب و چارلس ریکس صاحب و جان مارس صاحب و رچرڈ ٹمپل صاحب بہ ماتحتی جیمس ٹامسن صاحب جو برڈ صاحب کے معاملات مال کے بڑے مشہور شاگرد تھے اور جو ۱۸۴۳ء میں ممالک مغربی وشمالی کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہو گئے تھے کام کیا تھا۔ سر رچرڈ ٹمپل صاحب نے ٹامسن صاحب کی سوانح عمری (صفحہ ۸۶-۸۷) میں ٹامسن صاحب کے برڈ صاحب کے ساتھ تعلقات کو بڑی اچھی طرح بیان کیا ہے ؛

(برڈ صاحب) بمنزلہ ایک بانی وموجد و راہبر کے تھے جن کی محنتوں میں ٹامسن صاحب شریک ہو گئے تھے اور برڈ صاحب کے کام کو اختیار کیا اور پورا پورا انجام تک پہنچایا اور موثر بنایا"۔ برڈ صاحب کے طریق عمل کی اپنی لکھی ہوئی کیفیت بورڈ آف ریونیو کی ۱۸۳۹ء کے متضمن سرکلر بندوبست میں درج ہے جو اُن چار سرکلروں میں سے پہلا سرکلر ہے جن کا حوالہ لارڈ ڈلہوزی کے مراسلہ میں دیا گیا ہے۔ لیکن مناسب ہوگا کہ اس تجویز کا حال ہم ٹامسن صاحب کی نہایت پُر لیاقت تحریر مسمی "ہدایات برائے افسران بندوبست" سے نقل کریں۔ اغلباً پنجاب کے بہت کم افسر سرکلر مذکور کو کام میں لاتے تھے۔ لیکن "ہدایات نامہ" کو سب افسر مطالعہ کرتے تھے ؛

پیمایش اور مسل حقیت

۲۹۔ تمام بندوبست پرگنہ وار کئے جاتے تھے۔ اور اُن کی رپورٹ علیحدہ علیحدہ ارسال ہوتی تھی۔ سب سے پہلی کارروائی دیہات کی حدود کا مقرر کرنا ہوتا تھا۔ اُن دنوں میں یہ کام بہت مشکل اور ملک کے امن کے واسطے بہت ہی ضروری تھا۔ اس کام کے ختم ہوتے ہی دیہات کی ٹوپوگریفیکل (تفصیلی) پیمائش فی میل چار انچ کے پیمانے سے محکمہ پیمائش شروع کر سکتا تھا۔ افسر پیمایش نیز امینوں کے دیسی طریق کی پیمائش کشتوار کے

نگران رہتے تھے۔ لیکن اُن کے تیار کئے ہوئے شجرہ اور خسرہ کی افسر بندوبست اور اُس کے ماتحت بھی پڑتال کرتے تھے۔ ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء کے بموجب جو کاغذات پنجاب میں بعد ازاں بنائے گئے تھے اُن سے اِن بندوبست کے کاغذات کے اندراجات تقریباً ملتے جلتے تھے ✦

تشخیص جمع جو عام وجوہات پر مبنی ہوتی تھی۔

۳۰۔ سرکلر اور ہدایات ہردو میں ایسی تشخیص کا ذکر تھا جو زیادہ تر عام وجوہات پر مبنی ہوتی تھی۔ ہر ایک پرگنہ کا ٹھیک ٹھیک مطالبہ زیادہ تر اُس کے مشمولہ محالات کے گذشتہ معاملہ کے احوال اور وسائل کی بابت باحتیاط تحقیقات سے قایم کیا جاتا تھا۔ اس تحقیقات پر زیادہ انحصار نہ ہوتا کہ مالکان کی محاصل پختہ کتنی ہے اور اُس میں سے حصہ سرکار کی ٹھیک ٹھیک نسبت کیا نکلتی ہے ✦

ٹامسن صاحب کی جمع تشخیص کرنے کا طریقہ

۳۱۔ یہ واقعہ بوجہ اُن ایزادیوں کے جو بارکلے صاحب نے سنہ ۱۸۷۵ء میں ہدایت نامہ پنجاب تیار کرتے وقت ہدایت نامہ (ٹامسن) میں کیں مخفی ہوگیا ہے۔ اس لئے اُن امور کو سنہ ۱۸۵۰ء کی شائع شدہ کتاب سے نقل کرنا مناسب ہوگا۔

فقرہ ۴۷۔ "بندوبست کے مالی حصہ کا مدعا مطالبہ کا . . . . کچھ مدت کے واسطے اور ایک ایسی حد تک جس سے کہ مالکان کو واجبی نفع مل سکے اور اراضی ایک قیمتی اور قابل تبادلہ اشیا ہو جاوے مقرر کرنا ہے"۔

فقرہ ۴۸۔ "یہ مدعا ٹھیک طور پر کسی مقررہ حساب کے عمل سے یا کسی خاص قاعدہ کے مقرر کرنے سے کہ کل یا پختہ پیداوار کا ایک خاص حصہ گورنمنٹ کو یا مالک کو ملیگا حاصل نہیں ہو سکتا"۔

فقرہ ۴۹۔ اگر کسی سال یا کئی گذشتہ سالوں کی پختہ پیداوار معلوم ہو جائے تو اس سے آئندہ سالوں کی پیداوار کے نکالنے میں کوئی یقینی طریق کی مدد نہیں مل سکتی اگر بنجر زمین نوتوڑ ہو جاوے یا اگر کاشت کا سابقہ طریق ناقص اور بہت لاگت والا ہو یا اگر منڈی میں پیداوار کی بہت مانگ ہونے کی امید ہو۔ یا اگر تجارت کے نئے راستوں کے کھل جانے سے مقامی منڈی کو ترقی ہونے والی ہو تو آئندہ کی پیداوار

کا زیادہ ہوجانا ممکن ہے۔ اسی طرح اگر مذکورہ بالا حالات سے معاملہ برعکس ظہور میں آئے تو ممکن ہے کہ آئندہ کی پیداوار کم ہوجائے"

فقرہ ۵۰ "کسی محال کی خالص پیداوار کا ٹھیک ٹھیک معلوم کرنا نہ صرف مطالبہ کی خاص مقدار مقرر کرنے کے لئے ایک غلط بنیاد ہوگی۔ بلکہ اس کی تکمیل بھی نہایت مشکل کام ہے اور اُس کو پورا کرنے سے بہت سی سخت قسم کی بُرائیوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اُن دیہات میں جہاں وصولیاں جنس میں ہوتی ہیں۔ یا جہاں مالکان خود کاشت کرتے ہوں اور جمع اپنی اراضی پر باچھ کرکے ادا کرتے ہوں وہاں ٹھیک ٹھیک کُل یا پختہ پیداوار کا معلوم کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ جب ایک دفعہ معلوم ہوجاوے کہ گورنمنٹ کا مطالبہ تسلیم شدہ پیداوار کا ایک خاص حصہ ہوگا تو لوگ عام طور پر افسر بندوبست کو گمراہ کرنے اور دھوکا دینے کے لئے مل جائینگے۔ گاؤں کے حسابات یا تو جعلی بنائے جائینگے یا اصلی حسابات چھپا دئے جائینگے۔ اور بلا تامل دروغ گوئی اور جھوٹے بیانات پر اقدام کیا جائیگا۔

فقرہ ۵۱ "مگر پھر بھی افسر بندوبست کو ہر ایک محال کی ایک سال یا کئی لگاتار سالوں کی پیداوار کے معلوم کرنے کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے۔ مگر اُس کو اس معاملہ میں ٹھیک ٹھیک صحیح علم حاصل کرنے کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے اور جب اُس کا یہ خیال ہو کہ اُسے خالص پیداوار معلوم ہوگئی ہے تو اُس کو اپنے بندوبست کے لئے اس معلومات کو یقینی بنیاد نہیں سمجھ لینا چاہئے بہتر ہوگا کہ افسر مذکور فی الفور تسلیم کرلے کہ یہ کارروائی کوئی حسابی اندازہ کی قسم سے نہیں ہے۔ بلکہ سلیم رائے اور عقل کا کام ہے اور اس خیال کو ملحوظ رکھ کر کام شروع کرنا چاہئے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مجوزہ انجام حاصل کرنے کے واسطے جو اغراض افسر بندوبست کو ملحوظ رکھنے چاہئیں اور جو فوائد اس کو حاصل ہیں ان کا یہاں ذکر کیا جائے۔

جمع کی تشخیص کا پیمانہ اور جمع کی تشخیص کے لئے ہدایات

۲۳۔ ٹامس صاحب لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ اس خالص پیداوار کے ⅔ حصہ سے "جس کے حاصل ہونے کی امید مالک کو دوران میعاد بندوبست میں ہوسکتی ہے زیادہ مطالبہ نہ کرے"۔ جب مسٹر کلر بندوبست

سنہ ۱۸۲۹ء جاری ہوا تو اس وقت تک ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۲۲ء کا مندرجہ اصلی آمدنی کے ۵/۶ حصہ کا پیمانہ جاری تھا۔ مگر یہ بروے ہدایات براے صاحبان افسر بندوبست کی اول جلد مشتہرہ سنہ ۱۸۴۴ء کم ہوکر ۱/۲ حصہ رہ گیا تھا۔ جمع کی تشخیص کے پیمانے بیان کرنے اور خالص پیداوار کی تعریف کرنے کے بعد جو تقریبًا سنہ ۱۸۹۳ء کی ہدایات بندوبست پنجاب کی خالص محاصل کی مانند ہے (دیکھو ضمیمہ ۱) ٹامسن صاحب لکھتے ہیں :-

فقرہ ۵۳ - تاکہ افسر بندوبست اس مضمون پر درست راے قائم کرسکے اُس کے پاس موضع کے مزروعہ و قابل کاشت رقبہ اور آبپاش اور غیر آبپاش اراضی اور زمین کی مختلف اقسام کی صحیح تفصیل ہوتی ہے۔ اور سوائے جدید حاصل شدہ علاقہ کے افسر بندوبست کے پاس گذشتہ سالوں کا تجربہ رہنمائی کے واسطے ہوتا ہے۔ اور اس تجربہ کو ہمیشہ دفتر سے بذریعہ ایک یادداشت کے صرف گذشتہ بندوبست اور وصولیوں کی ہی نہیں بلکہ ہر ایک دیگر چیز کی جو گاؤں کی حالت کے متعلق ہو مثلاً سابقہ مقدمہ بازی .... اور اگر کبھی اراضی فروخت یا رہن ہوئی ہو یا متاجری کے پٹہ پر دی گئی ہو تو وہ قیمت جو وصول ہوئی ہو وغیرہ وغیرہ سے حاصل کرنا چاہیئے۔ اُس کو گاؤں زیر بندوبست کا یا اُسی علاقہ کے کئی ایک دیگر مواضع زیر بندوبست جن کے ساتھ وہ مقابلہ کرسکے خالص پیداوار یا کل لگان کا بھی قریبًا قریبًا علم ہونا چاہیئے۔ اُس کو لوگوں کا چال چلن زراعت کا طریق۔ ترقی کی قابلیت۔ اور پیداوار کے واسطے منڈی کی حالت معلوم ہوتی ہے اور اُس کی مدد کے واسطے گذشتہ سالوں کا تجربہ و پرگنہ کے افسروں کی رائے اور گرد و نواح کے زمینداروں کے تخمینے موجود ہوتے ہیں ؁

فقرہ ۵۴ - یہ تمام واقفیت اس کو اس جگہ خود دورہ کرکے اور لوگوں سے بے تکلف میل جول رکھ کر اور جس مقام پر یا جس شخص سے کچھ معلومات حاصل ہونے کی امید ہو اس مقام اور اس شخص سے نہایت احتیاط سے تجسّس اور تفتیش کرکے بڑی محنت سے جمع کرنی چاہیئے۔ ایسی واقفیت کو جو نمبروار دکھائی جاسکتی ہے اور جو قابل مقابلہ کرنے کے ہو وہ ایک ایسے طریقہ پر اس کا نقشہ تیار کریگا کہ تمام مقابلہ طلب امور ایک ساتھ نظر آجائیں۔ اور وہ اپنے اُس شجرہ میں اس قسم کے کئی ایک دیہات کو ایک ساتھ

درج کریگا۔ جو ایک جیسی حالت میں واقع ہوں اور بہ لحاظ دیگر خواص کے بھی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں۔

فقرہ ۵۵ "مندرجہ ذیل کارروائی سے بہت مدد مل سکتی ہے"۔ پرگنہ کا ایک خام شجرہ بنایا جاتا ہے ...... صاحب افسر بندوبست اپنی تشخیص کے شروع کرنے سے پیشتر اس شجرہ پر ہر ایک گاؤں کی سابقہ جمع کی یادداشت تحریر کرتا ہے تاکہ اُس کو ایک نظر سے معلوم ہو جائے کہ ملحقہ گاؤں کے پرتہ کی ادائیگی میں فرق کہاں ہے۔ جہاں کہیں زمین کی خاصیت میں نمایاں تبدیلی ہوئی ہو مثلاً جہاں ہٹھاڑ (نشیب والی) اور نمدار کھادر ختم ہوا۔ اور اوتاڑ بانگر شروع ہوا یا جہاں کہ ہموار اور سطح میدان ختم ہو کر ریتیلا قطعہ شروع ہو جاتا ہو وہاں یہ تبدیلی دکھانے کے لئے ایسے شجرہ پر یا تو لکیریں کھینچنی چاہئیں یا رنگ استعمال کرنے چاہئیں۔ اور شجرہ میں ہر ایک گاؤں کے رقبہ کے اندر کنوؤں کی تعداد اور اُن کی گہرائی و آبادی و دیگر کئی قابل توجہ اور ضروری تفصیلیں درج ہو سکتی ہیں۔ اس قسم کا تیار کیا ہوا شجرہ جو افسر بندوبست کے پرگنہ کی ذاتی پیمائش کے دوران میں آہستہ آہستہ مکمل ہوا ہو آئندہ جمع کے مقرر کرنے میں ضرور بڑی بھاری مدد دیگا۔

فقرہ ۵۸۔ صاحب مہتمم بندوبست کے واسطے یہ امر دوراندیشی کا ہوگا اگر وہ کل مطالبہ کو قطعی طور پر ایک دفعہ ہی مقرر نہ کر دے بلکہ تخمینہ کے طور پر پہلے ہر ایک معاملہ کا ایک مناسب اندازہ کرے۔ اور پھر ان تمام کی میزان لگا کر پرگنہ کی کل جمع کو دیہات پر خود یا دوسروں کی مدد سے باچھ کر دے۔ معزز زمینداروں سے دوگاؤں کی مقابلتاً جمع کی بابت جن کے ساتھ اُن کا کوئی تعلق نہ ہو مشورہ لینا مفید ہوگا۔ آخر کار وہ اپنے تمام فیصلہ جات مالکان کو سُنا دیگا۔ اور اپنے آخری فیصلہ میں ان حالات پر کاربند ہوگا جن کے بموجب مالکان اس کی تجویز کو منظور یا نامنظور کریں۔

۴۳۔ ٹامسن صاحب نے کئی عام تنبیہات لکھی ہیں جن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:-

تشخیص جمع میں جن غلطیوں کا امکان رہتا ہے ان سے بچنے کے لئے تنبیہ۔

(۱) نرم تشخیص کی نسبت سخت تشخیص کا کیا جاتا ایک زیادہ نقصان دہ غلطی ہے۔

(۲) کسی محال کی سابقہ وصولیوں یا سابقہ تشخیص پر زیادہ حصر نہیں کرنا چاہئے ٭

(۳) اگر مالک مطالبہ کو منظور کرے تو اس سے فوراً یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ مطالبہ واجبی ہے ٭

(۴) برابر اوسطوں کے قائم رکھنے کی حد سے زیادہ خواہش بھی غلطی میں داخل ہے ٭

(۵) اچھے اور خراب کاشتکاران پر یکساں جمع نہیں لگائی جا سکتی - مگر اول الذکر پر بہت ہی زیادہ جمع لگانے اور آخر الذکر کو بالکل چھوڑ دینے کا میلان بہت پایا جاتا ہے ٭

(۶) احتیاط رکھنی چاہئے کہ مطالبہ میں جلدی جلدی اضافہ نہ کیا جائے ٭

> ممالک مغربی وشمالی کے ابتدائی بندوبستوں کی صورت جو ریگولیشن نمبر ۹ مصدرہ ۱۸۳۳ء کے بموجب کئے گئے تھے۔

۴۳ - ممالک مغربی وشمالی میں جو ابتدائی بندوبست ریگولیشن نمبر ۹ مصدرہ ۱۸۳۳ء کے بموجب کئے گئے تھے وہ اُن بندوبستوں کی نسبت جو کہ ان سے پیشتر ہوئے بہت بہتر تھے - ان میں نقص صرف ایسے تھے جو ایک مشکل اور پیچیدہ کام کو جلدی طے کرنے کی کوشش کے ساتھ لازمی طور پر وابستہ ہوتے ہیں - شجرہ پیمائش عموماً محض خاکہ کے طور پر ہوتے تھے جن میں مقامی احوال کی تفصیل درج نہ ہوتی تھی - اور شجرے اکثر خام اور امثلہ نامکمل ہوتی تھیں تاہم یہ پہلا موقع تھا - کہ ادنےٰ درجہ کے مالکان کے ایک بڑے گروہ کے حقوق کا تقرر کیا گیا - اور وہ محفوظ ہوئے - ونسنٹ سمتھ صاحب اپنے ممالک مغربی وشمالی کے افسران بندوبست کے رسالے میں جمع کی تشخیص کی نسبت لکھتے ہیں :-

"اُس وقت کی اصلی لگان کی آمدنی کی قرار واقعی تحقیقات بالکل نہیں کی جاتی تھی - یا اگر کی جاتی تھی تو بہت کم - ٹامسن صاحب نے حسب ضابطہ یہ اظہار کیا ہے کہ یہ امر ناممکن ہے کہ کسی موضع کی آمدنی کے واجبی حصہ کا تقرر کیا جائے جو گورنمنٹ مطالبہ کے طور پر لے سکتی ہے - یہ ضروری نہیں کہ سرکاری جمع محاصل کا ایک مقررہ حصہ ہو - اس لئے بہت سے افسر جنہوں نے اس اصول پر عمل کیا جو اس طرح علانیہ طور پر بیان کیا گیا تھا - گو وہ بورڈ آف ریونیو کے قواعد کے بموجب شرح لگان کے مجموعہ مرتب کرتے تھے مگر عمل میں اِن شرحوں کا مطلق خیال نہیں کرتے تھے - اور بلالحاظ اُس قیمت کے جو شرح مذکور سے نکلتی تھی وہ اپنے طور پر جمع تشخیص کر دیتے تھے - اور چند افسران نے مثلاً میور

اور ایلن صاحبان جو بُندھیلکھنڈ میں مامور تھے اور جنہوں نے مذکورہ بالا طریق پر عمل کیا تھا۔ بہتوں میں سے کامیاب افسر ہو گذرے ہیں مگر کئی افسران نے اُن شرحوں پر جو کہ اُن کو سرسری تحقیقات پر معلوم ہوئیں عمل کیا اور غلطی میں پڑے"۔[۵۱]

۳۵۔ وہ اضلاع جو کہ علاقہ دہلی میں شامل تھے اُن کے ۱۸۳۶ء و ۱۸۴۲ء کے بندوبستوں میں عموماً لگان کی شرحیں تیار کرنے کی کوشش محض اس وجہ سے نہیں کی جاتی تھی کہ لگان ہوتا ہی نہیں تھا۔ اُس وقت اور ایک عرصہ تک اس کے بعد بھی مزارعان سرکاری حصہ رسدی اس طرح ادا کرتے تھے گویا وہ خود مالکان تھے۔ البتہ ریواری میں جان لارنس صاحب نے شرح لگان کو تسلیم کر لیا تھا۔ مگر صاحب ممدوح لکھتے ہیں کہ "لگان اور معاملہ اس طرح سے مِلا جُلا ہو کہ اس طرح صحیح طور پر معلوم کرنا کہ جس سے کوئی عملی مطلب نکل سکے یعنی کہ لگان کیا ہے اور معاملہ کیا ہے نہایت ہی مشکل امر ہے"۔ جس طریقے پر جان لارنس صاحب نے جمع تشخیص کی۔ اُس کو ایک دلچسپ طور پر وہ اس طرح بیان کرتے ہیں:- "تمام مواضعات کا معائنہ کر کے میں نے درجہ بندی اس طرح کی کہ کس گاؤں پر بہت جمع لگائی گئی کس پر مناسب اور کس پر کم۔ اور اوّل الذکر اور آخر الذکر کی بیشی اور کمی کا اندازاً حساب لگانے سے میں تمام پرگنہ کی مناسب جمع مقرر کر سکا ہر ایک قسم کی زمین و ذریعہ آبپاشی کی جس میں زمین منقسم تھی شرحیں مقرر کر کے اور یہ بھی معلوم کر کے کہ تمام کی قیمت جمع مجوزہ سے متجاوز نہیں ہے۔ میں نے مختلف خالوں کے رقبوں کی شرح مقرر کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری شرحیں درست ہو گئیں اور مجھے وہ شرحیں معلوم ہو گئیں جو جمع کہ اس موضع میں جس کی جمع واجبی تشخیص کی گئی تھی مناسب طور پر عائد ہو سکتی تھیں اور ان شرحوں کے مطابق آخر کار تمام موضع کی جمع کی تشخیص مرتب ہو گئی"۔ بالکل یہی طریقہ برڈ صاحب نے ۱۸۳۹ء کے سرکلر بندوبست میں تجویز کیا ہے علاقہ دہلی میں بندوبست کا عام نتیجہ یہ ہوا کہ مطالبہ میں

> علاقہ دہلی مشمولہ حال پنجاب کے بندوبست

---

[۵۱] میں نے اسی فقرہ کو قائم رکھا ہے کیونکہ یہ ایک مستند کتاب سے لیا گیا ہے۔ لیکن مجھ کو سر ولیم میور کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اُس زمانہ کے بندوبستوں میں لگان کی معلومات پر بہت کچھ انحصار ہوتا تھا۔ حالانکہ ونسنٹ سمتھ صاحب کے بیان سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی ؛

بڑی کمی واقع ہوئی ⁕

۳۶ - ممالک مغربی و شمالی کے بہت سے بندوبستوں کی میعاد بموجب ایکٹ نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۴۶ء تیس سال یا اُس سے زیادہ رکھی گئی تھی منجملہ اُن اضلاع کے جن میں اس میعاد سے انحراف کیا گیا ضلع حصار ہے جو پنجاب میں شامل ہے اور جہاں براؤن صاحب کے بندوبست میں بیس سال مقرر ہوئی تھی ⁕

میعاد بندوبست

۳۷ - پنجاب نے ممالک مغربی و شمالی سے جو بڑے بڑے بندوبست کے اصول حاصل کئے وہ حسب ذیل ہیں :-

اصلی اصول انتظام بندوبست جو پنجاب نے ممالک مغربی و شمالی سے لیا -

(الف) باقاعدہ پیمائش کشتوار اور اس کے نتائج کا شجرہ اور کھتونی میں درج کرنا -

(ب) اُن تمام اشخاص کے جن کا کہ اراضی میں حق ہے حقوق اور ذمہ واریوں کی نسبت پوری پوری تحقیقات اور ان حقوق اور ذمہ واریوں کا مستقل رجسٹروں میں اندراج -

(ج) واجبی جمع جو زیادہ تر عام خیالات پر مبنی ہوتی تھی نہ اس پر کہ مالک اراضی کی جمع خالص کی صحیح صحیح تحقیقات کی جاے تاکہ مطالبہ لگانے کی کوشش ہو اور اس میں سے گورنمنٹ کا حصہ دریافت ہو ⁕

چوتھی فصل

عملداری خالصہ کا طریق مالگذاری

معاملہ اراضی زیر حکومت خالصہ

۳۸- پنجاب کے اصول بندوبست کی ترقی کا ذکر کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ سکھوں کی عملداری کی مالگذاری کا مختصر حال بیان کیا جاوے۔ کاشتکاروں سے سکھ عموماً پیداوار کا مقررہ حصہ لیا کرتے تھے بجز ایسی فصلوں کے جیساکہ کماد۔ کپاس اور تماکو ہیں جو بآسانی تقسیم نہیں ہوسکتی تھیں اور جن پر نقد شرح لی جاتی تھی۔ ٹھیک یہی حالت فرمانروائے پنجاب اور ستلج کے جنوب میں چھوٹے سے چھوٹے سکھ حاکم کی تھی خرمن گاہ پر غلہ کی واقعی تقسیم یعنی بٹائی کرنے کی بجائے فصل کا ملاحظہ کرکے سرکاری حصہ پیداوار کا تخمینہ (یعنی کن یا کنکوت) اکثر اوقات کرالیا جاتا تھا۔ اور بالعموم جمع کرنے والے افسران کاشتکاروں کو بازاری شرحوں سے بھی گراں قیمتوں پر گورنمنٹ کا حصہ پیداوار خریدنے کے لئے مجبور کرتے تھے۔ پنجاب میں دریائے سندھ اور ستلج کے مابین بجز اس علاقہ کے جو زیر حکومت دیوان ساون مل تھا۔ سرکار فصل کے $\frac{1}{3}$ سے $\frac{1}{2}$ تک کی دعویدار ہوتی تھی بلکہ جس زمین کو عمدہ طبعی فوائد حاصل ہوتے تھے اس کی پیداوار نصف حصہ تک بھی لے لیتی تھی۔ کم ازکم مسلمہ شرحیں یہی تھیں اور دیہاتی لوگوں کو کنکوت کا تخمینہ کرنے والے افسروں کو رشوت دینی پڑتی تھی تاکہ وہ اُن سے کم حصہ پیداوار کا لیں۔ ریاستہائے اینروے ستلج میں شرحیں بالعموم کمتر تھیں۔ مطالبہ اُن بیشمار ابواب کے لینے سے جن کی طول طویل فہرستیں بعض پرانی رپورٹ ہائے بندوبست میں درج ہیں بڑھ جاتا تھا۔ عملی طور پر لگان کے لئے کوئی گنجائش نہ چھوڑی جاتی تھی اور کل اقسام کے معاملہ ادا کرنے والے کاشتکاروں سے ملک کے ایک بڑے حصہ میں یکساں سلوک کیا جاتا تھا۔ بجز ہر گاؤں کے چند سرکردہ لوگوں کے جن کی خدمات اُن کو انعام کے نام سے نقد وظیفے یا

حکمران کے حصہ پیداوار میں سے کچھ حصہ دے کر یا اُن کے اپنے کھیتوں کی بابت بٹائی کی کمتر شرحیں مقرر کر کے یا عطیات اراضی دے کر حاصل کی جاتی تھیں۔ لیکن صوبہ ہذا کے بعض حصص میں سکھوں کو خصوصاً اُس وقت جبکہ تشخیصات نقد کا تجربہ کیا گیا سرکردہ آدمیوں یا تلکوں کو تعہد کرنے کی اجازت دینی پڑی اور اس طرح مالک اراضی اور مزارعہ کے مابین ایک صریح تمیز پیدا ہو گئی۔ معاملہ کی ادائیگی کے لئے مشترکہ ذمہ واری کا طریق جاری نہ کیا گیا تھا۔ دیہات اور نیز بڑے بڑے قطعات کے معاملہ کا ٹھیکہ بعض اوقات مستاجروں کو مقررہ رقوم پر دیا جاتا تھا۔ اور کئی بڑی بڑی جاگیریں ہوتی تھیں۔ مستاجروں اور جاگیرداروں کو کاشتکاروں کے ساتھ بطور خود انتظام کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ کبھی کبھی نقد تشخیصات کی جاتی تھیں جن میں سے نہایت مشہور وہ ہے جو مصر روپ لال نے نہایت انصاف سے دوآبہ جالندھر کے دو میدانی اضلاع کے لئے کی تھی جن پر وہ ۱۸۳۲ء سے ۱۸۳۹ء تک یعنی تا وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم رہے تھے۔

اُن کا انتظامی طریق

۳۹ - ایسے انتظام کی حالت میں ہر بات مقامی گورنر یا ناظم اور کارداروں پر جو اُس کے ماتحت ہوتے تھے منحصر تھی۔ جب تک وہ کافی روپیہ لاہور کو بھیجتا رہتا اُس کے طریق حکومت کی نسبت کوئی تحقیقات نہ ہوتی۔ کانگڑہ کی حکومت خالصہ کا جو حال بارنس صاحب نے لکھا ہے وہ نقل کرنے کے قابل ہے۔

"ناظم کے حوالے نہ صرف تمام واصلات ہی تھے بلکہ وہ تمام مصارف کے لئے بھی جوابدہ ہوتا تھا۔ اور بالمقطع آمدنی میں سے تمام مالی۔ فوجی اور متفرق اخراجات اس کے حکم سے ادا کئے جاتے تھے۔ سرکار کو حساب کتاب دینے کا کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ بعض وقت دو یا تین سال گذر جاتے قبل اس کے کہ اُس کو اپنے اہتمام کی جوابدہی دینی پڑتی لیکن اس کا فرض تھا کہ جس وقت گورنمنٹ حساب مانگے وہ ہمیشہ اپنے کاغذات حوالہ کرنے اور بقایا ادا کر دینے کے لئے تیار رہے۔ ہر پرگنہ پر ایک کاردار مقرر ہوتا تھا۔ جس کا تقرر ناظم کے ہاتھ میں تھا۔ بعض وقت کاردار اپنے مختلف زیر اختیار علاقوں کے ٹھیکے لے لیتے اور اپنی خدمت کا معاوضہ زیادہ ستانی کے اُن موقعوں سے جو اُن کو بحیثیت کاردار حاصل تھے کیا کرتے۔ ایسی صورت میں کاردار تمام واصلات اور اخراجات

کا ذمہ وار ہوتا تھا۔ اور لوگ ایک وقت معین کے لئے محض اُس کے قبضۂ اختیار میں چھوڑ دئے جاتے تھے۔ اور کاردار کے لالچ کا سوائے اس کی دوراندیشی کے اور کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا۔ اکثر صورتوں میں کاردار کی ذاتی تنخواہ معاً روپیہ یا ہزار روپیہ سالانہ ہوتی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ محض تنخواہ ہی عہدہ کے قبول کرانے کی ترغیب دہ نہ ہوتی تھی۔ ہر دیسی گورنمنٹ میں بعض معینہ وظائف علاوہ تنخواہ کے کم ازکم مقررہ تنخواہ کے برابر ہوا کرتے ہیں ایسے نرم انتظام کے ماتحت رہ کر جو افسر جادۂ اعتدال کے باہر قدم نہ رکھے اُس کو واقعی اعتدال پسند سمجھنا چاہئے۔ کاردار شاذ و نادر تین برس سے زیادہ اپنے عہدہ پر مامور رہتا تھا۔ وہ اپنا عہدہ غالباً ایک بھاری رشوت سے رضامند کرکے حاصل کرتا تھا۔ اور جس ذریعہ سے وہ اپنے متقدم کاردار کو نکال دینے میں کامیاب ہوتا تھا۔ وہ ہی ذریعہ اور لوگ اس کے خلاف استعمال کر سکتے تھے۔ بعض اوقات لوگ بہت بڑے بڑے گروہوں میں لاہور جاتے اور جابر کاردار کو موقوف کرا لیتے تھے۔ کاردار جوڈیشل اور نیز مالی افسر ہوتا تھا۔ البتہ اُس کے مالی فرائض نہایت اہم قسم کے تھے۔ سب سے بڑا کام معاملہ جمع کرنا تھا۔ روزمرہ کا کام زمین کی مناسب کاشت کا انتظام کرنا کم حوصلہ کاشتکار کی حوصلہ افزائی کرنا اور اگر ممکن ہو تو مفرور زمیندار کی بجائے اور زمیندار مقرر کرنا ہوتا تھا۔ وہ ہمہ تن ضلع کے زراعتی وسائل کے بڑھانے کی کوشش میں مصروف رہتا تھا۔ اور اس کا فرض یہ تھا کہ زراعت کو حتی الامکان اعلےٰ ترین درجہ پر اور کاشتکار کو ادنےٰ ترین حالت میں قائم رکھ سکے۔" (بارنس صاحب کی رپورٹ بندوبست کانگڑہ کا فقرہ ۲۶۳ الخ)

۴۰ - دیوان ساون مل سرکار خالصہ کے گورنروں میں سب سے ممتاز اور بہت بڑے

دیوان ساون مل کا طریق مالگذاری

پایہ کا اجارہ دار مال تھا۔ جو لاہور کے خزانہ میں قریباً ۲۲ لاکھ روپیہ اپنے علاقہ زیر تحت کی بابت داخل کیا کرتا تھا۔ اس کے علاقہ میں حال کے اضلاع ملتان۔ مظفر گڈھ۔ ڈیرۂ غازی خاں اور بعض حصے اضلاع منٹگمری۔ جھنگ اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے شامل تھے۔ وہ بہترین نمونہ کا مشرقی حاکم تھا۔ اور اس نے اس ملک کے جو ایک صدی کی بدعملی سے ویران ہو چکا تھا۔ از سر نو سرسبز اور شاداب کرنے میں بہت کچھ کوشش کی۔ اُس نے لوگوں کو نئی نہریں کھودنے اور پرانی نہریں مرمت کرنے کے لئے مل کر کام کرنے کی ترغیب دی

اور آس پاس کی ریاستوں میں سے مزارعان کو بُلوایا۔ اس نے فائدہ مند ٹھیکہ دیکر چاہات کھودنے اور مرمت کرنے کی ترغیب دلائی۔ جو شخص چند چاہات بنواتا اور کاشتکار آباد کرتا اُس کو صلہ میں ایک چاہ کے تمام رقبہ اراضی پر یا ہر چاہ کے کچھ حصہ اراضی پر بلا ادائیگی معاملہ قابض رہنے کی اجازت مل جاتی۔ دیوان ساون مل نے ان مسلمان حاکموں کی مثال کی پیروی کر کے جو ملتان میں اُس سے پہلے گذرے تھے۔ اُوتاڑ یعنی اونچی زمین کے چاہ پر مقررہ نقد معاملہ لگایا۔ دریا کے کناروں کی زمینوں کی جھلاروں اور چاہات کے ٹھیکے بعض دفعہ نقد مقررہ مطالبہ پر دئے جاتے تھے۔ لیکن اُس وقت بھی عمدہ فصلوں مثلاً کماد یا نیل پر معاملہ خاص شرحوں سے لیا جاتا تھا۔ مقام کے حالات کے مطابق چاہی رقبہ واجبی طور پر مقرر کیا جاتا جو زراعت اس حد سے زاید ہوتی اس پر مقررہ پرتہ نقدی فی بیگہ کے حساب سے وصول کیا جاتا بعض جگہ مطالبہ چاہ کام کرنے والے بیلوں کی تعداد کے مطابق کم و بیش ہوتا تھا اور جب چاہ چھوڑ دیا جاتا تو مطالبہ بھی معاف ہو جاتا زیر طغیانی زمینوں پر پیداوار کا واجبی حصہ جنس میں لیا جاتا اور بعض دفعہ فصلی نقد شرحیں لی جاتیں۔ فصل کاٹنے کے وقت پیمائش کی جاتی اور رپتے پکی ہوئی فصلوں پر عائد کئے جاتے۔ نئی زراعت کی صورت میں سلطنت کا حصہ خصوصاً کم رکھا جاتا۔ دیوان صاحب کا انتظام اُن کے زیر حکومت ملک کے زراعتی حالات کے بہت مناسب تھا۔ اور یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ وہاں تجربہ کے بعد سرکار انگریزی نے بھی کئی صورتوں میں اُسی طریق تشخیص پر عمل کیا ہے جو بعینہ دیوان صاحب کے طریق سے مشابہ ہے ؂

تجاویز جو زراعت کی توسیع کے لئے اختیار کی گئیں۔

۴۱۔ سکھوں کو زراعت کی توسیع کرکے معاملہ بڑھانے اور ساتھ ہی پُرانی مالک زمین قوموں اور حکمران خاندانوں کے رعب کو گھٹانے کا بہت خیال تھا۔ اس مدعا کو پیش نظر رکھ کر اُنہوں نے ملک کے بعض حصوں کے اندر قدیم محالات کی وسیع غیر آباد زمینوں میں ادنےٰ ذاتوں کے حرفت پیشہ کاشتکاروں کی بیشمار بستیاں بسا کر اراضی جائداد میں ایک عظیم اور فی الجملہ فیض رساں انقلاب پیدا کر دیا۔ جس وقت ہم نے پہلے پہل مثل حقیت تیار کی اُس وقت قدیم مالکان اور جدید قابضان اراضی کے متضاد دعاوی نے مشکلات پیدا کر دیں ؂

پانچویں فصل

سرسری بندوبست

ابتدائی سرسری بندوبست

۴۲ - ریاستہائے اینروے ستلج میں جب وہ دیہات جو کسی سردار کے قبضہ میں ہوتے تھے وارثان کی عدم موجودگی کے سبب ضبط ہو جاتے تو تھوڑے تھوڑے عرصے کے لئے اُن پر سرسری معاملہ تشخیص ہوتا تھا۔ یہ بندوبست عموماً نہایت سخت ہوتے تھے اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ عام طریق اُن بندوبستوں کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں کے وقت کی واصلات چند سالہ کا اندازہ کرکے اُس پر اوسط قیمت نقدی شمار کی جاتی تھی اور ابواب استخراج کرنے اور انعام کے لئے پانچ فیصدی کی کمی مجرا دینے کے بعد بقایا بطور مطالبہ گورنمنٹ فرض کیا جاتا تھا۔ اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ کہ مقررہ تشخیص نقدی تقسیم غلہ کے ذریعہ ادا کردہ معاملہ کی نسبت جو موسموں کے حالات کے مطابق خود بخود بدلتی رہتی ہے بہت کم محسوب ہونی چاہئے۔ انتظام معاملہ نہایت ہی بُرا تھا۔ اور سخت اور اکثر ناجائز طریقوں سے حد سے زیادہ مطالبات بجبر لوگوں سے وصول کئے جاتے تھے۔ دوآبہ جالندھر کے سرسری بندوبست جو ۱۸۴۶ء میں جان لارنس صاحب بہادر اور اُن کے ماتحتوں نے کئے تھے وہ بہت معقول تھے۔ خصوصاً اُن دو میدانی اضلاع میں جہاں مہتمان بندوبست پر مصر روپ لال کی تشخیصات کی کامیابی معلوم ہونے سے بہت کچھ اثر ہوا تھا۔ دریائے بیاس کی جانب غرب کے قریباً تمام پنجاب کا ماسوائے اُن اضلاع کے جو دیوان ساون مل اور اُس کے جانشین دیوان مولراج کے زیر حکومت تھے ریزیڈنٹ لاہور کے ماتحت افسروں نے ۴۸-۱۸۴۷ء کے موسم سرما میں سرسری بندوبست کیا تھا۔ یہ کام نوجوان افسروں نے جن کو پہلے سے بندوبست کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ بلا کسی قسم کی پیمائشوں کی مدد کے اور محض اُس مقامی معلومات کی بناء پر جو وہ اپنے سرسری دورہ کے اثناء میں حاصل کرسکے جلدی میں

کیا تھا۔ زیادہ تر اُن چند گذشتہ سالوں کی واصلات سے جیسا کہ وہ دربار خالصہ کے حسابات میں دکھائی گئی تھیں نئی تشخیص کی رقم قائم کرنے کے لئے رہنمائی کا کام لیا گیا۔ لیکن غیر مستقل رقموں کی کمیاں بھی مجرا دی گئی تھیں۔ جن اضلاع کا بندوبست سکھوں کی دوسری لڑائی کے پہلے نہیں ہوا تھا۔ اُن کا سرسری بندوبست الحاق کی تھوڑی دیر بعد شروع کر دیا گیا۔ یہ تشخیصات زیادہ سے زیادہ دفع الوقتی کے لئے تھیں اور اگرچہ وہ کاغذات پر اُن مطالبات کی نسبت بہت ہلکی تھیں جو ان سے پہلے وصول کی جاتی تھیں لیکن نرخوں کی غیر معمولی کمی کے سبب جو سنہ ۱۸۵۱ء میں شروع ہوگئی تھی وہ قائم نہ رہ سکیں۔ ایک طاقتور گورنمنٹ کے قائم ہونے اور بہت عمدہ موسموں کے پے در پے آنے سے زراعت میں خوب ترقی ہوئی اور اس کی مزید ترقی کا باعث یہ ہوا کہ فوج خالصہ کے سپاہیوں نے پھر کاشتکاری کا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ غلہ کی بازار میں کثرت ہوگئی۔ سنہ ۱۸۵۱ء و سنہ ۱۸۵۲ء میں گندم کی قیمت صوبہ ہذا کے الحاق سے پانچ برس پیشتر کی اوسط قیمت سے نصف رہ گئی ٭

بعد کے سرسری بندوبست

۴۳۔ سنہ ۱۸۵۲ء اور بعد کے چند سالوں میں اُن اضلاع میں سرسری بندوبستوں کی ترمیم جہاں قانونی بندوبست اوّل کا کام شروع نہیں ہوا تھا اسلئے ضروری ہوگئی۔ کیونکہ جو مطالبات پہلے لگائے گئے تھے وہ نرخوں کی بھاری کمی کے مقابل میں قائم نہیں رہ سکتے تھے۔ بعض اضلاع میں تیسرا سرسری بندوبست کیا گیا۔ پشاور میں چار بندوبست ہوئے۔ جن میں سے آخری بندوبست اگرچہ صرف پانچ سال کے واسطے کیا گیا تھا اٹھارہ برس تک جاری رہا۔ کئی سال تک یہ خیال کیا گیا کہ سرحدی اضلاع میں بندوبست قانونی کرنا قرین مصلحت نہیں۔ اور مظفرگڈھ کی نسبت بھی یہی خیال کیا گیا۔ جس ضلع میں قانونی بندوبست سب سے پیچھے ہوا وہ شملہ تھا (سنہ ۱۸۸۰ء۔ سنہ ۱۸۸۴ء) ٭

بندوبست ہائے سرسری وقانونی میں فرق۔

۴۴۔ اوّل ایکٹ مالگذاری نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء میں بندوبست سرسری کی تعریف اس طرح پر کی گئی ہے "وہ ایک عارضی بندوبست ہوتا ہے۔ جو اُس وقت تک رہتا ہے جب کہ اول مرتبہ بندوبست قانونی کیا جاوے"۔ قانوناً دونو میں بڑا فرق یہ ہے کہ کوئی قیاس سچائی کا جیسا کہ اُن امثلہ حقیت کے اندراجات سے متعلق کیا جاتا ہے جو بندوبست قانونی کے وقت تیار کی جاتی ہیں (دفعہ ۱۶۔ ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء)

وہ سرسری بندوبست کے ویسے ہی اندراجات سے نہیں کیا جاتا۔ ایک افسر بندوبست قانونی اول کے دوران میں مثل حقیقت مرتب کرتے وقت سرسری بندوبست کے کسی اندراج کو صرف اس وجہ سے کہ وہ اندراج اس کی رائے میں غلط تھا تبدیل کرسکتا تھا۔ لیکن جو افسر زیر ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء تشخیص ثانی کرتا۔ اُس کو بندوبست قانونی اول کے وقت مرتب شدہ مثل حقیقت کے اندراجات کے متعلق کوئی ایسا اختیار حاصل نہ تھا۔ (دفعہ ۱۹۔ ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء)۔ بعض بندوبست ہائے سرسری میں کھیوٹ کا خاکہ تک بھی نہیں تھا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ معاملہ کھاتوں پر کس طرح باچھ ہوا۔ بلکہ اکثروں میں تو پیمائش کشتوار کی کوشش بھی نہ کی گئی تھی۔ برخلاف اس کے بعض مابعد کے سرسری بندوبست بہت بڑی محنت سے کئے گئے تھے مثلاً کپتان ہکٹر میکنزی صاحب نے جو سرسری بندوبست تحصیلہائے بھکّر و لیہ کا سنہ ۱۸۶۲ء میں کیا اس میں اور بندوبست قانونی میں بہت کم فرق تھا *

چھٹی فصل

پنجاب کے طریق اصول بندوبست کی ترقی ۱۸۴۶ء سے ۱۸۹۷ء

بندوبست ہائے پنجاب کی تواریخ پانچ زمانوں میں منقسم ہے۔

۴۵- گذشتہ پچاس برس میں بندوبست ہائے پنجاب کی تواریخ سرسری طور پر ۵ زمانوں میں منقسم ہوسکتی ہے۔ پہلا زمانہ یعنی (۱۸۴۶ء سے ۱۸۶۳ء تک) سکھوں کی لڑائی کے بعد اضلاع واقع علاقہ جات ایں و آں روے ستلج کے بندوبست سے شروع ہوتا ہے اور ایڈورڈ پرنسپ صاحب بہادر کے تقرر بعہدہ کمشنر بندوبست پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرا زمانہ سالہاے ۱۸۶۳ء سے ۱۸۷۱ء تک رہا ہے جس عرصہ میں پرنسپ صاحب کمشنر بندوبست رہے اور پہلے ایکٹ مالگذاری نمبری ۳۳ ۱۸۷۱ء کے منظور ہونے پر ختم ہوتا ہے۔ تیسرے زمانے میں سالہاے ۱۸۷۱ء لغایت ۱۸۷۹ء شامل ہیں اور اُس زمانے میں مسٹر (اب سر جیمس) لائل صاحب بہادر کمشنر بندوبست۔ چوتھا زمانہ جو ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۹ء تک رہا بندوبست اور ضابطہ مال کی اُن تبدیلیوں کے لئے مشہور ہے جو کرنیل ویس صاحب بہادر آنجہانی نے بحیثیت کمشنر بندوبست و فنانشل کمشنر جاری کیں اور جو بالآخر ایکٹ مالگذاری دوم اور قواعد زیر ایکٹ ہذا میں شامل ہوگئیں۔ پانچواں زمانہ ۱۸۸۹ء سے حال تک کا زمانہ ہے۔ جناب سر جیمس لائل صاحب بہادر نے ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۳ء تک بحیثیت فنانشل کمشنر اور ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۲ء تک بحیثیت لفٹنٹ گورنر براہ راست صوبہ ہذا کے انتظام بندوبست کی نگرانی رکھی اور اُن کے خیالات کا اثر چوتھے اور پانچویں زمانے میں بڑے زور سے محسوس ہوتا رہا۔

۱- بندوبستہاے پنجاب کا پہلا زمانہ ۱۸۴۶ء- ۱۸۶۳ء

۴۶- پہلے زمانے میں اس تمام علاقہ کے اندر جو غدر سے پہلے پنجاب میں شامل تھا۔

بجز اضلاع شملہ و مظفر گڈھ اور چہرہ سرحدی ضلعوں کے بندوبست قانونی جاری ہوگیا تھا۔ دریاے ستلج اور بیاس کے مشرق میں تمام بندوبست ہاے بجز بندوبست فیروز پور سلطنت سکھان کے انقلاب سے پہلے جو ۱۸۴۹ء میں ہوا۔ شروع ہوگئے تھے اور جلد اس انقلاب کے بعد ختم ہوگئے۔ اس صوبہ کے جنوب مغربی اور وسطی اضلاع میں بندوبست کا کام غدر سے پہلے یا تھوڑی دیر بعد مکمّل ہوگیا۔ شمال مغربی اضلاع میں ۱۸۵۷ء کے واقعات کے باعث اس کام میں بہت دیر لگی۔ بندوبست ہاے راولپنڈی و جہلم کی رپورٹیں ۱۸۶۴ء سے پہلے تیار نہ ہوئیں اور بندوبست ضلع شاہپور میں دو سال کی اور تاخیر ہوگئی یعنی ۱۸۶۶ء تک جاری رہا۔ جو اضلاع غدر کے بعد صوبجات شمال مغربی سے منتقل ہوئے اُن میں سے حصار کا دوبارہ بندوبست ہوا اور سرسہ کا اس زمانے میں پہلی دفعہ بندوبست کیا گیا۔ کئی بندوبست ان افسروں نے کئے جو ساتھ ہی اس وقت اپنے اپنے اضلاع کا معمولی انتظام بھی کر رہے تھے ✤

میعادیں جن کے لئے بندوبست کئے گئے تھے

۴۷۔ صوبجات مغربی شمالی کی نظیر پر دریاے بیاس اور ستلج کے مشرقی اضلاع میں تیس سالہ میعاد مقرر کی گئی تھی۔ بجز کانگڑہ و حصار و سرسہ کے جہاں بیس سال سے زیادہ کے لئے مطالبہ مقرر کرنا قرین مصلحت نہیں سمجھا گیا۔ لارڈ ڈلہوزی صاحب نے اس امید پر کہ وسائل ملک جلد بڑھ جائینگے۔ مناسب حکم دیا کہ بیاس کے مغربی اضلاع کا صرف دس سال کے لئے بندوبست کیا جائے۔ لیکن پہلے زمانہ بندوبست کے اختتام پر جو بعض بندوبست کئے گئے کسی قدر لمبی میعادوں کی منظوری دی گئی تھی لیکن ایسے اضلاع بہت کم تھے۔ جن میں اول بندوبست قانونی کا اجراء حقیقتاً اس تھوڑے عرصے تک محدود کر دیا گیا ہو جو ابتداءً مدنظر تھا ✤

بندوبست ہاے جو عام اور قابل غور پر مبنی تھے۔

۴۸۔ یہ تشخیصات اُن تشخیصات کی نسبت جو صوبہ شمال مغربی میں بعد اجراے ریگولیشن ۹ ۱۸۳۳ء کی گئیں زیادہ عام اور قابل غور پر مبنی تھیں۔ تشخیص کا معیار خالص پیداوار کی دو تہائی اور اُس زمانہ بندوبست کے اختتام پر ایک نصف تسلیم کیا گیا تھا۔ مسٹر جان کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ۱۸۵۵ء[1]

---

[1] دیکھو ضلع سہارنپور کے بندوبست ثانی کے ہدایات کا قاعدہ ۳۶۔ ان قواعد میں سے بعض نہایت اہم قواعد اور گورکھپور کی ہدایات مجریہ ۱۸۵۵ء میں سے بعض ضروری ہدایات ضمیمہ نمبر ۱ میں نقل کی گئی ہیں ✤

میں اس معیار کو گھٹا کر ایک نصف کردیا اور یہ تبدیلی چند برس بعد پنجاب[۵۱] پر بھی اطلاق پذیر تسلیم کی گئی۔ لیکن یہ تشخیصات اس امر کے لگان کی امداد سے ٹھیک اندازہ لگانے کی کسی کوشش پر مبنی نہ تھیں کہ فی الحقیقت مطالبہ مال کی معیار کی مقدار کیا تھی۔ لگان جس سے اُس وقت کی بندوبستی اصطلاحات میں لگان نقدی مراد تھی وہ ممالک مغربی وشمالی میں بہت عام تھا۔ مگر یہ ناممکن خیال کیا گیا تھا کہ تشخیص[۵۲] جدید کے سُنانے سے پہلے اُن کے معتبر اندراجات مل سکیں اور اس لئے بعض دفعہ لگان کی شرحوں سے کم کام نکلتا تھا۔ پنجاب کے افسران لگان کی شرحوں کا اندازہ لگانے سے آپ کو معذور سمجھے تھے کیونکہ لگان کا وجود شاذ و نادر ہی ملتا تھا۔ گو ہر جگہ نہیں مگر اکثر جگہوں میں لگان جو بٹائی کرکے لیا جاتا تھا معمولی بواعث کفایت شعاری سے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ سرکار کے اس حال ہی کے عمل سے پیدا ہوا ہے جس سے پیداوار کے کم وبیش ہونے والے حصہ کی بجائے مقررہ تشخیص نقدی معیّن کی گئی۔ وہ حبوب جو مالکان اراضی اپنی اسامیوں سے وصول کرتے تھے اُس معاملہ جنس کے برابر تھے۔ جو سکھ کاردار اصلی کاشتکاران اراضی سے لیتے تھے۔ اس لئے اُن کو بطور لگان (اس لفظ کے اصلی معنوں میں) نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور جب پیداوار کے تخمینے لگائے جاتے تھے تو مجموعی پیداوار کی ایک جز جو عموماً ½ ہوتی تھی۔ تمام ضلع میں گورنمنٹ کا حصہ سمجھی جاتی تھی اور اُن اختلاف پذیر بٹائی کی شرحوں کا کم لحاظ کیا جاتا تھا۔ جو فی الحقیقت مروج تھیں۔ لیکن اکثر افسر ایسے تخمینوں کا لگانا ضروری تصور نہ کرتے تھے اور حکام نگراں اس کو کوئی سخت غلطی بھی نہ سمجھتے تھے۔ سر جان لارنس صاحب بہادر نے حُکم دیا تھا۔ کہ ان تخمینوں کی تیاری بندوبست منٹگمری (سنہ ۱۸۵۲ء - سنہ ۱۸۵۸ء) میں بند کی جاے۔ اس زمانہ بندوبست کے عین اختتام پر کپتان (بعد ازاں سر ولیم) ڈیوس صاحب نے شاہپور میں ٹھیک موجودہ طرز پر پیداوار دیہہ کے تخمینے تیار کئے لیکن صاحب کمشنر ای۔ ایل برانڈرتھ صاحب کی یہ راے ہوئی کہ لگان کے تخمینہ کرنے کا یہ غلط طریق ہے اور کرنیل لیک صاحب بہادر فنانشل

---

[۵۱] صاحب فنانشل کمشنر کا کتابی سرکلر نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۶۰ء کا فقرہ ۷۔ اور صاحب فنانشل کمشنر کا نمبر ۳۲۲۹ مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۲ء بنام صاحب کمشنر بندوبست ٭

[۵۲] دیکھو خط وکتابت مابین بورڈ آف ریونیو و گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی جو ہدایت نامہ فال براے مہتممان بندوبست مطبوعہ سنہ ۱۸۵۸ء کے صفحات ۱۴۷ - ۱۵۰ پر منقول ہے ٭

کمشنر کی رائے تھی کہ جمع پیداوار کے نکالنے یا ایسی تشخیص کرنے میں جو اراضی کی تخمینی پیداوار پر مبنی ہو بھاری غلطیوں کا ہوجانا ممکن ہے اور جو نتیجہ اس طرح پر حاصل ہو وہ ان تخمینوں کی صحت اور آزمائش کے لئے زیادہ تر کارآمد ہے جو علیحدہ طور پر اور طریقوں سے کی ہوئی تحقیقاتوں کے ذریعہ مرتب کئے گئے ہوں" سر ڈانلڈ میکلوڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر نے یہ دیکھ کر کہ خالص آمدنی کے دریافت کرنے کے تمام مشرح طریقوں میں کسی قدر غلطی کا احتمال ہے" خیال کیا کہ کپتان ڈیوس صاحب کے بندوبست کے لئے شاید بہترین معیار یہ ہوگا۔ کہ اُن کے شاہپور کے مشخصہ حصوں کے خاص حالات ملحوظ رکھ کر اُس بندوبست کا مقابلہ دیگر قطعات کے بندوبست سے کیا جاوے۔ پس جہاں کہیں تخمینہ پیداوار تیار کیا جاتا اس کو منجملہ دیگر آزمائش کے طریقوں کے جو تشخیص مجوزہ پر اطلاق پذیر تھے صرف ایک معمولی طریق آزمائش سمجھا جاتا تھا۔ اراضی کی مختلف اقسام کی قیمتوں کا فرق مالکان اراضی سے دریافت کرکے معلوم کیا جاتا۔ اور سکھوں کی مستعملہ شرحات معاملہ نقدی پر اور بعض اوقات چند آزمائشی طور پر فصل کی کٹائیوں کے ذریعہ اس بارہ میں غور کیا جاتا ٭

اراضیات اور چک ہائے تشخیص۔

۴۹۔ جمع کا پرتہ قائم کرنے میں زمین کی قدرتی اقسام کی طرف شاذ و نادر ہی توجہ کی جاتی تھی۔ اراضیات صرف اپنی عارضی خاصیتوں کے مطابق بطور چاہی یا نہری۔ سیلابی یا خشک اقسام میں تقسیم کی جاتی تھیں۔ لیکن چکلہ ہائے موجودہ چکلوں کی نسبت چھوٹے ہوتے تھے۔ اور چکلوں کے اندر محالات کی اکثر کئی قسموں میں ترتیب دی جاتی تھی چکلوں کے اندر قسم بندی کی تجویز کو بھاری اعتراض کے قابل سمجھا گیا لیکن اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ کم از کم بالواسطہ طریق پر زمین کی مختلف خاصیتوں کی تمیز ہوگئی ٭

تشخیص جمع کی رہنمائی کرنے والے امور

۵۰۔ سرسری بندوبستوں کی کارروائی پر بہت زور دیا گیا تھا بعض اوقات دیہات اُن کی بھاری۔ متوسط یا خفیف تشخیص معاملہ کے لحاظ سے ترتیب دئے جاتے تھے۔ دوسری قسم کے محالات پر جو پرتہ ادا کیا جاتا تھا۔ اُس سے ایسے پرتہ کا اندازہ لگانے میں امداد ملتی تھی۔ جو غالبًا عام اوسط پرتہ کے لئے موزوں ہو۔ دیسی افسران اور معزز مالکان اراضی کی رائے پر غور کیا جاتا تھا۔ اور موخر الذکر کی رائیں محالات پر بالمقطع تشخیص کو منقسم کرنے کے متعلق بالخصوص کارآمد خیال کی جاتی تھیں کاشت آبپاشی آبادی اور ہلوں

اور چاہات اور اُن دیگر امور کے کوائف کے نقشجات بنائے جاتے تھے جو ہر محال اور چکلہ کی تمدنی حالت کا اظہار کرتے تھے۔ اس زمانۂ بندوبست کے اختتام پر تحقیقات متعلقہ کوائف زیر حکم پرنسپ صاحب نہایت مکمل ہوگئی اور دقیق جدولیں اور نقشے اس غرض سے تیار کئے گئے کہ مختلف چکلوں اور دیہات کی حالت کا مکمل نسبتی نقشہ افسر تشخیص کنندہ اور اُس کے اعلےٰ افسران کے لئے موجود کیا جاوے ۔

مختلف اقسام کی اراضی کی تشخیص جمع

۵۱ - رقبہ آبپاشی کے تعیین کرنے کے لئے اندراجات خسرہ پر اعتبار نہ کرنا اور چاہات کی اصلی قابلیت کی آزمائش کرنا عرصہ سے ضروری تسلیم کیا گیا تھا[۵۱] لیکن اس امر کے متعلق صحیح نتائج معلوم کرنے کے وسائل جو اب ہمیں اجناس زیر کاشت کے مسلسل اندراجات سے حاصل ہیں اُس وقت موجود نہ تھے موجودہ دوآبی انہار میں سے صرف مغربی نہر جمن جاری تھی جس سے آبپاشی قریبًا اضلاع علاقہ دہلی تک ہی محدود تھی اور یہ علاقہ ۱۸۵۸ء تک ممالک مغربی وشمالی کا ایک حصہ رہا۔ گورداسپور کی قدیمی نہر ہسلی کی بجائے نہر باری دوآب ابھی تک جاری نہیں ہوئی تھی جن اراضیات کی مغربی نہر جمن آبپاشی کرتی تھی ۔ ان پر غیر مستقل[۵۲] آبیانہ لگایا جاتا تھا ۔ لیکن نہری زمین کی جمع مقرر تھی۔ فی الحقیقت طریق اجارہ کے مطابق کئی محالات میں آبیانہ کا مطالبہ چند سال کے لئے معین کردیا جاتا تھا۔ ملتان میں انہار طغیانی پر نہری دیہات کے کچھ حصہ معاملہ کو قابل معافی قرار دیکر غیر مستقل تشخیص جمع کی گئی تھی۔ کیونکہ ارادہ یہ تھا۔ کہ کسی نہر میں پانی بہم نہ پہنچنے کی صورت میں عام معافی کسی قدر فی صدی کے حساب سے اُن تمام محالات میں جن کی وہ نہر آبپاشی کرتی ہو دی جانی چاہئے۔ منٹگمری میں وینس اگنیو صاحب کی خواہش تھی کہ نہری تشخیص جمع غیر مستقل کی جائے لیکن اُن کی رائے مسترد کی گئی۔ مطالبہ "لگان اراضی اور آبیانہ میں" ایسی تناسب سے تقسیم کیا گیا تھا۔ جس سے اُن کی نسبتًا قیمتیں قریبًا قریبًا صحت کے ساتھ ظاہر ہوں اور ساتھ ہی جمع ایسی متوسط مقدار میں مقرر کی گئی تھی کہ معمولی سالوں میں آبیانے کے کم کرنے کی ضرورت نہ پڑے مگر یہ ایسا

---

[۵۱] دیکھو مثلاً رپورٹ بندوبست لدھیانہ پر صاحب چیف کمشنر کے ریویو کا فقرہ۔ ۱۹ ضلع تھانیسر کے بندوبست کی رپورٹوں کے انتخابات کا صفحہ ۶۳۔ اور ڈیویس صاحب کی رپورٹ بندوبست امرتسر کا صفحہ ۲۲ ۔

[۵۲] جو شرح موجودہ قابضان کے بالمقابل ہے دیکھو باب ۲۶ ۔

انتظام تھا کہ فوراً ٹوٹ گیا ملتان اور منٹگمری میں سیلابی زمینوں کی غیر مستقل تشخیص جمع کے لئے تجاویز جو بعد ازاں تجربہ سے ٹھیک ثابت ہوئیں ترک کی گئیں اور اُن کی بجائے ایک قلیل مستقل مقررہ مطالبہ لیا جانا منظور ہوا جو برو برآمد کی سالانہ تشخیصات جمع سے کم و بیش ہوتا رہتا تھا۔ اس صورت میں بھی اور صورتوں کی طرح وہ خیالات جو ممالک مغربی و شمالی سے حاصل ہوئے تھے مقامی حالات کی نسبت زیادہ مضبوط ثابت ہوئے ۔

تشخیصات جمع کی نوعیت

۵۲ ۔ جو مطالبات سرسری بندوبستوں کے وقت لگائے گئے تھے وہ اوّل قانونی بندوبستوں میں عموماً بہت گھٹا دئے گئے ۔ پنجاب کے اوّلین منتظمین اُن عظیم خرابیوں سے خوب واقف تھے ۔ جو ممالک مغربی شمالی کے بعض اضلاع میں سنگینی جمع سے پیدا ہوئی تھیں ۔ چنانچہ وہ اعتدال کی طرف پہلے ہی سے مائل تھے ۔ زمانہ الحاق صوبۂ پنجاب سے لیکر ۱۸۶۱-۱۸۶۰ء کے قحط تک نرخوں کی ارزانی نے ہماری تمام ابتدائی تشخیصات جمع کو بہت ہی کمزور کردیا اور جس قدر سرگرم افسروں کی امیدیں ملک کی ترقی کی نسبت تھیں اس قدر ترقی نہیں ہوئی ۔ ۱۸۵۶ء میں جان لارنس صاحب بہادر نے [۵۱] انتظام معاملہ کی حالت پر نظر ثانی کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر فرمائی :-

"مطالبہ میں اعتدال اخلاقاً اور حقیقتاً نہ صرف لوگوں کا حق ہے بلکہ سرکار کے بہترین فوائد بھی اس سے ملحوظ ہیں ۔ صاحب چیف کمشنر کی تمام افسران مال سے التجا ہے کہ وہ یاد رکھیں کہ وہی اسباب اب تک عمل کر رہے ہیں اور ممکن ہے کہ غالباً اسی طرح جاری رہیں جن سے تشخیص معاملہ کے اعتدال پر رکھنے کی اب تک ضرورت ہوئی ہے یعنی ارزانی نرخ اور محض زمین پر ہی محنت کا لگایا جانا اور خرچ کی نسبت پیداوار کا زیادہ ہو جانا اور ملازمت اور ایسی ہی دیگر مصروفیتوں کا بند ہو جانا ۔ منڈیوں کی ضرورت اور ملک سے نقدی کا عین اُس وقت جبکہ معاملہ کے نقدی میں ادا کئے جانے کا رواج ہے ضروری طور پر کم ہونا" غدر اور قحط ۱۸۶۱-۱۸۶۰ء کے بعد تشخیص معاملہ میں معقول اعتدال کی طرف افسروں کی رائے کا میلان اور بھی زیادہ نمایاں ہوگیا اور اُس کی طاقت کا اندازہ صاحب فنانشل کمشنر رابرٹ کسٹ صاحب کی اُس قطعی رائے

---

۵۱ صاحب چیف کمشنر کا نمبر ۹۹، مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۶ء اسمی صاحب فنانشل کمشنر بہادر ۔

سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے سنہ ۱۸۶۰ء میں بندوبست ملتان کی رپورٹ پر نظر ثانی کرتے وقت ظاہر کی تھی اور وہ یہ ہے کہ "ہمارے تمام بندوبست ہائے پنجاب میں حد سے زیادہ سنگین جمع مقرر ہوتی رہی ہے۔" اکثر کا یہ خیال تھا کہ مطالبہ معاملہ اراضی کے قائم کرنے میں بہت نرمی کرنا ملک میں قناعت اور امن قائم رکھنے کے لئے بہترین وسیلہ ہے لیکن اسکے برخلاف اس رائے کے بھی مویّد[۵۱] تھے کہ زیادہ سنگین تشخیصات کاشت کنندہ مالکان کی جماعت کو حقیقت میں نقصان نہیں پہنچائینگی اور . . . . ہم اُن کے اصلی سرگروہوں کو زیادہ فیاضی کے ساتھ جاگیریں اور انعامات دے کر راضی کر سکینگے +

۵۳ - بورڈ آف ایڈمنسٹریشن نے سنہ ۱۸۵۱ء میں بدیں مضمون احکام جاری کئے کہ ہر تحصیل کی مجوزہ تشخیص معاملہ کی نسبت مہتمان بندوبست جداگانہ رپورٹ ارسال کریں۔ انہوں نے لکھا کہ "اس طرح صاحبان کمشنر و بورڈ زیادہ قابل اطمینان طور پر کام کی نگرانی کرنے کے قابل ہونگے۔" نئے مطالبہ کے جاری کرنے کے بعد صاحبان کمشنر بورڈ کی خدمت میں رپورٹ ارسال کرنے سے پہلے ایک فصل کا عرصہ گذار سکتے تھے اور ان احکام کی کبھی کچھ پروا[۵۲] نہ کی جاتی تھی۔ یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ بورڈ مذکور سے یا اس کے منسوخ ہوجانے کے بعد صاحب فنانشل کمشنر سے شاذ و نادر ہی کسی تشخیص معاملہ کی منظوری کی درخواست تاوقتیکہ تمام ضلع کی آخری رپورٹ بندوبست موصول نہ ہوجاتی کی جاتی تھی اور نئے مطالبہ کو جاری ہوئے بعض دفعہ کئی سال گذر جاتے تھے قبل اس کے کہ مہتمم بندوبست کو اپنی رپورٹ لکھنے کی فرصت ملے۔ کاغذات جو رپورٹ ہائے تحصیل کے ہمراہ ارسال کئے جاتے تھے وہ یہ تھے۔ نقشہ جات پیمائش کی ایک جلد نمبر ۱ اور لال کتاب دیہی (نمبر ہائے ۲ تا ۴) اور ساری تحصیل کے تین جزئیلی نقشہ جات یا فرد ہائے دیہی نمبر ۵ تا ۷ جن میں تمام تحصیل کے رقبہ جات و حقیتوں و تشخیصات جمع کی تفصیلیں درج ہوتی تھیں مہتمان بندوبست کی کیفیتیں اُن کی تشخیص معاملہ کی وجوہات کی نسبت لال کتاب دیہی کے نقشہ نمبر ۳ کے ساتھ منسلک ہوتی تھیں اور افسر نگران

بندوبست ہائے کی نگرانی

---

۵۱ دیکھو آرتھر براندرتھ صاحب کی رپورٹ بندوبست جہلم فقرہ ہائے ۱۹۰ - ۱۹۱ - اور ای - ایل براندرتھ صاحب کی اس پر رائے کے فقرہ ہائے ۳۲ - ۳۳ +

۵۲ کسٹ صاحب کا دستور العمل مال صفحہ ۸۶ +

کے لئے جو ان کاغذات کے ذریعہ پڑتال کرنا چاہتا تھا۔ مندرجہ بالا کیفیتوں پر اس کو کچھ حصر کرنا پڑتا تھا۔ نقشہ نمبر ۵ اُن معاملات کی طرف اُس کی توجہ دلانے کے لئے بمنزلہ ایک فہرست کے تھا جن میں مطالبہ مجوزہ بہت ہی اعلےٰ یا ادنےٰ شرح کے حساب سے زراعت پر پڑتا تھا۔ بندوبست کے تفتیشات کی تکمیل کے کام کو پرنسپ صاحب نے ۱۸۵۱ء۔ ۱۸۵۶ء میں جب وہ مہتمم بندوبست سیالکوٹ تھے شروع کیا تھا۔

بندوبستہا کا جوڈیشل حصہ

۵۴۔ ان بندوبست ہائے کا حصہ جوڈیشل جس سے زمین میں حق رکھنے والے جملہ اشخاص کے حقوق کی تنقیح مراد ہے بالکل ویسا ہی اہم ہے۔ جیساکہ مالی حصہ لیکن اس مضمون کے متعلق اور پیمائش کشتوار اور مثل حقیقت کے مضامین کے متعلق جو رائے دینی ضروری ہے وہ اُن فصلوں میں دی جائیگی جن میں عام طور پر انہیں مضامین کا ذکر ہوگا۔

۲۔ بندوبستہائے پنجاب کا دوسرا زمانہ ۱۸۶۳ء لغایت ۱۸۷۱ء

دوسرے زمانہ کے متعلق وسائل معلومات

۵۵۔ دوسرے زمانہ بندوبست کے متعلق معلومات کے بڑے بڑے وسائل حسب ذیل ہیں:۔ بندوبست ہائے لاہور وگجرات وگجرانوالہ کی آخری رپورٹیں جو سانڈرس صاحب وکپتان واٹرفیلڈ وکپتان نسبٹ صاحب نے لکھی تھیں وپرسر صاحب کی رپورٹ بندوبست منٹگمری کا وہ حصہ جس میں دریائے راوی کی دو تحصیلوں کی تشخیص معاملہ مجوزہ ڑو صاحب کا ذکر ہے۔ بعض طبع شدہ انتخابات (سلسلہ جدید نمبر ہائے ۱۲ و ۱۳ و ۱۴) از کاغذات دفتر صاحب فنانشل کمشنر بہادر اور بعض سرکلرات مجریہ پرنسپ صاحب بحیثیت کمشنر بندوبست خصوصاً سرکلر موسومہ "ب" کاغذ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن اضلاع میں کس طرح طریق تشخیص معاملہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جہاں لگان کی کوئی شرحیں جاری نہیں"۔ ان میں سیالکوٹ کے بندوبست قانونی اول کی وہ رپورٹ بھی شامل کی جا سکتی ہے جو پرنسپ صاحب نے ۱۸۶۳ء میں لکھی تھی۔ امرتسر وگورداسپور اور سیالکوٹ کے بندوبست ہائے ثانی کی اُنہوں نے کوئی آخری رپورٹیں بہم نہیں پہنچائیں۔

بندوبست ہائے جو کئے گئے

۵۶۔ پرنسپ صاحب ۱۸۶۳ء میں کمشنر بندوبست مقرر ہوئے امرتسر گورداسپور و سیالکوٹ کے بندوبست ہائے ثانی براہ راست ان کے زیر اہتمام

تھے اور اُن کے ماتحت ان کے اسسٹنٹ کام کرتے تھے اور لاہور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ و منٹگمری کے بندوبست ہائے ثانی کی نگرانی بھی جن پر علیحدہ مہتمان بندوبست مقرر تھے اُنکے سپرد تھی۔ اس زمانہ کے دوران میں جے۔ بی لائل صاحب نے کانگڑہ میں امسلہ حقیت کی نظر ثانی کی۔ اور کپتان ویس صاحب و کپتان ہیسٹنگز صاحب نے ہزارہ و پشاور کے اولؔ بندوبست ہائے قانونی شروع کئے ۔

نرم تشخیصات کی پالیسی

۵۷۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے رائے کا میلان بڑے زور سے اس طرف ہو گیا تھا۔ کہ تشخیصات معاملہ میں بہت نرمی کی جاوے۔ ملک میں تجارت کی عظیم ترقی اور پیداوار زراعتی کی قیمت نقدی میں غیر معمولی بیشی ہونے والی تھی۔ لیکن اُس وقت اِس بات میں شبہ تھا کہ آیا آئندہ معاملہ میں بہت بڑی بیشی کا ہو جانا ممکن ہوگا اور بڑا مدعا یہ تھا۔ کہ ملک میں امن اور اطمینان قائم رکھا جاوے اور لوگوں کی زراعتی ترقی کے لئے حوصلہ افزائی کی جاوے جن قطعات میں اچھی ترقی ہو گئی تھی وہاں بندوبست دوامی کرنے کی تجویز زیر بحث تھی۔ جو صاحب سکریٹری آف سٹیٹ کے احکام مجریہ ۱۸۶۲ء سے اصولاً منظور ہو چکی تھی[1] ۔

پرنسپ صاحب کی رائے متعلق تشخیص معاملہ چاہات

۵۸۔ جب پرنسپ صاحب سیالکوٹ کے بندوبست قانونی اول میں مصروف تھے۔ اُس وقت اُن کو چاہی آبپاشی کے متعلق خطرہ اور خرچ کا بہت خیال پیدا ہو گیا تھا۔ اُن کی رائے تھی کہ سرکار انگریزی نے آبپاش زمینوں پر حد سے زیادہ معاملہ تشخیص کرنے کا میلان سکھوں سے نقل کیا ہے اور کہ ایسا کرنا خرچ سرمایہ پر ناواجب ٹیکس لگانے کے برابر تھا۔ اور یہ اس امر کا مانع تھا۔ کہ غیر سرکاری اشخاص آبپاشی کی توسیع کریں جس سے اس قسم کے قحط کی بہترین طریق پر حفاظت ہو سکیگی جس نے حال ہی میں ملک کو تباہ کیا تھا۔ عملی پیمائش پر اس امر کا حصر کرنا کہ رقبہ آبپاش کا تعین ہو جاوے ایک بڑی بے انصافی اور سختی کا باعث ہوتا ہے اور اس کا معمولی نتیجہ یہ ہوگا کہ چاہات کی حیثیت کا سنگین تخمینہ ہو جاویگا۔ سرکار کو پانی پر اس وجہ سے محصول لگانے کا حق حاصل تھا کہ جب وہ استعمال کے لئے لیا جاوے تو اُس سے زرخیزی بڑھتی ہے۔ اور یہ حق بعینہ اراضی کی کسی دوسری اندرونی خاصیت پر محصول لگانے کے استحقاق کے مشابہ تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ مطالبہ بہت ہلکا ہو

[1] مراسلہ نمبر ۱۴۸ (مال) مورخہ ۹ جولائی ۱۸۶۲ء بحث متعلق بندوبست ہائے دوامی کے لئے دیکھو فصل نمبر ۲۸ ۔

ورنہ سرمایہ پر محصول پڑ جائیگا - اور ترقی کے میلان میں کمی ہو جائیگی - پرنسپ صاحب کا انتظام آبیانہ جس کا ذکر ابھی آئیگا - اُنہیں خیالات پر مبنی تھا *

نہری اراضیات پر تشخیص معاملہ کرنے میں انتظام کی تبدیلی کی ضرورت

۵۹ - اس کے ساتھ ہی اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری تھا - کہ جدید نہر باری دوآب سے جو آبپاشی جلد جلد پھیلتی جارہی ہے اس کا کس طرح انتظام کیا جاے اور اس معاملہ میں پرنسپ صاحب نہر گنگا سے آبپاشی کے انتظام کے متعلق مباحثہ سے متاثر ہو گئے تھے جو مباحثہ اُس وقت ممالک مغربی شمالی میں مجوزہ بندوبست دوامی[1] کے متعلق ہو رہا تھا - یہاں مالک زمین کے خرچ سرمایہ پر محصول لگانے کا کوئی سوال پیدا نہ ہوا تھا - مغربی نہر جمن پر جو انتظام جاری تھا اُس کا میلان یہ تھا کہ گورنمنٹ ہر گاوں میں جس نے ایک دفعہ پانی لے لیا ہو - ہمیشہ پانی دیتے رہنے کی پابند رہے باوجودیکہ بغیر ایسی آبپاشی کے زرخیز فصل ہو سکے اور بمقابلہ اُس کے دیگر خشک تر قطعات میں پانی کی سخت ضرورت ہو - نیز مالکان زمین کو یہ تحریص دلائی جاتی تھی کہ اُن موقعوں میں بھی پانی لیں جن میں پانی کی درحقیقت ضرورت نہ تھی - یہ انتظام ہر ایسے ملک کے لئے بالخصوص ناموزوں تھا - جس میں آبپاشی کی جلد جلد ترقی ہو رہی تھی اور انتظام میں بڑی ناانصافی ہو جاتی اگر ایسے حالات میں بندوبست دوامی جاری کر دیا جاتا *

معاملہ زمین اور آبیانہ کی علیحدگی -

۶۰ - پرنسپ صاحب کی تجویز تشخیص معاملہ کی بنیاد یہ تھی کہ مالگذاری کو علیحدہ تشخیص کیا جاوے اور ایک جداگانہ تشخیص اُن زائد فوائد پر کی جاے - جو مالک زمین کو اپنی محنت کے ذریعہ یا سرکار کے خرچ پر آبپاشی کے مہیا ہونے سے حاصل ہوتے تھے - تخمینہ جات پیداوار میں جو پرنسپ صاحب کی ہدایات کے بموجب مرتب کئے گئے تھے اُن میں جو فصلیں درج کی گئی تھیں وہ اصلی تیار شدہ فصلیں تھیں لیکن پیداوار سے "اوسط درجہ کی بارش والے سال میں غیر آبپاش شدہ معمولی زمین کی اوسط پیداوار" ظاہر ہوتی تھی - جیسی کہ وہ چوہدریوں - پٹواریوں اور دیگر لوگوں سے ہر چکلہ کی بابت علیحدہ علیحدہ دریافت کی گئی تھی - اس میں یہ لغویت ہو گئی کہ بعض ایسی فصلوں کی غیر آبپاش شدہ پیداوار فرض کر لی گئی جو بعض قطعات زیر تشخیص میں کبھی غیر آبپاش شدہ زمین پر پیدا نہیں ہوئی تھی - اس پیداوار

[1] دیکھو آکلینڈ کالون صاحب کی یادداشت متعلق ترمیم بندوبستہائے ممالک مغربی شمالی کے فقرہ ہائے ۴۴ تا ۴۸

کی قیمت گذشتہ بیس برس کی مروجہ قیمتوں کی اوسط کے حساب سے لگائی گئی اب چونکہ محاصل نصفی کا قاعدہ اختیار کیا گیا تھا۔ پرنسپ صاحب کی یہ رائے ہوئی کہ کل پیداوار کا چھٹا حصہ سرکاری حق کی مناسب مقدار سمجھا جاوے۔ اور انہوں نے اپنے ماتحتوں کو ہدایت کی کہ اپنے تخمینہ جات میں اس معیار کو عمل میں لاویں۔ لیکن اس امر کی نسبت شبہ ہو سکتا ہے کہ آیا صاحب موصوف بحیثیت کمشنر بندوبست تخمینہ پیداوار کو زیادہ اہم خیال کرتے تھے۔ بہ نسبت اس کے کہ اُنہوں نے مہتمم بندوبست سیالکوٹ ہونے کے وقت خیال کیا تھا۔ جبکہ اُنہوں نے اُس کو اس طرح بیان کیا تھا۔ کہ "یہ بہر حال صرف ضمنی جمع ہے۔ جو اس مطلب کو بخوبی ادا کرتی ہے جس کے لئے اُس کی ضرورت ہے"۔ ہلوں کے تخمینے مرتب کئے گئے اور دیسی عہدہ داروں اور معزز مالکان اراضی کی رائیں درج کی گئیں لیکن پرنسپ صاحب کا زیادہ حصر ہر محال اور چکلہ کی گذشتہ تواریخ مالی اور موجودہ قدرتی اور حاصل کردہ وسائل کو بہت غور سے مطالعہ کرنے پر تھا۔

چاہی آبیانہ اور نہری خوش حیثیتی

۶۱۔ چونکہ اراضی پر اُس کی غیر آبپاش شدہ حالت میں تشخیص معاملہ کی گئی تھی پرنسپ صاحب نے ہر چاہ پر تھوڑی سی مقررہ رقم اور نہری زمینوں پر خفیف سا غیر مستقل پرتہ معاملہ زمین آبیانہ کے علاوہ لگانے کی تجویز کی اور آبیانہ کی طرح واقعی آبپاش شدہ ایکڑوں پر محصول لگایا۔ آبپاشی کی وجہ سے جو زائد محصول لگایا گیا تھا۔ اُس کا نام آبیانہ یا خوش حیثیتی[۵۹] یا معاملہ تھا پرنسپ صاحب کی تشخیص درباره آبپاش شدہ حصہ کے بابت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُنہوں نے نصفی محاصل خالص کے قاعدہ کو ترک کر دیا۔ لیکن عملی طور پر اُنہوں نے ایسا ہی کیا وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک روپیہ فی ایکڑ اضلاع زیر بندوبست میں بطور آبیانہ چاہی لینے کا سرکار انصافاً دعوے کر سکتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا یہ خیال تھا کہ تمام صوبہ میں یہ پرتہ مناسب طور پر لگایا جا سکتا ہے۔ اس امر مفروضہ پر کاربند ہو کر ہر چکلہ میں آبیانہ واقعی اُس متوسط مقدار رقبہ کی بناء پر تجویز کیا گیا جو ایک متوسط درجہ کے چاہ سے آبپاش ہوتا تھا۔ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ یہ مقدار کس قدر تھی پرنسپ صاحب نے بارش کی مقدار اور سطح زمین سے پانی کے قرب و بُعد پر توجہ کی اور ملک کو بارش کے منطقوں اور قریباً مساوی پانی کی

---

[۵۹] آبیانہ نہری خوش حیثیتی کے نام سے بھی موسوم تھا۔ چاہات کے متعلق پرنسپ صاحب کی تجویز آبیانہ کی ڈیوس صاحب نے امرتسر میں کسی حد تک پیشتر ہی سے سمجھ لی تھی (دیکھو اُن کی رپورٹ بندوبست فقرہ ہا ۱۶ و ۲۲ و ۳۱)۔

سطح کے منطقوں میں تقسیم کیا۔ بلا شبہ اِن دونو اجزاء کا چاہات سے آبپاش شدہ ایکڑوں کی تعداد پر بہت نمایاں اثر ہوتا ہے لیکن پرنسپ صاحب نے اُن پر خیال کرتے ہوئے دیگر اسباب کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اُن کے پاس کوئی نقشجات جنسوار نہ تھے جن سے اپنے نتائج کی پڑتال کرتے اور چاہات کی حیثیت آبپاشی کے تخمینے جو انہوں نے مرتب کئے وہ نہایت ہی معمولی تھے۔ ہر چکلہ میں آبیانہ فی چاہ چند روپے مقرر کیا گیا تھا۔ یہ رقم دیہہ بدیہہ نہیں ملتی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابتدائی تجویز کی ایک جزو تھی کہ محال میں ہر چاہ سے مساوی رقم ادا ہو اگرچہ کھاتوں پر معاملہ کی تقسیم کرنے میں اس پر عملدرآمد نہ ہوتا تھا۔

شرح آبیانہ یکساں نہ تھی

۶۲ - نہر باری دوآب پر شرح آبیانہ یکساں نہ تھی۔ گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ میں نہر کے منبع کے قریب یہ شرح عہص فی ایکڑ تھی اور رفتہ رفتہ کم ہوتی چلی آئی یہاں تک کہ لاہور میں آکر ۱۲ار رہ گئی۔ ایسے پیمانہ محاصل کو قرین انصاف قرار دینا ناممکن ہے جو ایسی جگہ بہت بڑھا ہوا ہو جہاں بارش بہ کثرت ہوتی ہو اور اُس جگہ بہت کم ہو جہاں مصنوعی آبپاشی کی نہایت سخت ضرورت ہو۔ اس میں شک نہیں کہ اس نہر کے مقامات نشیب میں پانی کے پہنچنے کا اُس وقت بہ نسبت زمانہ حال کے کمتر یقین تھا لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ پرنسپ صاحب نے اُس فرق پر کافی غور نہیں کیا جو نہری پانی کے درمیان جو سطح پر لیا جاوے اور چاہی پانی میں (جو خشک قطعہ زمین میں بہت گہرائی سے محنت کے ساتھ کھینچا جاوے) تھا۔ اگر ان کی نہری تشخیصات تفصیل کے متعلق نکتہ چینی کے قابل ہیں تو اِن میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کی رو سے پرنسپ صاحب کے دوران بندوبست میں نہری آبپاشی کی جلد توسیع سے منافع کا معقول حصہ سرکار کو حاصل ہوتا تھا۔

تجویزات متعلق آبیانہ چاہی

۶۳ - پہلے پہل پرنسپ صاحب کی یہ رائے ہوئی کہ خشک زمین کی جمع اور آبیانہ چاہی بہت سے محالات میں مدامی طور پر مقرر ہو جائیں وہ اس امر کو تسلیم کرتے تھے کہ اُن کی تجویز سے ان اضلاع میں سے بعض میں جو اُس وقت زیر بندوبست تھے معاملہ کی بھاری رقم جاتی رہیگی۔ لیکن اُن کی یہ دلیل تھی کہ اس طرح گورنمنٹ صرف وہی رقم چھوڑ دیگی جو اُس کو کبھی وصول نہیں کرنی چاہئے تھی اور کہ نقصان پہاڑ کے چند اضلاع تک ہی محدود رہیگا جن میں چاہی اور بارانی پرتہ کا فرق ایک روپیہ سے زیادہ تھا۔ اگر بندوبست

دوامی کردیا جاتا اور چاہات جدید پر تشخیص معاملہ نہ کی جاتی تو مساوات میں فرق آتا لیکن بلحاظ معاملہ خوش حیثیتی کے نرم ہونے کے یہ کوئی بڑا اہم معاملہ نہ تھا۔ اور بہرکیف تمام جاری چاہات پر ہر پانچ سال کے بعد آبیانہ مکرر تقسیم کرنے سے یہ نقص رفع ہوسکتا تھا۔ کئی جدید چاہات کھودے جاتے اور اس طرح آبیانہ ہلکا ہوتا چلا جاتا۔ لیکن اگر گورنمنٹ پرنسپ صاحب کی تجاویز کے مطابق ہمیشہ معاملہ میں کمی کرتے رہنے کو منظور کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ تو تھوڑا عرصہ معافی دینے کے بعد چکلہ کا پرتہ آبیانہ جدید چاہات پر تشخیص کرکے یہ معاملہ رفتہ رفتہ وصول ہوسکتا تھا۔ اور جو چاہات قابل استعمال نہیں رہے تھے اُن کا آبیانہ معاف کیا جاتا تھا۔ جب آخرش یہ فیصلہ ہوا کہ بندوبست دوامی نہیں کرنا چاہیئے تو پرنسپ صاحب نے تجویز کی کہ پچاس سال تک آبیانہ چاہات میں کوئی تغیر و تبدل نہ کیا جاوے ؞

۶۴ - صاحب موصوف کی تجاویز کی اطلاع گورنمنٹ کو دی گئی لیکن کئی سال تک کوئی حکم نافذ نہ ہوا۔ اور جب یہ طریق قطعاً رد کیا گیا تو اُس وقت اس قدر دیر ہوچکی تھی کہ جن اضلاع کا بندوبست زیر نگرانی پرنسپ صاحب ہوا تھا ان میں اس کا عملدرآمد نہیں روکا جا سکتا تھا۔ لیکن ریگولیشن مجریہ ۱۸۶۲ء (صیغہ زراعت و مال و تجارت نمبری ۱۸ مورخہ ۱۴ جون ۱۸۶۲ء) کی رو سے آئندہ بندوبستہائے میں اس طریق کے اختیار کرنے کی ممانعت کردی گئی ؞

> آبیانہ چاہ کے طریق کو مسترد کیا گیا۔

۶۵ - جو اعتراضات تجویز ہذا کے خلاف پیش کئے گئے وہ حسب ذیل تھے۔ اس سے یہ اصول ٹوٹتا ہے کہ سرکار نصفی محاصل خالص کی حقدار ہے۔ اس تجویز سے مساوات بہت کم رہتی ہے کیونکہ اس کے بموجب اُن دیہات پر جن میں عمدہ چاہات ہوں۔ بہ نسبت اُن دیہات کے جن میں ناقص چاہات ہوں خفیف معاملہ پڑیگا۔ اس تجویز سے معاملہ میں نقصان ہوگا جو بعض اضلاع مثلاً جالندھر میں بہت کثیر ہوگا اور یہ نقصان اُٹھانا لا حاصل تھا۔ کیونکہ یہ یقینی امر نہیں کہ موجودہ طریق کی نسبت مجوزہ طریق تشخیص سے جدید چاہات کے کھودنے میں زیادہ تحریک ہوگی۔ یہ تجویز اُن احکام کے مخالف ہے جو بورڈ انتظامیہ نے ۱۸۵۱ء میں جدید چاہات کے لئے پٹہ جات محفوظہ عطا کرنے کے بارہ میں جاری کئے تھے اور جن کے رو سے چاہات کھودنے میں سرمایہ

> طریق مذکور کے خلاف اعتراضات۔

کا خرچ پہلے سے کافی طور پر محفوظ تھا۔ نیز یہ تجویز ذمہ واری اور یگانگت دیہ کے اصول کو بھی کمزور کرتی ہے۔ کیونکہ مالکان زمین کے ہاتھوں سے یہ اختیار جاتا رہتا ہے کہ جس نسبت سے وہ مناسب سمجھیں زمین کی مختلف قسموں پر تمام معاملہ تقسیم کردیں۔ یہ اعتراض ہوسکتا تھا۔ کہ پنجاب کے ایک گوشہ میں چند متصلہ اضلاع کے واقعات سے فرض کرلینا کہ تمام صوبہ میں ۳ء ۔فی ایکڑ مناسب شرح آبیانہ ہے ایک جلد بازی کی تعمیم تھی اور کہ اس تجویز کا میلان لازمی طور پر یہ ہوگا کہ چاہی تشخیصات[۵۱] کی کمی کو پورا کرنے کے لئے غیر آبپاش شدہ اراضیات کی تشخیص کو بڑھانا پڑیگا۔ لیکن اس تجویز پر ایک بڑا اعتراض یہ تھا کہ اس میں چاہات کی حالت امر واقعہ کی نسبت زیادہ مساوات پر فرض کرلی گئی تھی اراضی متعلقہ چاہ کی تشخیص کے اس حصہ کے لگانے کے حق میں بہت کچھ کہا جاسکتا جس سے وہ فرق ظاہر ہوتا ہے۔ جو آبپاش شدہ اور غیر آبپاش شدہ شرحوں کے مابین آبیانہ[۵۲] کی مجموعی شکل میں ہے لیکن یہ شاذ ہی پایا جائیگا کہ ایک ہی رقم کسی بڑے گاؤں میں ہر چاہ کے لئے موزوں ہو اور ایسا خیال کرنا بالکل لغو ہوگا کہ چونکہ تشخیص میں یہ رقم ہر چاہ کے لئے مناسب ہو۔ جیسا کہ اُس وقت دیکھا گیا تھا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہونا تھا۔ کہ تشخیص کی کمی اُس حد تک ہوگئی جو نہایت کمزور چاہات والے دیہات کے لئے موزوں تھی ؎

پرنسپ صاحب کی تشخیصات کے متعلق مباحثہ۔

۶۶۔ ساتھ ہی پرنسپ صاحب کی تنبیہات جو انہوں نے چاہی اراضیات پر ناجائز بوجھ ڈالنے کے میلان کے متعلق کی تھیں مفید ثابت ہوئیں اور جو توجہ اُنہوں نے چاہات کی حیثیت آبپاشی کے دریافت کرنے کی طرف کی وہ بعد کے مہتمان بندوبست کے لئے عمدہ سبق تھی۔ اُن کے زیر اضلاع کے مکرر بندوبست حال میں اُن کی یہ رائے کہ ان اضلاع کے چاہات پر معاملہ تشخیص کرنے

---

[۵۱] دیکھو مثلاً فقرہ ہائے ۳ و ۴ پرنسپ صاحب کی تجویز نمبر ۴ ۱۲ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۸۷۰ء جو صاحب فنانشل کمشنر کے انتخابات (سلسلہ جدید نمبر ۱۲) کے صفحہ ۳ ۴ ۱۰ پر طبع ہوئے ہیں ؎

[۵۲] اُن اضلاع کی مکرر تشخیص کے وقت جن کا بندوبست زیر اہتمام پرنسپ صاحب ہوا تھا۔ مالکان اراضی نے اکثر طریق آبیانہ کو قائم رکھا کیونکہ اس سے چاہی تشخیص چاہات پر اُن کی باہمی حیثیت کے لحاظ سے باآسانی تقسیم ہوسکتی تھی ؎

میں بڑا اعتدال ضروری تھا۔ بہت کچھ درست ثابت ہوئی ہے۔ اُن تین اضلاع کا ابتدائی مطالبہ جن کے بندوبست کے لئے پرنسپ صاحب براہ راست ذمہ وار تھے بندوبست قانونی اوّل کے مطالبہ سے کسی قدر کم تھا۔ تشخیصات معاملہ کی نسبت یہ حکم لگایا گیا کہ وہ ضرورت سے زیادہ نرم تھیں اور صرف دس سال کے لئے منظور ہوئیں لیکن یہ میعاد تھوڑے ہی عرصہ بعد بڑھا کر بیس سال کر دی گئی۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُن کی تجویز کے اُس حصہ پر جس میں چاہات جدید کی تشخیص شامل تھی کبھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اور جیسی اُنہوں نے امید کی تھی آبیانہ نہری کی وصولی جلدی بڑھ گئیں ۔

۶۷۔ جو اصلاحات اُنہوں نے معلومات کو ائف مرتب کرنے میں کیں وہ مستقل طور پر

ترتیب نقشجات میں ترقی

مفید تھیں۔ نوٹ بک (لال کتاب) دیہی کا عمدہ نمونہ نقشہ جات نمبر ۲ و ۳ و ۴ کی جگہ لگایا گیا۔ ان نوٹ بکوں میں جو حد دیہی شامل تھیں اُن کا خلاصہ ہر چکلہ کی بابت نقشہ میں دیا گیا جس میں مہتمم بندوبست کی رائے جو اس کی مجوزہ تشخیص کو واجب قرار دیتی درج تھی۔ جبتک صاحب کمشنر بندوبست نقشہ چکلہ پر حکم نہ دیتے دیہہ دار تشخیص معاملہ کا کام جاری نہ کیا جاتا۔ نقشہ جات تشخیص مجوزہ قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین نمبر ۳۳ ۱۸۷۱ء پرنسپ صاحب کے مجوزہ نقشہ جات کے نمونے کے بہت مشابہ بنائے گئے تھے ۔

۳- بندوبستہائے پنجاب کا تیسرا زمانہ ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۹ء

۶۸۔ بندوبست ہائے پنجاب کا تیسرا زمانہ ۱۸۷۱ء سے لے کر ۱۸۷۹ء تک رہا۔ اس سارے زمانہ میں مسٹر (اب سر جیمز) لائل صاحب کمشنر بندوبست رہے۔ اور جب وہ اس عہدہ سے علیحدہ ہوئے۔ تو فنانشل کمشنر مقرر ہو گئے۔ وہ قبل الذکر عہدہ پر نومبر ۱۸۷۱ء میں مقرر ہوئے۔ اور اسی ماہ میں پہلا ایکٹ معاملہ زمین نمبر ۳۳ ۱۸۷۱ء پاس ہوا۔ سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر نے اس زمانہ کے اصول بندوبست پر پہلے بحیثیت فنانشل کمشنر اور ازاں بعد بحیثیت لفٹنٹ گورنر اثر ڈالا۔ وہ اور سر جیمز سٹیفن صاحب جو اس وقت کونسل کے قانونی ممبر تھے۔ ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء کے مشترکہ مصنف تھے۔ قواعد زیر ایکٹ ہذا ڈی جی بارکلے صاحب نے زیر نگرانی سر رابرٹ اجرٹن مرتب کئے تھے ان قواعد کے بعد بارکلے صاحب کی کتاب

موسومہ "ٹامسن صاحب کی ہدایات کا ترمیم کردہ نسخہ" شائع ہوئی۔ جو دوسرے ایکٹ معاملہ زمین سنہ ۱۸۷۱ء کے پاس ہونے تک پنجاب میں عہدہ داران مال کے امتحان کے لئے نصاب مقرر رہی ✦

بندوبست ہائے جو اس زمانہ میں کئے گئے۔

۶۹- بندوبست ہائے جو اس زمانہ سے متعلق ہیں چار مجموعوں میں منقسم ہیں :-

(۱) چھ سرحدی اضلاع اور مظفر گڈھ کا بندوبست قانونی اول ✦

(۲) تین جنوب مغربی اضلاع ملتان۔ جھنگ۔ منٹگمری اور ایک حصہ فیروز پور کے بندوبست ہائے ثانی ✦

(۳) جہلم کا بندوبست ثانی ✦

(۴) علاقہ قدیم دہلی کے بڑے حصے و رہتک۔ گوڑگاؤں۔ دہلی اور کرنال کی ڈیڑھ تحصیل کا بندوبست ثانی ✦

ان بندوبستوں میں سے بعض کی ابتدا زمانہ ہذا کے شروع ہونے سے پہلے ہوگئی تھی اور بعض اُس زمانہ کے اختتام تک ختم نہیں ہوئے تھے۔ جو اضلاع پہلے دو مجموعوں میں شامل ہیں اُن کا کام بجز پشاور و ہزارہ کے جن کے بندوبست بہت کچھ زمانہ ماقبل سے تعلق رکھتے ہیں لائل صاحب کی زیر نگرانی ہوا تھا۔ تیسرے اور چوتھے مجموعوں کے اضلاع میں مقامی صاحبان کمشنر عہدہ داران نگرانی کنندہ تھے ✦

پیداوار خام کے چھٹے حصہ کو معیار بنانے کی کوشش

۷۰- ایجرٹن صاحب کی بحیثیت فنانشل کمشنر یہ رائے تھی کہ بوجہ نقدی لگان بالمقابل نہ ہونے کے نصفی محاصل بچتہ کا معیار پنجاب کے لئے ناموزوں ہوگیا ہے اور اُنہوں نے بمنظوری جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اس کو منسوخ کردیا۔ اور اعلان کردیا کہ آئندہ بنیاد تشخیص پیداوار خام کا ایک حصہ ہوگی جو لوکل گورنمنٹ[۱] مقرر کریگی۔ یہ مقدار پرنسپ صاحب کے بندوبستوں کی طرح قریباً ⅙ حصہ مقرر کی گئی تھی بجز اسکے کہ خاص وجوہات کے سبب مختلف شرح مقرر کی جاتی تھی۔ لیکن غلہ کی قیمت اور نقدی لگان جیسا کہ وہ فصل اور نقشہ جات رقبہ سے متعلق ہوتی تھی درج یادداشت کی جاتی تھی بیس سال کے کوائف نرخ[۲] جدولوں میں درج کئے جاتے اور تمام اضلاع میں اعلےٰ فصلوں[۳] کی اوسط پیداوار

---

[۱] کتابی سرکلر نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۱ء ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء کی تمہید سے مقابلہ کرو ✦

[۲] کتابی سرکلر نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۱ء کا فقرہ ۲ ✦

[۳] کتابی سرکلر نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۷۱ء ✦

دریافت کرنے کے لئے تجربے کئے جاتے تھے۔ گوڑگاؤں۔ دہلی اور کرنال کے مہتمان بندوبست کے لئے ہدایات ہیں جو انہوں نے (پرنسپ صاحب کے) ایکٹ زمین کی دفعہ ۹ کی رو سے گورنمنٹ کی منظوری کے واسطے مرتب کی تھیں چھٹا حصہ پیداوار کا معیار درج کیا گیا لیکن گورنمنٹ ہند نے نصفی محاصل پختہ کے قاعدہ سے انحراف کو ناپسند کر کے ہدایات کو منظور کرنے سے انکار کر دیا اور اُن ہدایات میں جو آخر کار ۱۸۷۳ء میں جاری ہوئیں صاف طور پر اعلان کیا گیا کہ معیار "کسی محال کی پیداوار کے اُس حصہ کا نصف ہوگا جو معمولاً مالک زمین نقد یا جنس میں لے سکتا ہے۔ ایسے ملک میں تخمینہ پیداوار کی ضرورت کو مانا گیا ہے۔ جہاں مالکان زمین عموماً اپنی اسامیوں کے ساتھ فصل تقسیم کر لیتے تھے اور ساتھ ہی جو انحصار عام امور قابل غور پر کرنا لازم تھا۔ اُس کو تسلیم کیا گیا[1]۔ یہ ہدایات تھیں جن کے مطابق بندوبست دوسرے ایکٹ معاملہ زمین کے ۱۸۷۱ء میں پاس ہونے تک کئے گئے۔ آخری آزمائش مندرجہ قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین میں چھٹے حصہ معیار کا حوالہ بالکل نہ دیا گیا تھا۔ لیکن تخمینہ پیداوار کے نمونے میں جو اُن کے ساتھ لگایا گیا تھا۔ یہ بطور اس پیمانہ کے دکھایا جاتا رہا جن کا سرکار کو دعوے تھا۔ پرسر صاحب نے ثابت کر دیا کہ منٹگمری کے اُس حصہ میں جہاں انہوں نے بندوبست کیا تھا پیداوار کے چھٹے حصہ میں مالک کی واصلات کی دو تہائی اور فیروز پور کے حصہ میں مالک زمین کی ساری کی ساری واصلات سے بھی زیادہ کھپ جائینگی۔ چنانچہ لائل صاحب کی زیر نگرانی بندوبستوں میں پیداوار خام کی ۱/۶ کے تخمینہ کے ساتھ معمولاً وہ اندازہ شامل کر دیا جاتا تھا۔ جو اصلی لگان کے نصف پر مبنی ہوتا تھا لیکن علاقہ قدیم دہلی کے بہت سے اضلاع میں جہاں جنسی لگان شاذ لئے جاتے تھے چھٹے حصہ کا ہی عمل جاری رہا۔

تخمینہ پیداوار

۱۷۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمینوں کے مابین امتیاز کرنے کا میلان اُس وقت سابق کی نسبت زیادہ رہا۔ لیکن تفریق معمولاً سادہ اور وسیع طریق پر کی جاتی تھی تخمینہ جات پیداوار کے بحث استخراج کرنے کی طرف بڑی توجہ دی جاتی تھی پرنسپ صاحب کا انتظام آبیانہ متروک ہو گیا تھا۔ اور آبپاش شدہ و غیر آبپاش شدہ اراضیات کے پرتے درج کئے جاتے تھے۔ لیکن تخمینہ پیداوار میں مختلف زمینوں کے مابین امتیاز کرنے کی بالالتزام کوشش نہ کی جاتی تھی

[1] دیکھو ضمیمہ نمبر ۱

گو وہ مقاصد تشخیص کے لئے علیحدہ علیحدہ درج کی جاتی تھیں۔ پیداوار کا اندازہ تجربہ کے لئے فصل درو کرکے اور زبانی تحقیقات سے حاصل کردہ معلومات کے حوالہ سے کیا جاتا تھا۔ تجربے متعدد ہوتے تھے لیکن ہر صورت میں جس رقبہ کا مشاہدہ کیا جاتا تھا وہ بہت تھوڑا ہوتا تھا۔ اور نتائج عموماً نکمے خیال کئے جاتے تھے پیداوار کی قیمت عموماً گذشتہ بیس سال میں جو قیمتیں درج تھیں اُن کی اوسط کے حساب سے لگائی جاتی تھی۔ چونکہ ۱۸۶۱ء سے نرخوں کا میلان گرانی کی طرف تھا۔ اس لئے تخمینہ موجودہ حالات کے لحاظ سے عموماً بہت واجبی ہوتا تھا۔ یہ اندازہ کرنے میں کہ اوسط فصل کیا ہے بہت دقت پیش آتی تھی۔ اور پیداوار کے اختیار کردہ پرتے قدرتاً بہت کم ہوتے تھے۔ رقبہ کاشت شدہ کی نسبت معلوم ہوا تھا کہ وہ اکثر قطعات میں سال بسال بہت کچھ بدلتا رہتا ہے لیکن تخمینہ جات پیداوار میں جو تعدادیں دی گئی ہیں اُن کی بنیاد ہر کھیت کے اندراجات تھے جو خسرہ میں پیمائش کے وقت کئے گئے تھے۔ اور حال کی طرح اوسط رقبہ جات نہ تھے جو ایک مسلسل مثل سے جس کی بناء قریباً صحیح معائنہ جات فصل پر ہوتی ہے استخراج کئے جاتے ہیں میجر ویس صاحب کی جو مسٹر لائل صاحب کی جگہ ۱۸۷۹ء میں کمشنر بندوبست مقرر ہوئے رائے تھی کہ جو طریق زراعت عموماً اختیار کیا جاتا تھا۔ اُس کا خیال کرکے کم سے کم غیر آبپاش شدہ اراضیات کی صورت میں پیمائش کے وقت کی مرتبہ مثل یقیناً بہت ہی غلط نتائج پیدا کرےگی لیکن لائل صاحب جو بمشکل اس بات کو تسلیم کرنے کو تیار تھے۔ تخمینہ جات پیداوار کو صرف ایک سرسری اندازہ خیال کرتے تھے۔ اور اس زمانہ کے دیگر اعلےٰ عہدہ داران مال پنجاب کی طرح اصلی تشخیص میں ان تخمینہ جات سے بہت بڑے انحراف کی اجازت دیتے تھے۔ نہ صرف رقبہ کاشت شدہ بلکہ پیداوار کی نسبت بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ وہ بدلتی رہتی ہے۔ لائل صاحب نے تخمینہ جات پیداوار کی نسبت اپنی رائے اس مختصر فقرہ میں ظاہر کی ہے۔ کہ "وہ فی الحقیقت صحیح وسائل نہیں ہیں بلکہ پُرانی بندوق کی طرح ہیں جو گولی کو نشانے کے قریب قریب پہنچا دیتی ہے جو کبھی نشانے سے نیچے اور کبھی[51] اوپر لگتی ہے۔" عملی طور پر تخمینہ جات کی نسبت عموماً خیال کیا گیا کہ وہ مطالب تشخیص کے لئے بہت ہی اونچی مار کرتے تھے لائل صاحب کی رائے

[51] کمشنر بندوبست کا نمبر ۶۶ ج مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۷۷ء فقرہ ۱۱ منٹگمری میں تخمینہ پیداوار کے تجویز کرنے میں جو مشکلات عائد ہوتی تھیں اُن کے عجیب حالات کا جو پرسر صاحب نے لکھے ہیں مقابلہ کرو (صفحہ ۱۰۲ رپورٹ بندوبست)

تھی کہ کاشت کنندہ مالکان پر محاصل نصفی تشخیص کرنا جہاں کہ آبادی ذرا بھی گنجان اور زمین[1] کے لئے مقابلہ کے باعث پرتہ لگان بھاری تھا ایک ناممکن بات تھی بالخصوص اس صورت میں کہ پیداوار میں بھی بہت کچھ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے[2] ✦

۷۲ - یہ زمانہ غیر مستقل تشخیصات کی تجویز کی بھاری توسیع کے سبب ممتاز تھا جن کی

تشخیصوں میں کمی بیشی پہلی مثال پنجاب میں پرتہ آبیانہ یا خوش حیثیتی تھا اُسکو پرنسپ صاحب نے نہر باری دوآب سے آبپاش شدہ اراضیات پر عائد کیا تھا - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۱ء میں جو صرف پنجاب سے متعلق تھا - اور ایکٹ نالی ہائے نکاس و انہار اقطاع شمالی ہند نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۳ء میں جس سے وہ منسوخ ہوا تھا اراضیات نہری پر تشخیص معاملہ کے اس طریق کو اُن احکام کی رو سے تسلیم کیا گیا جو پرتے خوش حیثیتی لگانے کے متعلق تھے اور یہ پرتہ علاوہ اُس پرتہ کے تھا جو قابض اراضی (بطور پرتہ آبیانہ) بطور قیمت مہیا کردہ پانی کے ادا کرتا تھا - پرتہ لگانے کا یہ جدید طریق اُن اضلاع میں اختیار کیا گیا تھا - جو انہار مغربی نہر جمن اور آگرہ سے آبپاش ہوتے تھے اور مجمل طور پر منٹگمری کے اُن اقطاع میں اختیار کیا گیا تھا - جن کا ستلج کی انہار طغیانی پر انحصار تھا - اسی وقت لائل صاحب نے سر رابرٹ ایجرٹن بہادر کی تائید کے ساتھ بنوں اور ڈیرہ اسمعیل خاں و ملتان اور مظفرگڈھ کے سیلابی اقطاع میں غیر مستقل تشخیصات جاری کیں یہ اور دیگر مثالیں غیر مستقل طریق تشخیص کی جو اس زمانہ بندوبست سے متعلق ہیں - فصل ۲۷ میں مفصلاً مذکور ہیں ✦

۷۳ - اس زمانہ سے بندوبستوں کی نگرانی بہ نسبت سابق بہت غور سے ہونے لگی -

بندوبست ہا کی مزید نگرانی اب بندوبست صرف بمنظوری گورنمنٹ ہند جاری ہو سکتا تھا (ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء دفعہ ۱۱) اور افسر مہتمم کو ہدایات دی جاتی تھیں جن میں وہ اصول درج ہوتے تھے جن کی رو سے معاملہ کی تشخیص کی جاتی اور جس کو گورنمنٹ ہند منظور کرتی تھی (دفعہ ۹) - اس پرتہ کی رپورٹ جس کو ہر تحصیل میں اختیار کرنا ہوتا صاحب فنانشل کمشنر اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں بمراد احکام ارسال کی جاتی - لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر عموماً پرتے کا

[1] رپورٹ تشخیص جمع مظفرگڈھ پر صاحب فنانشل کمشنر کے ریویو کا فقرہ ۳ ✦

[2] رپورٹ تشخیص جمع شورکوٹ و جھنگ پر صاحب فنانشل کمشنر کے ریویو کا فقرہ ۹ ✦

کارروائی کے اس حد تک پہنچنے پر غور سے ملاحظہ نہ کرتے یا تشخیصات کی نسبت کسی مفصل رائے کا اظہار نہ فرماتے تھے بجز اس کے کہ کوئی اہم تبدیلی زیر غور ہو جیسا کہ "محصول مالک اراضی" کا اجرا ہے۔ بندوبست کی نسبت تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ اُس کو منظور کرے یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ جاری ہے (دفعہ ۱۷) ضابطے کے طور پر یہ منظوری تاوقتیکہ سارے ضلع کی آخری رپورٹ کو لوکل گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ ہند بغور ملاحظہ نہ فرمالیتی نہیں دی جاتی تھی۔ اب اس قدر دیر ہو جاتی کہ وہ تشخیصات جو عموماً کئی سال سے جاری ہوتیں تبدیل نہ ہو سکتی تھیں۔ یہ اس امر کی مثال ہے کہ جو احتیاطیں نہایت طول طویل ہوتی ہیں اُن سے نتیجہ کچھ نہیں پیدا ہوتا صاحب مہتمم بندوبست اپنی رپورٹ تشخیص تحصیل کی نسبت احکام کے موصول ہونے اور اپنی جمع دیہی کے اعلان کر دینے کے بعد اُس کی مفصل فہرست فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری کے لئے روانہ کرتے (دفعہ ۱۳ و قواعد زیر ایکٹ نمبر ۳۳ ۱۸۷۱ء باب سی دی ۵) ؛

۷۴- اس زمانہ بندوبست کے دوران میں لوکل ریٹ پہلے پہل لگایا گیا تھا۔ اسکی

لوکل ریٹ | اور دیگر ابواب کی تواریخ آئندہ فصل میں بیان کی جاویگی ؛

۴- بندوبستہائے پنجاب کا چوتھا زمانہ ۱۸۷۹ء تا ۱۸۸۹ء

۷۵- بندوبست پنجاب کے چوتھے زمانہ میں ۱۸۷۹ء سے لے کر ۱۸۸۹ء تک کے

چوتھا زمانہ ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۹ء تک | دس برس شامل ہیں اُس عرصہ میں میجر ویس صاحب عہدہ ہائے کمشنری بندوبست و فنانشل کمشنری پر ممتاز رہے۔ اس وقت لائل صاحب اول چار سال فنانشل کمشنر رہے اور آخری دو سال لفٹنٹ گورنر پنجاب۔ عہدہ کمشنر بندوبست ۱۸۸۴ء میں تخفیف کیا گیا اور فنانشل کمشنری کے عہدہ ۲ کر دئے گئے۔ انتظام پنجاب کے ابتدائی زمانہ میں بندوبستوں کی جو نگرانی قسمتہائے کے صاحبان کمشنر کرتے تھے۔ وہ پھر اُن کے سپرد کر دی گئی۔ اس زمانہ میں شملہ کا بندوبست قانونی اول اور لودھیانہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر راولپنڈی۔ انبالہ اور حصص ضلع کرنال و فیروزپور کا بندوبست ثانی ہوا اور اس زمانے کے اختتام سے پہلے حصار۔ گورداسپور۔ کانگڑہ۔ شاہپور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ لاہور اور امرتسر کی تشخیصات جمع مکرر شروع کی گئیں۔ دس برس جو ۱۸۷۹ء سے شروع

ہوتے ہیں وہ ضابطہ بندوبست میں اُن بڑی بڑی تبدیلیوں کے لئے مشہور ہیں جن کی انتہا یہ ہوئی کہ ایکٹ معاملہ زمین سنہ ۱۸۸۷ء اور قواعد زیر ایکٹ[۱] ہذا اور ہدایات زیر دفعہ ۴۹ - ایکٹ ہذا اور سرکلر تشخیص جمع مجریہ سنہ ۱۸۸۸ء مرتب ہو گئے ✦

جو تبدیلیاں اس زمانہ میں عمل میں آئیں اُن کی مصلحت -

۷۶ - اس مصلحت جدید کی غرض یہ تھی کہ بندوبست کا کام اور ضلع کا معمولی مال کا کام مشابہ کر دیا جاے - اس کی کامیابی اس امر کے امکان پر منحصر تھی کہ موخر الذکر کام کو ایسے طور پر ترقی دی جاوے کہ آئندہ بندوبستوں میں ترمیم اسلہ اور وسیع پیمائشات کی ضرورت باقی نہ رہے اور کہ اچھے کار آموختہ پٹواریان کے عملہ کے مرتبہ کوائف زراعت کی مسلسل مسل پر تشخیصات جمع کو وسیع طور پر مبنی کیا جاوے ✦

سنہ ۱۸۸۵ء کے قبل کی اسلہ مال دیہی و پٹواریان -

۷۷ - ہر ضلع میں پٹواریوں کی ایک لائق جماعت رکھنے اور قبضہ اور ملکیت کی تمام تبدیلیوں کو اسلہ دیہہ میں شامل کر دینے کی ضرورت پنجاب[۲] میں ایک عرصہ سے تسلیم کر لی گئی تھی - لیکن اس کے متعلق جو احکام جاری ہوئے وہ بہت کم نتیجہ خیز ثابت ہوئے - عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ پٹواریوں نے دو بندوبستوں کے درمیانی وقت کو اُس کام کے بھلا دینے میں صرف کیا جو اُنہوں نے پہلے بندوبست میں سیکھا تھا - سال بہ سال اسلہ جات زیادہ پُرانی ہوتی گئیں - یہاں تک کہ جب بندوبست جدید کا وقت آیا تو اُن کو بالکل نئے سرے سے مرتب کرنے میں صرف کثیر زر ہوا اور محنت اُٹھانی پڑی - بندوبست ہائے پنجاب کے تیسرے زمانہ میں ان کے بہتر[۳] بنانے میں کچھ عملی کارروائی کی گئی - اگر ان قواعد مجریہ پر جو سنہ ۱۸۶۷ء میں دستور العمل پٹواریان میں جمع کئے گئے تھے عملدرآمد کیا جاتا تو ہر محال کے لئے ایک ایسی جمعبندی مل سکتی جس سے ملکیت و قبضہ اور لگان کی موجودہ حالت

---

[۱] دیکھو ضمیمہ ا ✦

[۲] بورڈ انتظامی کا سرکلر نمبر ۲ سنہ ۱۸۵۱ء صاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۵ سنہ ۱۸۵۶ء اور کسٹ صاحب کا ہدایت نامہ مال کے ۵۶ - ۵۷ صفحہ دیکھو - کسٹ صاحب اس پر زور دیتے ہیں کہ ہر سال شجرہ کی اصلاح اور باقاعدہ امتحان ہونا چاہیئے ✦

[۳] دیکھو صاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۶۷ء اور دستور العمل پٹواریان جو اسی سال شائع ہوا تھا ✦

ظاہر ہوتی اور نقشہ جات کوائف کا کارآمد مجموعہ مل سکتا۔ یہ تجویز صحیح تھی کیونکہ اس میں یہ اصلی امر تسلیم کیا گیا تھا کہ مسل اور سالانہ نقشجات کاشت وچاہات (مبلان خسرہ) وتفصیل فصل ہا (جنسوار) اور تبدیل ملکیت وغیرہ (نقشہ انتقالات) کا درست رکھنا معین وقت کے بعد گرداوری کشتوار پر مبنی تھا۔ لیکن یہ تجویز تفصیل میں ناقص رہنے اور حد سے زیادہ طول طویل کردینے سے بیکار ہوگئی۔ ضابطہ انتقال میں خصوصاً بہت عرصہ صرف ہوتا اور تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی۔ مگر اس پر عملدرآمد نہ ہوتا تھا۔ اور موسم سرما کے شروع میں جب دونوں فصلوں کی گرداوری ایک ہی وقت میں کی جاتی تھی۔ واقعی صحیح نقشہ جات فصل کا انتظار کرنا بیکار ہوتا تھا۔ لیکن عملہ نگران ایسا کم لیاقت اور غیر کافی ہوتا تھا کہ اس سے زیادہ مکمل تجویز کی صورت میں بھی ناکامی کا امکان تھا۔ چونکہ پٹواری کے کام کی ٹھیک نگرانی نہ ہوتی تھی اس لئے انہیں فصلیں بے دیکھے درج کرلینے اور نئی جمعبندی کی بجائے سال ماقبل کی جمعبندی نقل کرلینے میں کچھ اندیشہ نہ ہوتا تھا۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ مطالب تشخیص جمع کے لئے نقشہ جات کوائف بیکار ہوتے تھے۔ جو شخص پندرہ سال گذشتہ کے کاغذات زمین کو جانتا ہے وہ اس زمانہ بندوبست کی جاری کردہ اصلاحات کی بیقدری کا خیال بھی دل میں نہ لائیگا +

نئے طریق کا ممالک مغربی وشمالی میں صورت دیا جانا۔

۷۸۔ نئے طریق نے پہلے پہل ممالک مغربی وشمالی میں صورت اختیار کی۔ مسٹر (اب سر ایڈورڈ) بکٹ نے اپنے ایک نوٹ میں ۱۸۴۲ء کے قریب جبکہ وہ بورڈ آف ریونیو[ل] کے قایم مقام سکریٹری تھے اس کا واضح طور پر خاکہ کھینچا ہے۔ اس تحریر میں اُنہوں نے بتایا ہے کہ ہماری غرض یہ ہونی چاہیئے کہ حسب ذیل امور محفوظ ہوسکیں۔

(الف) صحیح اندراجات قبضہ اور اجناس اور حصے الوسع لگان جو سالانہ گرداوری کشتوار پر مبنی ہوں اور

(ب) صحیح اندراجات کوائف زراعتی جو (الف) سے منتخب کئے جائیں۔

اس مدعا کے حصول کے لئے حسب ذیل وسائل تھے:۔

(الف) باقاعدہ تعلیم یافتہ عملہ پٹواریان کا مہیا ہونا۔

[ل] یہ تحریر قابل مطالعہ کے ہے۔ یہ ممالک مغربی وشمالی کے بندوبست دوامی وعارضی کے صفحہ ۲۳ لغایت ۲۹ پر ملیگی۔

(ب) نگرانی کرنے والا عملہ قانونگویان کا بڑھانا اور

(ج) ایک خاص افسر صوبہ کا تقرر جو مسل بندوبست کے کام کی نگرانی اور یکساں طریق پر کوائف زراعتی کے جمع کرنے کا ذمہ وار ہو۔

جہاں تک کہ بندوبستوں کا تعلق ہے۔ ان تجاویز کا یہ نتیجہ ہوگا کہ نئے امسلہ کے مرتب کرنے کی ضرورت نہ رہنے سے بہت سا وقت اور روپیہ بچ جائیگا اور تشخیص جمع کے لئے بہت زیادہ مضبوط بنیاد پڑ جائیگی۔ ۱۸۷۷ء میں یہ خیالات ممالک مغربی و شمالی کے قواعد پٹواریان کے نئے مجموعہ میں جمع کر دئے گئے اور اس غرض کے لئے نقشہ جات دیہات کو باقاعدہ طور پر مکمل رکھنے کے لئے احکام مرتب کر کے اُن خیالات کو اور بھی زیادہ ترقی دی گئی کہ موجودہ طور واقعہ کو وہ ہر سال ظاہر کرتے رہیں . . . . تاکہ حتے الوسع پیمائشات اراضی کے بھاری خرچ کی بچت ہو جاوے۔ اسی وقت کے قریب قریب عملہ قانونگویان بہت بڑھا دیا گیا اور ڈائرکٹر زراعت کا تقرر عمل میں آیا۔ کمیشن قحط نے جو سفارشات کیں اُن میں سے ایک یہ تھی کہ دیگر صوبجات بھی ایسی ہی تجاویز اختیار کریں اور ۱۸۸۰ء اور سالہائے مابعد میں گورنمنٹ ہند نے ان کے اختیار کرنے کی لوکل گورنمنٹوں کو تاکید کی۔

پنجاب میں نئے انتظام کا اجراء

۹۷۔ پنجاب میں اس نئے انتظام کے میجر ویس صاحب دلی مددگار بن گئے۔ جس وقت وہ کمشنر بندوبست ہوئے اُنہوں نے ایسی تجاویز اختیار کیں جن سے دونوں فصلوں کی اجناس کا ان کے پختہ ہونے کے وقت رجسٹر میں صحیح اندراج کیا جا سکے اور حکم دیا کہ پیداوار کے تخمینہ میں کئی سال کی اوسط نتائج بطور رقبہ جاتِ فصل درج کئے جائیں۔ ساتھ ہی اُنہوں نے یہ انتظام کیا کہ بڑی احتیاط اور تفصیل سے نرخوں کی تحقیقات کی جاوے تاکہ عملہ بندوبست اعلےٰ اجناس کی پیداوار جانچنے کے لئے تجربہ کر سکے۔ جو تجربے اُس وقت تک کئے گئے تھے وہ امتحان کردہ قطعات کے چھوٹے ہونے کے سبب ناقابل اعتبار سمجھے گئے (فقرہ ۷۱) اب بہت بڑے رقبہ جات منتخب کئے گئے اور صاحب کمشنر بندوبست کی خدمت میں فصل بہ فصل ان تجربوں کی بڑی مفصل رپورٹیں ارسال کی گئیں۔ کرنیل ویس صاحب کی ہدایات اور ان ہدایات میں جن پر آجکل عملدرآمد ہوتا ہے بہت فرق نہیں ہے[1]۔ اُن کی دوسری

[1] دیکھو ضمیمہ ۲۔

تجویز یہ تھی کہ پیمائش کے کام میں زیادہ باریکی کے دور کرنے سے نقشہ جات اور امثلہ کو سادہ بنا دیا جاوے اور اُس ناقص ضابطہ کا علاج کر دیا جاوے جس کے مطابق پٹواری پہلے کھیت میں پیمائش اور اندراجات کا کام کرتا تھا۔ اُس کے بعد دفتر میں اُس کی خوب پڑتال یا تصدیق ہوتی تھی۔ اور پھر مسل حقیت صاف کی جاتی تھی[1]۔ پرانے طریق کا ناگزیر میلان اس طرف تھا کہ ہر دو پٹواری اور نگرانی کنندہ افسران کو کھیت میں لاپرواہی سے کام کرنے کی جرأت ہوتی تھی۔ ہدایات مجریہ ۱۸۸۳ء میں بندوبستہائے کرنال انبالہ و شمالی انبالہ کے متعلق مزید ترقی کی گئی۔ ان ہدایات کے شروع میں جو رائے میجر ویس صاحب نے ظاہر کی ہے اُس میں ان تبدیلیوں کی جو جاری کی گئی تھیں عام حالت کی تشریح کی گئی ہے لیکن ان میں پیمائش کے کام کے متعلق نئے اختلاف کا جو اس وقت تجویز کیا گیا تھا کوئی ذکر نہ تھا۔ جس کی خوبی اب بخوبی ثابت ہو چکی ہے[2]۔

۱۔ "ہمارے سرکلر نمبر ۳ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۰ء کے جاری ہونے کے بعد سے بندوبستہائے میں جو حال میں شروع کئے گئے ہیں بندوبست کا کام بہت سادہ ہو گیا ہے۔ ہم قریباً بالکل عملہ پٹواریان کی معرفت کام کرنے میں بھی کامیاب ہوئے ہیں لیکن بہت اہم تبدیلی گورنمنٹ ہند کے ریزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۴ اکتوبر ۱۸۸۱ء میں ظاہر کی گئی ہے۔ گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ اگر کُل عہدہ داران مال موجودہ اندراجات کو تا تاریخ مکمل رکھینگے اور نیز امید کرتی ہے کہ صاحبان مہتمم بندوبست حتے الامکان نئی پیمائشیں اور زمینوں کی جدید قسم بندی اور امسلہ کی مفصل ترمیمات نہ کرینگے......

۲۔ "اصلی حالت جس کے اختیار کرنے کی اس غرض سے تجویز کی گئی ہے کہ گورنمنٹ ہند کی تجویز کو ترقی دی جاوے یہ ہے کہ بندوبست کے کام جہاں تک اُن کو امثلہ حقیت سے تعلق ہے پٹواریوں کے معمولی کام سے مختلف نہ ہونگے بلکہ وہ اس کام کو

---

[1] صاحب کمشنر بندوبست کا سرکلر نمبر ۳ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۰ء۔ لائل صاحب کے زمانہ میں جب وہ کمشنر بندوبست تھے بعض اضلاع میں گاؤں میں موقع پر تصدیق کی جاتی تھی۔

[2] مربع بنا کر پیمائش کے طریق کے لئے باب ۱۲ کو دیکھو۔

[3] صاحب فنانشل کمشنر کے دفتر کی امثلہ کے انتخابات کے نئے سلسلہ کا نمبر ۱۔

زیادہ مستعد نگرانی سے بہت صحت کے ساتھ جاری رکھینگے - بندوبست کے کام کی پہلی تجویز کو جس کی رو سے پٹواریان کا معمولی کام بند ہو جاتا ہے اور پیمائش حدود - پیمائش کشتوار و تصدیق کرنے اور صاف طور مثل لکھنے کے چار مختلف موقعوں کو جبکہ ایک مفصل نئی مثل تیار کی جاتی تھی غیر مروج گذشتہ بات سمجھنا چاہیئے - صاحب مہتمم بندوبست اور اس کے عملہ کو اس قسم کے سالانہ صحیح کاغذات کے جو بندوبست کا کام نہ جاری ہونے کے وقت داخل کئے جاتے ہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - پیمائش مکرر صرف حسب الضرورت ہی کرنی چاہیئے اور ایسی صاف اور صحیح طور پر ہونی چاہیئے کہ تصدیق کرنا اور صاف کر کے لکھنے کی ضرورت نہ پڑے ۔

۴ - "عموماً ہر گاؤں کی مکرر پیمائش ہونے سے پہلے کم سے کم سالانہ کاغذات کا ایک مجموعہ عملہ بندوبست کی زیر نگرانی تیار ہو جانا چاہیئے یعنی ایک خریف کی گرداوری ہو چکی ہوگی جس کے بعد ایک ربیع کی گرداوری ہوگی - تمام داخل خارج اور نقشجات جو سالانہ کاغذات میں پہلے سے درج نہ ہونگے اُس کے ذریعہ سے تا تاریخ مکمل ہو جائینگی اور شجرہ مکمل ہو جائیگا - اور اُس کے نقائص کی پڑتال ہو جاویگی غرضیکہ صاحب مہتمم بندوبست اس کام کے ذریعہ سے جمعبندی دیہہ کی جہاں تک کہ پیمائش مکرر کے بغیر ممکن ہوگا صحت اور ترمیم کرینگے - تب وہ اس بات کے کہنے کے قابل ہونگے کہ آیا پیمائش مکرر ہونی چاہیئے یا نہیں - اگر پیمائش مکرر ضروری ہوگی تو صحیح کردہ جمعبندی اور گرداوریوں میں جو اُس سے پہلے ہو چکی ہونگی کھاتوں کی صحیح اور مکمل فہرست درج ہوگی اور داخل خارج کی فہرست میں بے شمار اندراجات کرنے کی ضرورت سے پیمائشات کے متواتر پڑتال کی ضرورت نہ ہوگی - * * * * *

۱۵ - "صاحب مہتمم بندوبست کا کام متعلق مسل بندوبست یہ ہوگا -

(۱) بندوبست کے کام کے دوران میں ہر فصل کی علیحدہ علیحدہ صحیح گرداوریاں کرانا ۔

(۲) - یہ دیکھنا کہ اس دوران میں سالانہ کاغذات مکمل تیار ہوتے ہیں اور اُسی طریق پر داخل کئے جاتے ہیں - جو بندوبست کے کام کے ختم ہو جانے کے بعد نافذ رہیگا اور اس طریق کو مکمل کرنا اور پٹواریوں کو اُس سے پوری طرح ماہر کرنا ۔

(۳) رفتہ رفتہ اُن دیہات کی جدید پیمائشات خسرہ مہیا کرنا جن میں پیمائش مکرر کی ضرورت ہو

۷۔ مسل بندوبست مرممہ حسب ذیل ہوگی :-

(۱) جن دیہات کی پیمائش مکرر ہوئی ہو کاغذات پیمائش جیسا کہ ہدایات ملفوفہ میں ان کی توضیح کی گئی ہے مع جمعبندی اُس سال کے جس میں پیمائش ہوئی ہو ٭

(۲) جن دیہات کی پیمائش مکرر نہیں ہوئی۔ تشخیص جدید کے جاری ہونے سے کچھ عرصہ پہلے کے کسی سال کی جمعبندی ٭

"ہر دو صورتوں میں ترمیم شدہ تشخیص کا اجرا آخری اور بالکل علیحدہ کام ہوگا جس کے اجرا کی کوشش اُسوقت تک نہیں کی جائیگی جب تک کہ مسل بندوبست کی حسب ضرورت ترمیم نہ ہو جاے۔ ترمیم شدہ واجب العرض سپرنٹنڈنٹان فرصت کے وقت ترمیم شدہ مسل بندوبست کے ساتھ شامل کرینگے"۔

۸۔ "ہر تحصیل کے جدید پرتہ ہاے تشخیص کی بابت تمہاری رپورٹیں فوراً اُس وقت بھیجی جا سکتی ہیں جبکہ تم یہ خیال کرو کہ ہر تحصیل کی بابت تمہارے پاس کافی قابل اعتبار مصالح موجود ہے اس مصالح میں امورات ذیل شامل ہونگے :-

(۱) کچھ حصہ ان تفصیلات کا جو اُن دیہات کی پیمائش مکرر سے حاصل ہوں اور

(۲) جزواً کچھ اُن تفصیلات کا جو ان دیہات کے سالانہ کاغذات سے لی جائینگی جن کی ابھی مکرر پیمائش نہ ہوئی ہو یا جن کی مکرر پیمائش کرنے کا ارادہ نہ ہو ٭

نیا طریق عام طور سے وسیع کیا گیا۔

۱۰۔ ۱۸۸۵ء میں عملہ قانونگویان کا تقرر ہوا۔ اور اُن کی تعداد بڑھائی گئی۔ اور صاحب ڈائرکٹر کاغذات اراضی مقرر کئے گئے۔ اور ساتھ ہی قواعد پٹواریان و قانونگویان جو محولہ بالا ہدایات بندوبست پر بہت کچھ مبنی تھے جاری کئے گئے۔ جن کا مدعا یہ تھا کہ مندرجہ ذیل اغراض حاصل کئے جائیں :-

(الف) پٹواریوں اور قانونگویوں میں واقعی قابلیت کا پیدا کرنا۔

(ب) اصلاح کردہ کشتوار گرداوری اور ہر فصل کے نتائج کا اندراج۔

(ج) ہر فصل اور ہر سال کی کاشت کے کل نتائج کے سریع الفہم نقشجات میں مسلسل اندراج اور یہ نقشہ جات اول دیہہ وار دوم تشخیص کے چکلہ وار اور سوم تحصیلوار رکھے جائیں۔

(د) حقوق کی تمام تبدیلیوں کی تصدیق اور ٹھیک وقت پر اندراج اور فوراً اُن کا جمعبندی

میں شامل کیا جانا۔

(ھ) موجودہ طریق کارروائی کا بند کرنا جس کی رو سے بیشمار صورتوں میں داخل خارج کے احکام فریقین کی غیر حاضری میں یا اُن کو اُن کے دیہات سے تحصیل کے دفتر میں بلا لینے کے بعد دئے جاتے ہیں۔

(و) مقدمات مال کے اُس کام کی بڑی مقدار سے تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی بریت جو اُن کو ایسے کام کے لئے ضابطہ مروجہ تا حال کی رو سے تحصیل کے دفاتر میں حاضر رہنے پر مجبور کرتی تھی اور جس سے اُن کے متعدد اہلکاروں کو بہت کچھ تحریر کا کام کرنا پڑتا تھا۔

(ز) اور اس طرح سے تحصیلداروں یا نائب تحصیلداروں کو ہر دیہہ کا باقاعدہ طور پر ملاحظہ کرنے کا موقع دینا۔

نقشہ جات کو الف محولہ زیر ضمن (ج) کو چکلہ جات تشخیص کے دیہی رجسٹروں اور تحصیل کے رجسٹر ہائے مال میں شامل کیا گیا۔ جس جلد میں رجسٹر ہائے دیہی شامل کئے گئے وہ پرانی لال کتاب دیہی کی جگہ مستعمل ہوئی ✣

ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۸۷ء اور پہلے بندوبست جو اس کے مطابق کئے گئے۔

۸۱ - ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۸۷ء میں بندوبست اور معمولی مال کے کام کو یکجا کرنے کا طریق انتظام انجام تک پہنچا دیا گیا تھا۔ اصطلاح بندوبست قطعی معدوم ہو گئی۔ مہتمم بندوبست زاں بعد افسر مال کہلاتا تھا جس کو بہت سے اختیارات کلکٹر کے تفویض کئے گئے تھے اور جس کے ذمہ یہ فرض لگایا گیا تھا کہ عام تشخیص از سر نو کرے[1]۔

جو امثلہ بندوبست میں تیار ہوتی تھیں اور کاغذات سالانہ جو پٹواری تیار کرتے تھے ایک ہی قانونی بنیاد پر رکھے جاتے تھے اور امثلہ حقیت کی خاص نظر ثانی گو از روے قانون ہی

---

[1] اصطلاح "مہتمم بندوبست" ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۱۸۷۱ء میں برابر مستعمل ہے (مثلاً دیکھو دفعہ ۲) جب سے ایکٹ ۱۷ بابت ۱۸۸۷ء نافذ ہوا ہے اب یہ معمول ہو گیا ہے کہ ایسے افسر مال کو جس کے ذمہ از سر نو عام تشخیص ثانی کا کام سپرد ہو "کلکٹر بندوبست" کے نام سے یاد کیا جاوے (دیکھو دفعات ۴۹-۵۰) لیکن یہ اصطلاحی مغالطہ ہے کیونکہ وہ اختیارات زیر ایکٹ معاملہ زمین جن سے کلکٹر ضلع یہ خطاب حاصل کرتا ہے ٹھیک وہ اختیارات ہیں جو ایک افسر کو جو بندوبست کرتا ہے عطا نہیں کئے جاتے ✣

چاہیئے تھی ایک مستثنےٰ کارروائی متصور ہوتی تھی اور اُس کا کوئی ضروری تعلق اراضی کی مالگذاری کی تشخیص جدید کے ساتھ نہ سمجھا جاتا تھا جو افسران ان بندوبستوں کے مہتمم مقرر ہوئے تھے جو نفاذ قانون کے موقع پر شروع ہوئے ہوں ان کو ہدایت کی گئی تھی کہ صرف اُس اراضی کی ازسرنو پیمائش کریں جس کی نسبت پیمائش کرنے کی ضرورت صریح طور پر ثابت ہو جاوے۔ جہاں پُرانے شجرہ جات تصدیق پر مال کے کام کے لئے بالکل درست ثابت ہوں تو ان کو رکھ لیا جاوے اور آخری تاریخ تک درست کر لیا جاوے۔ امثلہ کی خاص نظر ثانی کا حکم نہیں ہوا تھا۔ اصول یہ مدنظر تھا کہ ضلع کا محکمہ مال چونکہ قانون گویان کے بڑھانے کی وجہ سے تقویت پذیر ہو گیا ہے اس سے کامل فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور بہت تھوڑے سے نئے عملہ کی تقرری کی اجازت دی گئی تھی۔ قدیمی تجویز کہ صاحب ڈپٹی کمشنر خود اپنے ضلع کی تشخیص ازسرنو کرے بعض حالتوں میں پھر دوبارہ اختیار کر لی گئی تھی اور منشا یہ تھا کہ تحصیلدار اپنی تحصیل کے بندوبست کے کام میں زیادہ تر حصہ لے[1]۔

ہدایات تشخیص ایکٹ کی دفعہ ۴۹ کے مطابق وسرکلر بندوبست مجریہ ۱۸۸۸ء

۸۲ - ساتھ ہی جو ہدایات تشخیص زیر دفعہ ۴۹۔ ایکٹ مال ۱۸۸۷ء ہوئیں انہوں نے اُن ہدایات کو جو ۱۸۷۲ء سے نافذ العمل تھیں منسوخ کر دیا (دیکھو ضمیمہ ۱) اور ایک سرکلر جاری ہوا جس کے رو سے ضابطہ تشخیص جدید اصول کے مطابق ہو گیا[2]۔ ضرورت یہ ظاہر کی گئی تھی کہ ایک وسیع اور سادہ قسم بندی اراضیات اور دیہات کی تفریق چکلہ جات تشخیص میں ہو جاوے۔ نمونہ بندوبست کے لئے آئندہ مہتمم بندوبست کا یہ کام تھا کہ وہ جدید رجسٹر ہائے مال پر حصر رکھے (دیکھو فقرہ ۸۰) اور خصوصاً اس سلسلہ وار اندراج اجناس پر جو ان میں ہو۔ وہ مفصل نقشہ جات جو اس وقت تک بندوبست کے لئے تیار کئے جاتے تھے ترک کر دئے گئے۔ خیال کیا گیا تھا کہ "مجوزہ شرح" ایسی ہونی چاہیئے جو وسیع اور صریح دلائل کے رو سے درست ہو جن سے کہ حکام مال کو اعتبار ہو جاوے اور زمیندار اپنی رضامندی ظاہر کر دیں۔ مختصر یہ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان رپورٹوں میں سادگی اور

[1] دیکھو کاغذات متعلقہ کانفرنس دربارہ تشخیص جدید مندرجہ کارروائی مال نمبر ۹ مورخہ ستمبر ۱۸۸۶ء +

[2] دیکھو فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۴۹ ۱۸۸۸ء اس سرکلر کے مطالعہ کرتے وقت یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ دو مختلف شخصوں کا کام ہے مسودہ کرنیل ویس صاحب کا تھا جس میں سر جیمس لائل بہادر نے بہت کچھ تغیر و تبدل کیا +

اختصار سے کام لیا جاوے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ وجوہات جو مجوزہ ریٹ کی تائید میں ہوں کافی طور پر بیان کردی جاویں۔ان امور تک جو جدید بندوبست کی بنیاد ہیں حتے الوسع براہ راست پہنچنا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو سکے بجز اُس صورت کے کہ جہاں تنقیحات متعلقہ نہایت ضروری ہوں اُن کے مفصل ذکر سے احتراز لازم ہے +

اگر عام قاعدہ لیا جاوے تو گورنمنٹ کا یہ منشا نہیں ہے کہ موجودہ ریٹوں میں کوئی اہم تغیر و تبدل کرے۔جہاں نمایاں گرانی قیمتوں میں ہو جائے یا جہاں ملحقہ اضلاع کے مروجہ ریٹوں کے مقابلہ میں غیر معمولی طور پر قیمتیں گھٹ جائیں یا جہاں جدید آبپاشی کے ذرائع کے باعث قطعہ اراضی کے حالات بالکل بدل جائیں۔وہاں وہ بڑھائے جا سکتے ہیں۔نیز یہ کم ہو سکتے ہیں جہاں کہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ وہ نصف محاصل خالص کے پیمانہ مقررہ سے زیادہ ہیں۔یا جہاں وہ ان حلقہ جات پر عائد کئے جاویں جہاں رقبہ کاشت بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔تو اس سے وہ فیصدی اوسط زیادتی کی نکلے جس کا لینا مناسب نہ ہو +

اس سرکار کے سودہ کے رو سے جو کرنیل ویس نے تیار کیا تھا تخمینہ پیداوار کو نمونہ تشخیص بنانے کا خیال بالکل ترک کر دیا گیا۔لیکن سر جیمس لائل صاحب نے اُس حد تک جانا مناسب نہ سمجھا اُنہوں نے یہ قرار دیا کہ افسران بندوبست ایک تخمینہ بناویں جس سے ظاہر ہو کہ اصل مالیت اس لگان کی کیا ہے۔جو بٹائی ادا کرنے والی رعیت تابع مرضی مالک۔ مالک زمین کو ایک اوسط سال میں اوسط کھاتہ پر جملہ اقسام کی اراضی کے لئے جو مختلف ریٹوں پر ہر ایک حلقہ میں لینی ضروری ہے ادا کرتی ہے +

صاحب موصوف نے یہ بھی قرار دیا کہ افسران بندوبست دو رپورٹیں داخل کریں۔ایک رپورٹ ابتدائی ہو جس میں نصف خالص محاصل کے مقررہ ریٹوں کی تفریق مقررہ نمونہ لگان میں کی گئی ہو۔اور ایک مزید رپورٹ جس میں اُس واقعی تشخیص کا ذکر ہو جس کا لگانا زیر تجویز تھا اور ریٹ ہائے مال بحالات پرباچھ کرنے کے لئے ایک عام پیمانہ منصور ہونے چاہئیں اس کے متعلق وہ لکھتے ہیں :-

"ابتدائی رپورٹ بالکل اصلی واقعات پر مبنی ہوگی۔نتائج کا اس میں کچھ لحاظ نہ ہوگا اور اس کو ابتدائی رپورٹ بر حلقہ ہائے تشخیص۔نرخ ہائے۔پیداوار۔شرح ہائے

لگان اور لگان اور نصف محاصل پختہ کہا جاویگا۔ جس وقت یہ رپورٹ صاحب
فنانشل کمشنر کے پاس آئے تو وہ اس پر غور کریں۔ کہ آیا مناسب تعداد حلقہ ہائے
تشخیص و اقسام اراضی پر عمل کیا گیا ہے اور کہ آیا پیداوار کے نرخ اور ریٹ اور ضبطی
ریٹ جو اختیار کئے گئے ہیں وہ قابل اعتراض تو نہیں۔ جو واقعات متعلق شرح لگان
مبنی بر رواج ہوں اور جو متعلق نقد لگان ہوں جو پابند مقابلہ ہے ان کو درست قبول
کر لینا چاہیئے۔ اور نصف محاصل پختہ کے ریٹ ہائے زمین کو جن کا قیاس سے اندازہ
لگایا گیا ہے مناسب تخمینہ ہائے مان لینا چاہیئے۔ جب اس رپورٹ پر صاحب
فنانشل کمشنر اپنی منظوری عطا فرماویں تو صاحب مہتمم بندوبست اصل کام
تشخیص بالتفصیل شروع کریگا۔ وہ ان مبنی پر قیاس پیمانہ ریٹ ہائے کو چند ایسے
دیہات پر بحساب اوسط ہر ایک حلقہ تشخیص میں عاید کریگا جن کی مقررہ پیمانہ سے کم
تشخیص کرنے کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے اور ایسے ریٹ قائم کریگا جو ہر ایک حلقہ
میں ایسے اوسط درجہ کے دیہات کی تشخیص کے لئے مناسب ہیں۔ اگر یہ ریٹ عام
دلائل کے باعث مبنی پر قیاس ریٹوں سے بہت کم ہوں تو اس کمی کی بابت اُس کو
اپنی رپورٹ تشخیص میں دلائل بیان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس طرح پر
ان ریٹوں کو ہر ایک حلقہ کے لئے آلہ تشخیص قرار دیکر اس کو لازم ہے کہ ہر ایک دیہ کا
معائنہ کرے اور اُس کی تشخیص کرے اور اپنے ریٹوں سے حسب حیثیت دیہ بیشی
یا کمی کرے۔ یعنی دیکھ لے کہ دیہ اوسط سے اوپر ہے یا نیچے۔ لیکن ہر ایک قسم کی
خاص حالتوں کو مثلاً عادات و حالات مالکان بمقابلہ یکدگر۔ منڈیوں کا قرب۔ وسائل
آمد و رفت۔ گذشتہ تشخیص ہائے کے برتہ۔ منافعہ چرائی۔ لکڑی کی فروخت۔ بچہ مویشی۔
گھی۔ میوہ جات وغیرہ کو مدنظر رکھے۔ اس کے بعد وہ ہر ایک حلقہ کی مجوزہ تشخیص
تمام جو ریٹ ہائے مال پر مبنی ہے اور مفصل تشخیص ہائے دیہ کی سرسری رپورٹ
برائے منظوری کریگا۔ یہ اُس کی رپورٹ تشخیص کہلائیگی۔ البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ
اس کی ریٹ ہائے مال سے اُس کی مجوزہ تشخیص ظاہر ہو۔ امر واقعہ یہ ہے عام طور پر
اگر وہ درست اور مناسب طور پر مرتب ہوں تو اوّل سے کچھ ، یزادہی ہی ظاہر ہونی چاہیئے"

۸۳ - اب یہ وقت آگیا کہ جس طرح پر کرنیل ویس نے بڑی تاکید سے زور دیا تھا پنجاب میں مال اور بندوبست کے ضابطے کی ترمیم کی تکمیل ہوگئی - لیکن خدا کو منظور نہ تھا کہ وہ اس جدید طریقہ انتظام کو عمل پذیر ہوتا دیکھیں - چنانچہ وہ اپریل ۱۸۸۹ء میں اس جہاں سے رحلت کر گئے ۔

> کرنیل ویس کی وفات ۱۸۸۹ء

۵ - پنجاب کے بندوبست ہائے کا پانچواں زمانہ ۱۸۸۹ء-۱۸۹۶ء

۸۴ - پانچویں زمانے کی نسبت جو ۱۸۸۹ء سے موجودہ وقت تک ہے - زیادہ تر وضاحت کی ضرورت نہیں - کیونکہ اس کتاب کا بہت سا حصہ موجودہ اصول اور ضابطہ بندوبست کی صراحت میں لکھا گیا ہے - اس عہد کو وہ زمانہ کہنا چاہئے کہ جس میں قدیم اصول تشخیص اور جدید ضابطہ زیر آزمائش رہا - ضابطے نے الواقعہ درست ظاہر ہؤا ہے گو بہتر ہوتا کہ قدیم طریقہ عمل سے جدید طریقہ عمل کے درمیان بتدریج رستہ بنایا جاتا - لیکن اگر ان خیالات سے جو مال اور بندوبست کے ضابطہ کے انقلاب کی بنیاد ہیں - اس قدر تعجیل کے ساتھ درست نتائج نکال لئے گئے ہیں تو اس کی وقعت میں کچھ فرق نہیں آیا - دربارہ بندوبست یہ کہنا درست ہے کہ اس زمانے کے مہتمان بندوبست کے رجسٹروں میں ایسی امداد موجود ہے جو ان کے ماسبق افسران کو نصیب نہیں ہوئی - اور سال بسال یہ امداد مفید تر ثابت ہوگی ۔

> پانچواں زمانہ از ۱۸۸۹ء-۱۸۹۶ء

۸۵ - امید تھی کہ بہت سی صورتوں میں پیمائش مکرر کی ضرورت نہ ہوگی اور کہ پرانے شجرہ ہائے کشت وار کی تصحیح مقابلتاً سہل کام ہو جائیگی غلط ثابت ہوئی اور جو قلیل عملہ ابتدا میں جدید بندوبست ہائے کے لئے تجویز کیا گیا تھا وہ ناکافی ثابت ہؤا - لیکن یاد رہے کہ اگرچہ یہ بندوبست ہائے زیادہ دیر تک رہے - اور ان پر زیادہ روپیہ صرف ہؤا - لیکن ان سے جمع کی بیشی بھی اس قدر ہوگئی کہ جس کی توقع نہ تھی - اور ساتھ ہی یہ بھی ہؤا کہ آیندہ مال کے کام کے لئے ایک بہتر بنیاد نئے طریق پر رکھی گئی جس کا سرسری کارروائی سے ہونا ناممکن تھا - ان بعض تغیرات پر جو سرکلر تشخیص ۱۸۸۰ء سے ظہور پذیر ہوئے تھے دوبارہ غور کرنا ضروری ہؤا ہے - بحساب اوسط ہر ایک کھاتہ کے تخمینہ پیداوار کا ملحقہ تشخیص کی کل پیداوار کے تخمینہ کی جگہ اختیار کرنا

> یہ امید کہ کام فوراً بہت سادہ اور سلیس ہو جائیگا پوری نہ ہوئی

اور ساتھ ہی اُس طریق کو بھی جس کی رو سے نصفی محاصل پختہ پیمانہ ریٹ ہائے و ریٹ ہائے مال کو علیحدہ علیحدہ رپورٹوں میں لیا جاتا تھا فوراً ترک کر دیا گیا - اس عہد کے شروع میں سر جیمس لائل صاحب نے نہری اراضی کی تشخیص میں ایک اہم ترمیم نافذ کی - اس کی رو سے مستقل پرتہ خوش حیثیتی بجائے پُرانے متغیر پرتہ خوش حیثیتی کے مقرر ہو گیا (دیکھو باب ۲۶) - ایک جدید مجموعہ ہدایات بندوبست کا گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۸۹۳ء میں منظور کیا تھا (دیکھو ضمیمہ نمبر ۱) +

عہدہ مہتمم کمشنر کا دوبارہ قائم ہونا

٨٦ - جدید انتظامات جو بندوبست کی نگرانی کے لئے سابقہ زمانے میں استعمال میں لائے گئے تھے مفید مطلب ثابت نہ ہوئے - اس لئے اب پھر عہدہ کمشنر بندوبست دوبارہ قائم کر دیا گیا ہے[1] +

---

[1] گزشتہ بندوبست ہائے کا تذکرہ ضمیمہ نمبر ۲ میں درج ہے +

ساتویں فصل

جبوب

جبوب کی قسم بندی

۸۷ - جبوب بارے میں یہ عنوان قائم ہو سکتے ہیں ٭

(الف) جبوب جو مالکان اراضی پر سرکار کی اجازت سے لگائے جائیں ٭

(ب) جبوب جو مالکان زمین ایک دوسرے پر مشترک اخراجات دیہ کے لئے لگاتے ہیں ٭

(ج) جبوب جو دیگر ساکنان دیہ مالکان اراضی کو ایک دیہ میں ادا کرتے ہیں ٭

پہلی دو قسمیں ایکٹ معاملہ زمین و ایکٹ دخل ریعتانہ میں بعنوان "کنکوٹ و جبوب" درج ہیں - اور ان کا بڑا فرق قسم سوم سے یہ ہے کہ "وہ ابتدا میں مالکان[1] اراضی کو دینے پڑتے ہیں - اگرچہ وہ اکثر اس لگان کی جزو ہوتے ہیں جو رعیت دخیلکار سے لیا جاتا ہے ٭

جبوب جو بروئے قانون عاید کئے گئے

۸۸ - جو جبوب بروئے قانون لگائے جائیں وہ یہ ہیں :-

(الف) جبوب ذیلداری (دفعہ ۲۸ (۲) ایکٹ معاملہ زمین) ٭

(ب) جبوب عہدہ داردیہی (دفعہ ۲۹ - ایکٹ معاملہ زمین) ٭

(ج) سالانہ لگان جو مالکان زمین پر نکاس کے اخراجات پورا کرنے کے لئے لگایا جاوے جس سے ان کی اراضی کی ترقی حیثیت ہو (دیکھو دفعہ ۵۹ - ایکٹ بابت ۱۸۷۳ء) ٭

(د) لوکل ریٹ یعنی محصول مختص المقام جو زیر دفعہ ۵ واجب الادا ہیں یا اور کوئی رسوم جو زیر دفعہ ۳۳ - ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۳ء عاید ہو سکتی ہو ٭

جبوب جن کی صریح اجازت قانوناً نہ ہو عاید نہیں ہو سکتے - خواہ وہ لوگ جن سے وہ

[1] دفعہ ۳ (۹)، ایکٹ ۱۷، ۱۸۸۷ء و ۴ (۲)، ایکٹ ۱۶، ۱۸۸۷ء ٭

لئے جاتے ہیں رضامند ہی کیوں نہ ہوں تاوقتیکہ پہلے گورنمنٹ ہند کی منظوری[1] حاصل نہ کی جاوے ✣

۸۹ - اب یہ دستور نہیں ہے کہ پنجاب میں ذیلدار کی فیس زمینداری سے بذریعہ جبوب وصول کی جاوے - اس خرچ کو اس طرح پورا کیا جاتا ہے کہ اس مطلب کے لئے ایک خاص مقدار مالگذاری کی علٰحدہ کردی جاتی ہے جو عموماً سو کے پیچھے ایک روپیہ مقرر ہوتی ہے - جبوب عہدہ داران دیہی میں - جبوب پٹواری اور نمبردار کا پچوترہ شامل ہے اور بعض اوقات جہاں اعلٰے نمبردار ہوتا ہے وہاں سو کے پیچھے ایک روپیہ کے مزید مطالبہ کا دستور ابھی تک منسوخ نہیں ہؤا - بجز خاص مستثنیات کے نمبردار کا پچوترہ جیساکہ نام سے ظاہر ہے - مالگذاری میں سے پانچ فیصدی ہوتا ہے - ابتدائی بندوبستوں میں جبوب پٹواری مالگذاری میں سے روپے میں دو پیسے تھے جو گویا ۳ ۱/۸ فیصدی مزید لگان ہے - اس کے علاوہ مالگذاری پر ۸ آنے فیصدی یا چار آنے فیصدی بابت سائر خرچ ہر پٹواری کے لئے لیا جاتا تھا - آج کل مال کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس قدر خفیف جبوب سے اس کا خرچ پورا نہیں ہوسکتا - لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے اس جبوب کو بڑھانا نہیں چاہئے - بروے دفعہ ۲۹ - ایکٹ مالہ زمین زیادہ سے زیادہ مقدار جبوب عہدہ دار دیہی کی سالانہ مالیت زمین پر جیساکہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء میں تعریف درج ہے (دیکھو مندرجہ ذیل فقرہ ۹۰) ۶ ۱/۴ فیصدی ہے جو اختیارات ایکٹ انہار کی دفعہ (۵۹) کے رو سے دئے گئے ہیں - اور جن کے رو سے اُن مالکان اراضی پر جبوب لگ سکتے ہیں - جو نالی ہائے نکاس وغیرہ کی تعمیر سے فائدہ اُٹھانا چاہیں - اُن سے نالی ہائے کا خرچ کلاً یا جزواً پورا کرنے کے لئے کچھ فائدہ آجتک نہیں اُٹھایا گیا ہے - صاحب مہتمم بندوبست کا اس قسم کے جبوب کی مقدار سے کچھ تعلق نہیں لیکن جائز ہے کہ وہ اس جبوب کی باچھ کھاتہ جات پُر کرے ✣

عہدہ داران جبوب دیہی وسالانہ خرچ نکاس

۹۰ - لوکل ریٹ ابتدا میں خفیف تھے - مگر اب یہ ایک بڑا بھاری بار ہوگئے ہیں اور اُن کو صاحب مہتمم بندوبست مقدار تشخیص کے مناسب تعین کرتے وقت نظرانداز نہیں کرسکتا[2] - ابتدائی بندوبستوں میں دستور تھا کہ مالگذاری پر ایک فیصدی جبوب

محصول مختص المقام

[1] گورنمنٹ ہند نمبر ۵ — ۹۴۷ مورخہ ۲۲ - اگست ۱۸۸۱ء دیکھو سرکلر فقرہ ۵۶۲ ✣

[2] دیکھو فقرہ ۳۶۵ ✣

سڑک عاید کرتے تھے[1]۔ اس کے بعد جبوب برائے تعلیم و جبوب برائے ڈاک بشرح یک فیصدی و ڈیڑھ فیصدی علے الترتیب زیادہ کئے گئے[2]۔ جس زمانے میں لارڈ میو صاحب بہادر کشور ہند کے نائب السلطنت تھے اُس زمانے میں یہ انتظام کیا گیا تھا کہ اخراجات صوبہ کے متعلق لوکل گورنمنٹوں کے اختیار وسیع کر دئے جاویں۔ لیکن مالی ضرورت نے گورنمنٹ ہند کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ ان لوکل گورنمنٹوں کو تفویضگیاں کرے جن کی اُس تخمینہ خرچ میں کمی ہوئی ہو۔ جو اُن محکمہ جات کے لئے قائم کیا گیا تھا جو اُن کی طرف منتقل کئے گئے تھے۔ اس کمی کو کسی نہ کسی طرح پورا کرنا ضروری تھا۔ اور اس دقت کو رفع کرنے کی یہ تجویز سوچی گئی کہ اراضی پر جبوب مختص المقام عاید کئے جائیں۔ چنانچہ اس نمونہ کے بموجب ایک مزید جبوب بڑھانے کی ضرورت دامنگیر ہوئی۔ یہ بروے ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۷۱ء سالانہ مالیت اراضی پر روپیہ پر دو پیسے سے زیادہ نہ تھا۔ سالانہ مالیت کی تعریف یہ تھی۔ "مالگذاری وقت کا جو کسی اراضی پر تشخیص ہو دو چند۔ خواہ یہ تشخیص قابل نفاذ ہو یا نہ ہو" (دیکھو دفعہ ۲) پس لوکل ریٹ مالگذاری پر ۱/۴ ۶ فیصدی کا ایک مزید بار تھا جو قحط بنگال میں سنہ ۱۸۷۴ء میں اور مدراس اور دیگر مقامات میں سنہ ۱۸۷۸ء میں نمودار ہوا اُس سے یہ اصول قائم کیا گیا کہ گورنمنٹ ہند کو لازم ہے کہ اپنی معمولی احتیاجوں کا اندازہ سال بسال کرتے وقت ان قحطوں کو اپنے حساب سے فروگذاشت نہ کردے جو اوقات معینہ[3] پر ہندوستان میں پڑتے ہیں"۔ اس مد کے لئے روپیہ فراہم کرنے کے واسطے مقامی جبوب بروے ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۸ء بجاے سالانہ مالیت پر ایک روپے کے پیچھے ۶ پائی کے آٹھ پائی کر دیا گیا تھا۔ یا یوں کہو کہ مالیہ پر بجاے ۱/۴ ۶ فیصدی کے ۱/۳ ۸ فیصدی لگایا گیا۔ اور تجارت پر لائسنس ٹکس لگایا گیا۔ مقامی جبوب کی دو پائیاں جو کل آمدنی کا ۱/۴ حصہ ہوا۔ لوکل گورنمنٹ کو دیدیا گیا تاکہ امدادی کام اور قحط کے روکنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچ جاوے۔ باقی کا اصراف ان ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا گیا تھا

---

[1] بورڈ انتظامیہ کا سرکار نمبر ۳۹۲ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۴۹ء ملاحظہ ہو۔ یہ جبوب اُس محنت کے عوض میں سمجھے جاتے تھے جو ہندوستان کے مستقل دستور کے مطابق زمینداروں کو مہیا کرنی پڑتی تھی۔ تاکہ ان کی محال کی سڑکیں ٹھیک حالت میں رہیں (رکسٹ صاحب کا دستور العمل مال صفحہ ۱۰۳) ٭

[2] پنجاب گورنمنٹ نمبری ۸۰۶ مورخہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء میں یہ حکم درج تھا کہ جہاں بالفعل جبوب ڈاک عاید نہ ہو وہاں بندوبست کے وقت اُس کو لگا دینا چاہئے ٭

[3] اغراض و وجوہات کی فہرست منسلکہ بل ملاحظہ ہو اور ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۸ء کے مقدمہ کا مقابلہ کرو ٭

جو بروئے ایکٹ نمبر ۰ ۲ بابت ۱۸۵۸ء قائم ہوئی تھیں ۔

۹۱ - جبکہ نہری اراضیات میں اس حالت میں جبکہ آبپاشی نہ ہوئی ہو۔ تشخیص کی تجویز اور اُس پر شرح خوش حیثیتی کی ایزادی اُن اضلاع میں نافذ العمل ایکٹ ۲۰ بابت ۱۸۸۲ء کی گئی۔ جن کی نہر باری وہ آب سے آبپاشی ہوتی تھی۔ اُس وقت جملہ جبوب معاملہ خوش حیثیتی پر لگائے جاتے تھے۔ لیکن جب یہ دستور ایکٹ انہار ۸ بابت ۱۸۷۳ء میں محصول مالک کے نام سے تسلیم کیا گیا اور ان اضلاع میں اختیار کیا گیا جن میں سے مغربی نہر جمن گزرتی تھی۔ تو یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا اس جدید محصول کی آمدنی مالگذاری ہو سکتی ہے یا نہیں ۔ گورنمنٹ ہند نے قرار دیا کہ وہ مالگذاری نہیں ہے اور کہ قانون کو ترمیم کئے بغیر کوئی جبوب بہ حیثیت مزید اُس پر عاید نہیں ہو سکتا۔ جب ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۱۸۸۳ء نافذ ہوا تو سالانہ مالیت کی تعریف کی ترمیم کا موقعہ ہاتھ آگیا۔ بدیں استقرار کہ اصطلاح سے مراد دوچند مالگذاری ہے یا جن رقبہ جات میں خوش حیثیتی یا محصول مالک کا طریقہ رائج ہے وہاں اس رقم کا دوچند جو مالگذاری اور محصول مالک سے مرکب ہو[1]۔ ساتھ ہی یہ انتظام ہوا کہ جبوب سڑک و تعلیم و ڈاک بھی مقامی جبوب میں داخل کروئے جائیں اور آخر الذکر کی قانونی حد سالانہ مالیت پر ۱/۴ ۶ فیصدی مقرر کردی گئی جو مساوی ہے مالگذاری اور جبوب مالکان پر ۱/۲ ۱۲ فیصدی کے۔ یا یوں کہو کہ ۱/۲ ۱۲ فیصدی مقامی جبوب اور خفیف جبوب کے مجموعے سے زائد ہے۔ لیکن جب مجلس واضعان آئین وقوانین میں اس مسودے پر بحث ہوئی تو آنریبل مسٹر بارکلی نے جن کے بہ حیثیت ممبر یہ کام سپرد تھا۔ بیان کیا کہ "زیادہ سے زیادہ حد ایک آنہ اس لئے قرار دی گئی ہے۔ کہ ایک تو یہ سادہ ہے اور ساتھ ہی اس لحاظ سے کہ۔ بعض اضلاع میں جہاں مالگذاری کم ہے اور اُس کی تشخیص نرم ہوئی ہے۔ یہ مفید ثابت ہوگا کہ شرح کو بڑھانے کا اختیار حاصل ہو۔ تاکہ سرمایہ ایسے مقاصد کے لئے بہم پہنچ جائے جو صریح طور پر قرب وجوار کے استفادہ کے لئے ہوں بعض اور مقامات میں اس شرح کی کچھ تخفیف مناسب

[1] پوری تعریف کے لئے دفعہ ۳ (۴) ایکٹ مذکور ملاحظہ ہو۔

ہوسکتی ہے"۔

جو اختیار اراضی پر واقعی بار بڑھانے کا دیا گیا تھا وہ عمل میں نہیں لایا گیا اور جس شرح فیصدی پر تقریباً ہر جگہ پنجاب میں جبوب مقامی عاید ہوتا ہے وہ مبلغ صہ ۴ پائی فیصدی سالانہ مالیت پر ہے اور یہ جبوب مختص المقام جو بروے ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۷۸ء جائز قرار دیا گیا اور تین خفیف جبوب ہاے کے مجموعے سے کمتر ہے[۱]۔

۹۲ - جبوب ملبہ اپنی خاصیت میں دیگر ریٹ وجبوب متذکرہ بالا سے بالکل مختلف ہے۔ اس کی تعداد اور اصراف ایسے معاملات ہیں۔ جس سے گورنمنٹ کو براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ یہ جبوب دیہی بموجب اس تعریف کی ہے جو ریکٹ معاملہ زمین اور دخل رعیتانہ میں دی گئی ہے۔ لیکن اُس کو ریٹ اور جبوب میں اس لئے شمار کیا گیا ہے کہ رعیت دخیلکار جو قابض اراضی بہ ادائگی لگان و مالگذاری ہے۔ وہ عموماً ملبہ کے لئے کچھ رقم ادا کرتی ہے۔ یہ وہ سرمایہ ہے جس میں مشترک آمدنی ساکنان دیہ کے جملہ ذرائعہ سے دی جاتی ہے اور جس میں سے سب کے مشترک اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ یہ آخرالذکر امور یعنی اخراجات یہ ہیں۔ مثلاً پیمائش کے نشانات یا بُرجیوں کی تعمیر۔ وہ فیس جو بقایا کی ادائگی کے لئے وارنٹ جاری ہونے پر واجب الادا ہوجاتی ہے۔ اخراجات نمبرداروں کے جو اس وقت کرنے پڑتے ہیں۔ جب وہ تحصیل میں معاملہ داخل کرنے جاتے ہیں۔ اُن مسافروں کی دعوت کا خرچ جو گاؤں کے قیامگاہ میں اتفاقیہ گزرتے ہوئے ٹھیر جاتے ہیں اور نذر و نیاز جو کبھی کبھی خانقاہوں یا بزرگوں کو دی جاتی ہیں[۲]۔

ایک وقت ایسا تھا کہ ملبہ کا حساب بھی پٹواری کا فرض سمجھا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات لوگوں پر چھوڑ دینی چاہیئے کہ وہ جیسا مناسب سمجھیں کرلیں۔ رسیدات اور ادائگیاں

جبوب ملبہ

---

[۱] ایک ہندو مسلمان گاؤں کے اصلی ملبہ کے دلچسپ حالات کے لئے میک ناکی صاحب کی رپورٹ بندوبست دہلی کا ضمیمہ ۱۷ - دیکھو۔

[۲] اردو دستور الاصول پٹواریاں مطبوعہ ۱۸۷۶ء کا فقرہ ۵۱ دیکھو۔

عموماً گاؤں کے بنئے دُوکاندار کی بہی میں درج ہوتی ہیں اور خرچ کا منتظم نمبردار ہوتا ہے۔ لیکن واجب العرض وبہ میں ہر ایک زمیندار کا یہ حق قلمبند ہوتا ہے کہ اس سرمایہ کا حساب طلب کرے۔ یہ سرمایہ اس طرح پر فراہم ہوتا ہے کہ جس قدر رقم کی ضرورت ہو وہ بحصہ مساوی ہر ایک زمیندار کو ایک مقررہ وقت پر دینی پڑتی ہے۔ اس کو کچّا ملبہ کہتے ہیں۔ دیگر صورتیں یہ ہیں کہ مقررہ فیصدی شرح مالگذاری پر لی جاتی ہے۔ اس کو پکّا ملبہ کہا جاتا ہے ٭

اوّل الذکر تجویز ایک قسم کی روک اُس خفیف خیانت کی ہے جو نمبردار کر سکتے ہیں اور اس لئے اگر لوگ اُس کو جاری رکھنا چاہیں تو منسوخ نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ بے شک اس صورت میں دقّت پیدا کرتی ہے۔ جبکہ اراضی کا بہت سا حصہ ایسے مشتریاں اور مرتہناں کے قبضہ میں چلا گیا ہو جو گاؤں میں نہیں رہتے۔ اور اگر اُن سے یہ مقررہ رقم مالگذاری اور حبوب کے ساتھ بذریعہ نمبردار وصول کی جاوے تو اس کی ادائگی کو ٹال سکتے ہیں۔ چند احکام ملبہ کے متعلق صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے سنہ ۱۸۶۰ء میں اپنے کتابی سرکلر نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۰ء میں جاری کئے تھے۔ لیکن ان کی بڑی احتیاط کے ساتھ پابندی کرنی لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اب یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسے معاملہ میں جہاں تک ممکن ہو سکے کم مداخلت کی جاوے[1]۔ یہ فرض کر لینا درست نہ ہوگا جیسا کہ ان احکام میں کیا گیا ہے کہ جو تناسب حبوب ملبہ کو مالگذاری سے ہے وہ بڑے دیہات میں کمتر سے کمتر ہوگا۔ انہیں بڑے دیہات میں مہمان نوازی پر بہت صرف آتا ہے۔ ضروریات کا حصر کئی باتوں پر ہے۔ مثلاً دیگر آمدنی کی تعداد جس میں سب شامل ہوں وحیثیت محال وغیرہ ٭

رواج متعلقہ ملبہ واجب العرض میں قلمبند ہو

۹۳ - مہتمم بندوبست کو چاہیئے کہ وہ واجب العرض میں موجودہ رواج متعلقہ ملبہ درج کر دے یا اگر اس سے ناراضگی پیدا ہو اور عام خواہش ہو کہ وہ رواج تبدیل کیا جاوے تو وہ لوگوں کو امداد دیوے کہ آئندہ کے

---

[1] دیکھو فقرہ ۹۶ (زیرین) ٭

لئے عمدہ انتظام کیا جاوے ۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو یہ مداخلت بہت ہی محدود قسم کی ہونی چاہیے اور اس میں تحکمانہ نہیں بلکہ دوستانہ طرز اختیار کرنی چاہئے ۔

۹۴ ۔ جملہ جبوب ہائے جن کا اوپر تذکرہ آچکا ہے اس قسم کے مواخذہ ہیں جن کے ذمہ دار مالکان اراضی ہیں ۔ لیکن ایک اور قسم بھی جبوب کی ہے جو خود مالکان اراضی بعض اوقات دیگر باشندگان دیہہ سے یا بعض خاص جماعت باشندگان سے یا ان لوگوں سے جو اراضی دیہہ استعمال کریں وصول کرتے ہیں ۔ یہ جبوب ایکٹ معاملہ زمین میں جبوب دیہی کہلاتے ہیں ۔ سہولت تو اس میں ہے کہ ان کا ذکر بھی اسی فصل میں آجائے ۔ لیکن اگر موقع اور محل مدنظر رکھا جاوے تو ان کا ذکر دوسری فصل میں ہونا چاہئے ۔ جس میں حقوق مالکان اراضی کا ذکر ہے ۔ فقرۂ تعیری کے روسے جبوب دیہی میں "ہر ایک جبوب ۔ امداد ۔ یا رقم جو بموجب دستور کسی محال سے وصول ہو سکتی ہے شامل ہے اور یہ نہ تو ایک ادائگی برائے استعمال ذاتی جائداد یا برائے ذاتی خدمت ہے اور نہ کسی قانون کے مطابق یا اُس کے روسے جو اس وقت نافذ العمل ہو عاید ہوئی ہے"۔ اور دفعہ ۱۴۵ (۴) اور (۵) میں لکھا گیا ہے کہ معلے القاب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل لوکل گورنمنٹ کے استصواب پر بدیں مونہ استقرار یہ حکم صادر کر سکتے ہیں کہ آیا کوئی جبوب امداد یا رقم جو کسی محال پر لگائی گئی ہے جبوب دیہی ہے یا نہیں ۔ اور یہ حکم کسی عدالت میں قابل اعتراض نہ ہوگا ۔ جبوب ہائے دیہی فی الحقیقت اگر ان کی اصلیت دیکھی جاوے ۔ اس قسم کے لگان ہیں جو مالکان اراضی کو واجب الوصول تھے جن کا حال ہم ابتدائی طرز معاشرت میں دیکھتے ہیں ۔ یعنی اُن ابتدائی سوسائیٹیوں میں جن میں بعض خاص لوگ یا جماعتیں دیگر لوگوں یا جماعتوں کی حفاظت کی دست نگر ہوتی تھیں ۔ اگر ان کی اصل ماہیت دیکھی جائے تو وہ ویسی ہی جائدادیں ہیں جیسی کہ دیگر آمدنی جو اراضی سے براہ راست حاصل ہو سکتی ہے ۔ مشہور امثال اس کی کوڈھے کمینی یعنی جبوب چولہا ہے جو مشرقی پنجاب میں رائج ہے اور حق بوہا یعنی جبوب در جو مغربی اضلاع پنجاب میں رائج ہے اور نیز کہبانہ ۔ احتراقی یا محترفہ جو کاریگر یا ارباب صنعت اس دیہہ

---

[۱] پنجاب گورنمنٹ نمبری ۱۹۴ مورخہ ۱۸ ۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء ۔

کے مالکان کو ادا کرتے ہیں - جس میں وہ کاروبار کرتے ہوں - وصٔرت یا رسوم وزن کشی جو پیداوار دیہ کی فروخت پر لگتی ہے اور فیس جو بوقت شادی لی جاتی ہے اور جس کے کئی نام ہیں - مثلاً بیچ بکری - تھانہ پٹی وغیرہ +

۹۵ - قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء کے روسے صاحب مہتمم بندوبست کو واجب العرض میں اس حبوب کا ذکر کرنا پڑتا تھا جو مالکان اراضی کو غیر زراعت پیشہ لوگ یا کاشتکار ادا کرتے تھے - موجودہ ایکٹ معاملہ زمین (ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء) کی دفعہ ۴۵ میں لکھا ہے :- کہ

حبوب دیہی متعلق منشائے قانون

(۱) مفصلہ ذیل اوقات میں سے کسی ایک وقت پر یعنی

(الف) جبکہ مثل حقیت مرتب ہو رہی ہو یا محال میں اس کی نظر ثانی ہو رہی ہو -

(ب) جبکہ حدود مقامی کی جس میں کوئی محال یا اراضی واقع ہے - عام طور پر مکرر تشخیص ہو رہی ہے اور پیشتر اس کے کہ وہ تشخیص منظور ہو گئی ہے -

(ج) کسی اور وقت بموجب ایک حکم کے جو کسی محال کے متعلق لوکل گورنمنٹ نے صادر کیا ہو اور صدور حکم سے پہلے معلے القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے منظوری حاصل کر لی ہو -

ایک افسر مال کو لازم ہے کہ فہرست حبوب ہائے دیہی اگر کوئی ہے تیار کرے - یعنی حبوب ہائے دیہی جو ایسی اراضی یا محال پر لگائے گئے ہیں جن کو عام طور پر یا خاص طور پر لوکل گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے یا جس کے متعلق اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے بروے فیصلہ عدالت حق قائم ہو چکا ہے -

(۲) جب کہ ایک فہرست کسی ایک جائداد یا محال کی بابت حسب ہدایت ضمن (۱) تیار ہو جاوے تو جو حبوب دیہی اس فہرست میں شامل نہ ہوں کسی

---

[1] حبوب دیہہ مروجہ شاہ پور کا ایک دلچسپ ذکر پنجاب کی ذیر امداد مال نمبری ۵ - ۲ - ۲۴ مئورخہ اکتوبر ۱۸۹۳ء میں ملیگا - اور وصٔرت کا عمدہ بیان اوڈائر صاحب کی رپورٹ بندوبست گوجرانوالہ میں کے فقرہ ۸۶ میں درج ہے +

عدالت میں بذریعہ نالش قابل وصول نہ ہوگا۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی مندرجہ فہرست جبوب دیہی کی فراہمی کے متعلق ایسی شرائط (دربارہ پولیس یا دیگر عملہ جو گاؤں کی منڈی یا میلہ کے لئے درکار ہو جس کے لئے یہ جبوب مطلوب ہے) مقرر کرے جو وہ مناسب سمجھے۔

یہ احکام قانون مال سے نقل کئے گئے ہیں جو ممالک مغربی و شمالی میں نافذ العمل[1] ہے۔ لیکن یہ اصول غلط ثابت ہؤا تھا کہ ایک ایسے حق کا استعمال اُس اختیار پر منحصر ہے۔ جس سے انتظامی فعل ایک خاص مثل کی تیاری کے متعلق عمل میں لایا گیا ہو اور اسلئے دوسرا فقرہ دفعہ ۱۴۵ کا بروئے دفعہ ۳۔ ایکٹ ۷، ۱۸۹۶ء منسوخ کردیا گیا۔ یہاں تک زیر دفعہ ۱۴۵ (۳) کوئی کارروائی نہیں کی گئی +

۹۶ ۔گورنمنٹ کے اصول کا آخری استقرار دربارہ ملبہ و جبوب دیہی پنجاب گورنمنٹ کی تحریر نمبر ۱۹۶ مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء میں درج ہے۔ اس چھٹی میں سر ڈنیز فٹنز پٹرک نے اُن خیالات سے بالکل اتفاق کیا ہے جو شمولہ فقرہ خط میں جو مسٹر ایبٹسن نے بحیثیت کمشنر راولپنڈی لکھا تھا اور جو اس تجویز کے متعلق تھا جس کے رو سے بعض جبوب دیہی کی منسوخی مطلوب تھی اور جس کے رو سے اس اختیار سے فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے جو بروے دفعہ ۱۴۵ (۳) ایکٹ حق معاملہ زمین حاصل ہؤا تھا۔ تاکہ اُن جبوب ملبے کے خرچ کے قاعدے بنائے جائیں۔ جن کے لگانے کی بروے قانون اجازت تھی اور جن میں ملبہ بھی شامل تھا۔ وہ فقرہ یہ ہے:۔

جبوب دیہی کی نسبت گورنمنٹ کی موجودہ مصلحت ملکی

"مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے کہ ایسے معاملہ کی نسبت اب وہ وقت آگیا ہے کہ پنجاب میں انتظام دیہہ بجائے مبہم رواج پر چھوڑے جانے کے قاعدے اور قانون کے رو سے کیا جاوے۔ مجھ کو اس فقرہ سے بھی اتفاق نہیں ہے کہ لازمی طور پر یہ طریق

[1] دفعہ ۶۶۔ ایکٹ ۱۹، ۱۸۷۳ء جیسی کہ اس کی ترمیم دفعہ ۸۔ ایکٹ ۹، ۱۸۷۹ء سے ہوئے۔ خاص کر ہدایت برائے افسران بندوبست (مطبوعہ ۱۸۸۵ء) کے فقرہ ۱۴۲-۱۴۳ اور ریگولیشن ۱۲/۷، ۱۸۸۷ء کا فقرہ ۹ (۱) +

قابل اعتراض سمجھا جائے جس سے ایک جماعت رعیت کو دوسری جماعت پر اُن کے ذاتی فائدے کے لئے ٹکس لگانے کی اجازت دی جاوے۔ جہاں ہم قواعد بناتے ہیں ہم فوراً اختیارات محدود کر دیتے ہیں۔ ہمارا وہی طریقہ عمل اب دن بدن معدوم ہوتا جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک وہ نوبت نہیں پہنچی کہ ہم اس کو جو ایک وقت میں پنجاب کی سوسائٹیوں کا ایک بیش قیمت خاصہ تھا ایسا گیا گزرا سمجھیں کہ اس کے سرسبز ہونے کی کوئی امید نہ ہو۔ مالکان اراضی کا دیگر باشندگان دیہ پر ایک خفیف سا ٹکس لگانا اور نمبردار دیہ کو آمدنی و خرچ کا وسیع اختیار دینا یہ دو ایسی باتیں ہیں کہ جو مدت سے اُسی صورت میں چلی آتی ہیں اور جن میں ابھی تک فرق نہیں آیا۔ یہ مغربی جوش جو اس قدر تعجیل کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ان کو ہر روز نیست و نابود کرنے کی دھمکی دے رہا ہے اور غالباً ضرور ایک دن اُن پر غالب آجائیگا۔ لیکن ہمیں کوئی فعل ایسا نہیں کرنا چاہیئے جس سے یہ بات کل کی ہوتی ہوئی آج ہی ہو جاوے۔ مزید برآں میرا یہ خیال ہے کہ ہماری مداخلت مؤثر اور مبنی بر دانائی نہ ہوگی۔ یہ جو ب معلومہ کئی نسلوں سے دیہات میں وصول کئے جاتے ہیں اور اب لوگ اُن کے عادی ہو گئے ہیں۔ ہر ایک دیہ میں ایک تقسیم بروے رواج پیدا ہو گئی ہے جس کے روسے بعض اخراجات جن میں سب شامل ہوتے ہیں۔ سب کی مشمولہ آمدنی کی بعض رقوم سے پورے کئے جاتے ہیں۔ یہ سپردگی آمدنی ایک گاؤں میں دوسرے گاؤں سے مختلف ہے۔ یہ اکثر مقامی خصوصیتوں کے بموجب اور ان پر مبنی ہوتی ہیں۔ اور اُس کو ہمیشہ باشندگان دیہ خوب سمجھتے ہیں اور اُس کو منظور کر لیتے ہیں میں اس تجویز کے متعلق سب جگہ یکساں برتاؤ عمل میں لانے کا مخالف ہوں۔ ہم واقعات سے کماحقہٗ آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اس طرح کے عمل سے ہم ایک قدیمی رسم و رواج کو تہ و بالا کر دینگے۔ لوگوں کی دل آزاری کرینگے۔ اُن کے اطمینان میں فرق لائینگے اور مقدمہ بازی کی گرم بازاری ہو جائیگی اور بجائے فائدہ پہنچانے کے غایت درجہ کا نقصان دینگے"۔

۹۷۔ جہاں متذکرہ بالا اقسام کے جبوب جاگیردار وصول کرتے ہیں۔ وہاں ان باتوں

جبوب جو جاگیردار وصول کرتے ہیں

باتوں کے لحاظ نہیں کیا جاسکتا۔ ٹھیک ٹھیک طور پر دیکھا جائے تو جہاں جاگیردار کا بڑا فائق حق مالکانہ ہو وہاں اس کا حق جبوب لگانے کا مانا جاسکتا ہے۔ یعنی قابل تسلیم ہے۔ اگر ایسے غیر فیصلہ شدہ مقدمات ہیں تو بہت کم ہیں۔ اس سوال کا تصفیہ سالہائے حال میں کانگڑہ کی جاگیرہا و جاگیر خاں کھٹک واقعہ کوہاٹ کے بندوبست کے ہمراہ تصفیہ ہو گیا ہے[1] +

[1] پنجاب گورنمنٹ کی روئداد مال نمبری ۱-۱۲ مورخہ جنوری ۱۸۹۲ء و نمبری ۱۹-۳۱ مورخہ مارچ ۱۸۹۳ء و سرحد ریاست غیر کی کارروائی نمبری ۲۶-۲۷ (الف) مورخہ مارچ ۱۸۹۶ء و نمبری ۹۷-۱۰۲ مورخہ جنوری ۱۸۹۹ء ملاحظہ ہوں +

باب دوم - امثلۂ حقیّت

آٹھویں فصل

حقیّتیں و حقوق مالکان اراضی

> بندوبست کے وقت اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہئے کہ مالگذاری کی ادائیگی کا کون ذمہ دار ہے

۹۸ - وہ بندوبست جس میں صرف واجب الادا مالگذاری کی تشخیص ہو - اور جس میں یہ درج نہ ہو کہ کون اس مالگذاری کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے صریحاً ایک ناقص کارروائی ہوگی - یہ امر ضروری ہے - کہ صاحب مہتمم بندوبست ایک نقشہ اُن اشخاص کا تیار کرے جو ادائیگی محاصل سرکار کا اقرار کرتے ہیں اور تجربہ سے یہ بھی مناسب ثابت ہؤا ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست کو اس امر کی تشخیص کا اختیار دیا جائے کہ مختلف اشخاص کے اراضی میں کیا حقوق ہیں ؞

> مالکان اراضی کو براہ راست ادائیگی مالگذاری کا ذمہ دار بنانے کے فوائد -

۹۹ - تمام حالات میں وہ اشخاص جن کو سرکار کو پیداوار اراضی کا حصہ دینا چاہئے ظاہراً وہ ہیں جن کو بلا شرکت غیرے حق حاصل ہے کہ اراضی کی خود کاشت کریں اور فصل درو کریں یا اراضی اوروں کو برائے کاشت دیں - اور ادائیگی مالگذاری کے لئے اجازت پانے کے قدرتاً معنی یہ ہیں کہ تعہد کرنے والے کو اختیار ہوگا کہ کاشت اراضی کا انتظام کرے اور جب تعہد کرنے والا - اور قابض حقوق مختلف اشخاص ہوں تو میلان من جانب اول الذکر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ آخر الذکر کے حقوق پر دست درازی کرتا ہے اور آخرکار اُن کو بالکل معدوم کر دیتا ہے - پس ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۶۱ کے رُو سے بجا طور پر اس امر کا استقرار ہؤا ہے

کہ مالکان اراضی مالگذاری اراضی کے ذمہ وار ہو گئے ÷

۱۰۰ - پس یہ دریافت کرنا ضروری ہو گیا کہ کون لوگ ایسے مستقل حقوق پر قابض ہیں کہ جن کو تعہد کرنے کا حق حاصل ہے ۔ مغربی اصطلاح میں ایسے اشخاص کو اراضی میں حق مالکانہ حاصل تھا ۔ جب مطالبہ سرکار کی محدودی اور انعقاد انتظام سے اراضی میں حقوق ایسے قیمتی ہو گئے کہ اُن کی خواہش لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی تو امن اور سرسبزی مُلک کے لئے یہ ضروری ہو گیا ۔ کہ اُن کی تشریح کی جاوے ÷

اراضی میں حقوق کی صحیح تشخیص کی ضرورت

۱۰۱ - ایسے معاملات کا تصفیہ عدالت ہائے دیوانی کے فیصلہ پر چھوڑا گیا تھا ۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ تجویز ناقص ہے ۔ عدالتہائے دیوانی کو وہ علم نہیں ہوتا جو حقوق اراضی کے اُلجھے ہوئے رشتہ یعنی تاگے کے سلجھانے کے لئے درکار ہے ۔ کیونکہ حقوق اراضی کی اکثر غلط تشریح کی جاتی ہے اور ظاہرہ وہ نقیض معلوم ہوتے ہیں ۔ اِس لئے اس بارہ میں عدالتہائے دیوانی قانون اہل ہنود اور شرع محمدی کے مجموعوں سے یا قانون مرتب کردہ سرکار انگلشیہ سے بہت ہی کم مدد لے سکتے ہیں ۔ مزید براں عدالتہائے دیوانی صرف اس وقت مقدمات میں مداخلت کر سکتی ہیں جب کہ کوئی مقدمہ برپا ہو اس بارہ میں مطلب یہ تھا کہ قطعی تشخیص اور فیصلہ اُن حقوق کا ہو جائے جو ہر ایک دیہ کے ہر ایک کھیت میں حاصل ہیں ÷

اس بات کا تصفیہ بذریعہ عدالتہائے دیوانی تجربہ سے ناقص ثابت ہوا

۱۰۲ - جو فیصلہ ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۲۲ء میں درج تھا ۔ کہ یہ کام پہلی حالت میں اُن افسران کے سپرد ہونا چاہئے ۔ جو شخص مالگذاری میں مشغول ہوں مدبرانہ تھا ۔ لیکن اس میں خطرہ بھی تھا ۔ اگر عدالتوں کا عمل ایسا ہوتا کہ جس میں بہت دیر لگتی تھی ۔ تو صاحب مہتمم بندوبست کا عمل بھی بہت ہی سرسری ہوتا تھا ۔ شخصی خواص طبیعت اور قیاسی دلائل اس امر کی بابت جو کہ مُلک کے لئے کیا امور بہت مفید ہیں ۔ اکثر لوگوں کو مجبور کر دیتی تھیں کہ وہ ایک جماعت کو بڑھانے اور دوسری کو گھٹانے کے لئے اُن حقوق کی جن کو وہ پُرانا یا مضر سمجھتے تھے یا تو کچھ پروا نہیں کرتے تھے یا ان میں بہت کاٹ چھانٹ کر دیتے قدیمی خاندانوں اور قوموں سے ہمدردی کا خیال جو سلطنت انگلشیہ کے زمانہ سے پہلے مُلکی

صاحب مہتمم بندوبست کا کام

وسوشل انقلاب سے تباہ ہوگئی تھیں۔ ایک شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا کرتا تھا کہ مرجھائے ہوئے حقوق کو سر سبز کرنے کی کوشش کرے۔ اور کاشتکاران اراضی کے ساتھ حمایت کرے دوسرے شخص کو اس بات کا خواہاں بنا دیتے تھے۔ کہ اُن حقوق کا جو ابھی تک معدوم نہیں ہونے پائے تھے عدم وجود برابر سمجھے † ✣

تمام حقوق اراضی اور تمام جماعتہائے دیہ کی رسوم۔ رواج اور فرائض کا قلمبند کرنا قرین مصلحت ہے۔

۱۰۳- بہت جلد واضح ہوگیا کہ حق دخل کھاتہ اراضی بعض اوقات بہت پیچ دار ہوتا ہے اور کہ حق مالکانہ سالم طور پر ایک واحد شخص کے قبضہ میں یا کل باشندگانِ دیہ کے قبضہ مشترکہ میں نہ ہوتا تھا بلکہ ٹکڑے ہوکر دو یا دو سے زیادہ شخصوں کے قبضہ میں ہوتا تھا۔ جن کے حقوق ایسے نہ ہوتے تھے کہ اُن کو کامل ملکیت کہا جاوے۔ حقیت اراضی جس کے ذیل میں حق مالکانہ کی تقسیم کی گئی ہے آگے چل کر بیان کی جاویگی۔ یہاں اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ ابتدا میں صرف تین قسمیں تسلیم کی گئی تھیں یعنی اعلےٰ مالکانِ اراضی یا تعلقداران۔ ادنےٰ مالکانِ اراضی یا ادنےٰ مزارعانِ موروثی۔ ان تینوں اقسام کے اراضی میں مستقل حقوق تھے جن کی مثل کا مرتب ہونا ضروری تھا۔ مسل میں مفصلہ ذیل باتیں درج کرکے اس کو مکمل کیا گیا تھا۔ اُن کھیتوں کو علیحدہ کھاتوں میں دکھایا گیا تھا جن پر ہر ایک مزارعہ تابع مرضی مالک مالک اراضی کے ماتحت قابض تھا اور ہر ایک صورت میں درج کردیا گیا تھا کہ کیا لگان وہ ادا کرتے ہیں۔ اور ایک علیحدہ نقشہ بنایا گیا جس میں وسیع معنوں میں کل ساکنانِ دیہ کے جن میں مالکان اراضی - موروثی مزارعان - مزارعانِ تابع مرضی مالک۔ دوکاندار اور کمین لوگ شامل تھے رسمی حقوق اور ذمہ داریوں کی تفصیل اور صراحت تھی ✣

پہلے قانونی بندوبست میں ترتیب مثل نہایت ضروری ہے۔

۱۰۴- پنجاب کے پہلے قانونی بندوبست میں مثل حقیت کی ترتیب تشخیص سے بڑھ کر ضروری امر تھا اس اول الذکر کارروائی کا نتیجہ مستقل اور بجملہ عملی کاموں کے لئے قطعی تھا اور دوسری کا نتیجہ عارضی اور ایسا تھا جس میں اصلاح ہو سکتی تھی ✣

† دیکھو فقرہ ۲۶۰ برانڈرتھ صاحب کی رپورٹ بندوبست جہلم کا اور فقرہ ۳۳ کرنیل لیک صاحب کے ریویو کا جو انھوں نے کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی پر کیا ہے ✣

۱۰۵ - جوجوڈیشل اختیارات مہتمان بندوبست کوحقوق اراضی کی تشخیص کے لئے

پہلے مہتمان بندوبست کو پنجاب میں مقدمہ اراضی میں بڑے وسیع اختیارات دیئے گئے تھے -

دیئے گئے تھے وہ بہت وسیع تھے - دراصل جو اصول اختیار کیا گیا وہ یہ تھا کہ اُن کو کامل اختیارات مقدمات اراضی میں دیئے جائیں - اور یہ بھی اختیار تھا کہ حقوق اراضی کے بارے میں آخری فیصلہ کو قانونی بندوبست تک ملتوی رکھیں ٭

اس بارہ میں احکام ضمیمہ نمبر ۲ میں درج ہیں - ان کا عملی اثر یہ ہوا - کہ جب کارروائی بندوبست ختم ہوئی تو اندراج مثل حقیت دربارہ حقوق جملہ مردمان جن کو اراضی میں مستقل حق حاصل تھا قطعی اور آخری ہوگئی ٭

۱۰۶ - جو کام پہلے مہتمان بندوبست کو تشخیص و تجویز حق کے متعلق کرنا تھا - وہ آسان نہ

الحاق کے وقت اراضی میں حقوق کی مشتبہ حالت -

تھا - حقوق اراضی بہت مبہم اور مشکوک حالت میں تھے لیکن یہ فرض کرلینا غلطی ہے کہ ملکیت اراضی یا تو سلطنت انگلشیہ کی پیدا کردہ ہے یا اگر اس کا پہلے وجود تھا - تو اس کو سکھوں کی جابرانہ حکومت نے بالکل تباہ کردیا تھا ٭

۱۰۷ - ٹمپل صاحب نے (جواب سر رچرڈ ٹمپل ہیں) جب پہلے قانون بندوبست

ٹمپل صاحب سکھوں کے زمانہ کا اثر جائداد پر اس طرح بیان کرتے ہیں

جالندھر کی رپورٹ لکھی تو اُس میں بہت اچھا خاکا سکھوں کی سلطنت کے اثر کا جو اس حصہ پنجاب پر ہوا کھینچ دیا - اور یہ بھی درج کردیا کہ عام لوگوں کا خیال ملکیت اراضی کی نسبت کیا تھا - صاحب موصوف یہ بیان کرکے کہ مطالبہ بہت بھاری تھا - اور کہ مشترک ذمہ داری مطالبہ کی ادائیگی کے متعلق عمل میں نہیں لائی جاتی تھی - لکھتے ہیں :-

"یہ قرار پا سکتا ہے کہ کاشتکار نصف پیداوار ضرور لیوے تاکہ اپنی پرورش کرے اور کاشت کا کام جاری رکھے اور . . . . . . اگر سرکار باقی نصف پیداوار لیلے تو مالک اراضی کے لئے کچھ نہیں رہتا . . . . . . اگر مالک اراضی کاشت کرے تو وہ اپنا حصہ بہ حیثیت کاشتکار لیتا ہے . . . . . . اگر اس معاملہ کو اس نگاہ سے دیکھا جاوے تو یہ خیال ہوسکتا ہے کہ کم سے کم سکھ حق مالکانہ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے

تھے اور کہ . . . . ملکیت ایک خالی نام تھا . . . . . یہ حالت اکثر دیکھنے میں آتی تھی۔ لیکن باوصف اس کے ہم جانتے ہیں کہ وہ مالکی یا ملکیت کو انہیں خیالات سے دیکھتے تھے جس سے ہم دیکھتے ہیں اور کم سے کم اس کا قیاسی وجود ضرور ان کی نگاہوں میں تھا"۔

جالندھر میں سکھوں کے زمانہ میں کاشتکاران و مالکان اراضی کی حیثیت

۱۰۸۔ بہت سی صورتوں میں بجز قابضان اراضی اور کسی نے حق ملکیت کا دعوٰے نہیں کیا تھا . . . . . . یہ کاشتکار فریق بیشک اس قدر ادا کرتے تھے جس قدر محض مزارعان تابع مرضی مالک اور اگر محال کے کسی حصہ میں پیداوار نہیں ہوتی تھی تو کاردار اس طرح کام کرتا تھا گویا وہ خود مالک ہے اور انتظام بلا واسطہ طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیتا تھا۔ تاہم جب تک کل لوگ جملہ محصول ادا کئے جاتے تھے۔ اور اپنی جائداد کا انتظام کاشت درست رکھتے تھے۔ وہ دخل نہیں دیتا تھا۔ . . . . بیشک وہ ان کے جتھے کے قائم رکھنے میں تعین حصص وغیرہ میں ان کی امداد کرتا تھا۔

"لیکن اُن جائدادوں میں جہاں ایک فریق کی حیثیت مالک اراضی کی تھی۔ اُس کو اجازت دی جاتی تھی کہ وہ محصول فراہم کنندگان کے ساتھ دورے میں جائے۔ اور جب مطالبہ سرکار وصول ہو جاوے تو وہ تھوڑی سی مقدار اناج کی جو چند سیر فی من میں ہوتی تھی لیلے۔ . . . . واضح ہو کہ کنکوت اور بٹائی کے رو سے سکھ ہمیشہ اپنا محاصل کاشتکار اراضی سے وصول کرتے تھے۔ مالک اراضی اگر ہو تو اُس کو اختیار ہوتا تھا کہ اگر چاہے تو نج کے طور پر کچھ وصول کر لے لیکن اُس کو مالگذاری دینی نہیں پڑتی تھی۔ مالک غیر حاضر گویا صفر کے برابر تھا۔ . . . . اُس کو اختیار نہ تھا۔ کہ جائداد یعنی اراضی کے انتظام میں جس کو وہ بمشکل اپنی کہہ سکتا تھا دخل دیوے اس کی آمدنی بیشک موہوم اور غالباً بہت قلیل تھی۔ . . . . . کاشتکار ہنگام کاشت مالگذاری کے تمام بار آور آفتوں کا جو اس پر نازل ہوتی ہیں ذمہ دار ہوتا تھا۔ بے انتہا فرمائشوں اور تحائف کا خرچ اُسی بیچارے کو اُٹھانا پڑتا تھا۔ جملہ جبوب اور مزید رقوم جو وصول کی جاتی تھیں اسی کو دینی پڑتی تھیں۔ کانیا اور چودھریوں کو بھی

وہی رشوت دیتا تھا اور تعلقداروں کے گرسنہ چشم کارندوں کو بھی نذریں دینی پڑتی تھیں۔ لیکن جن دیہات میں مطالبہ سرکار تھوڑا تھا۔ مالکان اراضی چونکہ عموماً چودھری اور مقدم لوگ ہوتے تھے اس لئے وہ اپنے حقوق پیش کر سکتے تھے اور اُن کے حقوق بھی پیش کرنے کے قابل ہوتے تھے۔ اگر یہ وصولی عین نہیں بلکہ بصورت اجناس لی جاتی۔ تو بھی براہ راست کاشتکار کو ادائیگی کرنی پڑتی تھی لیکن مالک اراضی کو اس معاملہ میں دخل ہوتا تھا۔ اور وہ اس بات کا ذمہ دار ہوتا تھا کہ کوئی خرابی نہ ہونے پاوے۔ وہ بنجر اراضی کو قابل کاشت کرتا تھا۔ . . . . . مفرور کاشتکاران کی جگہ اور کاشتکار مقرر کرتا اور ہر قسم کام کرتا تھا۔ اس پر شاید کچھ رعایت زر نقد میں ہوتی تھی۔ اور ایسی حالت میں مالک اراضی خود مالگذاری دینے کا تعہد کرتا تھا۔ لیکن پھر بھی اگر وہ پسند کرے تو وہ کاشتکار کو اجازت دے سکتا تھا۔ کہ وہ مالگذاری ادا کرے اور خود حق مالکانہ پر قناعت کرتا تھا اور اس سے اس کا حق کسی طرح منتقل یا کمزور نہیں ہو جاتا تھا۔ . . . . . ایسے مقدمات میں مالک زمین کو ایک خوف ہوتا تھا اور وہ یہ تھا کہ اگر مالک زمین نے ایک جمع منظور کر لی ہوتی تھی اور اس سے بڑھ کر کسی نے اور بولی دیکر زیادہ رقم پیش کر دی۔ . . . . تو پھر اس بات کا یقین نہیں ہوتا تھا کہ پھر بھی اس کا اراضی پر کبھی قبضہ ہوگا۔ لیکن ایسے نظائر بہت کم ملینگے"۔

تعہد ادائیگی مالگذاری بعض اوقات ایسے مالکان سے جو خود کاشتکار نہ تھے لے لیا جاتا تھا۔

۱۰۹۔ "مصر زدپ لعل کے دستور سے ٹھیک واضح ہوتا ہے کہ اس دستور کے بموجب دو فریق جائداد میں تسلیم کئے جاتے تھے . . . . اس کے بعض پٹہ جات ابھی تک موجود ہیں۔ اِن میں اس امر کا استقرار ہے کہ تعہد بعض فریقین اور کاشتکاران سے لے لئے گئے اور ایک مزید لگان لگایا گیا۔ جو بعض خاص اور فریقین اور مالکان کو دیا گیا . . . . . . اُس نے مناسب جمع مقرر کی تھی . . . . . مالکان چونکہ سخت مصیبت زدہ ہوتے تھے اکثر مالکانہ پر قناعت کرتے تھے اور اس تعہد کرنے کے حق کو چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن بعض اوقات اس حق کے لئے جھگڑا ہوتا تھا۔ . . . شاید مصر صاحب نے یہ خیال کیا کہ اس کام کے لئے کاشتکاران بہت مناسب اور موزوں ہیں۔ چنانچہ اس نے ان سے ہی معاملہ کیا۔ اس پر مالکان لاہوریہ

اپیل کرتے تھے۔اور . . . . . . ایک وارنٹ مہاراجہ صاحب کی طرف سے جاری ہوتا اور اس میں یہ لکھا ہوتا تھا کہ چونکہ بعض خاص فریقین یعنی کاشتکاران کو تصدیق کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔اور یہ کام اُن فریقین سے جو مالکان اراضی ہیں لے لیا گیا ہے جنہیں کو اس حق کا دعوے ہے۔اس لئے جو معاہدہ اول الذکر کے ساتھ ہُوا ہے۔وہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

سکھ ملکیت اراضی کو نظر انداز نہیں کرتے تھے۔

۱۱۰ - سرکاری دستاویزات کے مضامین اور طرز تحریر سے عیاں ہے کہ سکھ والیانِ ملک . . . . ذاتی جائداد کو اصلی علیٰحدہ حق تصور کرتے تھے۔جو گورنمنٹ اور سوسائٹی کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔اور جس کو جملہ خاندان حکمرانوں کے تسلیم کرتے رہے ہیں۔ . . . . مصدقہ بیع نامہ جات اور دیگر وثیقہ جات انتقال بالکل بے وجود تصور ہو کر ان کی نسبت یہ قرار نہیں پاتا تھا کہ وہ گویا اُسی گورنمنٹ کے عہد تک تھے جس میں وہ تحریر ہوئے بلکہ اُن کو ایسے وثیقہ جات تصور کیا جاتا تھا جن کا جواز انقلاب سے مُبرّا تھا۔

حق ملکیت کی نسبت عام خیالات

۱۱۱ - اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ حق ملکیت کی نسبت عام خیال کیا تھا۔اور اس کو لوگ کس طرح پر تسلیم کرتے تھے بلا لحاظ اس منظوری کے جو سرکار سے اُس کو حاصل ہو سکے۔کان بٹائی کا طریقہ البتہ مشترک پتی داراں کی نشو و نما و انضباط کے لئے فائدہ بخش نہ تھا۔ . . . . . . لیکن پھر بھی بڑے بھاری ملبہ کے حصہ بجزہ کرنے پڑتے تھے۔اور یہی وجہ ہے کہ تفویضگی حصص کے کئی طریق بذریعہ ہل وغیرہ عمل میں لائے گئے تھے۔ القصہ محال بھائی چارہ میں۔جن کے لئے چودھریوں کے رسوخ یا کسی اور وجہ سے ایک قلیل مالگذاری زر نقد میں مقرر کی گئی تھی۔باقاعدہ طریق مشترک نفع اور ذخیرے کی تقسیم کا نفع اور ذمہ واری کی یکجہتی اور وہ کڑیاں یا پرزے جو مختلف حصص کو باہم وصل کرتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح عیاں تھے۔جیسے ہندوستان کی اراضیات بھائی چارہ میں نظر آتے ہیں۔حصص جدے تھے۔حالات نے اصلی حصص کے تناسب کو بدل دیا ہوگا۔ . . . . لیکن برادری کی یادگار میں قدیمی شراکت موجود و محفوظ تھی۔اس کی بحالی کا از سرنو انعقاد اگر موقع اور محل برشے حالات ہو تو اکثر ایک خاندانی معاملہ اور عزت کا باعث سمجھا جاتا تھا۔اور اس کا دوبارہ ظہور میں لانا ایک لازمی اور جائز فعل خیال کیا جاتا تھا بشرطیکہ حالات اجازت دیں اور موقعہ ہاتھ

آئے۔ ذاتی یا شخصی جائداد میں جو کمی بیشی ہوتی تھی اس سے اس میں سہولت دیکھی جاتی تھی کہ اسے اصلی حصص سے بعض تو زیادہ اور بعض کم لیں۔ لیکن اس قسم کے تغیر و تبدل میں ہمیشہ از سر نو درستی ہوسکتی تھی اور یہ درستی عموماً باہمی صلح سے ہو جاتی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو برادری کے سربرآوردہ اراکین مداخلت کرتے تھے۔ اور اگر ضروری سمجھتے تو کاردار کی امداد سے تصفیہ کرواتے۔ موسم اور محصولوں کے دباؤ سے اکثر حصہ داران اپنے گھروں کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ پس ورثہ جو اس طرح پر وہ چھوڑ کر چلے جاتے تھے وہ اُن کے قریبی رشتہ داروں کے ہاتھ آجاتا تھا۔ لیکن یہ اُن کے پاس بطور امانت رہتا تھا۔ اور جب غیر حاضر واپس آتا تھا۔ تو اُس کو بجنسہ ہی حوالہ کر دیا جاتا تھا۔ . . . .

جملہ تغیر و تبدل کاشت و پے دخلی کے درمیان حصص اراضی شاملات اور حصص مشترک ذمہ داری میں کچھ فرق نہ آتا تھا ۔

ذمہ وارئے مالگذاری کا بیشک واقعی قبضہ کے ساتھ مطابق ہونا ضروری تھا۔ اور یہ محض کاشتکاری طریقہ کا نتیجہ تھا۔ لیکن مشترک منافع اور نقصان کی تقسیم اور طرح پر ہوتی تھی۔ $\frac{1}{3}$ حصہ کا مالک صرف $\frac{1}{4}$ حصہ کاشت کرسکتا تھا اور بموجب اس کے مالگذاری ادا کرسکتا تھا۔ لیکن اس کو $\frac{1}{3}$ حصہ مشترکہ ذخیرے کا لینا ہوتا تھا اور اخراجات دیہ کا $\frac{1}{3}$ حصہ دینا پڑتا تھا ۔

۱۱۲۔ جب کہ مالکان اراضی براہ راست قابض اراضی نہ ہوتے تھے تو ایک حصہ دار اپنا حصہ ایک غیر شخص کے ہاتھ منتقل کرسکتا تھا۔

انتقال اراضی اور اجنبیوں کا اخراج

لیکن ایسے انتقالوں کا بہت کم اثر ہوتا تھا۔ اور اکثر فریب سے ایسے لوگوں کے حق میں ہو جاتے تھے جن کو کاشتکاراں کو بیدخل کرنے کے قابل سمجھا جاتا تھا۔ اقوام زراعت پیشہ سے اجنبیوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ خارج کر دیا جاتا تھا۔ اور وہ حق جسے حق شفع کہتے ہیں بڑی احتیاط سے مدنظر رہتا تھا۔ ایک ہی قوم کے اراکین کے درمیان انتقال بذریعہ ہبہ وصیت۔ رہن اور بیع اکثر ہوتے رہتے تھے ۔

۱۱۳۔ ایسے ملک میں جہاں بہت کچھ مصنوعی آبپاشی پر مدار ہے چاہ کا کھدوانا پہلا فرض مالک اراضی کا تھا۔ اور چاہ کی

تعمیر چاہات کی قدر و منزلت اور اُس کا وجود حق ملکیت کا ثبوت

موجودگی گویا ملکیت کا بہتر ثبوت ہوتی تھی۔ اقوام کاشتکاران جب دیکھتے تھے کہ مالک اراضی کی گرفت زمین پر کمزور ہوتی جاتی ہے تو وہ چاہات بنانے کے بڑے مشتاق ہو جاتے تھے۔ اور باوجود مخالفت مالک اراضی ان کا حق ملکیت قائم ہو جاتا تھا۔ ......

مالکان اراضی ہمیشہ بڑی بودلی اور تامل کے ساتھ کاشتکار کو تعمیر چاہ یا درخت یا باغ لگانے کی اجازت دیتے تھے"*۔

سکھوں کی حکومت کا اثر جائداد پر جو مختلف حصص ملک میں واقع ہے مختلف تھا۔

۱۱۴۔ یہ ایک نہایت درست تصویر ہے لیکن اس سے وہ حالت ظاہر نہیں ہوتی جو پنجاب میں ہر جگہ الحاق کے وقت موجود تھی۔ سکھوں کے طریقہ اور اُس کے اثر کا ذکر آسان ہے۔ اور بعض صورتیں اگر وسیع طور پر دیکھا جائے موجود ہیں جن سے سکھوں کی حکومت کی ہر جگہ خصوصیتیں مترشح ہوتی ہیں۔ لیکن سکھوں کا کوئی ایسا انتظام مالگذاری نہ تھا جو ہر ایک جگہ یکساں رائج ہو۔ ہر ایک گورنر اور کسی حد تک ہر ایک کاردار۔ ہر ایک جاگیردار اور پٹہ پر اراضی دینے والا اپنا طریقہ مالگذاری نرالا رکھتا تھا۔ اور جب اہلکار بدل دئے جاتے تھے تو اس سے یہ مراد ہوتی تھی کہ اب نیا طریقہ انتظام مالگذاری رائج ہوگا۔ عام اثر حکومت سکھاں یہ تھا کہ قدیمی حقوق اور اختلاف مدارج کو ایک سطح پر ہموار کر دیا جائے۔ لیکن یہ طریقہ عمل مختلف مقامات میں اور ایک ہی مقام پر مختلف اوقات میں مختلف تھا۔ اور عملاً اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف حقیتوں میں جو موجود تھیں اور بھی زیادہ اختلاف ہو گیا۔ کئی حصص ملک ایسے تھے جہاں تعلق دیہی اس تعلق سے جو جالندھر میں تھا زیادہ تر کمزور تھا یا بالکل نہ تھا۔ کئی حصص ایسے تھے جہاں پُرانے مالکان اراضی کے حقوق پر اوروں کے حقوق حاوی ہو گئے تھے۔ اور جہاں گو وہ حقوق ابھی فراموش نہیں ہوئے تاہم ان کی قدر یا ان کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ کپتان ہیکٹر میکنزی کے پُر اثر الفاظ میں وہ زیادہ تر بجائے فائدہ کے مصیبت کے علامات بن گئے تھے۔ مالک یا وارث دیہ بانیٔ دیہ کی اولاد میں سے ہوتا تھا۔ یہ اور وہ کاشتکار جس کا باپ یا دادا گاؤں میں آکر آباد ہوا تھا یکساں سمجھے جاتے تھے"۔ حقوق مالکانہ کو کوئی نہیں جانتا تھا حصص جدی کو لوگ بھول گئے تھے یا یوں کہو کہ

* دیکھو میکنزی صاحب کی رپورٹ بندوبست گجرات کا فقرہ ۱۶۰۔

ان کا استعمال جاتا رہا تھا۔ ملبہ دونوں سے یکساں قبضۂ کاشت کے بموجب لیا جاتا تھا اور یہ ہی حال مالگذاری۔ جبوب اور ہر ایک قسم کے بار کا تھا†۔ پہلے بندوبست قانونی کے وقت بھی دیکھا گیا تھا کہ لوگوں کو تصفیۂ زر کا خطرہ ہے‡۔ اور وہ ان حقوق کو تروتازہ کرنے کے خواہشمند نہ تھے۔ جو کُلاً یا جزوًا معرض التوا میں پڑے تھے۔ برخلاف اس کے جیسا کہ نتیجہ سے ظاہر ہوگا۔ ملک کے وہ حصص بھی تھے جہاں حقوق مالکانہ جالندھر دواب کی نسبت اعلےٰ درجہ کے تھے†۔ اور جہاں ایک جماعت سلطنت اور کاشتکاراں کے درمیان ایسے حائل تھی کہ اُن کے حقوق نظرانداز نہیں ہوسکتے تھے۔

۱۱۵۔ سکھوں کی سلطنت حقوق کو بڑی ہموار کرنے والی تھی۔ لیکن پھر بھی ایسے آدمی موجود تھے جو اپنا سر ہمسایوں سے اونچا رکھتے تھے لیکن اُن کا یہ فعل بہ حیثیت ملازم سرکاری ہوتا تھا۔ حق جدی نہ ہوتا تھا۔ گو یہ حیثیت عموماً اُن کو مقامی رسوخ کے باعث دی جاتی تھی جو قدامت نسل اور موروثی تعلق اراضی پر مبنی ہوتا تھا۔ اس طرح پر مقدم عموماً مالک ہوتا تھا۔ جن معنوں میں مغربی حصۂ پنجاب میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور جہاں اس سے اراضی میں حق ملکیت مفہوم نہیں ہے۔ بلکہ قوم یا فرقہ میں ایک قسم کی حیثیت اختیار رہے "سکھوں کی گورنمنٹ جو کچھ وہ لے سکتی تھی کاشتکار سے لے لیتی تھی۔ اور نمبرداران چودھریان مقدمان وغیرہ کے ساتھ نرمی کرتی تھی۔ کیونکہ وہ گورنمنٹ کی اس کارروائی میں امداد کرتے تھے۔ ان لوگوں کو سکھ گورنمنٹ انعام دیتی تھی یا اُن کی کاشت کے ایک یا دو ہل کو خارج از تشخیص رکھتی تھی۔ اور یہ بھی ایک قسم کا انعام تھا۔ اور نمبرداران یہ امداد دیتے۔ کہ وہ سرکاری مالگذاری اور باشندگان دیہات کے معاملات کا انتظام کرتے۔ آخرالذکر کے واسطے وہ اخراجات دیہ کے لئے ملبہ فراہم کرتے تھے۔ اور شاید اس کے علاوہ کچھ اور بھی کرتے جو ناجائز ہوتا تھا۔ وہ اراضیات بنجر کا انتظام کرتے تھے۔ اور کاشتکاراں کو بلاتے تھے‡

> حقوق جو سکھوں نے مقدم اور مالک وغیرہ لوگوں سے روا رکھے۔

---

† دیکھو میکنزی صاحب کی رپورٹ بندوبست گجرات فقرہ ۱۶۹۔
‡ ″ ″ فقرہ ۱۳۴۔
† ″ بندوبست جھنگ فقرہ ۸۳۔
‡ ″ میکنزی صاحب کی رپورٹ بندوبست گجرات فقرہ ۱۶۶۔

جہاں نقدی تشخیص ہوتی تھی۔ وہاں سربرآوردہ لوگ یا ملک جو مختلف اقوام کے مقدمان تسلیم شدہ تھے۔ قدرتاً تعہد کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے تھے۔ اس کارروائی کے نظائر راج انگریزی کے قائم ہونے کے بعد بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ منٹگمری میں دوسرے سرسری بندوبست کے اخیر تک" ایسے دیہات میں جو دریا کے متعلق تھے یہ عام رواج تھا کہ نمبرداران مالگذاری ادا کرتے تھے اور خود اسی جنس کی صورت میں دیگر حصہ داراں سے وصول کر لیتے تھے†۔ اور یہاں تک کہ ۱۸۶۰ء میں ٹوانہ ملکاں میں شاہ*پور کے بڑے قطعۂ اراضی کے محاصل کی ادائیگی کے ذمہ وار تھے۔ بعض اوقات سکھوں نے مقامی بارسوخ خاندانوں کے ساتھ بہت رعایات ملحوظ رکھی تھیں۔ ¼ یا اس سے زیادہ حصہ حاکم بعض خاص خاندانوں کو چہارم‡ کے نام سے دیا جاتا تھا۔

۱۱۶ - ایک اور اقتباس ٹمپل صاحب کی رپورٹ سے کیا جاتا ہے تاکہ ٹھیک ٹھیک واضح ہو جائے کہ مہتمم بندوبست کو کیا فیصلہ کرنا ہوتا تھا اور کس خیال سے کام شروع کیا جاتا تھا۔

ابتدائی مہتمان بندوبست کا دعاوی حق ملکیت کی تحقیقات۔

"اصل امر تنقیح طلب یہ تھا۔ کون بندوبست حال سے پہلے ۱۲ سال تک قابض اراضی رہا ہے اور کون مالگذاری دیتا رہا ہے؟ تمیز نہ صرف ابتدائی حق کی بنیادوں کا پتہ لگانے میں کی گئی ہے بلکہ اس بات کے دریافت کرنے میں بھی کہ اس قبضہ کی جو مبنی بر نیک نیتی ہو کیا نشانیاں اور علامات ہیں ..... ہم کو ہمیشہ اس بات کا فکر رہا ہے کہ ہر ایک دعوے اور حق خواہ مسلمہ اور مصدقہ ہو یا نہ ہو۔ لیکن کم سے کم وہ ایسا جانا جائے۔ قدیمی حقوق جو مدت سے معرض التوا

---

† سٹلمنٹ کمشنر لائل صاحب کی نظر ثانی بر رپورٹ منٹگمری از پرسر صاحب فقرہ ۵۔
دیکھو ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست ڈیرہ غازیخاں کا فقرہ ۲۰۱۔

* دیکھو بندوبست کی رپورٹ ضلع شاہپور از ڈیویز صاحب فقرہ ۱۹۴۔

‡ بلنڈنہ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی فقرہ ۳۲۹۔
" صاحب کی رپورٹ فیروزپور فقرہ ۲۰۔
کرنال انبالہ کی رپورٹ بندوبست فقرہ ۹۷-۹۶۔

میں رہے ہیں ضرور ہے کہ بعض اوقات قانون اور اصول کی پیروی میں معدوم کردئے جائیں۔ لیکن ہم نے کبھی دعاوی کو محض از روے اصطلاحات ناقابل ارجاع نالش نہیں کیا" ❖

واقعی کاشتکاران اراضی کے دعاوی کی رعایت کا میلان۔

۱۱۷ - اس بات کی امید نہیں ہونی چاہیئے کہ اس مقابلہ میں جو درمیان قدیم حقوق کے جو جزوًا معرض التوا میں رہے ہیں اور جدید ہیں جو پہلی مرتبہ مفید ہوئی ہے ٹھیک ایک روش بندوبستوں میں اختیار کی جاویگی جو مختلف اوقات پر مختلف افسران کئے ہیں میلان یہ تھا کہ اعلے حقوق کو جہاں وہ ثابت کئے گئے ہیں ایک اوسط درجہ کی اوسط مالگذاری میں تبدیل کیا جائے۔ اور تعہد کم درجہ کے مالکان سے لیا جاوے۔ ورنہیں انتظام جائداد بلاشرکت غیرے دیدیا جائے۔ آخرالذکر کو ایک بیش بہا جزو فرقہ تصور کیا گیا تھا۔ اول الذکر ایک دلچسپ یادگار اس حالت سوسائٹی کی تھی جو گذر گئی ہے اور جو پھر سرسبز نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارے افسران کا نشانہ تھا کہ ایسی کارروائی میں مدد دیں۔ جس سے مقدمان یا نمبرداران ملک کے بعض حصص میں گویا فی الحقیقت مالکان ہوجاتے تھے۔ اور جو شرح پانچ فیصدی کی مالگذاری پر ان کو بحیثیت فیس نمبرداری یا پچوترہ رعایا سے لینے کی اجازت تھی ایک بہت خفیف معاوضہ اُن حقوق کا تھا جو وہ چھوڑنے پر مجبور کئے جاتے تھے ❖

اہلکاران کی راے میں غدر کے بعد انقلاب

۱۱۸ - اراضی میں تصفیہ حقوق کا اصول جس پر پنجاب میں عمل ہوا۔ اور جس کا سابقہ فقرہ میں بیان گذرا ہے۔ ممالک مغربی شمالی سے لیا گیا تھا۔ جہاں حالات مختلف تھے۔ جب وہ اس صوبہ پر عاید ہوا تو بحالت مجموعی اس کا نتیجہ اچھا ہوا۔ لیکن یہ امر مشکوک ہے کہ آیا بعض اوقات اس پر حد سے زیادہ عمل تو نہیں کیا گیا۔ غدر کے بعد ایک بڑا بھاری انقلاب اہلکاران کی راے میں دیکھنے میں آیا۔ لیکن اب وہ وقت نہیں رہا تھا کہ اس تصفیہ حقوق میں جو ہوچکا تھا ایک محسوس تغیر و تبدل کیا جائے ❖

علم تفصیل حقوق اراضی مفید ہے

۱۱۹ - ایک عام تفصیل حقوق اراضی جس کی موجودگی عموماً دیکھنے میں آتی ہے مُفید ہوگی۔ جس مُدعا کے ساتھ یہ لکھی گئی ہے عملی ہے تاکہ افسران کو شناخت کرنے کی قابلیت ہو۔ اور وہ اُن حقیقتوں کو جن سے اُن کو واسطہ پڑے سمجھ سکیں۔ کوشش کی جاویگی کہ عام صورت اُن حقیقتوں کی ظاہر کی جائے جو اس صوبہ کے مختلف حصص

میں رائج ہیں۔ تفصیل کے لئے لازم ہے کہ رپورٹ ہائے بندوبست اور گزیٹیئر سے حوالہ لیا جائے۔ تو جہ اُن حقیقتوں پر محدود کی جائیگی جو اب موجود ہیں۔ یا کچھ عرصہ پیشتر موجود تھیں اور اُن خیالات کو جو اُن کی اصلیت پر دوڑائے جاتے ہیں نظر انداز کر دیا جائیگا ۔

۱۲۰ ۔ اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ شمالی ہندوستان کی اراضی کے حق ملکیت کی ٹھیک تعریف کی کوشش کیجائے۔ سابقہ فقرے سے واضح ہو گیا ہے کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔ جس طرح کہ عام لوگ اس سے مُستفید ہیں یہ کہیں بھی کامل ملکیت کی حد تک نہیں پہنچتا۔ بجز اُس جگہ کے جہاں مالگذاری معاف کر دی گئی ہے۔ اس کی بڑی بڑی خاصیتیں یہ ہیں :۔

حقوق ملکیت کی بڑی بڑی خاصیتیں

(الف) کہ قابض حقوق مستحق ہے کہ قبضہ اور استعمال اراضی اپنی زندگی میں رکھے ۔

(ب) کہ اُس کی وفات پر یہ حق اُس کے وارثان کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور اس انتقال میں رواجی قواعد وراثت کا لحاظ ہوتا ہے۔ جس کے رُو سے عموماً اناث خارج کی جاتی ہیں ۔

(ج) کہ قابض حق مستحق ہے کہ اراضی مزارعان کو ایسی شرائط پر دے جو وہ مناسب سمجھے ۔

(د) کہ قابض حق اراضی کا بیع اور رہن اُن بندشوں کی پابندی سے کر سکتا ہے۔ جو رسم اور قانون نے مقرر کی ہیں جس سے اس خاندان کے اراکین یا رعایا دیہ کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ بعض خاص حالتوں میں مداخلت کرے۔ یہ حق اصل میں رشتہ داری پر مبنی ہوتا ہے جو حقیقی یا فرض کردہ ہوتی ہے۔ اور معترض کے کسی ایسے دعوے پر مبنی نہیں ہوتا۔ جو وہ بر بنائے حق فائق پیش کرے۔ ٹامسن صاحب کا خیال تھا کہ آزادئے انتقال حق ملکیت کی ایک لازمی خصوصیت ہے۔ لیکن ہندوستانی خیال ملکیت یہ ہے کہ یہ حق خاندان کو حاصل ہوتا ہے۔ کسی حصص ملک میں غیر محدود اختیار انتقال کا ایسے شخص کو ہونا جو خالص حق درج ہے بالکل دیسی خیالات کے مخالف تھا اور پنجاب میں اختیار انتقال پر رکاوٹیں ضرور کچھ نہ کچھ موجود ہوتی ہیں ۔

(ہ) کہ قابض حق کو استحقاق ہے کہ مالگذاری کی ادائیگی کا تعہد کرے ۔

یہ آخری خصوصیت حق مالکانہ کی زیادہ تر ہمارے راج میں پیدا ہوئی ہے۔ ایکٹ

معاملہ زمین میں بھی مالک زمین کی تعریف کا اقدام نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف لکھا ہے کہ اُس اصطلاح میں مزارعہ یا ایسا شخص جس کو اراضی تفویض کی گئی ہے شامل نہیں ہے۔ لیکن ایسا شخص شامل ہے۔ جس کے حق میں ایک کھاتہ منتقل کیا گیا ہے یا ایک جائداد اراضی یا کھاتہ اجارہ پر اس ایکٹ کے رو سے بقایا مالگذاری کی وصولی کے لئے دیا گیا ہے۔ ..... اور ہر ایک ایسا شخص جس کا ذکر اس سے پہلے اس فقرہ میں نہیں ہوُا۔ جو کسی جائداد اراضی پر قابض ہے یا کسی حصہ یا جزو جائداد مذکور پر قابض ہے یا کسی جائداد اراضی کے منافع کا کوئی حصہ لیتا ہے*۔ البتہ بعض اشخاص مشمولہ صرف مالکان زمین برائے اغراض ایکٹ ہذا ہیں۔

ملکیت غیر منقسمہ یا منقسمہ متعلق کل رعایا یا اُس کے برخلاف

۱۲۱۔ مین صاحب نے لکھا ہے کہ "حقوق جائداد ..... اختیارات کا ایک مجموعہ میں جو اس قابل ہیں کہ وہ علیحدہ طور پر استعمال میں آسکیں اور کہ ان کا خیال ذہن میں آسکے†۔ جہاں ایک شخص یا مجموعہ اشخاص جملہ حقوق پر جن کا اوپر ذکر بطور علامات حق ملکیت آچکا ہے قابض ہو یا ہوں تو کہنا چاہیئے کہ وہ حق سرکار کی تابع اراضی کی پیداوار پر کامل ملکیت استعمال میں لاتا ہے یا لاتے ہیں لیکن وہ اشخاص جو اراضی پر قابض ہیں اور مالگذاری ادا کرتے ہیں پابند ہو سکتے ہیں۔ کہ بعض خاص رقوم دوسرے شخص کو ادا کریں۔ جو مجموعہ قانون مال کی اصطلاح میں اعلےٰ مالک کہلاتے ہیں۔ آخر الذکر کا حق اراضی میں اس چکوتہ کی رسید تک محدود ہو سکتا ہے یا وہ بہت زیادہ حقوق اراضیات بنجر پر رکھ سکتا ہے جو اس کی حدود میں شامل ہیں۔ گو اس کو کھاتہ ہائے زیر کاشت کے انتظام میں دخل کا مطلق حق نہیں ہے۔ یا دوسری صورت میں وہ شخص جو محاصل اراضی ادا کرتا ہے۔ اُسے کوئی حق اس کے کاشت کرنے کا حاصل نہیں ہوتا۔ وہ صرف لگان وصول کرتا ہے جس کا کاشتکار سے باضابطہ طور پر لینا مقرر ہوُا ہے جس کو مستقل اور قابل وراثت حق کاشت حاصل ہے۔ ایسے کاشتکار کو رعیت دخیل کار کہتے ہیں۔ اس کے زیر استعمال ایک حصہ حق ملکیت کا ہے۔ اور اُس کے درمیان اور ادنےٰ مالک کے درمیان بڑا بھاری فرق نہیں ہے۔ جہاں کہیں یہ فرق ہے وہ بعد ازاں ظاہر ہو جائیگا۔

---

* دفعہ ۳ (۲)۔

† ولیج کمیونٹیز (جماعت ہائے دیہی) طبع پنجم صفحہ ۱۰۵ مصنفہ مین صاحب۔

اس سے ہم کو ابتدائی تقسیم ملکیت کی مکمل اور غیر منقسم اور غیر مکمل اور منقسم مل جاتی ہے۔ مزید براں ایک محال کی اراضی ایک ایسی رعایا کے قبضہ میں ہو سکتی ہے جو مشترک طور پر ادائیگی محاصل کی ذمہ وار ہے جو جزو محال پر مشترک طور پر قابض ہے اور جو بعض خاص تعداد زر نقد مشترک اخراجات کے لئے فراہم کرتی ہے۔ یا ہر ایک کھاتہ ایک علیحدہ فرد ہو سکتا ہے۔ جس کا کوئی حصہ مشترک حقوق کا تابع نہیں ہے اور جس کا مالک صرف مالگذاری کا ذمہ وار ہے اور کسی بات کا نہیں ہے۔ اول الذکر جس کو کل رعایا کا کھاتہ محاصل کہہ سکتے ہیں وہ صورت ہے جو جائداد نے رعایائے دیہات میں ممالک مغربی شمالی کے بڑے حصہ اور پنجاب میں اختیار کرلی ہے۔ آخر الذکر بہت کچھ تشابہ ہے رعیت واری کھاتہ محاصل کے ساتھ جو جنوبی ہندوستان میں رائج ہے٭۔ یہ یہاں بھی قانون و واقعات میں مالک قبضہ کے کھاتوں میں موجود ہے جو راولپنڈی کی قسمت میں عام ہے اور دیگر جگہ بھی پایا جاتا ہے۔ یہ امر واقع میں جنوبی مغربی پنجاب کے بہت سے حصہ میں موجود ہے۔ گو قانوناً موجود نہیں ہے ٭

۱۲۲ - پس حق ملکیت کی تقسیم اس طرح پر ہو سکتی ہے:-

مختلف اقسام کے حق ملکیت کی تقسیم یا جماعت بندی۔

(۱) غیر منقسمہ ملکیت ٭

(الف) کمیونل یعنی متعلق کل رعایا مثال۔ رعایا دیہ جس میں اعلےٰ مالکان یا رعیت دخیلکار نہیں ہیں ٭

(ب) شخصی - مثلاً مالک قبضہ ٭

(۲) ملکیت غیر منقسمہ

(الف) اعلےٰ مالک
- ۱- متعلق کل رعایا ٭
- ۲- شخصی ٭

(ب) ادنےٰ مالک
- ۱- متعلق کل رعایا ٭
- ۲- شخصی ٭

(ج) رعیت دخیلکار ٭

اعلےٰ و ادنےٰ مالکان کے کھاتہ ہائے محاصل یا تو متعلق کل رعایا ہونے میں

٭ دیکھو پاول صاحب کی کتاب جلد ۳ صفحہ ۱۲۸ و ۱۳۰ ٭

یا شخصی†۔ لیکن ہر ایک مزارعہ ذخیلکار صرف اسی علیحدہ کھاتہ کے لگان کا ذمہ وار ہے۔ اور گو اُس کو استعمال اراضی شاملات حاصل ہوں وہ اس کے کاشت شدہ کھاتہ کے لوازمات ہیں۔ اور خاصۂ حق کے لحاظ سے وہ متعلق کل رعایا نہیں ہوتے۔

موضع یا دیہ۔ محال یا جائداد اراضی

۱۲۳۔ رعایا دیہ کی تفصیل سے پہلے بہتر ہوگا کہ ٹھیک بیان کردیا جائے کہ موضع سے کیا مراد ہے۔ جس کو انگریزی میں **ویلیج** ترجمہ کرتے ہیں۔ اور محال کے کیا معنی ہیں جس کی انگریزی اصطلاح **اسٹیٹ** ہے۔ طامس صاحب نے موضع کی اس طرح تعریف کی ہے "ایک یا ایک سے زیادہ حصہ اراضی کا ہے۔ جس کا علیحدہ نام امثلۂ مال میں ہے اور جس کے حدود معلوم نہیں ہیں" اور ایک محال کوئی ایک یا ایک سے زیادہ حصہ اراضی کا ہے۔ جس کی علیحدہ تشخیص مالگذاری کے ساتھ ہوسکے"۔ کل جائداد اشخاص کی جو محال میں آباد ہیں۔ مکفول گورنمنٹ اس رقم جمع کے لئے ہوتی ہے جو اس میں تشخیص کی جائے۔ اس تعریف میں یہ دو جز ہیں۔ علیحدہ تشخیص اور جہاں ایک آدمی سے زیادہ ایسے محال کے مالک ہوں۔ تو ان کی مشترک ذمہ واری برائے ادائیگئے محاصل۔ موضع کی تعریف ایکٹ معاملہ زمین میں نہیں ہے لیکن محال کی مفصلہ ذیل صراحت ہے یعنی "کوئی رقبہ

(الف) جس کے لئے ایک علیحدہ مثل حقیت تیار کی گئی ہو۔ یا

(ب) جس پر علیحدہ معاملہ زمین تشخیص ہُوا ہو یا تشخیص ہونا۔ الا اس وجہ سے نہیں ہُوا کہ معاملہ زمین واگذار کیا گیا یا بجائے معاملہ کوئی رقم بالمقطع ادا کی گئی یا انقطاع معاملہ کیا گیا۔ یا

(ج) جس کو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ عام یا حکم خاص کے ایک محال معین کردے"*۔

مشترک ذمہ واری جملہ مالکان اراضی کی ایک محال میں اس کی مالگذاری کے لئے جو ہے اس کا ذکر دفعہ ۶۱ ایکٹ معاملہ زمین میں ہے۔ یہ شاذ و نادر ہی عمل آتی ہے۔ ایک قاعدہ جو بروے فقرہ (ج) دفعہ متذکرہ بالا بنایا گیا ہے بدیں گونہ مستقر ہے"۔ جملہ رقبہ جات غیر کاشت شدہ اور اراضی جنگلات جن کی حدبست ہوئی ہو۔ اور گورنمنٹ مالک ہو وہ محال ہیں‡۔

---

† اعلےٰ ملکیت متعلق کل رعایا کی تمثیل ایک یہ ہے کہ جہاں اعلےٰ مالک اپنے حقوق مشترک طور پر ادنےٰ مالکوں سے وصول کرتے ہیں اور پیداوار کو بموجب مقررہ حصص کے تقسیم کرتے ہیں یا جہاں وہ مشترک مالک اراضی بنجر ہیں۔

* ایکٹ ۱۷ بابت ۱۸۸۷ء دفعہ ۳ (۱)۔

‡ قاعدہ مال نمبر ۱۹۳۔

عام قاعدہ کے رو سے دیہ میں ایک چک اراضی شامل ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کی کل اراضی ایک احاطہ دائرہ میں واقع نہیں ہوتی اور بعض باہر کے کھیت اکثر دوسرے گاؤں کی اراضی سے ملے ہوئے پائے جاتے ہیں ٭

۱۲۴ - کئی محال ہائے ایک ہی موضع میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ اس کارروائی سے ظاہر ہو سکتا ہے جس کو قواعد مال میں کامل تقسیم کہتے ہیں جس کے رُو سے کوئی ایک یا ایک سے زیادہ حصہ دار رعایا موضع قابل ہے کہ اُس کی یا اُن کی اراضی علیحدہ کرا کر علیحدہ محال بنا لے۔ اس طرح ممالک مغربی شمالی میں بہت سے محال ہائے بنگئے ہیں۔ لیکن پنجاب میں کامل تقسیم کو اکثر گھٹایا گیا ہے اور شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ دفعہ ۱۱۰ ایکٹ معاملہ زمین میں لکھا ہے کہ "ایک تقسیم ۔۔۔۔ بلا صریح منظور رئے صاحب فنانشل کمشنر مشترک ذمہ واری اراضی پر اور نیز اُس کے مالکان کی مشترک ذمہ داری پر جو اس اراضی کی ادائیگی مالگذاری کے متعلق ہے مؤثر نہ ہوگی۔ اور نہ ہی یہ تقسیم ایک جدید محال قائم کریگی"۔ پس پنجاب میں موضع اور محال قاعدہ کے طور پر بعض اصطلاحات ہیں ایسی جائداد کے لئے جن کو مختلف پہلو سے دیکھا جاتا ہے۔ صاحبان مہتمم بندوبست بعض اوقات مناسب سمجھتے ہیں کہ موجودہ موضع کو دو مختلف محالہائے میں تقسیم کر دیں۔ لیکن اُن کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے اختیار سے ایسا نہیں کر سکتے ٭

موضع اور محال کے عموماً ایک ہی معنی ہوتے ہیں۔

۱۲۵ - کھاتہ کی یہ تعریف کی گئی ہے "ایک حصہ یا جزو محال جس پر ایک مالک اراضی قابض ہے یا مشترک طور پر دو یا دو سے زیادہ قابض ہیں"٭ ٭

تعریف کھاتہ

۱۲۶ - رعایا موضع ایک مجموعہ مالکان اراضی سے جو اب مشترک قابض ہیں یا پہلے مشترک طور پر جزو اراضی موضع پر قابض تھے۔ اور جو مشترک طور پر ادائیگی مالگذاری کے ذمہ وار ہیں۔ جوں جوں وقت گذرتا ہے میلان یہ ہے کہ جو رقبہ فرداً فرداً مقبوضہ ہوتا ہے وہ زیادہ ہو۔ لیکن بہت کم دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا موضع جو کل رعایا موضع کے حقوق سے وابستہ ہے اس میں مشترک جائداد باقی نہ رہی ہو۔ حقیقت موضع کی مشہور خاصیت مشترک ذمہ واری سرکار انگلشیہ نے قائم کی ہے۔ دیسی بادشاہوں کے زمانہ میں یہ موجود نہ تھی جب کہ سرکار اپنا محاصل

رعایا موضع

٭ ایکٹ ۱۷، ۱۸۸۷ء دفعہ ۳ (۳) ٭

بذریعہ تقسیم پیداوار یا تشخیص پیداوار وصول کرتی تھی ۔ اور نیز جب زرنقد کی ادائیگی کی تجویز ہوئی۔ اُس وقت بھی صرف چند سربرآوردہ اراکین رعایا ذمہ وار ہوئے ۔ اور وہ عموماً اجارہ دہندگان محاصل کی حیثیت دیگر اراکین برادری کے ساتھ برتاؤ میں رکھتے تھے۔ لیکن مشترک ذمہ واری ہمارے مجموعہ قوانین میں بہ نسبت ہمارے عمل درآمد کے زیادہ مشہور حیثیت رکھتی ہے ۔

اجنبیوں کو داخل کرنے میں تامل

۱۲۷ ۔ مالکان اراضی کی برادری ایک اصل موضع میں حقیقی یا فرض شدہ تعلقات سے وابستہ ہوتی ہے ۔ اجنبیوں کی مداخلت برادری میں کم سے کم قیاسی دلائل کے رو سے ایسی بات سمجھی گئی تھی جس سے پرہیز لازم تھا۔ اور رواج موضع متعلق وراثت و حق شفع اسی خیال پر مبنی ہے[*] ۔ دیسی بادشاہوں کے زمانہ میں جو نفرت اجنبیوں کی مداخلت کی نسبت تھی وہ اکثر مطالبہ سرکار کی سختی کی وجہ سے بالائے طاق رکھنی پڑتی تھی اور اُن حقوق میں جو مار ہو گئے تھے اجنبی شرکت کی اجازت پاتے تھے ۔ یہ تقریباً کامل آزادی جو دربارۂ انتقال سلطنت انگلشیہ کے زمانہ میں میسر ہے ۔ اس نے رعایائے مواضعات کو اور بھی علیحدہ کر دیا ہے ۔ چنانچہ خاتمہ میں ظاہر ہوگا۔ صوبہ میں ایسے حصص ہیں جہاں مذکورہ بالا قسم کے فرقوں کا کبھی وجود نہ تھا اور ایسے حصص ہیں جہاں دیہ کا جتھا نہایت زوال کی حالت میں ہے ۔

موضعات کی تقسیم پٹیوں وغیرہ میں

۱۲۸ ۔ دیہات میں اکثر کئی بڑے بڑے حصص ہوتے ہیں جن کو طرف ۔ پٹی[†] یا بٹہ کہتے ہیں ۔ اور ان کی مزید تقسیم چھوٹے قطعات میں کی گئی ہے جن کو تھوک ۔ تھلا ہائے وغیرہ کہتے ہیں ۔ دو پٹیوں کی اراضی علیحدہ ہو سکتی ہے ۔ اس صورت میں اس کو چک بٹ کہتے ہیں اور اگر آمیختہ ہو تو کھیٹ بٹ کہتے ہیں اور مالکان پٹی اسی مشترک اراضیات پر قابض ہو سکتے ہیں ۔ اور شاملات دیہ میں حصہ رکھ سکتے ہیں ۔

پنچایت دیہ اور نمبردار

۱۲۹ ۔ برادری کے معاملات کا انتظام ایک مجلس کے سپرد ہوتا تھا جو باضابطہ نہ ہوتی تھی اور جس کو پنچایت کہتے تھے لیکن یہ بڑی بھاری مجلس ہوتی تھی اور چونکہ اس میں نظم و نسق نہ تھا۔ اس لئے حکام سرکار کے ساتھ برتاؤ کے قابل نہ تھی ۔ اس لئے اس پنچایت کے

---

[*] ایکٹ قوانین پنجاب احکام متعلقہ شفع رواج دیہ کا سچا خاکا متصور نہیں ہونے چاہئیں ۔

[†] جہاں بڑے حصہ کو طرف کہتے ہیں اور اس کے مزید ٹکڑوں کو کہتے ہیں ۔

چند با رسوخ اراکین بطور نمبردار منتخب کئے گئے تھے۔ اور نمبرداراں کا تقرر قدرتاً خاص خاندانوں تک محدود ہو گیا۔ محاصل کے لحاظ سے بڑا ضروری فرض نمبردار کا یہ ہے کہ مشترک وارثوں سے محاصل وصول کر کے خزانہ سرکار میں داخل کرے۔ خاص حیثیت جو نمبرداراں کو تفویض کی گئی اور ہماری عدالتہائے کے طرز عمل نے پنچایت کو اس کے رسوخ سے محروم کر دیا اور عملاً یہ اب معدوم ہے۔ انتظام ملبہ جس میں سے مشترک اخراجات برادری پورے ہوتے ہیں۔ عموماً نمبردار کے ہاتھ میں چھوڑا جاتا ہے لیکن یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ایک مالک زمین اس خرچ کا حساب طلب کر سکتا ہے ۔

۱۲۰۔ رعایا دیہ جس میں ہر ایک کا حق مساوی سمجھا جاتا تھا آگے تھی۔ اور اب بھی کس قدر حد تک کسی غیر سے تعلق نہ رکھنے والی ہے۔ علاوہ مالکان زمین کے اس میں "ایک تقریباً مکمل عملہ پیشیوں اور تجارتوں کا ہے۔ جس سے وہ اپنی مجموعی زندگی بلا کسی بیرونی شخص اور گروہ کی امداد کے بسر کر سکتے ہیں*"۔ یہاں ایسے کاریگر اور کمین لوگ ہوتے ہیں جن کا پیشہ اباو اجداد کے وقت سے یہ چلا آتا ہے اور وہ وہ کام کرتے ہیں جن کا مالکان اراضی کرنا کسرشان یا نامناسب سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے عموماً شرح معاوضہ مقرر بروے رواج ہے جو عموماً ایک مقررہ مقدار میں بوقت فصل اناج کی صورت میں دیا جاتا ہے گاؤں کے غلہ فروش کی ہمیشہ اعلےٰ حیثیت ہوتی تھی۔ جہاں اراضی بہت زیادہ ہوتی تھی اور مالکان اراضی کی تعداد بہت کم ہوتی تھی۔ تو اجنبیاں کو ارادتاً بطور کاشتکار داخل کر دیا جاتا تھا۔ یا سرکار کے اہلکار زبردستی ان کو کاشتکار بنا لیتے تھے۔ آخری حالت میں مالکان زمین اگر انہیں تھوڑی سی فیس غلہ کی صورت میں ان کے اعلےٰ حق کے اعتراف میں مل جاتی تو اُس کو وہ اپنی بڑی خوش نصیبی سمجھتے تھے۔ ساکنان دیہ جو مالکان اراضی نہیں ہیں بعض اوقات بحیثیت مجموعی آخر الذکر یا اُن کے نمبردار کو مقررہ اوقات پر خفیف فیس خاص خاص موقع پر یا شادی کے وقت ادا کرتے تھے۔ ہمارے انتظام اور خصوصاً ہمارے قانون کا منشا یہ ہے کہ وہ تعلق جس میں بلا لحاظ آمدنی سب کے حقوق یکساں سمجھے جاتے ہیں۔ کم کیا جائے اور اس اختیار کو جو مالکان اراضی اپنے اراکین پر ان کی شخصی حیثیت میں اور دیگر باشندگان دیہ پر استعمال کرتے ہیں کمزور بنایا جائے ۔

ایسے لوگوں کا دیہ میں رہنا جو مالکان اراضی نہیں ہیں۔

---

* "جماعت دیہی" شرقی و غربی طبع پنجم صفحہ ۱۲۵ مصنفہ مین صاحب ۔

آبادی

۱۳۱ - برادری کے اراکین کے مکانات اور اُن کے متعلقین کے مکانات عموماً ایک اچھی جگہ پر پاس پاس بنائے جاتے ہیں ۔ یاد رہے کہ یہ آبادی ایکٹ معاملہ زمین کی تاثیر سے خارج کی گئی ہے ۔ بجز اُس حد کے جو کہ برائے تحریر ۔ وصولی اور انتظام وصولی جمع بموجب ہٰذا[*] ویسی مطلوب ہو ۔ کمیوں کے مکان عموماً آبادی کی حد سے باہر ہوتے ہیں ۔ اور وہ جن میں نیچ ذات کے لوگ رہتے ہیں وہ کچھ فاصلہ پر علحدہ قطعہ اراضی پر بنائے جاتے ہیں ✦

وہ درجہ جس تک علحدگی حقوق وقوع میں آئی ہے اور قاعدہ جس سے یقینی معیار حاصل ہوسکتا ہے ۔

۱۳۲ - یہ ضروری ہے کہ وہ حد دریافت کی جائے جہاں تک ایک رعایا دیہ کی اراضیات یا جس کو محال شرکا رکھتے ہیں ۔ ملکیت شاملات سمجھی جاتی ہے اور نیز وہ قاعدہ دریافت کیا جائے جس سے مختلف حصہ داران کے حقوق اور ذمہ داریوں کا معیار قائم ہوتا ہے اور مشترک آمدنی کی تقسیم کا اندازہ لگتا ہے ۔ اول الذکر کی بابت ہرایک درجہ مکمل اشتراک سے مکمل افراد تک تسلیم کیا جاتا ہے لیکن ہرایک کی غایت درجہ کی حد شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے ۔ وہ قاعدے جن کی رُو سے برادری کے ہرایک فرد کے حقوق کا پیمانہ لگایا جاتا ہے وہ بھی یکساں نہیں ہیں محال پر بموجب مصرح اور مشخصہ رواجی حصص کے قبضہ ہوسکتا ہے یا ہرایک آدمی کی دخیلکاری اُس کے حق کا اندازہ ہوسکتی ہے ۔ یہ رواجی حصص مختلف طرز پر ظاہر ہوسکتے ہیں ۔ مثلاً ایک روپے کے حصص سے یا عام اراضی کے پیمانہ سے یا ہلوں کے ذریعہ سے ۔ اس طرح پر کل محال مشتملبر بیس[20] بسوا یا ایک بگہ متصور ہوسکتی ہے ۔ جس میں سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ہرایک پتی میں اس قدر بسوے ہیں اور ہرایک حصہ دار شخصی حالت میں اس قدر بسوا یا بسواسی[†] پر قابض ہے ✦

جدی اور دیگر حصص بروئے رواج

۱۳۳ - ایک محال میں جس میں تعلق رشتہ داری جس سے مختلف اراکین برادری وابستہ ہیں حقیقی ہے ۔ صاحب مہتمم بندوبست اپنے روبرو شجرہ نسب مالکان اراضی کا رکھ کر دیکھ سکتا ہے کہ کون سے حصص فی الحقیقت جدی ہیں یا دیگر الفاظ میں (الف) کہ جملہ مالکان دعویدار ہیں کہ وہ مورث اعلیٰ کی اولاد ہیں جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بانی دیہ ہے

---

* ایکٹ ۱۷، ۱۸۸۷ء دفعہ ۳ (۱) ✦

† حصص ہمیشہ امثلہ بندوبست میں ان الفاظ سے بیان کئے جانے چاہئیں جو مالکان استعمال کرتے ہیں ۔ اور احتیاط رکھنی چاہئے کہ مصنوعی پیچیدگیاں اہلکار استعمال نہ کریں ✦

یا (ب) اصلی تقسیم محال کا تعین اس رشتہ داری سے کیا گیا تھا۔ جو اس کے بانی مورثِ اعلیٰ سے رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک صورت مابعد کی تفویض کئے اراضی بموجب اُن قواعد وراثت ہوئی ہے جن کی اس قوم میں پیروی کی جاتی ہے جس قوم کے مالکان اراضی ہیں +

حصص جدی کو ٹامسن صاحب نے "قانونی" بیان کیا تھا۔ اور اس کی "رواجی" حصص سے تمیز کی ہے اور یہ اصطلاح اُنہوں نے ان حصص کی نسبت استعمال کی ہے۔ جو مصرح ہیں۔ اور جو ظاہر رشتہ داری پر مبنی نہیں ہیں۔ یہ فرق واقعی ہے۔ لیکن بڑا اہم نہیں ہے۔ اور جو تمیز معنوی طور پر قانونی اور "رواجی" حصص میں کی جاتی ہے۔ وہ دقت آمیز ہے جدی حصص کا ممکن ہے کہ وجود نہ ہو یا آیندہ اُن پتہ نہ لگ سکے۔ ممکن ہے پہلے قابضان اراضی نے تقسیم جائداد ایسے حصص پر کی ہو۔ جو ہر ایک شخص کی لیاقت کاشت پر مبنی ہو۔ گو من بعد کا ارث جائداد عام قواعد وراثت کے بموجب ہوا ہو۔ بموجب ہلوں کے تقسیم کا عام طور پر ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ طریقہ تقسیم اراضی کا عام تھا +

۱۳۴ - اس کے علاوہ ممکن ہے کہ مصرح تقسیم کا بذریعہ حصص کبھی وجود نہ ہو۔ اور

ایسی صورتیں جن میں قبضہ حق کا پیمانہ ہے

ہر ایک آدمی صرف اس قدر اراضی پر قابض ہو گیا ہو۔ جس کا وہ انتظام کر سکتا ہو۔ یہ بہت شاذ اگر کبھی ہو۔ ایک ایسے گاؤں کی جس میں سب کے حقوق نسبت آمدنی مساوی سمجھے جائیں اصلی خاصیت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس قسم کے کھاتے بعد ازاں اکٹھے ہو کر اہلکاران سرکار کے عمل سے مشترکہ محالات بن سکتے ہیں یا جہاں رواجی حصص ایک بار رائج تھے ان کا تمام استعمال فتنہ و شر کے زمانہ میں اجنبیوں کے برادری میں ادخال و مداخلت کی وجہ یا کسی اور وجہ سے معدوم ہو گیا +

۱۳۵ - دیہ کی حقیقتوں کی ان خاصیتوں کے تسلیم کرنے سے ان کی ایک سرکاری

دیہ کے کھاتہ ہائے کی سرکاری تقسیم

قسم بندی ہو گئی ہے جو نہ تو مکمل ہے اور نہ عملاً کارآمد ہے لیکن اس کا ذکر بھی ضروری ہے کیونکہ اس کا کاغذات بندوبست میں اکثر ذکر آتا ہے۔ ان کی تفصیل بدیں عنوان ہے :-

۱ - زمینداری { (ا) خالص
(ب) مشترکہ

۲- پتی داری { (ا) مکمل (ب) نامکمل }

۳- بھائی چارہ { (ا) مکمل (ب) نامکمل }

اگلے چند فقروں میں بارکلے صاحب کی کتاب سے بہت کچھ لیا گیا ہے جس میں انہوں نے بہت عمدہ تذکرہ کھاتہ ہائے پنجاب کا کیا ہے۔ اور جو انہوں نے ۷۳-۱۸۷۲ء کی انتظامی رپورٹ کے لئے لکھی تھی۔ اور جس کا اقتباس صفحہ جات ۶۲۹ سے ۶۳۱ تک بیڈن پاول صاحب کی کتاب مسمیٰ انتظام اراضی برٹش ہند کی دوسری جلد میں پورے طور پر کیا گیا ہے۔

۱۳۶- زمینداری حقیت از قسم مالک زمین یا محال جس پر ایک واحد مالک کامل حق ملکیت رکھتا ہے صراحت طلب نہیں ہیں۔ اس قسم کی حقیت ہائے مشترکہ نہیں ہوتیں۔ زمینداری مشترکہ حقیتیں وہ ہیں جن میں کل اراضی پر قبضہ اور انتظام مشترکہ ہو۔ جو اراضی مالکان خود کاشت کرتے ہیں۔ اس پر ان کا قبضہ بہ حیثیت مزارعان جماعت دیہی ہوتا ہے اُن کے حقوق کا انتظام بموجب حصص کے ہوتا ہے۔ جو اُن کے محال میں ہوں۔ ہر دو بلحاظ وسعت کھاتہ جس کے کاشت کرنے کے وہ مستحق ہیں اور بلحاظ تقسیم منافع۔ اور اگر منافع ہائے از اراضی جس پر غیر مالک کاشتکار قابض ہیں۔ مالگذاری اور دیگر لگانوں کی ادائیگی کے لئے کافی نہیں ہے ہیں۔ تو باقی رقم عام طور پر مالکان اراضی سے بموجب ان کے حصص کے فراہم کی جاویگی؂

زمینداری حقیتیں

۱۳۷- پتی داری اور بھائی چارہ کے الفاظ میں مغالطہ ہو جاتا ہے۔ طامسن صاحب نے پتی داری اصطلاح ہر دو اقسام کے لئے استعمال کی ہے۔ اب بھیاچارہ یا رواج برادری کے معنی اُس سے بالکل مختلف ہیں جو پہلے بطور اصطلاح مالی لئے گئے تھے۔ پتی داری سے پہلے صرف وہ محال مراد تھی جس پر بموجب جدی حصص قبضہ ہوتا تھا۔ اور وہ دیہات جس میں دیگر قسم کے رواجی حصص رائج تھے بھیاچارہ کے نام سے موسوم ہیں لیکن پنجاب میں اصطلاح بھیاچارہ ان حقیتوں کے لئے مخصوص ہے جس میں قبضہ پیمانہ حق ہو گیا ہے۔ اور تمام دیہات جو بموجب حصص جدی یا کسی دیگر مشہور طرز پر زیر قبضہ ہیں پتی داری کہلاتے ہیں۔ ہمیشہ یہ فرض کرنا درست نہ ہو گا کہ پتی داری کے

پتی داری اور بھائی چارہ اصطلاحات کا ایک دوسرے سے خلط ملط ہو جانا

ایک واضعان قانون میں وہی ہیں جو قواعد و ہدایات محکمہ مال میں لئے جاتے ہیں +

۱۳۸۔ مکمل پتی داری حقیت وہ ہے۔ جن میں تمام اراضیات تقسیم کی گئی ہیں۔ اور مختلف مالکان کے قبضۂ شخصی میں بموجب جدی یا دیگر رواجی حصص میں ہر ایک شخص اپنی اراضی کا کام کرتا ہے اور مقررہ حصص مالگذاری ادا کرتا ہے۔ لیکن تمام مشترک ذمہ دار ہیں اگر ایک حصہ دار اپنی ذمہ داری جو اس کے سر پر گورنمنٹ کی طرف سے ہے پوری نہ کر سکے۔ اس قسم کی حقیتیں بہت شاذ و نادر ہیں۔ جہاں کہیں وہ ظہور میں آتے ہیں۔ تو صرف حق شفع اور مشترک ذمہ داری وہ تعلقات ہوتے ہیں۔ جس کے رو سے ارکین گروہ ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ نامکمل پتی داری حقیتیں وہ ہیں جن میں ایک جزو اراضی واحد قبضہ میں ہوتی ہے اور دوسری مشترک قبضہ میں اور دونوں میں حقوق مالکان اراضی معلومہ رواجی حصص کے مطابق ہوتے ہیں +

پتی داری

۱۳۹۔ مکمل بھیا چارہ حقیت میں جملہ اراضیات پر واحد قبضہ ہوتا ہے لیکن رواجی حصص اگر اس کا کبھی وجود تھا معدوم ہو گئے ہیں اور ہر ایک شخص کا کھاتہ یا یوں کہو۔ کہ کل مالگذاری کی جزو جو وہ ادا کرتا ہے کامل معیار اُس کے حقوق اور ذمہ واریوں کا ہو گیا ہے۔ پتی داری میں حصہ سے مالگذاری کا تعین ہوتا ہے۔ جو واجب الادا ہے۔ اور بھیا چارہ میں مالگذاری جو واجب الادا ہے وہ تعین حصہ کرتی ہے۔ تمام مشترک طور پر ذمہ وار ہیں۔ اگر ایک واحد حصہ دار مالگذاری ادا نہ کر سکے۔ حقیت ادنٰے مالکان دیہ پنجاب کے جنوبی مغربی دیہات میں جہاں بہت سے چاہات ہیں۔ اور جہاں بنجر کے اعلٰے مالکان اراضی مالک ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں اسی قسم کی ہے۔ لیکن مشترک ذمہ واری اول تو نافذ العمل ہی نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو شاذ و نادر۔ ایک نامکمل بھائی چارہ اور مکمل بھائی چارہ میں ٹھیک وہی فرق ہے جو غیر مکمل پتی داری اور مکمل پتی داری محال میں ہے +

بھیا چارہ

۱۴۰۔ اکثر اوقات اس امر کا دریافت کرنا ناممکن ہوتا ہے کہ ایک خاص محال ان اقسام میں سے کس قسم کے متعلق ہے۔ اور صاحب مہتمم بندوبست کو خیال رکھنا چاہیئے کہ اہلکاران ماتحت اصلی واقعات متعلق حقیت کو احتیاط سے قلمبند کرنے کی بجائے حقیت کو کسی ایسے سرکاری نام سے موسوم نہ کردیں جو

بہت سے محالات ان جماعتوں سے کسی ایک کے نیچے نہیں آ سکتے۔

عام طور پر مروج ہو۔ ممکن ہے کہ محال کی ایک پتی یا حصّہ۔ پتی داری اور دوسرا حصہ بھیا چارہ ہو۔ جو کھاتے علیحدہ مالکوں کی ملکیت ہیں۔ اُن میں ممکن ہے کہ معیار حقیت صرف قبضہ ہی رہ گیا ہو البتہ رواجی حصص کو فراموش نہیں کیا جاتا اور اُنہی حصص پر حق شاملات دیہ کا منحصر ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ اور بروقت تقسیم شاملات انہی پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ ابتدائی بندوبستوں میں معلوم ہُوا تھا کہ بعض اوقات لوگ اس امر پر رضامند ہوجاتے تھے کہ علیحدہ علیحدہ کھاتوں کے بھی رواج قدیم کے مطابق ازسرنو حصّے کئے جائیں۔ مگر اس تدبیر سے قائم شدہ (یا موجودہ) حقوق میں خلل پڑتا ہے۔ اور اس کی تعمیل اس صورت میں ممکن ہے کہ سب اشخاص متعلقہ رضامند ہوں۔ اور فی زمانہ اس قسم کی رضامندی شاذونادر ہی حاصل ہوسکتی ہے +

۱۴۱ - حقیت کے مختلف اقسام جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے فی نفسہ مستقل نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک محال ایک جماعت کے ہاتھ سے نکل کر دوسری کے ہاتھ میں چلا جائے اور مشترکہ ذمہ داری میں فرق نہ آئے۔ مثلاً اگر محال زمینداری کا مالک واحد بہت سے لڑکے چھوڑ مرے تو محال زمینداری بھیا چارہ ہوجائیگا۔ پھر اگر لڑکے جائداد مشترکہ کے کسی حصّہ کو تقسیم کرلیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ محال ایک غیرمکمل قسم کی پتی داری ہوجائیگا۔ لیکن سب سے کثیرالوقوع تغیر وتبدل جو ظہور میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ محال پتی داری بھیا چارہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں اس تبدیلی کا باعث دیسی حکمرانوں کی زیادہ ستانی ہوسکتی ہے +

کئی قسم کی حقیتیں جو مستقل نہیں ہوتیں

ہماری گورنمنٹ کے ماتحت ممکن ہے کہ اصلی کھاتے کبھی بھی مسلمہ حصص کے مطابق نہ ہوئے ہوں۔ اور اگر ایسا ہُوا بھی ہو۔ تو مختلف کھاتوں کی غیرمساوی ترقیات اور غیر آدمیوں کے ہاتھ زمین کے بیع ورہن ہونے کے باعث رواجی حصص کے مطابق معاملہ ادا کرنے کا طریق غیرموزوں ہوگیا ہو۔ لہذا جب کسی محال کی ازسرنو تشخیص کی جاتی ہے اور مطالبہ جدید باچھ سے وصول کیا جاتا ہے۔ تو جس قدر مختلف اقسام کی مزروعہ زمین کسی شخص کے قبضہ میں ہو۔ اُس کی رُو سے حساب کرکے اُس کے ذمہ معاملہ لگایا جاتا ہے نہ کہ ازروے جدی یا رواجی حصہ کے۔ ان صورتوں میں بھیا چارہ فوراً پیدا ہوجاتا ہے اور ہمیشہ ہر ایک بندوبست میں محالات بھیا چارہ کی تعداد میں بیشی پائی جاتی ہے ∴

۱۴۲ - دیہاتی جماعتوں میں ایسے مالک بھی بعض اوقات پائے جاتے ہیں جو بھیا چارہ

مالک قبضہ | سے تعلق نہیں رکھتے اور را اکین جماعت دیہ کے مشترک حقوق و منافع اور ذمہ داریوں میں حصہ دار نہیں ہوتے - ان کا حق بطور مالک کے کامل یا بلا شراکت غیرے ہوتا ہے - مگر یہ چند کھیتوں تک ہی محدود ہوتا ہے - اور بنجر زمین متعلقہ دیہ میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا - اس قسم کی حقیت پنجاب میں سرکاری طور پر ملکیت مقبوضہ کہلاتی ہے اور اس کے مالک کو مالک قبضہ کہتے ہیں - ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالک کا حق اُسی زمین تک محدود ہے جو واقعی اُس کے قبضہ میں ہو - اُس کو اختیار ہوتا ہے کہ اس زمین کو جس طرح چاہے اجارہ پر دے - رہن رکھے یا فروخت کرڈالے اور وہی ادائیگی معاملہ کا ذمہ وار ہوتا ہے - اس قسم کی ملکیت کی ایک عام مثال یہ ہے کہ مالک زمین ایک چھوٹا سا زمین کا ٹکڑا کسی برہمن کو مرتے وقت دیجاتا ہے - جس کو ڈوہلی کہتے ہیں +

اس قسم کی حقیت (مالک قبضہ) اضلاع گجرات - راولپنڈی - جہلم اور ہزارہ میں بہت عام ہے - اور ان اضلاع میں یہ پہلے قانونی بندوبست میں ایسی حالتوں میں جاری کی گئی تھی - جن کا ذکر کسی آیندہ فقرہ میں کیا جائیگا - بعض صورتوں میں ایک ہی شخص مالک قبضہ و مالک ادنےٰ ہوتا ہے - اگر کسی مفوض الیہ یا وارث مفوض الیہ کو ایسی معافی کا مالک جو اُس کے قبضہ میں ہے یا تھی - اس شرط پر تسلیم کیا جائے کہ وہ حق مالکانہ ادا کرے تاکہ جماعت دیہ کا حق فائق تسلیم ہو - تو اس کی حقیت بھی اسی قسم کی ہوگی (دیکھو فقرہ ۱۸۲ - ۱۸۵) اس قسم کی مخلوط حقیت ضلع جہلم میں عام ہے* +

۱۴۳ - جہاں حق مالکانہ تقسیم ہوتا ہے وہاں بندوبست کی اصطلاح میں بڑے مالک اعلےٰ اور ادنےٰ مالکان | کو اعلےٰ یا تعلق دار اور چھوٹے کو ادنےٰ مالک کہتے ہیں - لیکن سب جگہ ان کے یہی نام نہیں ہوتے - چنانچہ علاقہ واقع ایس روے ستلج میں اعلےٰ مالک کو بسوہ دار اور ادنےٰ کو زمیندار کہتے ہیں - اور پنجاب کے جنوب مغرب میں اعلےٰ مالک آخر الذکر نام سے پکارا جاتا ہے اور ادنےٰ مالک کو اکثر چک دار کہتے ہیں - جن حالتوں میں ملکیت کی تقسیم ہوجاتی ہے - وہاں مالکانہ منافع کا حصہ دونوں جماعتوں کو جن کا زمین پر حق ہو ملتا ہے - مزارعان و خیدکار جن سے ایک رعایتی لگان لیا جاتا ہو - حق مالکانہ کے ایک حصہ پر قابض ہوتے ہیں - مگر اُن میں اور

* ٹامسن صاحب کی رپورٹ بندوبست جہلم فقرہ ۱۹۰ +

ادنٰے مالک میں فرق یہ ہوتا ہے کہ ایک خاص حد تک اور خاص صورتوں میں اُن کے لگان میں اضافہ ہوسکتا ہے اور حق انتقال جو اُن کو حاصل ہے وہ ایسی شرائط کے تابع ہے جو ایک دوسرے شخص کے اعلیٰ حق پر مبنی ہیں جس کو مالک زمین تسلیم کیا جاتا ہے +

ادنٰے مالک کے ساتھ بندوبست کرنا گورنمنٹ کی معمولی پالیسی ہے۔

۱۴۴ - چونکہ ہندوستان میں زمینداری سے منافع زیادہ تر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے مطالبہ سرکار کو محدود کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ کلّی طور پر بڑا اہم تھا۔ کہ جہاں حق مالکانہ تقسیم ہؤا ہو۔ وہاں ادائیگی معاملہ کا کس کے ساتھ بندوبست کرنا چاہیئے۔ باتباع نظیر ممالک مغربی شمالی پنجاب میں اس مسئلہ پر فیصلہ قریبًا ہمیشہ ادنٰے مالک کے حق میں کیا گیا۔ اور مالک اعلیٰ کا جو حق زمین کی پیداوار میں تھا اُس کے بدلے ایک واجبی رقم معین کی گئی اور یہ حق ایک خفیف سی رقم بحساب فیصدی معاملہ پر اضافہ کر کے وصول کیا جاتا ہے۔ پیداوار زمین پر حق سرکار کے محدود کرنے کا عام طور پر یہ اثر ہؤا۔ کہ اُنہیں اقوام کو فائدہ پہنچا جو فی الواقع کاشتکار قابض اراضی تھیں۔ یہ حکمت عملی اُس طریق کے بالکل متضاد ہے جس کی وجہ سے بنگال زیریں (لور بنگال) میں جہاں طریق دیہاتی (بھیاچارہ) قبل از الحاق برہم ہو گیا تھا۔ مغلیہ گورنمنٹ کے مالگذار تو بڑے بڑے زمیندار بن گئے۔ لیکن کاشتکاروں کو کافی حفاظت نہ حاصل ہوئی۔ اگر کسی صورت میں اعلیٰ مالک حق مالکانہ بذریعہ بٹائی وصول کرتا ہو تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ دونوں مالکوں کی درخواست پر لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے ان میں سے کسی ایک کی درخواست پر بٹائی کی جائے ایک معین رقم بحساب فیصدی معاملہ پر مقرر کر دے (دفعہ ۱۴۶ - ایکٹ ۱۸۸۷ء) پنجاب میں شاذ و نادر ہی کوئی ایسی صورت باقی رہ گئی ہو گی کہ جہاں اس مسئلہ کا فیصلہ کرنا باقی رہ گیا ہو کہ کس کے ساتھ ادائے معاملہ کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ صاحب فنانشل کمشنر کو اختیار ہے کہ "ہر ایک صورت میں خواہ بذریعہ قاعدہ خواہ بذریعہ حکم خاص" اس امر کا استقرار کریں کہ آیا ادنٰے مالک یا اعلیٰ مالک یا دونوں ادائیگی معاملہ کے ذمہ وار ہونگے اور اگر دونوں ذمہ وار ہونگے تو کتنے حصہ کے۔ اور صاحب موصوف نے ایک قاعدہ اس مضمون کا مرتب کیا ہے کہ جہاں کوئی خاص حکم اس امر کے خلاف نہ ہو تو ادنے مالکان ادائیگی معاملہ کے ذمہ وار ہونگے[2] +

---

[1] ایکٹ ۱۸۸۷ء دفعہ ۶۱ (۱) (ب) +

[2] قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین کا قاعدہ ۲۰۸ +

وجوہات جن سے حق تعلقہ داری پیدا ہوا

١٤٥ - جن حالات کے باعث حقوق تعلقہ داری پیدا ہوئے ہیں ۔ وہ مختلف اقسام کے ہیں ۔ بہت سی صورتوں میں تو اعلیٰ مالک اُن اشخاص کی اولاد ہیں ۔ جن کو پولیٹیکل اقتدار یا ملکیت اراضی حاصل تھی اور اس اقتدار سے وہ سکھوں کے عہد میں خارج کئے گئے گو وہ فصل کے وقت تقریباً ہمیشہ ایک قلیل حق مالکانہ مثل سیر مانی (فی من ایک سیر) اُن سے وصول کرتے رہے جو واقعی اراضی پر قابض تھے ۔ دیگر صورتوں میں موجودہ تعلقہ داروں کے بزرگوں کا تعلق زمین کے ساتھ ابتداً محض بحیثیت ملازم سرکاری تھا ۔ یعنی وہ اجارہ دار یا یا جاگیردار تھے جن کو دیسی فرمانروایاں کے عہد حکومت میں انتظام کے متعلق بہت سے حقوق حاصل تھے جو رفتہ رفتہ حقوق مالکانہ بن گئے ۔ اکثر اوقات ایک ہی شخص کو ان ہر دو ذریعوں سے حق تعلقہ داری حاصل ہوتا تھا ۔

بعض اوقات ادنےٰ مالک کو بنجر زمین پر حق حاصل نہیں ہوتا ۔

١٤٦ - بعض اوقات ادنےٰ مالکوں کے حقوق کل محال پر ہوتے ہیں جس میں بنجر زمین بھی شامل ہوتی ہے ۔ اور بعض صورتوں میں وہ علیحدہ علیحدہ کھاتوں تک محدود ہوتے ہیں اور بنجر زمین تعلقہ دار کے اختیار میں ہوتی ہے ۔ البتہ اس کے استعمال کے متعلق ساکنان دیہ کو بعض حقوق حاصل ہوتے ہیں ۔ صورت آخرالذکر میں ادنےٰ مالک کے حقوق مالک قبضہ کے حقوق سے جن کا ذکر فقرہ ١٤٢ میں کیا گیا ہے ۔ چنداں مختلف نہیں ہوتے اور اس کی ذمہ داریاں بھی عملی طور پر مالک قبضہ سے بہت زیادہ نہیں ہوتیں ۔

اقسام حقیت کے لحاظ سے صوبہ کی تقسیم پانچ حصوں میں ۔

١٤٧ - حقیت اراضی پر بحث کرنے کی غرض سے صوبہ پنجاب پانچ علاقوں میں تقسیم ہو سکتا ہے :-

(١) مشرقی اور وسط پنجاب کے میدان ۔

(٢) علاقہ ہمالیہ میدان ہائے مذکور کے شمال میں جہاں تک کہ برٹش عملداری ہے ۔

(٣) پٹھانوں کا علاقہ جو زیادہ تر دریائے سندھ کے پار ہے اور جس میں اضلاع پشاور ۔ کوہاٹ اور اکثر حصہ بنوں اور جزوی حصہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں شامل ہے ۔

(٤) جنوب مغربی پنجاب ۔

(۵) وہ علاقہ جس کی حدود کو تقریباً اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے ۔ دریائے سندھ و جہلم مغرب و مشرق میں کوہستان نمک جنوب میں اور کوہستان ہمالیہ کی بعض مغربی چوٹیاں شمال میں ۔ اس علاقہ میں زیادہ تر اضلاع جہلم و راولپنڈی اور ہزارہ شامل ہیں ۔

یہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ اس قسم کی ٹھیک ٹھیک حد بندی ہو سکتی ہے کیونکہ حقیتیں حدود جغرافیہ کے مطابق نہیں ہوتیں اور انتظامی حدود سے تو اس سے بھی کم مطابقت رکھتی ہیں ۔ مطلب اس تقسیم سے صرف اتنا ہے کہ صوبہ کے علاقوں کی حقیتوں کے متعلق جو خصوصیتیں ہیں ان میں نمایاں فرق ہے اور حقیت کے وہ خاص نمونے عموماً شناخت ہو سکتے ہیں ۔ جو غالباً حال کی نسبت پہلے کسی زمانہ میں مروج تھے ۔

۱ ۔ مشرقی اور وسط پنجاب کے میدانوں کی حقیتیں

۱۴۸ ۔ حصہ اول میں قابل امتیاز یہ امر ہے کہ اس میں با ترتیب دیہاتی جماعتیں پائی جاتی ہیں ۔ ان جماعتوں کی عام خصوصیتوں کا ذکر ہو چکا ہے ۔ صوبہ ہذا کے جنوب مشرق میں یہ جماعتیں اپنی نہایت اصلی صورت میں پائی جاتی ہیں ۔ اور عموماً دیکھا جائیگا کہ ہر ایک محال یا بڑے محال کی جماعت مالکان کو قرابتی ہونے کا دعوے ہے اور جدی حصص یا کوئی معین دیگر حقوق مثلاً ہلوں کی تعداد تسلیم کیا جاتا ہے یا کچھ عرصہ گذرا کہ کیا جاتا تھا[۱] شمال مغرب میں دیہاتی جماعتیں عموماً اس قدر ہم جنس نہیں تھیں اور ابتدائی طریق حقیت کی صورت خواہ کیسی ہی تھی مگر اس میں شک نہیں کہ ہمارے سلف کی حکومت نے ایک ایسی صورت حال پیدا کر دی تھی کہ جس قدر زمین کسی منفرد شخص کے قبضہ میں تھی اسی قدر اس کی ذمہ واری (متعلق ادائے معاملہ) سمجھی جاتی تھی اور جائداد مشترکہ یا منافع میں اُن کا حق بھی اُسی قدر خیال کیا جاتا تھا ۔ تعلقہ داری حقیتیں مشرقی اور وسط پنجاب میں عام نہیں ہیں ۔

---

[۱] یہ بات ضلع حصار پر صادق نہیں آتی کیونکہ ضلع مذکور کا بہت سا حصہ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے ایک جنگلی علاقہ تھا جس میں خانہ بدوش چرواہوں اور راعیوں کی مختصر سی آبادی تھی ۔

۲- کانگڑہ اور شملہ کی حقیتیں

۱۴۹- جب ہم ان میدانوں سے گذر کر اس پہاڑی ملک پر نظر ڈالتے ہیں جو اُن
حالات دریافت کرنے کا ذریعہ | کی شمالی حد پر واقع ہے۔ تو حقیقت میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہوتی
ہے۔ سب سے عمدہ حال پہاڑی حقیتوں کا لائل صاحب کی رپورٹ بندوبست کانگڑہ میں
پایا جاتا ہے جس سے فقرات ذیل میں بہت کچھ لیا گیا ہے +

۱۵۰- پہاڑوں میں دیہاتی جماعتیں اس لفظ کے اصلی معنوں میں نہیں پائی جاتیں
اصلی دیہاتی جماعتوں کی عدم موجودگی | اس خصوصیت کے تاریخی اسباب بیان کئے جا سکتے ہیں۔ جو
بادی النظر میں معقول معلوم ہونگے۔ لیکن بہرحال ملک کی قدرتی حالت بذات خود ایسی مستقل
جماعتوں کے پیدا ہونے کی مانع ہے جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک خاص حصہ زرعی اور
مویشی چرانے کی زمین کا ہو[1]۔ دیہات جو سرکاری کاغذات میں تسلیم کئے گئے ہیں وہ جھونپڑیوں
یا کھاتوں کے اپنے بنائے ہوئے مجموعہ ہیں جو ان تپہ جات یا حلقوں کے مطابق تھے جن کو پہاڑی راجاؤں
نے بغرض سہولت وصولی معاملہ قائم کیا تھا۔ اور جن میں سے ہر ایک تپہ ایک منتظم کے زیر اہتمام
تھا۔ جو لوگ ان تپوں پر قابض ہیں ان میں کوئی واقعی یا مصنوعی باہمی قرابت نہیں +

۱۵۱- ہر ایک راجہ اپنے کل راج یا ریاست کا صرف اُسی حد تک مالک زمین نہیں تو
راجہ مالک زمین بھی ہوتا تھا | تھا جس حد تک کہ سرکار کل ہندوستان میں ایک معنی میں مالک زمین
سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ وہ زیادہ صریح معنی اور اختیار کا زمیندار ہوتا تھا۔ ہر ایک ریاست ایک محال
سمجھی جاتی تھی جس کو بغرض انتظام کئی پٹیوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اُفتادہ اراضیات کے
تمام چھوٹے اور بڑے ٹکڑے راجہ کی ملکیت ہوتی تھی اور زرعی زمین اُس کے مزارعان کے
علیحدہ علیحدہ کھاتوں کا مجموعہ ہوتی تھی[2] +

۱۵۲- ہر ایک قابض اراضی کی حقیت کا مدار پٹے پر رہتا تھا۔ جو خود اُس کو یا اُس کے
حق کی بناء راجہ کی عطیات کے وثیقہ جات تھے | بزرگوں کو راجہ کی طرف سے ملتا تھا۔ اور جس کی رو سے

---

[1] رپورٹ بندوبست کانگڑہ فقرہ ۲۶ +

[2] " " " ۲۵ +

اُس کو چند "مخصوص کھیت یا قابل کاشت فصل" عطا ہوتی تھی ۔ قابض اراضی اپنے حق کو وارثی کہتا تھا نہ کہ مالکی[۱] ۔ وارث کو اپنے کھاتہ میں مستقل حق حاصل ہوتا تھا ۔ جس زمانہ میں کہ ہنوز پہاڑی علاقہ میں راجپوت راجگان حکمراں تھے ۔ اس وقت ملک کی حالت یہ تھی کہ قانونی حقوق "معدوم تھے لیکن اُن امور میں تمیز کرنے کا معیار صریح طور پر لوگوں کی رائے ہوتی تھی کہ حاکم کو کیا کرنا چاہئے ۔ اور کیا نہ کرنا چاہئے" ۔ ایک اچھا راجہ کسی پرانے کاشتکار کو بغیر کافی وجہ کے کبھی بیدخل نہیں کرتا تھا ۔ لیکن ایک بُرے راجہ کے ہاتھ سے غریب کاشتکار کو محفوظ رہنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا ۔ البتہ ایک با اقتدار شریف النسب اور ممتاز خاندان کو ایسے راجہ کا کچھ ڈر نہ ہوتا تھا ۔ لگان جو ہر ایک کھیت کے قابض کے ذمہ ہوتا تھا وہ راجہ کو براہ راست ادا کیا جاتا تھا ۔ اہلکار جو ایسے جبوب اور لگان وصول کرتے تھے وہ سب کے سب وزیر سے لیکر نمبردار دیہ تک ملازم راجہ ہوتے تھے ۔ اور راجہ ہی اُن کو مقرر کرتا اور تنخواہ دیتا تھا[۲] ۔

۱۵۳ ۔ بنجر زمینوں میں زمیندار کو صرف حقوق استعمال حاصل ہوتے تھے مگران حقوق

بنجر زمین کو استعمال کرنے کا حق

کا موازنہ اُس مقدار زمین کی رُو سے نہیں ہوتا تھا جو اُن کے قبضہ میں ہوتی تھی ۔ بلکہ ایسے حقوق ایک ہی پٹہ کے اُن باشندوں کو بھی حاصل ہوتے تھے ۔ جن کے قبضہ میں کوئی زمین نہیں ہوتی تھی ۔ چرائی کے لئے سب سے یکساں مواجب لئے جاتے تھے ۔ چرائی مویشی اُس خاص پٹہ تک محدود نہیں ہوتی تھی جہاں مالک زمین رہتے ہوں ۔ زمینداروں کے حقوق اس امر کے مانع نہ تھے ۔ کہ راجہ نئے کاشتکاراں کو بنجر میں سے زمین دلائے اور پُرانے سے پُرانے اور سب سے نئے عطیہ اراضی پانے والے کے مابین کوئی واقعی فرق نہ ہوتا تھا ۔ مزروعہ کھاتوں کے پاس اکثر گھاس کے کھیت ہوتے تھے جن کے گرد قابضان اراضی سال کے کچھ حصہ کے واسطے احاطہ بنا لیا کرتے تھے ۔ اور اگر راجہ کی طرف سے کسی غیر آدمی کو ان میں سے عطیہ اراضی دیا جاتا ۔ تو لوگ اس کارروائی کو ظالمانہ خیال

---

۱ رپورٹ بندوبست کانگڑہ فقرہ ۲۰ ۔ اس امر میں شک ہے کہ آیا لفظ مالک سے بڑھ کر لفظ وارثی سے وہ مفہوم ہے جن معنوں میں یہاں استعمال کیا گیا ہے ۔ ملک کے بعض حصوں میں جہاں پر پہاڑی حقیتیں موجود نہیں وہاں "وارثی" حقوق مالکانہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے دیکھو کپتان میکنزی صاحب کی رپورٹ بندوبست گجرات فقرات ۱۶۹ ۔ ۱۷۰ ۔ اور برانڈرتھ صاحب کی رپورٹ بندوبست ضلع جہلم فقرہ ۲۵۹ ۔

۲ رپورٹ بندوبست ضلع کانگڑہ فقرہ ۲۰ و ۲۵ ۔

کرتے تھے ۔ ہر ایک سال کے حصہ کے لئے چوپانوں کو محض حقوق چرائی خاص خاص چراگاہوں میں عطا ہؤا کرتے تھے اور یہ لوگ اکثر اوقات راجہ کی رعایا نہیں ہوتے تھے ۔ بلکہ خاص موسموں میں اپنے مویشی کو اس کے علاقہ میں بغرض سہولت چارہ لے آیا کرتے تھے ۔ بنجر کے کچھ حصے راجہ کے شکار کے لئے محفوظ رکھے جاتے تھے ۔

حقیتوں پر پہلے قانونی بندوبست کا اثر

۱۵۴ ۔ سکھوں نے کانگڑہ کے پہاڑی راجاؤں کو یا تو وطن سے خارج کر دیا یا اُن کو محض جاگیردار بنا دیا ۔ اور جب یہ ملک برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ میں آیا ۔ تو اُس نے بھی راجاؤں کو اُن کے ابتدائی رتبے پر بحال نہ کیا ۔ پہلا قانونی بندوبست ۱۸۵۰-۵۲ء میں ہؤا ۔ اور حقیتوں پر جو اثر اس سے ہؤا ۔ اس سے ایک عجیب مثال اس امر کی ملتی ہے ۔ کہ اہلکاران سرکار حقیتوں کو ایک ایسے سانچے کے مطابق ڈھال دینے کا بہت ہی میلان رکھتے ہیں جس سے وہ پہلے سے واقف ہوں ۔ صاحب مہتمم بندوبست کو اُن واقعات کا کماحقہ علم تھا جن پر اُنہیں کارروائی کرنی تھی ۔ مگر دیہاتی بندوبست کے سوائے اُن کو اور کسی بندوبست سے واقفیت نہ تھی ۔ اور اُن کے دیسی عملہ کو ممالک مغربی و شمالی کے ضابطہ کے سوائے اور کسی ضابطہ کا علم نہ تھا ۔" اگر بارنس صاحب اپنے بندوبست کے نمونہ جات اور کارروائیوں کو اس طریق تشخیص معاملہ اور طرز حقیت کے مطابق کرتے جو انہوں نے کانگڑہ میں مروج پایا تھا تو وہ ہر ایک خاندان کے ساتھ اراضی مقبوضہ اور بنجر زیر استعمال کے متعلق ایک رعیت واری بندوبست کرتے اور تمام بنجر زمین کو جس کے گرد احاطے بنے ہوئے نہ تھے اس شرط پر ملکیت سرکار رہنے دیتے کہ قابضان اراضی اور دیگر اشخاص کو وہ حقوق شاملات ملیں جو از روئے رواج اُن کو حاصل تھے ۔ لیکن بجائے اس کے صاحب موصوف نے مختصر سی تبدیلی کر کے پہاڑی تپوں کی نسبت وہی نام اور نمونے استعمال کئے جو بھیاچارہ محالوں کی نسبت استعمال کئے جاتے ہیں[۵۱] ۔" خاص کانگڑہ میں ہر ایک گاؤں کی بنجر زمین کی حدود معین تھیں اور یہی شاملات دیہ بن گئی البتہ قیمتی درختوں پر حقوق سرکاری محفوظ کئے گئے ۔ بعض متفرق زر تمام لگان یا معاملہ اور علی الخصوص جدید کاشت بنجر کا لگان جو واقعی حق سرکار ہے جدید جماعتوں کو دے دئیے گئے اور مطالبہ سرکار کے متعلق مشترک ذمہ داری کا اصول جاری کیا گیا ۔ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ کانگڑہ کے بہت

---

[۵۱] رپورٹ بندوبست کانگڑہ فقرہ ۲۷ ۔

سے حصہ میں کوئی بندوبست جواز قسم بندوبست دیہ وار ہو ناممکن العمل ہے۔ ہر ایک کھاتے کا بندوبست علیحدہ علیحدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر مشترک ذمہ واری کے اصول پر عمل کیا جائے۔ تو بالکل ناکامی ہو۔ خواہ اتفاقاً خواہ عمداً۔ بنجر میں حقوق سرکار بمقام کلو زیادہ کامل طور پر محفوظ رہے ہیں +

کانگڑہ میں حقوق تعلقہ داری

۱۵۵- بعض صورتوں میں جاگیرداران کانگڑہ کو جو پرانے حکمران خاندانوں کے جانشین ہیں۔ حقوق تعلقہ داری حاصل ہیں۔ کھاتہ ہائے مزروعہ کے متعلق اُن حقوق کے بجائے معاملہ پر ایک رقم فیصدی مقرر کی گئی ہے۔ لیکن بنجر زمین میں جو حقوق اُن کو حاصل ہیں وہ بعض اوقات بہت بڑے ہوتے ہیں[۵۱] +

پٹھانوں کی حقیتیں

پٹھانوں کی حقیتوں کے حالات دریافت کرنے کے ذریعے

۱۵۶- علاقہ واقع مشرق کوہ سلیمان میں پٹھان اقوام ۱۲۰۰ سال سے آباد ہونی شروع ہوئیں۔ اور یہ سلسلہ زمانہ سرکار انگلشیہ تک جاری رہا۔ مندرجہ ذیل حال متعلق حقیت ہائے پٹھان اقوام زیادہ تر کپتان ہیسٹنگز صاحب کی رپورٹ بندوبست پشاور سے لیا گیا ہے۔ لیکن اسی عام قسم کی زمینداری کی مختلف صورتیں دیگر اضلاع میں بھی جہاں پٹھان اقوام آباد ہیں مختلف مدارج نشوونما میں کثرت سے پائی جاتی ہیں +

جدید مقبوضہ کی تقسیم

۱۵۷- جب کبھی کوئی حملہ آور قوم کسی علاقہ پر قبضہ کرتی۔ تو علاقہ مذکور تقسیم کیا جاتا تھا۔ ہر ایک خیل کے حصہ کو بعض اوقات تپہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ اور اس حصہ کو دفتر خیل اور مالک کو دفتری کہہ کر پکارتے تھے۔ جہاں حالات کے لحاظ سے ضرورت ہوتی اُس حصہ کی تقسیم "ونڈ" بلحاظ قسم اراضی و سہولت آبپاشی وغیرہ کی جاتی اور حصوں (بخروں) کی تعداد جو تقسیم کی بنیاد ہوتی تھی شمار کی جاتی اور اکثر اوقات ہر ایک مرد و زن و بچے کو ایک ایک بخرہ ملتا تھا۔ ہر ایک بخرے میں واجبی طور پر ہر ایک "ونڈ" کا کچھ حصہ یا کم از کم ہر ایک قسم کی اراضی

[۵۱] کرنیل ویس صاحب کی رپورٹ بندوبست میں جو حال حقیت ہائے ضلع شملہ کا درج ہے اس سے ان کا مقابلہ کرو +

شامل کی جاتی تھی تاکہ ہر ایک شخص کے مقبوضات بہت منتشر طور پر واقع ہوں[1]۔ لیکن ایک خیل کی کل ملکیت یا اس کا "بادہ" تر حصہ ایک ہی چک پر مشتمل ہوتا تھا اور اس کے وسط میں ایک دیہ بنایا جاتا تھا جو خیل کے نام سے موسوم ہوتا تھا۔ اس چک کے وَنڈ بنائے جاتے تھے کہ سب کو یکساں حصہ ملے۔ اس تقسیم میں ملک یعنی سر برآوردہ اشخاص بلکہ خان یا سردار کو زیادہ حصہ نہیں ملتا تھا۔ لیکن خان کو اکثر اوقات کچھ اراضی بطور "سیری" یا عطیہ قوم کی طرف سے دیجاتی تھی ۔

"ویش" یا جدید تقسیم بعد انقضائے اوقات معینہ

۱۵۸ - ابتدائی مساوی حالت کو بدستور قائم رکھنے کے لئے یہ دستور تھا کہ ایک معین عرصہ کے بعد ویش یعنی زمین کی از سر نو تقسیم عمل میں آتی تھی۔ بشرطیکہ خیل کثرت رائے سے اس امر کی خواہش کرے۔ کہتے ہیں کہ ابتدأً ضلع پشاور میں اس دستور کے مطابق پٹوں کا تبادلہ کیا جاتا تھا۔ مگر یہ صورت بہت عرصہ سے معدوم ہے۔ لیکن پٹوں کے اندر یہ دستور تھوڑے ہی عرصہ سے بند ہوا ہے اور اس رواج کی رو سے دیہات کے اندر صرف "کنڈی" یا اُن کے حصص یا کھاتوں کا ہی فرداً فرداً تبادلہ نہیں ہوا کرتا تھا۔ بلکہ سالم دیہ مع آبادی زمین کے تبدیل ہو جایا کرتے تھے۔ ویش کا رواج ضرور معدوم ہو جائیگا۔ لیکن اُس بندوبست کے وقت جس کو بیس یا پچیس سال گذر رہے ہیں۔ اس پر کسی نہ کسی صورت میں سرحدی اضلاع کے بعض پٹھانی قطعات میں اور نیز ڈیرہ غازیخاں کے بعض بلوچی دیہات میں عمل کیا جاتا تھا[2]۔ اس رواج کی تعمیل کے لئے بعض مقامات میں مسلمہ حصص وہ سمجھے جاتے تھے جو ابتدائی تقسیم کے وقت قرار پائے ہوں اور بعض میں کل ذکور کو خواہ جوان ہوں خواہ ضعیف مساوی حصہ ملا کرتا تھا[3]۔ علاقہ مروات میں حصوں کا حساب ایک

---

[1] ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست ڈیرہ اسمٰعیل خاں فقرہ ۲۳۰ ۔

[2] پشاور میں ویش کا رواج معدوم معلوم ہوتا ہے لیکن ڈین صاحب اپنی رپورٹ بندوبست ضلع پشاور میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک قبیلے کی زمین بلکہ مکانات کی تقسیم یا ویش زندہ جوان ذکور کے مابین اب تک علاقہ بونیر میں عمل آتی ہے۔ چنانچہ وہاں آخری ویش ۱۸۹۱ء میں ہوا (ڈین صاحب کی رپورٹ بندوبست پشاور فقرہ ۲۰) ۔

[3] ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست ڈیرہ اسمٰعیل خاں فقرہ ۲۶۷ ۔

جدید طریق کے مطابق لگایا جاتا تھا یعنی فی مرد وزن وبچہ ایک ایک حصہ۔ اس طریق ویش کو "خولایا ویش" کہتے تھے[٥١]۔ جس وقت ہم کو پٹھانوں کی حقیت اراضی سے واسطہ پڑا تھا۔ اُس وقت حقیت مذکور ایک ایسے درجۂ نشوونما میں تھی کہ ویش کا دستور ہنوز جاری تھا لیکن ہر ایک شخص جس کو ہندوستان اور یورپ کے طریقہائے حقیت سے ذرا بھی واقفیت ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وقتاً فوقتاً زمین کا مکرر تقسیم کرنا ابتدائی حقیتوں کا ایک عام خاصہ ہے۔ یہ طریق اب بھی "پنا پلٹ" کے نام سے ضلع گوڑگانوہ کے بعض دیہات میں مروج ہے[٥٢] +

١٥٩۔ یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ جس تقسیم کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ ہمیشہ احتیاط سے

حصول ملکیت بذریعہ قبضہ مخالفانہ

کی جاتی تھی ایک سخت ملک میں جہاں زمین کی قیمت بہت کم تھی ہر ایک خاندان کو اختیار تھا کہ جتنی زمین کا انتظام کر سکے وہ اپنے قبضہ میں کرے[٥٣] +

١٦٠۔ پٹھانی گاؤں میں صرف مالکان ہی نہیں ہوتے تھے بلکہ ماتحت کاشتکار جن کو فقیر کہتے تھے اور دیہاتی خدمتگار اور حرفت پیشہ لوگ بھی آباد تھے۔ ان ہر دو جماعتوں کو زمین بلا لگان اُن خدمات کے صلہ میں ملتی تھی جو صلح اور جنگ کے وقت دفتری اُن سے لیا کرتے تھے۔ تپوں کی حدود جھونپڑی پر (بندے) قائم کئے جاتے تھے۔ جن پر زیادہ تر ماتارا یا ہمسائے قابض ہوتے تھے۔ جن کو زمین اس شرط پر دیجاتی تھی کہ جس قوم کے زیر سایہ وہ رہتے ہوں۔ اُن کے علاقہ پر جو حملے ہوں اُن کا مقابلہ کریں۔ اور مخالفوں پر حملہ کرنے میں امداد دیں لیکن اُن سے اِس قسم کا کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا۔ جو فقیروں اور گاؤں کے کمینوں اور حرفت پیشہ لوگوں سے لیا جاتا ہے +

١٦١۔ ابتدائی تقسیم جو حصوں کی رُو سے ہوتی ہے امتداد زمانہ کے ساتھ معدوم ہونے لگی

زمین اور پانی کے حصے

خصوصاً اُن زمینوں میں جہاں آبپاشی نہیں ہوتی۔ یہ امر تو فطرتی ہے۔ کہ

---

[٥١] تھا برن صاحب کی رپورٹ بندوبست بنوں فقرہ ١٣٦ +

[٥٢] کیننگ صاحب کی رپورٹ بندوبست گوڑگانوہ فقرہ ١١٧۔ اس کا مقابلہ سیالکوٹ کے بعض محالات واقع لب دریا کے متعلق "رسی بوٹی" کے طریق حقیت سے کرو۔ جس کا ذکر کپتان ڈنلوپ سمتھ صاحب کی رپورٹ بندوبست ضلع مذکور کے فقرہ ١٣٢ میں کیا گیا ہے +

[٥٣] ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست کوہاٹ فقرہ ١٨٩۔ اور تھا برن صاحب کی رپورٹ بندوبست فقرہ ١۴۴ +

ہر ایک شخص لازمی طور پر اُن کھیتوں کو خود رکھنا چاہتا ہے جو اُس نے تو توڑ کئے ہوں اور جب وہ ایک اُن کے مشخصہ معاملہ کا ذمہ وار ہو جائے تو پُرانی مساوات کی تقسیم جو حصص کے مطابق ہوتی تھی معدوم ہو جاتی ہے یہ طریق تقسیم زیادہ کامل طور پر اُن اراضیات کی (صورت) میں قائم رکھا جاتا ہے جن کی آبپاشی چشموں سے یا نہر کے موگھوں سے ہوتی ہے۔ اور پانی کی تقسیم حسب معمول احتیاط کے ساتھ جدی حصص یا کم سے کم قدیمی حصص کے مطابق کی جاتی ہے۔ ایک خشک قطعہ میں حقوق متعلق آبپاشی اُن حقوق سے زیادہ ترجیحی ہوتے ہیں جو زمین کے متعلق ہوں جہاں زراعت کا مدار آبپاشی پر تھا۔ علاقہ کی تقسیم قوم کے بڑے بڑے خیلوں میں بطریق مذکورہ بالا ہو سکتی تھی۔ لیکن چھوٹے چھوٹے خیلوں میں مزید تقسیم کا مدار مقدار کھدائی نہر پر ہوتا تھا[۱]۔ جہاں پانی بکثرت ہے وہاں بعض وقت دیسی گورنمنٹ کے مطالبہ کی زیادتی کی وجہ سے حقوق آبپاشی یکساں ہو جاتے تھے۔ کیونکہ خیل کے لوگ اور اُن کے متعلقین یکساں شرائط پر محنت کرتے اور پانی لیتے تھے۔ اور جہاں پانی کی کمی ہے وہاں پُرانے مالکانہ حصص بڑے زور سے قائم رکھے جاتے تھے۔ اور وہاں زمین اور پانی جدا جدا جائداد سمجھی جاتی ہے۔ اور جدا جدا اُن کی خرید و فروخت ہوتی ہے[۲]۔

دفتریوں کے انعام

۱۶۲ ۔ سرکار انگریزی سے پہلے جو گورنمنٹ تھی وہ اکثر کل جماعت دفتریاں یا مالکوں کو فرمانروائی ملکیت کا بہت سا حصہ دیدیتی تھی۔ یا دہ اراضیات جو آبادی کے قریب ہوتی تھیں اور جو غالباً دفتریوں کا ابتدائی حصہ ہوتی تھیں بالکل مستثنٰے کی جاتی تھیں (انعام بوجہ دفتریت)[۳]۔

خوانین کی جانب سے حقوق میں دست اندازی

۱۶۳ ۔ ایک خان اپنی ذاتی ہمت و بہادری اور حاکم وقت کی مہربانی یا اُس اقتدار کی وجہ سے جو بہ حیثیت ٹھیکہ دار معاملہ یا جاگیردار اُس کو حاصل ہوتا اُس غیر مقبوضہ بنجر زمین پر اکثر بہت سے حقوق حاصل کر لیتا جو کسی قوم کے ایک خیل کی حدود میں واقع ہوتی۔ اور جس کو بہت لوگ چرائی وغیرہ کے لئے کام میں لاتے

---

[۱] تھاربرن صاحب کی رپورٹ بندوبست بنوں فقرہ ۱۲۱۔

[۲] ایضاً فقرہ ۱۰۲ و ۱۰۵۔

[۳] ہیسٹنگز صاحب کی رپورٹ بندوبست پشاور فقرہ ۳۸۴ و ۴۰۰۔

بعض صورتوں میں ابتدائی قومی وتڈ خان کے ذی اقتدار ہو جانے کے باعث بالکل کالعدم ہو جاتی تھی۔ اور عملی طور پر خان کل زمین کا مالک بن جاتا تھا۔ البتہ اگر خان کسی ایسے شخص کو اپنی مقبوضہ زمین سے بیدخل کرتا۔ یا اُس کو بنجر میں مویشی چرانے سے روکتا جو جنگ کے وقت لڑائی میں شریک رہتا اور معمولی جبوب ادا کرتا اور معمولی خدمت بجا لاتا رہا ہو۔ تو کل علاقہ اس کارروائی کو ناپسند کرتا تھا۔ لیکن جو کھیت وہ شخص کاشت نہ کر سکتا تھا۔ خان کے اختیار میں ہوتے تھے۔ اور نیز اُن لوگوں کی زمین جو علاقہ سے نکل جاتے یا لاولد مر جاتے تھے۔ اُس کے اختیار میں ہوتی اور وہ اس امر کا مجاز ہوتا تھا کہ ایسی زمین یا اس میں سے کوئی حصہ بطور سیری اُن اشخاص کو دیدے جو شمشیر سے یا دُعا سے اُس کی امداد کرتے۔ یہ عطئے جب تک کہ عطیہ پانے والے خدمت بجالاتے واپس نہیں لئے جا سکتے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ دیگر عطیات جو خصوصاً خان کے اپنے خاندان کے لوگوں کو دئے جاتے تھے۔ اُن کو واپس لینے کا خان کو ہر وقت اختیار رہتا تھا[۹]۔ جو حقیتیں اس حالت کو رفتہ رفتہ پہنچیں اُن میں اور پہاڑی حقیتوں میں جن کا ذکر فقرہ جات ۱۵۰ - ۱۵۵ میں کیا گیا ہے جو مشابہت پائی جاتی ہے وہ حیرت انگیز ہے ✦

پٹھانی حقیتیں بدل کر معمولی دیہاتی اور تعلقداری حقیتیں ہو جاتی ہیں

۱۶۴ - یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ کس طرح متذکرہ بالا قسم کی حقیتیں امن کے زمانے میں ایسی جائداد بن جاتی ہیں جو عام بھیاچارہ اور تعلقداری حقیتوں سے بہت مختلف نہیں ہوتیں اور چونکہ ملازمان سرکاری حقیتوں کو ایسی صورت میں ڈھالنے کی جانب جس سے وہ پہلے سے مانوس ہوں مائل ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ تبدیلی اور بھی جلد تر ظہور پذیر ہو جاتی ہے اور یہ ایک امر واقع ہے کہ شمال مغربی سرحد پر حقوق متعلقہ اراضی کا نشو و نما زیادہ تر اسی طرح پر ہوا ہے ✦

پنجاب کے جنوب مغرب کی حقیتیں

جنوب مغرب پنجاب میں اصلی دیہاتی بھیاچارہ کمیاب ہے

۱۶۵ - اصلی دیہاتی بھیاچارہ کی کمی جو پہاڑی حقیتوں کا خاصہ بیان کی گئی ہے۔ وہ جنوب مغرب پنجاب کے خشک میدانوں میں بھی پائی جاتی ہے

---

۹ ویس صاحب کی رپورٹ بندوبست وادے اگور۔ اس کا مقابلہ کپتان لی صاحب کی رپورٹ بندوبست بارکزئی ڈیرہ واتز ضلع کوہاٹ سے کرو ✦

جہانتک طبعی حالات بالکل مختلف ہیں - اُس علاقہ میں کھاتوں کے فرداً فرداً اشخاص کے قبضہ میں ہونے کا آب و ہوا ہی کافی باعث قرار دیجا سکتی ہے - بارش بہت کم ہوتی ہے - اور اُن گھاٹیوں کے باہر جہاں دریا بہتے ہیں - یہ ملک کسی زمانہ میں بھیڑوں کے لئے چراگاہ اور بکریوں اور اونٹوں کے لئے مرغزار تھے - اور ایک حد تک اب بھی ہیں - یہ جانور چارہ کی تلاش میں دُور دُور تک نکل جاتے ہیں - خاص خاص اقوام کے لئے بلاشبہ چرائی مویشی کی حدود مقرر تھیں - لیکن اگر چھوٹی چھوٹی جماعتیں بنجر زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیتیں یا اُس کو اپنے نام منتقل کرا لیتیں - اور اُس کے معاوضہ میں باقی زمین سے محروم ہو جاتیں تو اس سے اُن کو کچھ منافع نہ ہوتا - اس طرح شاملات دیہ جو دیہاتی حقیتوں کا ایک ضروری خاصہ ہے پیدا نہیں ہو سکتیں تھیں - نوعیت زراعت ہی دیہاتی طریق کے نشو و نما کی سخت مانع تھی - کاشتکاری کا مدار زیادہ تر آبپاشی کے مصنوعی ذریعوں پر ہے - اور بالکل بارانی کاشت تو عملی طور پر ہوتی ہی نہیں - مرتفع زمینوں پر جو چاہات متفرق طور پر واقع ہیں - وہ عمیق ہوتے ہیں - اور بڑی لاگت سے بنتے ہیں - وسیع دریائی گھاٹیوں میں بھی چاہات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جو طغیانی کا پانی مصنوعی ذریعوں سے زمین کو پہنچایا جاتا ہے اُس میں اضافہ ہو - جائداد کی اقل مقدار ایک چاہ ہوتا ہے - اور اُن زمینوں میں جو پہاڑی ندیوں کے قریب ہیں جائداد کی اقل مقدار ایک بڑا بند لگا ہوا کھیت یا بند ہوتا ہے - جس کھاتے میں چاہ ہوتا ہے اس کو چاہ یا پتی کہتے ہیں اور جہاں واقعی کوئی چاہ نہیں بھی ہوتا - وہاں بھی کھاتے کو اکثر اوقات چاہی محال تصور کیا جاتا ہے اور اُسے بنجری چاہ یا پتی کہتے ہیں ٭

دیہاتی حقیت کو مروج کرنے کی کوشش

۱۶۶ - پہلے بندوبست میں دیہاتی حقیتوں کو رواج دیا گیا تھا - حالانکہ کرنیل ہملٹن صاحب کمشنر ملتان کی دانست میں یہ عمل نہایت موزوں تھا - بہت سا حصہ بنجر زمین کا ملکیت سرکار قرار دیا گیا - لیکن باستثنا اُس کے کل علاقہ کو دیہات یا مواضعات میں تقسیم کیا گیا جو عموماً محض مصنوعی قسم کے تھے - لیکن بعض حصوں میں کئی ایک ایسے محالات پائے جاتے ہیں جن میں کل یا قریباً کل زمیندار ایک ہی خاندان کے ہیں - اور ان میں بھیا چارہ کا رواج چنداں نامناسب نہ تھا - ہرچند کہ شرکا کا باہمی تعلق مشرقی یا وسطی پنجاب کی نسبت بہت کمزور تھا - لیکن علی العموم دیہاتی طریق کا پیوند ایک ایسے طریق حقیت پر لگا یا گیا تھا جو اُس کے

متناقص تھا۔ محال عموماً صرف متفرق چاہات کا ایک مجموعہ ہوتے تھے جس کے ساتھ بنجر کا ایک بڑا چک ہوتا تھا۔ جو مالکان چاہ کی مشترک ملکیت قرار دیا گیا تھا۔ محالات صرف متفرق چاہات کا مجموعہ تھے اُن کے متعلق مشترک ذمہ داری کا فرض کرلینا لغو تھا۔ چنانچہ تشخیص و فراہمی معاملہ میں یہ قیاس عملی طور پر ترک کیا گیا ہے۔ علاقہ جات لب دریا میں بھی یہ طریق ناقابل تعمیل پایا گیا۔ کیونکہ طغیانی کی صورت میں بدلتی رہتی ہے۔ لیکن ان علاقوں میں جب کم و بیش تشخیص معاملہ کا قاعدہ جاری کیا گیا تو طریق بالا معدوم ہوگیا ؞

مالکانہ حقوق کی تقسیم دو جماعتوں میں

۱۶۷۔ جنوب مغربی پنجاب میں زمینداری کے متعلق یہ خصوصیت گو عام تو نہیں۔ مگر کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ اُس علاقہ میں جماعتیں ایسی تسلیم کی گئی ہیں۔ جن کو زمین پر علٰحدہ علٰحدہ مالکانہ حقوق حاصل ہیں۔ یہاں چند ذی اقتدار خاندان اور اقوام پائی جاتی ہیں۔ جن کو بلحاظ معاشرت متفرق ذات کے لوگوں سے جو زمین کے زیادہ تر حصہ کی کاشت کرتے ہیں۔ اعلٰے حیثیت کا تسلیم کیا گیا ہے۔ زمین کا اعلٰے مالک ہونے کے لئے خواہ اُس کی ابتدا ہر ایک صورت میں کسی طرح سے ہوئی ہو۔ اعزاز قومی ایک لازمی امر تھا۔ اور سکھوں کی حکومت کے یکساں کرنے والے اثروں سے یہ (حق اعلٰے مالک) ایسے کامل طور پر دب نہیں گیا تھا جیسے کہ ضلع جہلم و راولپنڈی میں ہوا۔ (دیکھو فقرہ ۔ ۱۷۴) اور بعض صورتوں میں ہمارے ابتدائی بندوبستوں میں تسلیم کیا گیا تھا۔ اور دیگر اضلاع میں بھی باقی رہا۔ گو وہاں صریح طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ اِس قسم کی حقیتوں کا نہایت عمدہ حال آوبراین صاحب کی رپورٹ ضلع مظفر گڑھ کے باب ششم میں درج ہے ؞

جنوب و مغرب پنجاب میں اعلٰے اور ادنٰے ملکیت کی ابتدا

۱۶۸۔ سلسلہ زمینداری کا سرکردہ گروہ وہ جماعت ہے جس کو اب اعلٰے مالک کہتے ہیں۔ ان میں اکثر تو اُن لوگوں کی اولاد ہیں جو اُس زمانے میں جب کہ ملک ویران تھا۔ مویشی چرانے کی غرض سے آئے تھے۔ ان لوگوں نے حاکم وقت کی اجازت سے یا بلا اجازت ایسے علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ جن کی حدود صریح طور پر مقرر نہیں تھیں .... دیگر اعلٰے مالک زمانہ سابق کے جاگیرداروں اور سابق حکمرانوں اور اہلکاروں کی اولاد ہیں جو فساد کے زمانہ میں اپنا رتبہ کھو بیٹھے۔ لیکن اُس علاقہ میں جہاں وہ کبھی با اختیار تھے ایک قلیل نذرانہ جنس لینے کا حق اب تک باقی ہے۔ جس میں ان کے

علاوہ دیگر اعلےٰ مالک اُن متبرک لوگوں کی اولاد پر ہیں جو زمین پر بلا ادائے معاملہ قابض تھے لیکن اُن لوگوں کے حقوق ہر ایک گورنمنٹ یکے بعد دیگرے محدود کرتی رہتی ہے۔ مذکورہ بالا اعلےٰ مالک ابتدا سے ہی آباد کاروں کو کاشتکاری کے لئے بسایا کرتے تھے۔ لیکن جماعت آباد کاراں کی ترقی کا باعث دیوان ساون مل تھا۔ جب دیوان موصوف نے معاملہ ہذا کا اجارہ رنجیت سنگھ سے لیا تو اُس کو فوراً معلوم ہوگیا کہ گذشتہ حکمرانوں کے جانشین و مذہبی پیشوا اور خستہ حال جاگیردار اور وہ قومیں جن کا باہمی رشتہ مضبوط نہ تھا۔ اور جو اُس وقت برائے نام زمین پر قابض تھیں۔ اس قابل نہیں کہ وہ کاشتکاری کو بحال کریں یا اُس کو ترقی دیں۔ چنانچہ اسی خیال سے اُس نے اجنبی لوگوں اور ہندو مہاجنوں کو اس امر کی ترغیب دی کہ چاہات اور نہریں کھودیں اور نام نہاد مالکوں کی اراضی کو کاشت کریں مگر ساتھ ہی اُس نے یہ انتظام کردیا کہ مالکوں کو پیداوار میں سے کچھ حصہ ملے جو عموماً آدھ سیر فی من ہوتا تھا۔ اور جہاں پیداوار ماپ کر تقسیم کی جاتی تھی ایک پائی فی پٹہ (یعنی ۱/۹۶) ہوتا تھا۔ بعض صورتوں میں مالک اراضی کو اتنا اقتدار حاصل تھا۔ کہ وہ بروقت آباد کرنے کے مزارعہ سے نذرانہ بھی لے لیا کرتا تھا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ مالکوں کی دو علیحدہ علیحدہ جماعتیں پیدا ہوگئیں یعنی

(۱) قدیم قابضان اراضی جن کو زمیندار اور مقدم کہتے تھے اور حال کی سرکاری اصطلاح میں مالکان اعلےٰ اور تعلقہ دار کہتے ہیں۔

(۲) آباد کار جن کو سابق رعایا اور چکدار کہتے تھے اور اب عموماً مالکان ادنےٰ کہتے ہیں۔

چکدار کی وجہ تسمیہ وہ لکڑی کا ڈھانچہ ہے جس پر چاہ کا عمارتی چک بنایا جاتا ہے۔ مُراد اُس سے یہ تھی کہ چک دار کو حق اراضی چاہ کھودنے کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔ اس وجہ سے اس کو سلہدار یعنی مالک خشت ہائے چاہ بھی کہتے تھے[۱]۔

جو شخص چکدار بننا چاہتا تھا وہ اعلےٰ مالک کو نذرانہ دیتا۔ اور زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے جس قدر روپیہ اور محنت کی ضرورت ہوتی اُس کو بہم پہنچاتا۔ فی الحقیقت پہلی شرط گو قیاسی طور پر ضروری ہے لیکن عملی طور پر اکثر اُس کا لحاظ نہیں کیا جاتا تھا[۲]۔

---

[۱] رپورٹ بندوبست مظفرگڈھ باب ششم فقرہ ۔ ۱۰۔

[۲] ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست ڈیرہ اسمٰعیلخاں فقرہ ۔ ۱۷۵۔

اعلیٰ مالکوں اور حکمداروں کے حقوق

۱۶۹ - اعلیٰ مالک تمام افتادہ اراضی کے مالک ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مالک ادنےٰ اراضی مقبوضہ کے مالک کامل ہوتے ہیں۔ البتہ اُن کو قدیم مالکان کا حصہ دینا پڑتا ہے۔ لیکن اگر وہ حصہ نہ بھی دیں تو بیدخل نہیں کئے جا سکتے اور اُن کو اختیار ہے کہ مالک اعلےٰ سے استصواب کرنے کے بغیر دخیلکار رکھ لیں۔ اعلےٰ مالک کو بحیثیت اعلےٰ مالک ہونے کے دیہ کی اُس اراضی کے انتظام یا زراعت میں دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں جس پر قبضہ کر لیا گیا ہو۔ بندوبست معاملہ ان کے ساتھ کسی صورت میں بھی نہیں کیا گیا۔ سوائے اس کے کہ جہاں وہی ادنےٰ مالک بھی ہیں۔ ان کا حق صرف یہی ہے کہ اپنا مالکانہ جنس میں یا نقدی میں وصول کریں اور گاؤں میں جو بنجر زمین ہنوز خالی پڑی ہو اس کا جس طرح چاہیں انتظام کریں۔ اعلےٰ حق مالکانہ کو زمینداری۔ مقدمی یا ملکیت اعلےٰ کہا جاتا ہے۔ حصہ پیداوار کو حق زمینداری حق مقدمی اور مالکانہ کہا جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات اس حق کو اُس شرح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس کے بموجب حق مالکانہ مقرر ہوتا ہے۔ مثلاً آدھ سیر امن اور پائی پٹہ جو ایک عام نام ہے سناواں میں حق مالکانہ کو سات پون یعنی ایک ایک روپیہ کی سات چوتھائیاں کہتے ہیں۔ جو ۱۲عہ کے برابر ہوتی ہیں اور جمع پر اس قدر فیصدی کے حساب سے ادا کیا جاتا ہے۔ اور نذرانہ کو جھری۔ سروپا۔ پگ اور لنگی کہتے ہیں۔ ادنےٰ مالکان عموماً ایک قوم کے نہیں ہوتے بلکہ وہ ایک متفرق جماعت ہیں جن کا ہر ایک فرد ابتدائً یا تو سرکار کی طرف سے یا اعلےٰ مالک کی جانب سے زمین پر آباد کیا گیا تھا۔ جن دیہات میں اعلےٰ ملکیتیں موجود ہیں وہاں ادنےٰ مالک کو صرف اسی قدر زمین پر حق ہوتا ہے جو اس کے اپنے یا اس کے مزارعان کے قبضہ میں ہو اور بنجر زمین جو خالی پڑی ہو وہ اعلےٰ مالک کی ملکیت ہوتی ہے ادنےٰ مالک بنجر میں بپابندی قواعد ترنی اپنے مویشی چرا سکتا ہے۔ لیکن اعلےٰ مالک کی اجازت کے سوائے کاشت نہیں کر سکتا۔ دیگر امور میں ادنےٰ اور مالک مطلق کی حقیت میں صرف اتنا فرق ہے کہ آخر الذکر مالک کا اعلےٰ حق جاتا رہا ہے۔ اگر ادنےٰ مالک مزارعوں کے ذریعہ سے کاشت کر لے تو وہ پیداوار میں سے اپنا حق لیتا ہے جس کو نواح دریائے سندھ میں کچھ اور چناب میں کسول کہتے ہیں۔ شرح اس کی مختلف مقامات میں مختلف ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باہمی معاہدہ پر منحصر ہوتی ہے۔ لیکن علے العموم کل پیداوار کا ستارھواں حصہ ہوتا ہے اور اس کو سولہ ستاری کہتے ہیں[1]۔

[1] رپورٹ بندوبست مظفرگڈھ باب ششم فقرہ جات ۱۷ و ۱۹۔

۱۷۰ - جہاں اس قسم کی حقیتوں کا رواج ہے - وہاں پیداوار کے پہلے دو حصّے کئے جاتے ہیں جن کو محصُول اور رہکام کہتے ہیں - محصُول سے مُراد حصّہ سرکار تھا جب کہ سرکار بٹائی لیا کرتی تھی - اور رہکام سے مُراد بقیہ پیداوار ہے جو بعد ادائے مطالبہ سرکاری بچ رہتا تھا - سرکار انگریزی کے عہد میں جو شخص معاملہ زمین ادا کرتا ہے - وہی محصُول وصول کرتا ہے - سرکار نے ادنٰے مالکوں کے ساتھ بندوبست کیا ہے اور وہی اس کے مستحق ہیں - لیکن بعض اوقات خانگی طور پر یہ انتظام کیا جاتا ہے کہ ذمہ واری ادائیگی معاملہ اعلےٰ مالک یا مزارعہ یا کسی ایسے شخص کے ذمہ ڈالی جاتی ہے جس کو زمین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا - اور حق وصُولی محصُول اُس کو دیا جاتا ہے - رہکام میں سے مالک اعلےٰ کو پائی پتھہ دہنی ہوتی ہے - اور جہاں کاشتکار مزارعہ ہو - تو چکدار کی کچھ یا کسور بھی اس میں سے ادا کی جاتی ہے - چکدار کو بعوض اس روپیہ کے جو وہ چاہ یا نہر کے کھودنے پر لگائے - ان صورتوں میں بھی کسور دیا جاتا ہے جہاں کہ اعلےٰ مالک قابض ہو اور کاشت بھی کرتا ہو[۱] ٭

تقسیم پیداوار جہاں اس قسم کی حقیت کا رواج ہے -

۱۷۱ - جس طریق کا اوپر ذکر کیا گیا ہے - وہ بروقت الحاق پنجاب ضلع مظفر گڈھ اور بہت سے حصہ ملتان اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں (باستثناء علاقہ جات مقبوضہ پٹھان اقوام) اور اراضی لب دریا واقع جنوب تحصیل میانوالی ضلع بنوں میں بکثرت مروّج تھا - اُس کی تاریخ مابعد سے ظاہر ہوتا ہے کہ استحکام حقیت کا مدار بہت کچھ اس امر پر منحصر ہے کہ کس حد تک وہ بندوبست کے وقت تسلیم کی گئی ہے - مالک اعلےٰ کا حق دیگر اضلاع کی نسبت ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور تحصیل سناواں ضلع مظفر گڈھ میں بہت پورے طور پر محفوظ رکھا گیا ہے - ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تحصیل ایں روے سندھ اور سناواں کے سرسری بندوبست ۵۵-۱۸۵۴ء میں مالکان کی دو جماعتیں بنائی گئی تھیں - یعنی زمیندار اور چکدار - بندوبست چکداروں سے کیا گیا تھا - لیکن زمیندار کا حق پیداوار

اعلےٰ مالکوں کی حقیت پر بندوبست معاملہ زمین کا اثر -

[۱] حاکم کے حصہ میں سے ایک جزو جو ایک مقتدر شخص کی امداد حاصل کرنے کے لئے دی جائے - اس پر بھی لفظ کسور کا اطلاق ہوتا ہے - اس معنی میں اس کا مفہوم لفظ چہارم کے مطابق ہے - جو پنجاب کے شمال میں مروج ہے (دیکھو فقرہ - ۱۱۵) ٭

میں تسلیم کیا گیا تھا اور بٹائی کی بجائے اس کا حصہ ۱۲½ فیصدی کے حساب سے رقم معاملہ مشخصہ پر بطور مطالبہ بالائی یا زائد کے مقرر کیا گیا۔ ممکن ہے کہ یہ رقم بٹائی کے برابر نہ ہو جو پہلے لی جاتی تھی۔ لیکن اس سے کم از کم یہ اثر ضرور ہوا۔ کہ حقیت مستحکم بنیاد پر قائم ہوگئی۔ بخلاف اس کے مظفر گڈھ کی دو جنوبی تحصیلوں اور ملتان میں حق اعلےٰ مالک بہت سے گاؤں میں بالکل معدوم ہو گیا ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی اُن تحصیلوں میں جو آں روے سندھ واقع ہیں حقیتوں کی صورت صرف اُس بندوبست میں قائم ہوئی جو ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۹ء کے مابین ہوا تھا۔ اور اس وقت کے انتظام کی خصوصیت یہ تھی کہ ادنےٰ حق مالکانہ عموماً چاہ بنانے والوں کو ہی نہیں بلکہ لٹھ بندوں (یعنی جن لوگوں نے اس زمین کے گرد لٹھ بنائی تھی۔ جن کی آبپاشی کا مدار کو ہی سیلوں پر ہوتا ہے) اور بوٹے ماروں (یعنی جن لوگوں نے علاقہ دریائی کی بنجر زمین کو نو توڑ کیا تھا) کو بھی عطا ہوئے۔ جن کو اضلاع ملحقہ میں صرف حق دخیلکاری حاصل ہؤا تھا۔ البتہ ایک خاص نوع کی حقیت میں جو ایک رقبہ وسیع میں مروج ہو مقامی تغیرات کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن ایسے تغیرات کا تذکرہ کرنا اس کتاب کے احاطے سے بالکل باہر ہے۔ ان میں سے بعض کا عمدہ حال ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے حصۂ سوم میں درج ہے ◆

اجارہ داروں کا حق مالکانہ حاصل کرنا

۱۷۲۔ اُس ضلع میں اجارہ دار مقررکردہ سرکار جن کو مشخصہ دار کہتے تھے ۱۸۷۲-۷۹ء کے قانونی بندوبست تک ایک یا ایک سے زیادہ محالوں کے معاملہ کی ادائیگی کے اکثر اوقات ذمہ وار ہوتے تھے۔ اور بعض مستثنےٰ صورتوں میں ان مشخصہ داروں کا تعلق زمین کے ساتھ بندوبست کے وقت مستقل سمجھا گیا۔ اور اس کو حق اعلےٰ مالکانہ قرار دیا گیا۔ اس قسم کا انتظام لوگوں نے ضلع مظفر گڈھ میں اکثر بطور خود کیا تھا۔ اجارہ دار کو محصول خور کہتے تھے۔ کیونکہ بشرط ادائیگی نقد معاملہ وہ محصول یا حاکم کے حصہ پیداوار کا مستحق ہوتا تھا۔ جھنگ اور ملتان میں ہتھ رکھائی دار کی حقیت کی ابتدا بھی اسی طرح سے ہوئی۔ اور اسی سبب سے یہ حقیت اُس وقت جب کہ مالک زمین خود معاملہ ادا کرنے کو تیار ہو۔ قابل فسخ ہوتی ہوگی۔ لیکن ہتھ رکھائی دار کو جو یہ حق حاصل تھا کہ "مالک کا حصہ پیداوار (بعد منہائی فیس جو ابتدائی مالک کو بابت اس کے حق کے دیجاتی تھی۔ اور حصص کی تعداد مختلف ہوتی تھی) لے لے وہ رفتہ رفتہ جھنگ میں

ترمیم ہو کر ایک مستقل قابل انتقال اور موروثی حق بن گیا ہے"۔ جس عجیب و غریب طریق سے شخص دار معاملہ جھنگ میں حق دار ہو گیا ہے اس کا حال سیٹڈمین صاحب کی رپورٹ بندوبست کے فقرہ ۳۰ میں درج ہے۔ رُو صاحب نے اپنی رپورٹ بندوبست ملتان کے فقرہ ۵۰۷ میں ثابت کیا ہے کہ عدالتہائے دیوانی نے بعض اوقات غلطی سے ہتھ رکھائی دار کو کامل مالک خیال کیا ہے۔

آدھ لاپی اور تردد کاری کی حقیت

۱۷۳۔ جنوب مغربی پنجاب کی آدھ لاپی حقیتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص بہ اجازت مالک کسی ایسی زمین میں چاہ بنائے جو اس کی ملکیت نہ ہو۔ تو جس قدر زمین کی آبپاشی اس چاہ سے ہو۔ اُس کے نصف کا وہ مالک بن جاتا ہے عموماً وہ کل زمین کو خود کاشت کرتا ہے یا کراتا ہے اور وہ مالک کے حصہ پیداوار میں سے نصف لیتا ہے۔ اور نصف ہی معاملہ دیتا ہے۔ یہ امر مشکوک ہے کہ آیا اس نصف میں جس کا وہ مالک نہیں اس کو حق دخیلکاری حاصل ہے یا نہیں۔ اور جب کبھی تنازعہ ہؤا ہے تو یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو فریق چاہے زمین کو تقسیم کرالے [۱]۔

جھنگ میں ان تردد کاروں کو جنہوں نے کنوئیں کھودے۔ از روے رواج ایسا ہی حق حاصل ہے۔ البتہ جو امور از روے رواج حقیت اراضی کے متعلق لاحق ہوتے ہیں۔ اُن کی روک اس طرح سے ہو سکتی ہے کہ تحریری معاہدہ میں صریح شرائط درج کی جائیں اور آج کل نئی حقیتیں اکثر بذریعہ تحریری دستاویز پیدا ہوتی ہیں [۲]۔

جہلم و راولپنڈی اور ہزارہ کی حقیتیں

جہلم راولپنڈی اور ہزارہ کو ایک علیحدہ حصہ خیال کرنے کی وجوہات

۱۷۴۔ اس امر میں کسی قدر شک ہے کہ آیا اُس پانچویں حصہ کو علیحدہ حصہ علاقہ سمجھنا چاہئے۔ لیکن ایسا کرنا باعث سہولت ضرور ہے۔ یہ حصہ نقشہ پر اور نیز بلحاظ طریق حقیت و دیگر اہم امور اوسط درجہ کی حیثیت کا ہے

ف۱ کمشنر بندوبست (مسٹر لائل صاحب) کے ریویو بابت رپورٹ تشخیص معاملہ لودھراں کا فقرہ ۲۔ اور فیصلہ نمبر ۱۱ ۱۸۸۵ء (دیوانی) مندرجہ پنجاب ریکارڈ دسمبر ۱۸۸۵ء۔

ف۲ سیٹڈمین صاحب کی رپورٹ بندوبست جھنگ۔

سندھ کے مشرق میں پٹھانوں کی آبادیاں ہیں اور پٹھانی حقیتوں کے ساتھ جو امور مخصوص ہیں اُن کے نشانات ہنوز باقی ہیں[۱] ؞

ضلع راولپنڈی کی تحصیل مری اور اُس کے متصل پہاڑی علاقہ ہزارہ کوہ ہمالیہ کے علاقہ کے حصے ہیں۔ مگر یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اُن حقیتوں کا رواج جو پہاڑوں سے مخصوص ہیں ۔ زمانہ حال تک رہا ہے ۔ باقی حصہ راولپنڈی و ہزارہ اور ضلع جہلم میں مقتدر خاندان اور خیل اور ایک متفرق مجموعہ ادنےٰ اقوام کا جنوب مغربی پنجاب کی طرح پہلو بہ پہلو پایا جاتا ہے ۔ بعض جنگجو خیلوں کے سردار مثل قوم گھکر وسیع علاقوں پر حکمراں تھے ۔ اور شاہانِ دہلی کے برائے نام مانحت تھے ۔ لیکن سکھوں کے عہد میں بڑے خیلوں اور خاندانوں کے سرداروں کی حالت بہت بُری رہی اور صرف اُنہی علاقوں میں اُن کا زیادہ اقتدار اور رُعب باقی رہگیا تھا ۔ جہاں کہ مثل جنگلی علاقہ واقعہ مغرب ضلع راولپنڈی سکھ اپنا اقتدار پورے طور پر استعمال نہیں کرسکتے تھے اور ان میں سے سر بر آوردہ اشخاص کو پنجاب کے زمانہ الحاق تک بیش قرار چہارم دیکر راضی رکھا جاتا تھا[۲] ؞

پُرانے مالکان اور کاشتکاروں کے دعاوی کا باہمی تصفیہ

۱۷۵ ۔ جہلم اور راولپنڈی کے پہلے قانونی بندوبست میں پُرانے مالکوں اور کاشتکار قوموں کے مابین حق ملکیت کے متعلق سخت تنازعہ ہُوا ۔ بڑے بڑے خیلوں کے ابتدائی دیہات کا رقبہ وسیع تھا اور دُور اُفتادہ "ڈہوکوں" اور جھونپڑوں میں جو مزارعان آباد کئے گئے تھے ۔ وہ آپ بالکل خود مختار جماعت سمجھے جانے کے دعویدار ہو گئے ۔ یہ بندوبست ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد ختم ہوئے تھے ۔ اور حکام کا میلانِ طبع اس طرف پایا جاتا تھا ۔ کہ اُن لوگوں کی اولاد سے کچھ رعایت کرنی چاہئے جو سکھوں کے ہاتھ سے اپنا اقتدار کھو بیٹھے تھے ۔ لیکن اس رعایت کا خیال بندوبستوں کے اختتام پر ہُوا تھا نہ کہ ابتدا میں ۔ ساتھ ہی اِس کے یہ امر بھی مدنظر تھا ۔ کہ کاشتکاروں کے اکثر حقوق جو اُنہیں حاصل ہو گئے تھے قائم رکھے جائیں ۔ یہ لوگ کسی زمانہ میں بالکل اُن کے قابو میں

[۱] کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی فقرہ ۔ ۳۶۱ ۔ اور ویس صاحب کی رپورٹ بندوبست ہزارہ باب پنجم فقرہ جات ۴ و ۶۰ و ۶۹ ؞

[۲] کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی فقرہ جات ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ؞

تھے۔ اور بہت عرصہ سے ہم کو اور ہمارے سے پہلے حکمرانوں کو پورانی شرائط پر ان حقوق کی بابت جو انہوں نے حاصل کئے تھے۔ معاملہ ادا کرتے رہے[۵]۔

بہت سی صورتوں میں پرانے مالکوں کی بیدخلی ایسے کامل طور پر تسلیم ہوچکی تھی۔ کہ جن لوگوں کی اس مصیبت میں تخفیف کرنی قرین مصلحت سمجھی گئی۔ اُن کو سرکار کی طرف سے انعام دلانے کی تدبیر کی گئی۔ دیگر صورتوں میں متضاد دعاوی کا تصفیہ اس طرح پر کیا گیا کہ ایک جماعت کو تعلقدار بنا کر اُن کو ایک قلیل مالکانہ یا وارثانہ دلایا گیا اور کاشتکاروں کو ملکیت کا بڑا منافع دلایا گیا اور انتظام محال بھی اُن کے ہاتھ میں رکھا گیا۔ اور صورتوں میں جہانکہ سابق مالکان اور مزارعان ایک دیہ میں سکونت رکھتے تھے مزارعان کو اپنے علٰحدہ کھاتوں کا مالک (مالکان قبضہ) بنایا گیا اور شاملات دیہ سے اُن کو خارج کیا گیا۔ اور عہدہ نمبرداری کے ناقابل قرار دیا گیا۔ ہزارہ میں قوم گھکر کے سربر آوردہ لوگوں کو کامل مالک بنانا ممکن تھا۔ کیونکہ ان کے دیہات کے کاشتکاروں سے سرکار نے کبھی بلاواسطہ بندوبست نہیں کیا تھا۔ اور اجارہ دار ہی ادائیگی معاملہ کے ذمہ وار ہوتے تھے۔

۱۷۶۔ تھارنٹن صاحب کمشنر راولپنڈی نے جہلم و راولپنڈی اور نیز ضلع گجرات کے قرب و جوار کی حالت کو ملحوظ رکھ کر اُس خاص قسم کی حقیت کو مروج کیا تھا جس کو مالک قبضہ کہتے ہیں۔ یہ بات بخوبی معلوم تھی کہ ایسی جماعتوں کے بعض اراکین کی حیثیت کسی زمانہ میں باقی جماعتوں کی نسبت فائق تھی اور صرف یہی لوگ وارث ہونے کا دعوے کر سکتے تھے۔ لیکن اُن کی فوقیت کے جملہ بیرونی اور نمایاں علامات عرصہ سے معدوم ہوچکی تھیں۔ چنانچہ ہیکٹر میکنزی صاحب نے حسب ذیل تحریر فرمایا تھا:۔

حقیتِ مالکِ قبضہ

> وارث اور مضارع کی حالت ایک عرصہ عظیم تک مساوی رہ چکی تھی اور اسی وجہ سے وارث سابق مزارع کاشتکار سے ان حقوق کامیابی سے مطالبہ نہ کر سکتا تھا جس کا مجاز ایک زیادہ ترقیافتہ انتظام کے زمانہ میں مالک کو حاصل ہوگیا تھا۔ حق لسوی یا مالکانہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ جدی حصص نظرانداز کئے گئے تھے یا متروک ہوگئے تھے

[۵] برانڈرتھ صاحب کی رپورٹ بندوبست جہلم فقرہ جات ۹۸ و ۲۵۶ لغایت ۲۶۵ و کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی فقرہ ۳۰۱۔

ملبہ ہر دو سے یکساں قبضہ کاشت کی وسعت کے مطابق وصول کیا جاتا تھا۔ اور ایسا ہی حال معاملہ۔ جرمانہ۔ حبوب اور دیگر ہر قسم کی ذمہ داریوں کا تھا[۱] بیان کیا گیا ہے۔ کہ تھارنٹن صاحب نے لفظ "مالک قبضہ" ایجاد کیا تھا۔ لیکن اس قسم کی حقیت پہلے سے موجود تھی۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ بہرحال مسئلہ ملکیت کو جہلم اور راولپنڈی میں جس طریق پر انہوں نے حل کرنا تجویز کیا وہ خلاف انصاف نہ تھا اور جہاں اس پر عمل کیا گیا ہے وہاں جو صورت حقیت پیدا ہوئی وہ اُس صورت سے مختلف نہیں جو بعض جنوب مغربی اضلاع میں خود بخود پیدا ہوئی تھی[۲] ۔

۱۷۷۔ کرنیل کریکرافٹ صاحب نے جو حال چاہ دار کاشتکاران راولپنڈی کا لکھا ہے

راولپنڈی میں چاہ دار

اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اصطلاحاً تو یہ لوگ صرف مزارعان ہی ہیں لیکن اُن کے حقوق ملتان یا مظفر گڈھ کے چاہداروں سے بہت کچھ مشابہ ہیں۔ جب چاہ دار زمین خود کاشت کرے تو اُس کو مقرری دار مزارعہ جس نے کہ چاہ بنا کر اپنی حیثیت حاصل کی ہے کہا جاتا ہے۔ (دیکھو فقرہ۔ ۲۱۳) لیکن علے العموم وہ ایک دلال ہوتا ہے جو کاشتکار کو جنس یا نقد لگان لیکر پانی دیتا ہے۔ اور خود مالک زمین کو ایک مقررہ لگان دیتا ہے۔ جس میں کوئی اضافہ دوران بندوبست میں نہیں ہوسکتا۔ چاہ دار راولپنڈی میں کثرت سے نہیں پائے جاتے[۳] ۔

۱۷۸۔ علاقہ مابین سندھ و جہلم میں دیہاتی جماعتوں کا طریق کبھی بھی بہت مضبوط نہ تھا۔

دیہاتی جماعتوں کا متفرق ہونا

اور جن متفرق کرنے والے اثرات کا ذکر فقرہ۔ ۱۲۷ و ۱۳۰ میں ہے۔ وہ پنجاب کے اُس حصہ میں یہاں تک مؤثر ہوئے ہیں کہ یہ کہنا بالکل مبالغہ نہ ہوگا کہ بہت سے محالوں میں عملی اغراض کے لئے کوئی ایسی زمین نہیں رہی جو مشترک ملکیت ہو ۔

۱۷۹۔ بنجر زمین کا جہلم و راولپنڈی میں اُسی طریق سے انتظام کیا گیا تھا۔ جیسا کہ

بنجر زمین کا انتظام

پنجاب کے شمال و مغرب میں۔ محالات موجودہ کے لئے کافی بنجر چھوڑ کر

---

[۱] کپتان میکنزی صاحب کی رپورٹ بندوبست گجرات فقرہ۔ ۱۶۹ ۔

[۲] مالک قبضہ کی حقیت ضلع ہزارہ کا حال ویس صاحب کی رپورٹ بندوبست کے باب پنجم فقرہ۔ ۱۸ میں دیکھو ۔

[۳] کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی فقرہ۔ ۳۶۳۔ مزید حالات ہذا کے لئے اُن اسناد کو دیکھو جن کا حوالہ فیصلہ مال نمبر ۱۰ پنجاب ریکارڈ بابت ماہ نومبر ۱۸۹۶ء میں دیا گیا ہے ۔

باقی کل بنجر ملکیت سرکار قرار دیا گیا ۔

۱۸۰ ۔ دیسی حکمرانوں کے عہد میں جب کہ لگان اور معاملہ قریب قریب مترادف الفاظ ہوتے تھے ۔ تفویض معاملہ کی رُو سے مفوض الیہ کو حق تھا کہ جو کچھ اب مالک زمین کاشتکار سے لیتا ہے اُس کو وہ وصول کرے لیکن

اصول جس پر محالات جاگیر و دیگر معافیات کے متعلق تشخیص معاملہ کے بارہ میں عمل کیا گیا

رفتہ رفتہ یہ اصول قائم کیا گیا کہ چونکہ سرکار انگریزی نے خالصہ دیہات میں اپنا حق پیداوار محدود کر کے اس کی بجائے نقدی مطالبہ مقرر کر دیا ہے ۔ لہٰذا محالات جاگیر میں بھی اس قسم کی کارروائی لازم ہے ۔ جس مراسلہ کی رُو سے انتظامیہ بورڈ قائم ہوا تھا ۔ اس کے فقرہ ۔ ۳۴ میں یہ حکم درج تھا ۔ کہ ہر ایک دیہہ یا علاقہ جو ایک علیحدہ حقیت معافی ہے اس کی تشخیص ہونی چاہیئے ۔ تاکہ جاگیردار اور دیگر معافی دار گورنمنٹ کی نسبت جس کے وہ قائم مقام ہوتے ہیں زیادہ معاملہ وصول نہ کریں ۔ چنانچہ بورڈ انتظامیہ نے اس مضمون کے احکام جاری کئے کہ جب اُن اضلاع میں سے جن کا الحاق ۱۸۴۹ء میں ہوا تھا کسی ضلع میں قانونی بندوبست کیا جائے تو جو معاملہ محالات جاگیر کے ذمہ واجب الادا ہو اُس کی تشخیص صاحب مہتمم بندوبست کریں[۱] ۔ اس سے تھوڑے عرصہ پہلے ریاستہائے ایں روئے ستلج کے مہتممان بندوبست کو ہدایت کی گئی تھی کہ تمام دیہات معافی کے معاملہ کی تشخیص کریں[۲] ۔ پیشتر صرف اُنہیں محالات جاگیر کے معاملہ کی تشخیص کی گئی تھی جن کے بندوبست کے لئے جاگیرداران یا مالکان کی طرف سے درخواست گذری تھی ۔ لیکن کسی نہ کسی وجہ سے ان احکام کی پوری پوری تعمیل نہ کی گئی اور احکام مذکور کا چھوٹی چھوٹی معافیوں پر اطلاق نہیں تھا ۔ کیونکہ اُن میں وہ کھیت بھی شامل تھے ۔ جن کو منہائی یعنی خارج از رقبہ تشخیص سمجھا گیا تھا ۔ سرکار انگریزی کی حکومت کے ابتدائی ایام میں مالک اراضی نقد جمع کے فوائد کی نسبت شک کرتے تھے ۔ اور بعض صورتوں میں جاگیردار کے مواجب اسی طرح ادا کرنے بہتر خیال کرتے تھے جس کے وہ ہمیشہ سے عادی تھے ۔ اور چند مثالیں ایسی بھی ہیں ۔ جہاں کہ قانونی بندوبست چل نہ سکا اور اُس کی نظر ثانی کرنی پڑی ۔ ایسے موقعوں پر سرکاری افسروں کو معافی دار کی آمدنی میں جو بٹائی کی بجائے نقد جمع کے مروّج ہونے کے باعث کم ہو گئی تھی ۔ مزید کمی کرنے میں تامل ہوا

---

[۱] بورڈ کا سرکلر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ ۔ فروری ۱۸۵۲ء ۔

[۲] بورڈ کی چٹھی نمبر ۴۴۴ مورخہ ۱۳ ۔ فروری ۱۸۵۱ء ۔

اور افسران مذکور نے مالکان جاگیری محالات کو اختیار دیا کہ یا تو معاملہ مشخصہ جو بہت بھاری تھا ادا کریں یا پھر بٹائی دیں - اگران چھوٹی چھوٹی معافیوں کی نقد جمع تشخیص کی جاتی - جو برہمنوں اور ملازمان دیہ کو ملی ہوئی تھیں اور معافی داروں کا حق ایسی نقد رقم تک محدود کیا جاتا - تو ان معافیوں کی صورت ہی بدل جاتی - اور معافی داروں کے لئے وہ بے سود ہو جاتیں -
صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے کتابی سرکلر نمبر ۳ ۵ ۱۸۶۰ء میں وہ تمام ہدایات جمع کی گئیں جو معافی داروں کے بارے میں وقتاً فوقتاً جاری ہوئی تھیں - اُن ہدایات میں درج ہے کہ اُس قاعدہ سے مستثنےٰ کرنے کے لئے کہ تمام معافیات کی تشخیص ہونی چاہئے - صاحب فنانشل کمشنر کے خاص احکام کی ضرورت ہے - جہاں ہردو فریق مالکان اور معافیداران سرکار رضامند تھے - وہاں شرائط بندوبست کی پوری پوری تعمیل نہیں کی گئی تھی لیکن درصورت تنازعہ عدالتوں کو اُن شرائط کی تعمیل کرنی پڑتی ہے - اور جب وہ ایک دفعہ عمل میں آجائیں تو اُن سے تجاوز نہیں ہو سکتا ٭

۱۸۱ - ایکٹ معاملہ زمین (نمبر ۱۷ ۱۸۸۷ء) کی دفعہ ۴۸ (۳) کے احکام کے بموجب

موجودہ دستور

"جائز ہے کہ باوجود اس کے کہ معاملہ زمین بوجہ تفویض یا واگذاری یا بوجہ ادا ہونے رقم بالمقطع بجائے معاملہ یا بوجہ انقطاع معاملہ سرکار کو قابل ادا نہ ہو زمین پر تشخیص معاملہ کی جائے" اور سرکار کی مصلحت عام یہ ہے کہ زمین جاگیر اور خالصہ زمین میں کوئی امتیاز اس بارے میں نہ کیا جائے - اور چونکہ بصورت عدم موجودگی کسی خاص حکم لوکل گورنمنٹ کے جو اُس کے برخلاف زیر دفعہ ۴۸ (۲) نافذ کیا گیا ہو تشخیص زر نقد میں کرنی پڑتی ہے (دیکھو ہدایات متعلق تشخیص کی ہدایت ۵ ۱۸۹۳ء مندرجہ ضمیمہ نمبر ۱) لہٰذا مہتمم بندوبست کا فرض ہے کہ مفوضہ محالوں اور اُن کھاتوں کی تشخیص جہاں پیشتر بٹائی کا دستور تھا زر نقد میں کریں - اور اگر وہ طریق مروّجہ کا جاری رہنے دینا مناسب خیال کریں تو اس امر کی منظوری کی درخواست کریں - جہانکہ مفوض الیہ مالک زمین بھی ہو وہاں بھی تشخیص کرنی چاہئے تاکہ جبوب کا حساب معمولی طریقہ سے لگایا جاتا ہے ٭

۱۸۲ - اگرچہ عام پالیسی تو یہی تھی - کہ جاگیرداروں اور معافی داروں کو محض گورنمنٹ

مفوض الیہ کا زمین سے تعلق بعض اوقات مالک کی حیثیت کے برابر ہوتا تھا -	کا قائم مقام سمجھا جائے - لیکن اس امر سے انکار کرنا مشکل تھا - کہ ان کا تعلق زمین کے ساتھ اس سے بہت بڑھ کر تھا -

سکھوں کے عہد میں مفوض الیہ زمین مقبوضہ کے انتظام میں بلا روک ٹوک دخل دیا کرتا تھا خاصکر بنجر زمین واحداث چاہات وآبادی جدید کاشتکاران اور باغات لگانے کے متعلق اُسے بہت کچھ دخل تھا۔ اس بارے میں وہ صرف اُنہیں اختیارات کا دعوے کرتا تھا۔ جو کاردارون کو خالصہ محالوں میں حاصل تھے۔ البتہ اتنا فرق ضرور تھا کہ چونکہ اُس کو اُمید ہوتی تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے معافی (زمین مقبوضہ) کو دوامی کرلیگا۔ وہ زمین کی ترقی حیثیت کے لئے روپیہ خرچ کرنے پر بھی آمادہ ہوجاتا تھا جن معافیوں کے چھوٹے چھوٹے قطعات ہوتے تھے۔ اُن کو مفوض الیہ یا تو خود کاشت کرتا تھا یا کراتا تھا۔ اس صورت حال سے اراضیات مقبوضہ کی ملکیت کے متعلق بہت مشکل سوالات ابتدائی بندوبستوں میں پیدا ہوئے اور یہ محسوس کیا گیا کہ بعض صورتوں میں مفوض الیہ کو کامل مالک یا تعلقہ دار کے حقوق ملنے چاہئیں۔ ان دعاوی کے تسلیم کرنے کی جانب جو میلان تھا۔ اُس کو ۱۸۵۷ء کے واقعات سے جن کا ذکر فقرہ ۱۱۸ میں کیا گیا ہے کسی قدر تقویت ہوگئی[۵۱]۔ جب کوئی مفوض الیہ معافی کا مالک تسلیم کیا جاتا۔ تو اُس کا حق مالکانہ عموماً اس زمین تک محدود کیا جاتا تھا جو واقعی اس کے قبضہ میں ہوتی۔ وہ صرف مالک قبضہ ہوتا تھا۔ اور شاملات دیہ کے منافعہ میں اُس کو کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ بعض محالوں میں ابتدائی مالک کا حق اعلے تسلیم کرنے کی غرض سے قلیل رقم مالکانہ مقرر کی گئی تھی اور اس صورت میں معافیدار کی حیثیت ادنے مالک بلکہ اکثر اوقات مزارعہ دخیلکار کی ہوگئی ۔

مفوض الیہ یا اُس وارثوں کے ساتھ بندوبست ۔

۱۸۳ ۔ مفوض الیہ کی حیثیت کے مسئلہ کا اس مسئلہ سے بہت بھاری تعلق تھا۔ کہ آیا اُس کو معافی کی ضبطی کے بعد بندوبست کرانے کا حق ہے۔ جب اُس کی کوئی حیثیت تسلیم کی جائے تو اُس سے پایا جاتا ہے کہ اُس کو کسی قسم کا حق مالکانہ حاصل ہے۔ کتابی سرکلر نمبر ۵۳ ۱۸۶۰ء میں مندرجہ ذیل قواعد اس بارے میں مرتب ہوئے تھے اور قواعد زیر اول ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء میں یہ قواعد تھوڑے سے تغیر و تبدل کے بعد دوبارہ درج کئے گئے تھے[۵۲] ۔

---

۵۱ کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی فقرہ جات ۲۹۴ و ۲۹۵ ۔

۵۲ احکام متعلق جوب تبدیل کئے گئے تھے اور اُن صورتوں کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا تھا کہ جن میں سابق معافیدار کو اس کے کھاتے سے بیدخل کرنا جائز ہے ۔

سابق معافیدار یا وارثان معافیداران متوفی نقط مندرجہ ذیل صورتوں میں مستحق بافتنی ٹھیکہ کے ہونگے +

اول۔ بصورتیکہ وہ گاؤں میں سکونت رکھتے ہوں اور مالک یا کاشتکار راضی ہوں +

دوم۔ بصورتیکہ اُنہوں نے زمین پر باغ لگایا یا قبریں یا مندر یا مسجد یا مکانات تعمیر کئے +

سوم۔ بصورتیکہ زمین پر کنواں لگایا اور ترقی آبادی کی +

چہارم۔ بصورتیکہ وہ ثابت کریں کہ کوئی خاص تعلق ان کا زمین سے ہے۔ ظاہر ہے کہ اکثر معافیداراں کی طرف سے ایسے دعاوی رجوع نہیں ہو سکتے۔ لیکن خاص سختی کی صورت میں صاحب ڈپٹی کمشنر سفارش کر سکتے ہیں کہ بندوبست اراضی سابق معافیداران کے ساتھ کیا جائے۔ اگر دعوے معافیداران ثابت ہو تو وہ مستحق ٹھیکہ بشرح نصفی محاصل ہونگے لیکن زرٹھیکہ مجوزہ معرفت نمبرداروں کے ادا کرینگے۔ منجملہ زر مشخصہ دس روپیہ فیصدی بابت رقومات سوائے مثل پچوترہ۔ سرکانہ۔ پٹوار یکلنبانہ ملبہ۔ چوکیدارہ وضع ہو کر نمبرداروں کے پاس جمع رہیگا۔ اگر معافیدار پہلے مالکانہ دیتا رہا ہو۔ تو اب بھی دینا پڑیگا۔ ٹھیکہ دار ماتحت کو اختیار ہوگا کہ کاشتکار آباد کرے۔ لیکن اگر وہ زرٹھیکہ اور دس روپیہ فیصدی مذکور رسم مالکانہ بشرطیکہ واجب ہو۔ قبل از واجب الادا ہونے قسط سرکاری کے ایک مہینہ کے اندر طلب کرنے پر نمبردار کو ادا نہ کرے۔ تو نمبردار کو بطور حقدار متوسط اُسکو ٹھیکہ سے فوراً بیدخل کرنے کا اختیار ہوگا +

اس بارے میں بھی احکام دئے گئے تھے کہ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کی دانست میں کسی صورت میں سختی ہوئی ہو تو سابق معافیدار کے ورثا کی ضبط شدہ معافیات کا بندوبست بشرح نصف معاملہ معمولی کریں۔ البتہ "حقوق مالکانہ و دخیلکاری بدستور رہیں[۱] +"

۱۸۴۔ قاعدہ ۔ ۲۱۶۔ زیر ایکٹ معاملہ زمین حال میں حکم ہے کہ "جب مفوض الیہ

مضمون ہذا کے متعلق موجودہ قاعدہ

سابق مثل حقوق میں اُس زمین کا مالک درج نہ ہوا ہو۔ جس کا معاملہ ضبط کیا گیا ہے۔ تو صاحب کلکٹر باوجود اس کے اس بات پر غور کرینگے کہ آیا زمین یا مکان زمین کی نسبت اس کا قبضہ یا تصرف فی الواقع ایسا رہا ہے یا نہیں جس سے وہ یا اس کا وارث معاملہ زمین کے لئے ذمہ وار ٹھیرائے جانے کا مستحق ہو۔ اور اگر ایسا ہو تو وہ اُس کو

[۱] کتابی سرکلر نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۶۰ء اور قواعد زیر ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء ڈی۔ آئی ۳ - ۹ +

یا اُس کے وارث کو اس کی بابت میعاد بندوبست کے لئے ذمہ دار ٹھیرائینگے"۔

۱۸۵- ہدایات ذیل بحوالہ قاعدہ مندرجہ بالا جاری کی گئی ہیں :-

ہدایات جو بحوالہ قاعدہ مذکور جاری کی گئیں

جب کوئی معافیدار سابق یا معافیدار متوفی کا وارث معافی منضبطہ کے ٹھیکہ کا دعویدار ہو تو صاحب کلکٹر یہ دریافت کرینگے کہ آیا حالات متعلقہ کھاتہ زمین معافی منضبطہ سے پایا جاتا ہے کہ معافیدار کو اس زمین میں واقعی ایسا حق بمنزل مالک یا مالک ادنےٰ حاصل رہا ہے جس کے لحاظ سے وہ دعویدار مستحق بندوبست زیر دفعہ ۶۱- ایکٹ ۱۸۸۷ء سمجھا جا سکے محض یہ بات کہ دوسرا شخص یا مالکان دیہ مثل حقیت میں مالک درج ہیں۔ اس بات کے لئے کافی نہیں ہوگی کہ دعوے دعویدار سرسری طور پر خارج کیا جائے۔ البتہ بار ثبوت ذمہ دعویدار کے عائد ہوگا۔ اور صاحب کلکٹر قبل اُس کے کہ دعویدار کو مستحق ٹھیکہ کا قرار دیں۔ اُس سے کافی ثبوت طلب کرینگے۔ یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ اکثر اوقات بعض پُرانی امثال بندوبست سے یہ بات ثابت کرنی مشکل ہوگی کہ آیا معافیدار اپنی زمین معافی کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ یا نہیں۔ اکثر معافیداراں کا نام خانہ ملکیت میں درج کیا جاتا تھا۔ مگر نام کے ساتھ لفظ معافیدار بھی لکھا جاتا تھا۔ کبھی کبھی اُس خانہ میں یہ بھی لکھا جاتا تھا کہ معافیدار مالک بھی ہے اور کبھی ایسا بھی درج کیا جاتا تھا کہ مالک ایک دوسرا شخص ہے۔ بعد کے بندوبستوں میں ایسا سمجھا گیا کہ معافیدار کو حق ملکیت حاصل نہ ہوا تھا۔ اور بعوض اسکے کسی مالک واحد کا زمین معافی کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہ پایا گیا۔ تو اس زمین کو شاملات دیہ درج کیا گیا۔ جب بندوبست کا دعوے کیا جاوے تو پوری تحقیقات ہونی چاہئے یہ باتیں کہ ابتدا میں معافی کس طرح حاصل کی گئی۔ اور عطاے معافی کے وقت زمین بنجر تھی یا آباد۔ اور معافیدار خود کاشت کرتا رہا یا اوروں سے کاشت کرواتا رہا۔ اور کہ کاشتکاروں کا مقرر کرنا یا علیحدہ کرنا اُس کے اختیار میں رہا دریافت طلب ہیں۔ اگرچہ تین پشت تک قابض رہنے سے معافیدار کے وارث کو بموجودگی اصل مالک کے اس امر کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ کہ وہ بندوبست اپنے ساتھ کرا دے۔ تاہم قدامت قبضہ اس بارہ میں بہت کچھ وزن رکھتی ہے اگر ثابت ہو کہ معافیدار کے بزرگوں کی قبریں

یا سمادھیں یا مندر یا مسجدیں یا مکانات اس زمین میں واقع ہیں یا معافیدار نے اس زمین میں باغ یا کنواں لگایا یا کسی اور طرح حیثیت زمین میں ترقی کی تو اُن واقعات پر مناسب غور ہونا چاہیئے۔صرف اس بات سے معافیدار مالک نہیں سمجھا جا سکتا کہ وہ ہمیشہ مثل مالکان کے حصہ پیداوار لیتا رہا۔پہلے سرکاری بندوبستوں میں قطعات معافی تشخیص معاملہ سے خارج رہتے تھے۔اور معافیدار کو اکثر حسب دستور سابق حق حاکمی بذریعہ بٹائی وصول کرنے کی اجازت ہوتی تھی۔اور باوجودیکہ بعد میں بوقت بندوبست جدید مطابق احکام نافذ الوقت یا بغرض تسہیل شمار رقوم لوکل ریٹ معاملہ نقدی تجویز ہوا۔معافیدار اور کاشتکار کے مابین وہی انتظام بٹائی بلا تکرار قائم رہتا تھا۔اور اگر معافیدار کچھ تھوڑا سا مالکانہ نقدی یا جنسی مالکان دیہ کو یا کسی ایک مالک کو دیتا تھا۔تو قطعی ثبوت اس امر کا نہیں سمجھنا چاہیئے کہ معافیدار کو کسی قسم کے حق ملکیت اُسنے حاصل نہیں ہیں وارث معافیدار کو باوجودیکہ بندوبست اس کے نام کیا جائے بدستور مالکانہ دینا پڑیگا جب آیندہ اس قسم کا بندوبست وارث معافیدار کے ساتھ کیا جائے۔تو وہ علاوہ معاملہ سرکار کے لوکل ریٹ اور جبوب کا بھی ذمہ دار ہوگا۔بندوبست بشرح رعایتی بہت کم تجویز ہونا چاہیئے۔جب ایسا بندوبست تجویز کیا جائے تو صاف صاف لکھ دینا چاہیئے کہ رعایتی بندوبست کیا گیا اور اس بندوبست کی وجوہات معافیات منضبط کے نقشہ ششماہی میں مفصل درج کرنی چاہئیں۔اس قسم کا رعایتی بندوبست تاحیات اُس شخص یا اُن اشخاص کے ساتھ قائم رہیگا۔جن کے نام وہ کیا جائے۔اگر کسی ضلع میں تشخیص کی عام ترمیم شخص یا اشخاص مذکور کی حیات میں عمل میں آئے تو اس زمین کی تشخیص ثانی معمولی طور پر کی جائیگی اور بندوبست بلحاظ معاملہ جدید کے اُسی قدر رعایتی شرح پر کیا جاویگا۔اِس قسم کے مقدمات کی کارروائی میں یہ بات بخوبی مدنظر رہنی چاہیئے۔کہ معافیدار کی حیثیت بطور معافیدار اُس حیثیت سے علٰحدہ ہے جس کا وہ بطور مالک یا مالک اُدنیٰ یا مقربیدار یا رعیت حقدار دخیلکار کے مستحق سمجھا جاوے۔حیثیت مابعد الذکر عدالت دیوانی کے اختیار سماعت سے باہر نہیں ہوگی۔جیسا کہ حیثیت اول الذکر باہر ہے۔اور جب اس قسم کے معاملات میں تنازعہ پیدا ہو تو آخر کار ہمیشہ عدالت دیوانی

میں چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔ الامعافیات منضبط کے بندوبست کا کام جس ریونیو افسر کے متعلق ہو اُس کو چاہیئے کہ اہل مقدمہ کو عدالت دیوانی میں رجوع کرنے کی ہدایت کرنے سے پیشتر معافیات منضبط کے قواعد اور ایکٹ مالگذاری کے دفعہ ۱۶ کے مطابق کارروائی کرے۔ افسر موصوف کو چاہیئے کہ جو اصول اس سرکلر میں درج کئے گئے ہیں ان کے مطابق بندوبست خواہ مالکان دیہ یا کسی ایک مالک کے نام خواہ معافیدار یا اُس کے وارثان کے نام کرے اور جو تجویز اس طرح کی جائے وہ اسی طرح جائز اور ناطق ہوگی جیسی اُس افسر کی تجویز ہوگی جس کو عام تشخیص معاملہ کا کام سپرد ہو۔ اور جو زیر دفعات ۵۰ و ۶۱۔ ایکٹ مذکور کام کر رہا ہو۔ داخلخارج بپابندی شرائط دفعہ ۳۔ ایکٹ مذکور عمل میں آسکتا ہے یا اگر عدالت دیوانی میں نالش کیجائے تو اہل مقدمہ کی ملکیت کا تصفیہ ہونے کے بعد ممکن ہے کہ زمین معافی منضبط کے بندوبست کی نسبت مکرر غور کرنا پڑے۔ لیکن کسی شخص کا یہ دعوےٰ کہ تشخیص معاملہ اُس کے نام کی جاوے زیر دفعہ ۱۵۸ ضمن ۸۔ ایکٹ عدالت دیوانی کی سماعت سے باہر ہے۔ اور امر مذکور کی نسبت جو فیصلہ ریونیو افسر کا ہوگا وہ عدالت دیوانی میں قابل اعتراض کے نہ ہوگا[۵۱]۔

حقوق جو ٹھیکہ داروں کو حاصل ہوتے ہیں

۱۸۶۔ سرکاری بنجر زمین کے ٹھیکہ داروں کو جو شرائط ٹھیکہ کو پورا کرتے رہے ہوں مختلف اوقات میں مختلف حقوق حاصل ہوتے رہے ہیں۔ اِن حقوق کا تصفیہ اِن شرائط کی رُو سے کرنا پڑتا ہے۔ جو تحریر دستاویز ٹھیکہ میں اس بارے میں درج ہوں اور نیز اُن قواعد کے منشا کا لحاظ کرنا ہوتا ہے جو ٹھیکہ کے وقت نافذ تھے اور جہاں قواعد کے منشاء کی نسبت شک ہوتا ہے وہاں قواعد مذکور سے وہ مطلب لیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کے احکام سے ظاہر ہوتا ہو۔ اس مضمون پر ہدایت نامہ ہذا میں زیادہ تر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی جائیگی۔

---

۵۱ یہ امر ممکن ہے کہ ایک معافیدار سابق کو حقوق مقرریدار یا مالک ادنےٰ کے حاصل نہ ہوں۔ بلکہ اعلےٰ مالک یا تعلقہ دار کے حقوق حاصل ہوں۔ سالم دیہ کے جاگیردار سابق کے حقوق (بشرطیکہ کوئی ہوں) آخر الذکر قسم کے ہونگے فیصلہ مال نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء۔

دیسی حکمراں بنجر زمین پر بہت سے حقوق رکھتے تھے ۔

۱۸۷ ۔ ہمیں معلوم ہُوا ہے کہ دیسی حکمران بنجر زمین پر بہت سے حقوق رکھتے تھے ۔ خواہ یہ زمین دیہات کی حدود میں جو اکثر اوقات اچھی طرح معیّن نہیں کی جاتی تھیں داخل ہو خواہ مثل مغربی پنجاب کے اُن علاقوں پر مشتمل ہو ۔ جن پر تھوڑا سا گھاس یا جھاڑیوں کا جنگل ہوتا ہے اور جن پر بعض اقوام یا خاندان ایک بیقاعدہ قسم کی حکومت کا دعوٰے کرتے تھے ۔ پہاڑی علاقہ میں راجاؤں کو جنگلات پر ایک صریح حق مالکانہ بلا شراکت غیرے حاصل تھا ۔ اور رعا کو اگر کوئی حاصل تھے تو وہ صرف استعمال کے متعلق تھے ۔ سرکاری انتظام اس طریق پر رہا ہے کہ ایسی بنجر زمینوں کے انتظام میں کوئی مداخلت نہ کی جائے جن پر کوئی قوم واجبی طور پر حق مالکانہ کا دعوٰے کر سکے اور جن سے یہ توقع ہو کہ وہ اُن کو زیر کاشت لا سکینگے ۔ اور ان پر بعض صورتوں میں گورنمنٹ نے محض حقوق استعمال کے بجائے حقوق مالکانہ قائم کر دئے ہیں *

بنجر زمینوں کے متعلق تین طریقوں کا برتاؤ ۔ اول طریق یہ ہے کہ اس تمام زمین کو محالات کی حدود میں شامل کیا جاوے

۱۸۸ ۔ فروعات کا ذکر کرنے کے بغیر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ بنجر زمین کے متعلق گورنمنٹ نے تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر عمل کیا ہے ۔ جہاں انتظام صورت دیہی مضبوط تھا ۔ وہاں وہ حدود جن میں ہر ایک فریق کو مویشی چرانے کا اختیار تھا معلوم تھے گورنمنٹ کی مصلحت یہ تھی کہ اُن حدود کو صحت کے ساتھ معیّن کیا جائے ۔ تاکہ تنازعات جن کا نتیجہ بلوہ اور خونریزی ہُوا کرتا تھا محال ہائے منصلہ کے مابین پیدا نہ ہوں ۔ اور کل غیر مقبوضہ بنجر ہر ایک محال میں شامل کیا جائے ۔ اور مالکان کی مشترک جائداد سمجھی جائے ۔ چنانچہ اسی طریق پر مشرقی اور وسطی پنجاب میں عملدرآمد کیا گیا ۔ حتےٰ کہ جہاں رقبہ مزروعہ گاؤں کے کل رقبہ کا قلیل حصّہ تھا ۔ وہاں بھی کثیر بنجر زمین کو ملکیت سرکار قرار دینے کا خیال نہ کیا گیا ۔ بلکہ جن زمینوں پر مثل رقبہ ہائے دیہات متروکہ کے کسی کا حق ثابت نہیں ہو سکتا تھا ۔ وہ بھی قابضان کے نام جہاں کہیں ان کا پتہ مل سکا بحال کی گئیں ۔ ابتدائی ایّام میں جب کہ صوبہ کے حصہ متذکرہ بالا کا بندوبست ہُوا تھا ۔ اور اس سے کئی سال بعد تک اکثر حکام کی یہ رائے تھی ۔ کہ گورنمنٹ کو ہرگز زمین میں ملکیّت حاصل کرنے یا رکھنے کی خواہش نہ

کرنی چاہیئے[۵۱]

۱۸۹۔ لیکن ساتھ ہی گورنمنٹ کسی حد تک اس امر پر بھی آمادہ تھی کہ سابقہ دیسی حکمرانوں کی اس امر میں تقلید برکیجائے کہ اُن دیہات میں جہاں بنجر زمین کا رقبہ اس قدر زیادہ ہو کہ لوگ اس کا انتظام نہ کرسکیں یا ایک واجبی میعاد کے اندر اس کو زیر کاشت لانے کے قابل نہ ہوں۔ جدید آبادیاں قائم کرے۔ چنانچہ ریگولیشن ۷ ۱۸۲۲ع کی دفعہ ۸ میں یہ حکم درج تھا۔ کہ جہاں کسی محال کے متعلق یا متصل بنجر زمین بہت زیادہ ہو۔ اور اُس مقدار سے بہت زائد ہو جو چرائی کے لئے مطلوب ہو یا کسی اور مفید کام کے لئے استعمال میں آتی ہو۔ تو صاحب افسر مال مجاز ہوگا کہ زمین مذکور کو ٹھیکہ پر ایسے شخص کو دیدے جو اُس کو کاشت کرنے پر رضامند ہو۔ اور ٹھیکہ خواہ علے الدوام ہو یا ایسی میعاد کے لئے جو جناب معلےٰ القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل معین فرمائیں اور جو زمیندار یا دیگر اشخاص زمین مذکور پر اپنی ملکیت ثابت کردیں۔ اُن کے لئے دس فیصدی اُس رقم کی جو ٹھیکہ دار سے سرکار کو واجب الوصول ہو مقرر کردے۔ یہ رقم بعوض اُن حقوق کے ہوگی جو زمینداروں کو بنجر زمین پر جس کا ٹھیکہ دیا گیا ہے حاصل ہیں۔ اور اس سے وہ کسی طرح کا دعوےٰ بنجر زمین پر یا اُس میں نہ کرسکینگے[۵۲]۔ اس بارے میں موجودہ قانون کے احکام ایکٹ ۱۷ ۱۸۷۶ع کی دفعہ ۶۰ میں درج ہیں جو تھوڑے خفیف سے لفظی تغیر و تبدل کے بعد ایکٹ ۳۳ ۱۸۷۱ع کی دفعہ ۲۷ کی نقل ہے اگر اس دفعہ کو وسیع طور پر رواج دینا مقصود ہوتا تو اس شرط کی وجہ سے بہت ہی دقت پیش آتی۔ کہ جب کسی جدید محال کی تشخیص ہو جائے تو جس محال سے یہ بنائی گئی ہو پہلے اُس کے مالکوں سے کہا جائے کہ وہ اس کو لے لیں۔

زائد بنجر کا حدود دیہہ میں شامل کیا جانا۔

---

۵۱ دیکھو مثلاً فقرہ ۱۹ تحریر متعلقہ طریق انتظام مالگذاری مروجہ ممالک مغربی و شمالی جو ٹامس صاحب کی کتاب موسوم بہ "ہدایات برائے افسران بندوبست" کی ابتدا میں درج ہے۔ اس کا مقابلہ کرو کسٹ صاحب کے دستور العمل مال صفحہ ۵ سے " ایسی صورتیں بھی ہیں۔ جن میں گورنمنٹ مالک زمین معلوم ہوتی ہے لیکن اپنی مرضی کے خلاف اور عمدہ پالیسی کا تقاضا بھی ہے کہ ایسی ملکیت سے فوراً دست برداری کی جائے"

۵۲ جو کارروائی درباب برباد شدہ زمین آبادی اور زائد بنجر کے ضلاع تھانیسر اور انبالہ میں کی گئی تھی اس کا حال رپورٹ بندوبست کرنال و انبالہ کے فقرہ جات ۱۰۶ و ۱۰۹ و ۱۱۲ میں دیکھو۔

اس سے دفعہ کا منشا زائل ہو جاتا۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ حالات اب شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ جو اُس وقت پائے جاتے تھے جب کہ گورنمنٹ نے وہ پالیسی اختیار کی تھی۔ جس کی نشانی دفعہ ۹۰ باقی ہے ✦

۱۹۰۔ کانگڑہ میں جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں چند خفیف مستثنیات کو چھوڑ کر سرکار جائز طور پر بنجر زمین کا دعوے کر سکتی تھی لیکن افسوس ہے کہ جس اصول کو علاقہ میدانی میں اختیار کیا گیا۔ اُسی پر ان صورتوں میں بھی عمل کیا گیا۔ جو بالکل مختلف تھیں۔ اور بنجر زمین (باستثناء اس کے کہ بعض قیمتی اقسام کے درختوں میں حق سرکار محفوظ رکھا گیا) ملکیت دیہ ہو گئی۔ کُلّو میں بنجر زمین کو ملکیت سرکار قرار دیا گیا ہے لیکن لوگوں کو بعض حقوق استعمال حاصل ہیں ✦

دوسرا طریق متعلق زمین یعنی ملکیت مالیا تسلیم کرنا اور بعض درختوں کو محفوظ رکھنا۔

۱۹۱۔ مغربی پنجاب کے دیہات کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جہاں تک بنجر زمین کا تعلق ہے اُن کی حدود معیّن تھیں۔ بندوبست کے وقت حدود ایسے طریقے سے مقرر کی گئی تھیں کہ ہر ایک محال میں کافی رقبہ چرائی کے لئے چھوڑ دیا گیا اور باقی ماندہ بنجر زمین کو ملکیت سرکار قرار دیا گیا[1]۔ بعض صورتوں میں جس فیاضی سے اس بارے میں عمل کیا گیا وہ حد اعتدال سے متجاوز ہو گئی تھیں۔ مغربی پنجاب کے خشک علاقوں میں زراعت کی توسیع کرنی صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ سرکاری خرچ سے نہریں جاری کی جائیں اور یہ امر ظاہر ہے کہ جب سرکار حاکم بھی ہو اور مالک بھی تو اُس کو اس قسم کی ترقیات کرنے کی زیادہ سہولتیں میسّر ہوتی ہیں ✦

تیسرا طریق متعلق بنجر زمین یعنی کافی رقبہ حدود دیہ میں شامل کر کے باقی رقبہ پر دعوے کرنا۔

۱۹۲۔ بعض ایسی زمینیں جو دریا کے کناروں پر واقع ہیں یا دریاؤں میں جزائر کی طرح ہیں۔ وہ بعض اوقات ملکیت سرکار رکھی ہوئی پائی جاتی ہیں

زمین برآمدہ دریا کا نخلستان کے لئے کام میں لانا

[1] دیکھو فقرہ۔ ۹۰ مراسلہ لارڈ ڈلہوزی صاحب جس کی رُو سے بورڈ انتظامیہ قائم ہوا۔ اور بورڈ کی چٹھی نمبر ۹۰ مورخہ ۱۷۔ جنوری ۱۸۵۰ء کا فقرہ۔ ۹ جو بارکلی صاحب کی کتاب موسوم بہ قانون غیر آئینی (نان ریگولیشن) متعلقہ پنجاب کے صفحہ ۳۶۵ و ۳۶۶ میں درج ہے۔ ٹامسن صاحب کی رپورٹ بندوبست جہلم کے باب ہشتم میں ایک دلچسپ حال اس کارروائی کا پایا جائیگا جو مغربی پنجاب کے ایک ایسے ضلع میں کی گئی ہے جس میں پہاڑی اور نیز میدانی رکھیں تھیں ✦

تھارنٹن صاحب نے جس وقت وہ کمشنر راولپنڈی تھے ۔ یہ تجویز پیش کی کہ جب نخلستان کے لائق زمین دریا سے برآمد ہو تو اُس کے ایک حصہ کو اس کام میں لانے کا انتظام کرنا چاہیئے ۔ سر جان لارنس نے اس تجویز کو پسند فرمایا ۔ اور صاحب فنانشل کمشنر نے اس معاملہ پر توجہ دلانے کے وقت تحریر فرمایا کہ جہاں مقدار زمین برآمدہ دیہ متصلہ کے رقبہ سے جس سے یہ عموماً متعلق ہوگی زیادہ ہو ۔ تو اس امر پر شک کرنا بجا ہوگا کہ آیا باشندگانِ دیہ کو کل زمین کے قبضہ کا استحقاق ہے ۔ ہر ایک ایسے واقع کی اطلاع صاحب کمشنر کو کرنی چاہیئے ۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر کو بیان کرنا چاہیئے کہ آیا دیہ منصلہ کو کوئی معاوضہ ملنا چاہیئے یا نہیں ۔ اور اگر ملنا چاہیئے تو کس قدر[۱] ،، اس بارے میں جو قواعد زیر ایکٹ ۳۳ ۱۸۷۱ء جاری کئے گئے تھے ۔ وہ ہدایات مندرجہ سرکلر مال نمبر ۳۲ میں نقل کئے گئے ہیں مگر اب وہ قواعد متروک یا منسوخ سمجھے جائینگے ۔ اور صاحب مہتمم بندوبست کو بلا منظوری صاحب فنانشل کمشنر اس حکم پر کہ جو زمین دریا کے پیچھے ہٹ جانے سے برآمد ہو وہ بعض صورتوں میں ملکیت سرکار ہوگی ۔ عملدرآمد نہ کرنا چاہیئے ۔ ۱۸۷۰ء[۲] میں گورنمنٹ نے اس تجویز کو نامنظور فرمایا تھا کہ شکم دریا پر گورنمنٹ کو حق مالکانہ حاصل ہے لیکن اس مضمون کے احکام جاری کئے گئے تھے کہ ان جملہ دیہات کے واجب العرض میں جو پتھریلے دریاؤں یا ندیوں کے متصل ہوں یا جن میں ایسے دریا یا ندیاں شامل ہوں ایک فقرہ درج ہونا چاہیئے جس کی رُو سے گورنمنٹ کو یہ حق حاصل رہے کہ وہ بلا ادائیگی معاوضہ وہ پتھر لے لے جو دریا یا نہر واقعہ دیہ متعلقہ میں پڑے ہوئے ہیں[۳] ۔

کھانوں اور پتھروں کی کھانوں کی ملکیت ۔

۱۹۳ ۔ دھاتوں اور پتھر کے کوئلہ کی تمام کھانوں اور ریگ طلائی پر ایکٹ ۳۳ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۲۹ میں ملکیت کا دعوے کیا گیا تھا اور پھر ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴۱ میں جس کی رُو سے مٹی کا تیل بھی ملکیت سرکار قرار دیا گیا

[۱] صاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۹ ۱۸۵۵ء ۔ ۱۸۶۱-۶۲ء ۔ ۱۸۶۲-۶۳ء کی رپورٹ مال اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے سرکلرات مجریہ ۱۸۶۴ء میں پھر اس امر کی جانب توجہ دلائی گئی تھی ۔

[۲] پنجاب گورنمنٹ نمبر ۲۱۳ مورخہ ۲ ۔ مارچ ۱۸۷۷ء ۔

[۳] صاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۸ ۱۸۷۷ء ۔

چونکہ گورنمنٹ کا حق از روے قانون محفوظ ہے۔ لہذا مثل حقیت میں اس کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ایسے حقوق کے محفوظ رکھنے کی احتیاط کرنی چاہئے۔ جو سرکار کو جنگلات اور پتھر کی کھانوں اور خود رو پیداوار زمین وغیرہ پر حاصل ہیں اور ان کا ذکر واجب العرض میں کرنا چاہئے۔ اس معاملہ کے متعلق جو قانون ہے وہ کسی قدر پیچیدہ ہے۔ چونکہ مثل حقیت میں جو بعد نفاذ ایکٹ ۳۲ ۱۸۷۱ء مرتب کی گئی ہو یہ بات صریحًا بیان نہیں کی گئی۔ کہ کوئی جنگل۔ پتھر کی کان۔ لاوارث غیر مقبوضہ متروکہ یا بنجر زمین۔ خود رو پیداوار یا زمین میں دیگر ضمنی حق سرکار کی ملکیت ہے۔ لہذا یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس محال کے مالکوں کی ملکیت ہیں جن محالوں میں یہ واقع ہیں لیکن کوئی ایسا قیاس ان امثلہ کی صورت میں پیدا نہیں ہو سکتا جو قبل از نفاذ ایکٹ مذکور مرتب کی گئیں تھیں۔ جب تک ان امثلہ میں یہ بات صریحًا درج نہ ہو کہ کوئی جنگل۔ پتھر کی کھان وغیرہ مالکان زمین کی ملکیت ہے۔ یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ ملکیت سرکار ہیں۔ لیکن اس قیاس کی تردید مندرجہ ذیل امور کے ثابت کرنے سے ہو سکتی ہے ؂

(الف) مثل سے یا افسر تشخیص کنندہ کی رپورٹ بروقت تشخیص معاملہ سے یا

(ب) جس حالت میں کہ مثل حقیت یا رپورٹ مذکور میں اس بارہ میں کچھ نہ لکھا ہو۔ تو اُن دیہات کی تشخیص معاملہ کو جن کے اندر کوئی جنگل یا پتھر کی کھان یا کوئی ایسی زمین یا منفعت موجود ہے۔ ان دیہات ہمچو قسم کی تشخیص معاملہ کے ساتھ جن میں کوئی جنگل یا پتھر کی کھان یا کوئی ویسی زمین یا منفعت مذکو موجود نہیں ہے مقابلہ کرنے سے

یہ دکھلایا جاوے کہ پتھر کی کھان یا زمین یا منفعت مذکور کو معاملہ کی تشخیص کے وقت حساب میں لیا گیا تھا[1] ؂

متذکرہ بالا قانونی احکام کی رُو سے اس پالیسی کی تعمیل ہوئی ہے جو جناب سکرٹری آف سٹیٹ کے مراسلہ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۵۔ مارچ ۱۸۸۰ء اور گورنمنٹ ہند کی چٹھی نمبر ۱-۴۴۳ مورخہ ۱۵ مئی ۱۸۸۰ء میں مندرج تھی ؂

---

[1] دفعہ ۴۲ ؂

۱۹۴۔ ۱۸۷۶ء میں مندرجہ ذیل ہدایات اس بارے میں جاری کی گئی تھیں کہ جو کنکر اراضیات دیہ میں برآمد ہو وہ ملکیت سرکار ہوگا:۔

کنکر

جن دیہات میں کنکر کی کھان واقع ہے یا جن میں آیندہ اس قسم کی کھان برآمد ہونے کا امکان ہے۔ اُن سب کی واجب العرض میں جب وہ بندوبست کے وقت تیار ہو یہ شرط درج کی جائے کہ کنکر جو فی الحال دریافت ہو چکا ہے یا جو آیندہ دریافت ہو وہ کل سرکار کی ملکیت ہوگا۔ ایسی صورتوں میں کنکر تشخیص کی غرض سے پیداوار دیہ میں شمار نہ کیا جائیگا ٭

جہاں کوئی گاؤں یا گاؤں کے چند اشخاص کنکر کی کھان کی ملکیت کی نسبت اپنا استحقاق ظاہر کریں تو صاحب مہتمم بندوبست کو اس کی تحقیقات کرنی چاہیئے اور اگر تحقیقات سے معلوم ہو کہ وہ استحقاق کسی فیصلہ جوڈیشل پر مبنی ہے یا کسی حاکم مجاز نے سرکار کے حقوق کو چھوڑ دیا ہے تو اس کی ایک رپورٹ صدور حکم خاص کے واسطے کرنی چاہیئے۔ اگر ایسی صورت میں قرار پائے کہ سرکار کے حقوق زائل ہو چکے یا ترک کئے گئے تب کنکر کو تشخیص کے وقت گاؤں کے محاصل میں شمار کرنا چاہیئے[1] ٭

۱۹۵۔ شورہ میں حقوق سرکار کا سوال ۱۸۹۱ء میں ضلع حصار کے بندوبست کے متعلق اُٹھایا گیا۔ اور گورنمنٹ نے قرار دیا کہ شورہ والی مٹی یا نکالا ہُوا شورہ ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۴۲ کے معنوں میں "خودرو پیداوار یا حقیت زائد زمین کی اصطلاح میں نہیں آسکتے" اور یہ بھی قرار دیا گیا کہ سرجیمس لائل صاحب کی رائے میں گورنمنٹ عملی طور پر پنجاب میں کسی جگہ شورہ والی مٹی کے مالک ہونے کی دعویدار نہیں ہوئی اور نہ یہ دعوٰے کیا ہے کہ شورہ نکالنے کے اجارہ کا اس کو حق ہے گو سابقہ دیسی حکومتیں اس حق کی دعویدار رہوئی ہوں۔ گورنمنٹ کا صرف یہ دعوٰے ہے کہ شورہ کی ساخت کی بندش یا اُس کے بارے میں ضابطہ تعیّن کرنے کا اُس کو حق ہے۔" اس

شورہ سرکار کی ملکیت خیال نہیں کیا جاتا۔

---

[1] صاحب فنانشل کمشنر کے سرکلر نمبر ۱ (س) ۱۸۷۶ء کے فقرہ جات ۴ و ۵ دیکھو جب کسٹ صاحب کا دستور العمل مال ۱۸۶۶ء میں شائع ہُوا تھا اُس وقت مالک زمین کی اجازت بغیر گورنمنٹ کا حق کنکر کھودنے کا تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ (دیکھو صفحہ ۹۴ دستور العمل مال مرتبہ کسٹ صاحب) ٭

لئے گاؤں کے واجب العرض میں شورہ کو گورنمنٹ کی ملکیت درج نہیں کرنا چاہئے ۔ اور جو منافع مالکانِ زمین کو اس سے ہوتے ہیں وہ معاملہ زمین کی تشخیص میں محسوب کئے جاسکتے ہیں[1] ۔ اگر کسی وجہ سے اِن معاملوں پر جمع تشخیص نہ کی جائے تو صاف طور پر اس امر کا ذکر ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ نے کسی آیندہ وقت ان پر جمع تشخیص کرنے کے حق کو ترک نہیں کیا +

سرکاری غیر آباد اراضیات کے انتظام و فروخت اور ستاجری

۱۹۶ - زمین کے انتظام و فروخت اور ستاجری کے موجودہ قواعد کا ذکر دستور العمل مال میں کیا جائیگا +

---

[1] پنجاب گورنمنٹ ۵۶ مورخہ ۹- نومبر ۱۸۹۱ء +

نویں فصل

حقوق مزارعان

۱۹۷ - مزارعان عموماً دو قسم کے خیال کئے جاتے ہیں -

اقسام مزارعان | **اوّل** مزارعان وخیلکار جن کو دیسی زبان میں مزارعان موروثی کہتے ہیں[ا] +

دوئم مزارعان تابع مرضی جن کو دیسی زبان میں مزارعان غیر موروثی کہتے ہیں +

مزارعہ موروثی کو یہ حق ہے کہ جب تک لگان مقررہ حکام وقت دیتا رہے زمین پر قابض رہے اور اس کی وفات کے بعد زمین پر اس کی اولاد اُنہیں شرائط پر قابض ہوگی +

مزارعہ غیر موروثی وہ مزارعہ ہے جو سال سال بھر کے لئے مزارعہ ہو اُس کا لگان بذریعہ اقرارنامہ مابین صاحب زمین اور اُس کے مقرر ہوتا ہے - مزارعہ موروثی کا درجہ قانون پر منحصر ہے خواہ وہ قانون آئینی ہو یا رواجی ہو مزارعہ موروثی کا حصہ معاہدے پر مبنی ہے اگرچہ خاص خاص شرائط ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی معاہدہ اجرت یا کرائے میں شامل ہوں تو عدالت اُن کو ناجائز قرار دیگی[۲] - مزارعان کی زیادہ صحیح اور مفصل تقسیم مندرجہ ذیل ہے :-

(۱) مزارعان موروثی جن کے حقوق ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء کی رو سے تعین ہوتے ہیں +

(۲) اراضیات مملوکہ گورنمنٹ کے مزارعان جن کی حقیتیں ایکٹ سوئم ۱۸۹۳ء مرممہ از ایکٹ ۱۴ ۱۸۹۶ء کی رو سے بنائی گئی ہیں +

(۳) مزارعان جو میعاد مقررہ زائد از ایک سال کے لئے کسی معاہدہ میں حاکم مجاز کے حکم یا ڈگری سے مقرر ہوں +

(۴) وہ مزارعان جو سال سال بھر کے لئے ہوں +

یہ تقسیم بھی مکمل خیال نہیں کی جاسکتی (دیکھو فقرہ ۲۱۳) +

[ا] اکوپینسی اور نان اکوپینسی کے ترجمے دخیلکاری اور غیر دخیلکاری کی جگہ ان مشہور اصطلاحات کا استعمال زیادہ مناسب ہوگا

[۲] ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۰۱ (ب) و (ج)

۱۹۸ - پنجاب میں مزارعان موروثی اور غیر موروثی کا امتیاز بمعہ دیگر ابتدائے ضابطہ مال

ممالک مغربی وشمالی میں ابتدائی حق موروثیت کا بیان

کے ممالک مغربی وشمالی سے پہنچا۔ بہت شروع زمانے میں یہ امر تسلیم کیا گیا تھا کہ شمالی ہندوستان میں بہت سے مزارعان کو مستقل حقیتیں حاصل ہیں۔ درحقیقت اس امر سے کہ جن اشخاص کو ہم نے جنوبی بنگال میں مالک مانا ہے اُن کا تعلق زمین مزارعان زمین سے بہت جدید ہے۔ یہ قدرتی طور پر قیاس ہوا کہ مزارعان کے زمین میں ایسے حقوق ہیں جن کی حفاظت ہونی چاہئے۔ بندوبست بنگال میں جیسا کہ اُس کی تجویز میں جو شروع میں کی گئی یہ بڑی بات تھی کہ گاؤں میں رہنے والے مزارعان کو لگان مقررہ حکام کے وقت کی ادائگی پر حق مستقل حاصل[ف] تھے۔ ریگولیشن ۲۸ سنہ ۱۸۰۳ء کی رو سے بنگال کا طریق ممالک مغربی وشمالی سے متعلق کیا گیا۔ لیکن اس ریگولیشن نے حق مزارعان کے مضمون کو غیر محقق اور مہمل حالت میں چھوڑا۔ ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۲۲ء کے احکام زیادہ واضح تھے۔ اس ریگولیشن کی دفعہ ۹ کے مطابق صاحب مہتمم بندوبست کو صرف یہی ضروری نہیں تھا کہ وہ مالکان یعنی اُن اشخاص کی مثل تیار کریں جن کو قبضہ اور ملکیت زمین حاصل تھی یا جن کا زمین میں قابل وراثت یا قابل انتقال حق تھا۔ بلکہ یہ بھی ضروری تھا کہ اس شرح فی بیگھہ کی مثل کو بھی تیار کریں جو گاؤں میں رہنے والے مزارعان سے طلب ہو سکتی تھی۔ جن مزارعان کو قابل انتقال حقوق زمین میں حاصل نہیں تھے عام اس کے کہ حقوق موروثیت انہیں حاصل ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ ریگولیشن نمبر ۹ سنہ ۱۸۳۳ء کے نافذ ہونے تک حقوق کے فیصلہ میں بہت تھوڑی ترقی ہوئی جو بحث ایکٹ مذکور کے نافذ ہونے سے پہلے ہوئی۔ اس میں حقوق مزارعان کا بہت ذکر ہوا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ علے العموم قطعی فیصلہ کوئی نہیں ہوا تھا۔ آر۔ ایم۔ برڈ صاحب کا یہ خیال تھا کہ ہر ایک گاؤں میں رہنے والے مزارعہ کا حق ہے کہ اپنا لگان سرکار سے مقرر کرا لے خواہ کتنا ہی تھوڑا یا زیادہ عرصہ اس کو گاؤں میں رہتے ہوئے ہوا ہو اور کہ جب تک لگان ادا کرتا رہے زمین پر قابض رہنے

[ف] ریگولیشن ہائے نمبر ۷ و ۳۳ و ۵۱ سنہ ۱۸۹۵ء ملاحظہ ہو۔ اس کل سوال کے ایک دلچسپ مباحثہ کے لئے برڈ صاحب کی تحریر مورخہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۳۲ء کا جو گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی کے کاغذات مال بابت ۱۸۲۲ لغایت ۱۸۳۳ کے انتخابات کے ۱۹۴ صفحہ پر شائع ہوا ہے مطالعہ مناسب ہوگا۔

کا مستحق ہو لگان بمعاد بندوبست کے لئے مقرر ہونے چاہئیں اور اس کی ترمیم معاملہ زمین کی ترمیم کے ہمراہ ہونی چاہیئے ۔ گاؤں میں نہ رہنے والے مزارعان کو جن کو "پاہی کاشت" مزارعان بھی کہتے تھے یہ حقوق حاصل نہیں تھے ۔ اور مالک زمین سے اپنے طور پر خود معاملہ کرنا پڑتا تھا[1] ؎

لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب بہادر نے ایک تحریر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۳۲ء میں رقم فرمایا کہ[2] "ہم کو اپنے اس یقین کے ظاہر کرنے میں کچھ تامل نہیں ہے کہ علے العموم کل ہندوستان میں ایک اس قسم کی رعیت (مزارعان) جن کو اپنی زیر کاشت اراضیات میں حق ملکیت حاصل ہے رہتے ہیں وہ میراثی وار ۔ میراثی ۔ موروثی[3] ۔ خود کاشت اور قدیم وغیرہ ناموں سے نامزد کئے جاتے ہیں ۔ علاوہ بریں گاؤں میں رہنے والی ایسی رعیت جن کو مدت مدید کے باعث ایک قسم کا حق قبضہ حاصل ہوا ہے ۔ چپر بند ۔ جمائی ۔ جدید اور دیگر ناموں سے مشہور ہیں"۔ قسم اول الذکر کو یہ حق حاصل رہا ہے کہ "وہ اس پیداوار زمین کو جو سرکاری مطالبہ ادا کرنے کے بعد باقی رہ جائے لیلے اور وہ ان فوائد کے مالک تصور ہوں جو سرکاری مطالبہ کے محدود ہونے کے باعث ہوتے ہیں"۔ قسم دوئم کو کوئی مقررہ حقوق حاصل نہیں تھے ۔ لیکن دیرینہ قبضہ کے ثابت ہونے پر اُن کے حق کا لحاظ کیا جاتا تھا"۔ لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب آر ۔ ایم برڈ صاحب کی اس رائے کے بالکل خلاف تھے کہ تمام گاؤں میں رہنے والے مزارعان بلالحاظ میعاد رہائش اپنا لگان مقرر کرا لینے کے مستحق ہیں"۔ لارڈ صاحب ممدوح نے تحریر فرمایا کہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کے کاشتکاراں کے موجود ہونے سے جن کو حق ملکیت یا دخیلکاری حاصل ہوں یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ تمام کاشتکاروں کو یہ حقوق حاصل ہیں ۔ اس امر کی بڑی احتیاط ہونی چاہیئے کہ محض مزدور کاشتکار (یعنی وہ شخص جو کئی سال پہلے بطور اجنبی کے گاؤں میں آباد ہوا ہو اور اس وقت سے تابع مرضی مالک زمیندار کاشتکاری کرتا رہا ہو) اور مزارعہ موروثی میں امتیاز کیا جائے جس مزارعہ

---

[1] دیکھو تحریر محولہ یادداشت بر صفحہ ۸۸ ؎

[2] گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے انتخاب کاغذات مال بابت ۱۸۲۲ء لغایت ۱۸۳۳ء کا صفحہ ۳۸۵ دیکھو مذکورہ بالا اقتباسات فقرہ جات ۳۵ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۴ سے لئے گئے ہیں ؎

[3] مزارعان دخیلکار کے لئے موروثی کا نام ابھی مخصوص نہیں ہوا تھا ؎

موروثی کے بزرگاں نے شاید سب سے اول زمین کو نوتوڑ کیا ہو اور جو معاملہ یا لگان اہلکاران سرکار کو بلاواسطہ ادا کرتے رہے ہوں - اس سے پہلے کی ایک تحریر میں لارڈ ممدوح نے تحریر فرمایا تھا کہ جہاں کہیں گاؤں میں رہنے والا ایسا مزارعہ پایا جاوے جس نے متواتر بارہ سال تک وہی نقدی لگان دیا ہو تو بہ وجوہ یہ قرار دینا مناسب ہے کہ اس پر یا اس کے جانشین پر مزید مطالبہ نہیں لگایا جائیگا[۵۱]۔

۱۹۹- اس سے پندرہ سال بعد پنجاب کے سرکاری علاقہ میں شامل ہونے کے وقت حق مزارعان کے متعلق جو مسلمہ خیالات تھے وہ ہدایت نامہ بندوبست کے مندرجہ ذیل خلاصہ سے معلوم ہو سکتے ہیں :-

پنجاب کے سرکاری علاقے میں شامل ہونے کے وقت حق موروثی کے متعلق خیالات مسلمہ۔

اس میں شبہ نہیں ہے کہ بہت سے کاشتکار ان غیر مالک دخیلکار متصور ہوتے ہیں اور اس نظر سے کاشتکاران کی علے العموم دو قسمیں کی جاتی ہیں - اول وہ کاشتکار جو شرح مقررہ پر دخیلکاری رکھتے ہیں۔ دوئم وہ جو محض تابع مرضی مالک کاشتکار ہیں شرح مقررہ والے کاشتکاروں کا خاص خاص کھیتوں میں حق دخیلکاری ہوتا ہے اور جب تک وہ شرح مذکور ادا کرتے ہیں بیدخل نہیں کئے جاسکتے - بلا رضامندی مالکان ان کو حق انتقال حاصل نہیں ہے - لیکن ان کے بعد ان کے پسران یا نزدیکی وارث جو ان کے ہمراہ گاؤں میں رہتے ہوں اُن کھیتوں پر اُنہیں شرائط کے مطابق قابض ہوتے ہیں - جن شرائط پر وہ خود قابض تھے وہ خود بخود ایسا کوئی فعل نہیں کرسکتے جس سے حق ملکیت مترشح ہو - مثلاً کھودنا کسی چاہ کا اور باغ کا لگانا یا مزدور کو زمین پر آباد کرنا اُن کے اختیارات میں نہیں ہے - اُن کا حق صرف یہ ہے کہ اپنے اپنے کھیتوں کی کاشت خود کریں یا کسی اَور سے کرائیں اور اُن کھیتوں کے بارے میں وہ مقررہ شرح ادا کرتے ہیں اور بعض حالت میں اُن سے کچھ خدمت لی جاسکتی ہے یا وہ مالکان کو کچھ فیس

---

۵۱ دیکھو تحریر مؤرخہ ۲۰ جنوری ۱۸۲۳ء کا فقرہ ۲، جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے انتخابات کاغذات مال بابت ۱۸۲۲ء لغایت ۱۸۳۳ء کے صفحہ ۵۱ ۳ پر شائع ہُوا۔

دیتے ہیں۔ جب تک وہ ان شرائط کو پورا کرتے رہیں وہ اپنے مقبوضہ کھیتوں سے بیدخل نہیں ہو سکتے اور اگر ان کی بیدخلی کا اقدام کیا جاوے تو اس کی چارہ جوئی کے لئے وہ صاحب کلکٹر کی عدالت میں سرسری مقدمہ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس لگان کے ادا کرنے میں قاصر رہیں جو قانوناً ان سے واجب الادا ہو تو مالک صاحب کلکٹر کی عدالت میں بقایا کی وصولی کے لئے سرسری مقدمہ کریگا۔ اور اگر ڈگری ملنے کے بعد اس کا مطالبہ وصول نہ ہو تو ان کی بیدخلی کی درخواست صاحب کلکٹر کے پاس دے سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا مقررہ قاعدہ قرار پا سکے جس سے یہ تشخیص کی جاوے کہ کون کونسے کاشتکار شرح مقررہ والے دخیلکار متصور ہونے چاہئیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں وہ مختلف ناموں مثلاً پچپر بند۔ خود کاشت۔ قدیمی۔ موروثی۔ حقدار وغیرہ وغیرہ سے مشہور ہیں۔ ان سب ناموں سے مفہوم ہوتا ہے کہ مزارعہ کا زمین سے تعلق ہے یا یہ کہ اس کا حق مقررہ عرصہ سے چلا آتا ہے۔ جن کو یہ حقوق حاصل نہیں ہیں وہ علے العموم کچی اسامیان یا پاہی کاشت کہلاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ خیال کیا گیا ہے کہ جتنے کاشتکار گاؤں میں بستے ہیں یعنی خود کاشت ہیں وہ قسم اول میں داخل ہیں۔ اور جو پاہی کاشت ہیں یعنی دوسرے گاؤں میں رہتے ہیں ان کے کوئی حق نہیں ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ کیونکہ بارہا دیکھا جاتا ہے کہ گاؤں میں بسنے والے مزارعان محض تابع مرضی مزارعہ ہوتے ہیں اور گرد و نواح کے مواضعات کے رہنے والوں کے مسلم اور واضح حق ہوتے ہیں دیرینہ قبضہ سب سے عمدہ قاعدہ ہے جو مزارعان اسی کھیت پر کئی سال سے قابض ہوں اور ایک ہی یا مناسب شرح پر لگان دیتے رہے ہوں وہ دخیلکار متصور ہوتے ہیں اور جن مزارعان کو یہ حقوق حاصل نہ ہوں وہ مزارعان تابع مرضی خیال کئے جاتے ہیں[1]۔ ٹامسن صاحب بہادر مزارعان موروثی کے لگان

---

[1] ہدایات برائے افسران بندوبست مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ء کے فقرہ جات ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۳۰ ملاحظہ ہوں +

کے مقررہ کرنے کے بارے میں کوئی مستقل ہدایت مرتب نہ کرسکے[۵۱]۔

۲۰۰ - معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر ممالک مغربی و شمالی میں بارہ سال تک ایک ہی شرح لگان پر کسی کھیت پر قابض رہنا حق موروثی کا کافی ثبوت خیال کیا جاتا تھا پنجاب کے شروع زمانے کے بندوبستوں میں یہ بارہ سالہ قاعدہ[۵۲] علے العموم استعمال ہؤا - اگرچہ لائق ریونیو افسران کی یہ رائے تھی کہ صرف یہی قاعدہ کافی معیار خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قبضہ کی میعاد اور حقیت دونو کا خیال کرنا چاہیئے[۵۳] - بعد ازاں گاؤں میں رہنے والے مزارعان جن کی بعض اوقات اسامی کے نام سے تخصیص کی جاتی تھی اور گاؤں میں نہ رہنے والے مزارعان یعنی پاہی کاشت میں تمیز ہونی شروع ہوئی اور یہ سمجھا جانے لگا کہ مزارعان اول الذکر کی حالت میں بارہ سال اور مؤخر الذکر کی حالت میں بیس سال کا قبضہ کافی ہے درحقیقت صریح مقررہ قواعد کی عدم موجودگی کے سبب ہر ایک صاحب مہتمم بندوبست نے جو معاملہ ان کے سامنے پیش ہؤا - اس طرح سے طے کیا جو صاحب ممدوح کو اپنی رائے کے مطابق صحیح اور درست معلوم ہؤا - مثلاً جو وجوہات ایک صاحب مہتمم بندوبست کی رائے میں حقوق ملکیت کے قائم کرنے کے لئے کافی تھے وہی وجوہات ممکن ہے کہ دوسرے صاحب کے خیال میں محض اس لائق ہوں کہ ان کی رو سے کاشتکاران کو مزارعہ موروثی خیال کیا جائے - پٹواری اور دیگر ماتحت دیسی اہلکار جو عملی طور پر مزارعان کی حیثیت کا فیصلہ کرتے تھے عموماً صرف اسی مقررہ قاعدے کی پابندی کرتے تھے جو ان کو معلوم تھا اور میعاد قبضہ پر مبنی تھا[۵۴] - صاحب زمین کو نقد جمع کے فوائد معلوم نہیں ہوتے

> حقوق موروثی کی وجوہات جو پنجاب کے شروع زمانے کے بندوبستوں میں تسلیم کی گئیں

---

[۵۱] ہدایت برائے افسران بندوبست مطبوعہ ۱۸۴۹ء کا فقرہ ۱۳۴ ملاحظہ ہو +

[۵۲] یہ قاعدہ کبھی اس شکل میں ظاہر ہوتا کہ اس سے زمانہ الحاق کے قبل بارہ سال کا قبضہ مراد ہوتا +

[۵۳] مسٹر (اب سر رچرڈ) ٹمپل کے ریویو کے فقرہ ۱۰ کو جو آر - ای - اجرٹن صاحب کے بندوبست لاہور کی رپورٹ پر لکھا گیا ملاحظہ ہو - دیکھو خصوصاً سر جان لارنس بہادر کی رائے مندرجہ فقرہ ۳ چھٹی سکرٹری صاحب موصوف نمبر ۱۰۰۱ مؤرخہ ۱۱ دسمبر ۱۸۵۵ء اسمی صاحب فنانشل کمشنر کو دیکھو "صاحب چیف کمشنر آگاہ نہیں ہیں کہ ۱۲ سال کا عرصہ ہمیشہ سے حسب ضابطہ طور پر مقرر رہا ہے - صاحب مہتمم بندوبست کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کاشتکار کو رعایت کا مستحق اس کی دخیلکاری کا عرصہ اور نیز نوعیت ہر دو کرتی ہے +

[۵۴] کمشنر بندوبست کی چھٹی نمبر ۱۲ مؤرخہ ۱۲ جنوری ۱۸۶۵ء فقرہ نمبر ۸ +

اور درحقیقت وہ فوائد عموماً آئندہ زمانے سے متعلق تھے۔ اُن اندراج کی مخالفت کی طرف اُن کی توجہ نہ ہوئی جن کا فوری اثر یہ تھا کہ مزارعان اُس مطالبہ نقدی میں صاحب زمین کا بار بٹائے۔ جس مطالبہ سے صاحب زمین خائف تھے۔ اور جہاں زمین کی کثرت تھی اور کاشتکاروں کی کمی وہاں مالکان حق موروثی کے تسلیم کرنے کے لئے بہ نسبت مزارعان کے اس حق کو قبول کرنے کے [1] زیادہ آمادہ تھے۔ بعض جگہ حق مزارعہ قابل انتقال خیال کیا جاتا تھا۔ اور بعض جگہ ایسا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور درحقیقت اس بارے میں مقامی رسوم مختلف تھیں۔

شروع زمانے کے بندوبست پنجاب میں لگان کی تشخیص۔

۲۰۱۔ لگان مقرر کرنے کے معاملہ میں بہت اختلاف رہا۔ اکثر صورتوں میں معلوم ہؤا ہے کہ چند ایک نمبرداروں کے سوائے کل کاشتکار بلالحاظ اس بات کے کہ وہ اصل مالکان میں سے ہوں یا نہ ہوں معاملہ بروئے تقسیم پیداوار یا کنکوت عہد سکھ کے ٹیکس وصول کنندہ کو ایک ہی شرط کے مطابق دیا کرتے تھے۔ دیگر صورتوں میں یہ ثابت ہؤا کہ مالکان زمین ادنےٰ کاشتکاروں سے مالکانہ "بشوی" یا "اِتھمی" کے نام سے پیداوار کا کچھ تھوڑا سا حصہ یا درصورت ضبطی پیداوار کے ایک آنہ فی روپیہ لیتے تھے۔ ضبطی پیداوار سے وہ پیداوار مراد ہے جس کے لئے سرکار نقدی وصول کرتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ صاحبان مہتمم بندوبست کو مزارعہ موروثی اور بعض اضلاع میں نیز مزارعہ غیر موروثی کے لگان مقرر کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ واجب العرض دیہ میں یہ شرائط درج کی گئیں کہ میعاد بندوبست میں مزارعہ موروثی کے لگان میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا اور اس حقوق کی ایک عام ہدایت پنجاب کے ضابطہ دیوانی میں درج کی گئی [2]۔ ہمارے اول زمانے کے مہتممان بندوبست جنسی لگان کے بہت مخالف تھے اور جب وہ یہ فیصلہ کرتے کہ صاحب زمین بجائے جنس کے نقد معاملہ ادا کریں گے تو اُن کے نزدیک یہ امر واجبی اور قرین انصاف ہوتا تھا کہ مزارعان کے بارے میں بھی یہی فیصلہ کیا جاوے۔ چونکہ صاحب زمین کو اس میں بہت شبہ ہوتا تھا

[1] دیکھو الفنسٹون صاحب کی رپورٹ بندوبست گوگیرہ کا فقرہ ۵۰ اور بالخصوص رپورٹ بندوبست گوجرانوالہ کا فقرہ ۳۳ اور اویرائن صاحب کی رپورٹ بندوبست مظفرگڑھ کا فقرہ ۹۵۔

[2] پنجاب کے ضابطہ دیوانی کا حصہ اول دفعہ ۱۲ ضمن ۱۳ یہ ضابطہ ۱۸۵۴ء میں شائع ہؤا۔

کہ وہ نقد مطالبہ برابر ادا کر سکینگے اس واسطے عموماً وہ اس کارروائی کو منظور کر لیا کرتے تھے اکثر صورتوں میں کوئی مالکانہ جب تک یہ ثابت نہ ہؤا کہ مزارعان "سیرمنی" یا کوئی مالکانہ جنس دیتے رہے ہیں مقرر نہ کیا گیا اور جہاں مالکانہ مقرر بھی ہؤا وہاں یہ معاملہ زمین پر تھوڑی سی شرح فیصدی کی صورت میں ہؤا کرتا تھا۔ رفتہ برفتہ یہ مانا گیا کہ ہمیشہ مزارعان سے کچھ نہ کچھ مالکانہ دلانا مناسب ہے[1]۔ اور اس مالکانہ کی تعداد مقرر کرنے میں پہلے زمانے کی نسبت ۱۸۵۸ء کے بعد مالکان نے زیادہ فیاضی ظاہر کی۔ پہلے کی نسبت جنس لگان کو نقدی لگان میں تبدیل کرنے کو توجہ کم ہوگئی۔ جو اعتراض املکاران کی تقسیم پیداوار کے بارے میں تھے وہ بہ نسبت سابق کمزور ہوگئے تھے اور جہاں وہ تقسیم اب تک جاری تھی وہاں صاحب زمین اس کو برابر جاری رکھنے کے خواہاں تھے[2]۔

۲۰۴۔ تیس سال کا عرصہ گزرا ہے کہ جب اضلاع وسط پنجاب کے پہلے قانونی بندوبستوں کی نظر ثانی پرنسپ صاحب کے زیر اہتمام ہوئی تو حقوق مزارع کے مضمون کے متعلق بڑے زور سے بحث چھڑ گئی۔ پرنسپ صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ حق موروثیت کی اصلیت نہ تو گاؤں کے رواج میں پائی جاتی ہے اور نہ ان حالات میں پائی جاتی ہے جو عہد سکھ کے مسادی کر دینے والے انتظام مالی سے ظہور میں آئے۔ بلکہ وہ سرکار انگریزی کی ایک نو پیدا کردہ چیز ہے[3]۔ اور سمجھنا چاہیئے کہ انتظاماً سرکار نے حقوق مالکان کو ضبط کر کے یہ حق پیدا کیا ہے۔ مالکان کو ہمیشہ بیدخلی کا اختیار تھا اور وہ ہمیشہ اُس حق کو اس سے زیادہ عام طور پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ جیسا کہ علے العموم خیال کیا جاتا ہے۔ ایسے معاملات میں سکھ کاروان کی مداخلت کے بارے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے۔ اس سے انکار نہیں

بحث متعلق حق مزارعہ حق موروثی کو محدود کرنے کی وجوہات۔

[1] صاحب فنانشل کمشنر کی چٹھی نمبری ۳۴۵۴ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۶۳ء ملاحظہ ہو۔ صاحب فنانشل کمشنر کو اس بات سے اتفاق ہے کہ ایک موروثی کاشتکار کو ہمیشہ کے لئے ادائگی مالکانہ سے مستثنے کرنا بالکل ایک بیقاعدگی میں داخل ہے"

[2] کریکرافٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست راولپنڈی کا فقرہ ۳۰۳ ملاحظہ ہو "گزشتہ چند سالوں سے یہ سب طرف تسلیم ہوتا چلا آتا ہے کہ جنسی لگان ایسی خراب چیز نہیں ہے جیسا کہ اب تک خیال کیا جاتا تھا۔ مالکان زمین اور انکی جنس کے اس قدر شیدا ہیں کہ اس میلان کا دور کرنا دشوار ہے۔ اسلئے ہم نے یہ مصلحت دیکھی کہ اس معاملہ میں دخل نہ دیا جائے"

[3] دیکھو فقرہ ۱۷ صاحب فنانشل کمشنر (آر۔ کسٹ صاحب) کے ریویو کا جو رپورٹ بندوبست گوگیرہ پر کیا گیا۔

کیا گیا کہ بعض اقسام کاشتکاران کی ایسی ہیں جو اوروں کی نسبت زیادہ مستحق ہیں اور گاؤں کے رواج کے مطابق ان پہ زیادہ توجہ ہو گی۔ لیکن جن قواعد کی رو سے صاحبان مہتمم بندوبست نے یہ قرار دیا کہ ایسی اقسام کون کون ہیں اور وہ حفاظت جو اُنہوں نے اُن کے حقوق کی کی وہ دیسی رواج اور خیال کے بالکل مخالف ہے۔ محض طوالت قبضہ کی وقعت اور گاؤں کے کمینوں اور گاؤں میں نہ رہنے والے مزارعان کو دائمی پٹہ جات کا دینا پہلی قسم کی غلطی کی مثالیں ہیں اور یہ کہنا کہ جب تک مزارعہ موروثی اپنا لگان ادا کرتا رہے۔ وہ کسی صورت میں بیدخل نہیں ہو سکتا دوسری قسم کی غلطی کی مثال ہے۔ جن اندراج کی رو سے مزارعان پہلے بندوبست ہائے قانونی میں مزارعہ موروثی لکھے گئے وہ بغیر کسی اصلی تحقیقات کے بے سوچے سمجھے کئے گئے تھے جو مزارعہ موروثی درج ہیں ان میں سے چند ایک ایسے تھے جو ادنے مالکان لکھے جانے چاہئیں تھے اور باقی ایسے تھے جن کو اپنے اپنے کھاتہ جات پر قابض رہنے کا حق تھا۔ بجز اس صورت کے کہ جب زمین مالکان کو اپنی ذاتی غرض کے لئے درکار ہو۔ اور اس حالت میں بھی اگر انہوں نے کوئی ترقیات کی ہوں تو وہ اس بات کے مستحق تھے کہ ایک مدت محدود تک اُن کی حفاظت کی جاوے یا قبضہ میں خلل اندازی کے لئے ان کو معاوضہ دلایا جاوے۔ لیکن اکثر ان میں سے ایسے تھے جن کو مزارعان تابع مرضی مالک لکھنا چاہئے تھا۔ جو غلطئیں پہلے بندوبست ہائے قانونی میں ہوئی ہیں۔ ہر ایک ضلع کے بندوبست ثانی کے وقت اُن کی تصحیح ہونی چاہئے تھی ریگولیشن نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۷۱ء اور انتظامی ہدایتوں کی رو سے صاحبان مہتمم بندوبست کو ایسی تصحیح کا اختیار تھا۔ اصطلاح موروثی کا استعمال قابل اعتراض سمجھا گیا۔ مزارعان حقدار کے وہ نام درج ہونے چاہئیں جن ناموں سے وہ اس علاقہ میں مشہور ہوں اور ہر ایک پٹہ کے واقعات کا پورے طور پر ذکر ہونا چاہیئے +

۲۰۳ - دوسری طرف اس بات پر زور دیا گیا کہ اگرچہ وہ نام جو حقوق دخیلکاری کو دیا گیا ہے نیا ہے۔ لیکن ان حقوق کا وجود سرکار انگریزی کی عملداری کے آغاز سے پہلے صریح طور پر موجود تھا۔ اکثر مزارعان کی ذمہ واریاں مالکان کی ذمہ واریوں کے

وجوہات تردیدی

۱۵ اس کے متعلق مکر صاحب کا کوہاٹ کے تاوانی مزارعان کی حالت کا بیان پڑھنے کے قابل ہے (رپورٹ بندوبست فقرہ ۱۹۴)

برابر تھیں اور اُن کے حقوق اگر حقوق مالکان سے کم ہی تھے تو بہت خفیف سا فرق تھا۔ عہد سکھ کے کارداروں نے گاؤں میں رہنے والے مزارعہ زمین پر آباد کئے تھے جن کو اگر صاحب زمین نکالنا چاہتا تو اُس کی مزاحمت کی جاتی۔ جہاں کہیں شروع میں زمین مالکان کی تھی وہاں بھی مالکان نے ان کو بیدخل کرنے کا خیال نہیں کیا تھا۔ اسلئے انصاف یہ چاہتا ہے کہ جن اشخاص نے دیسی عملداری کی سختی کو برداشت کیا ہے۔ وہ اس کی مابعد کی زیادہ فیاض حکومت کے فوائد سے بھی متمتع ہوں۔ یہ بیان مبالغہ آمیز ہے کہ پہلے بندوبست ہائے قانونی میں اندراج بغیر تحقیقات کے کئے گئے تھے متنازعہ صورتوں میں دیسی ماتحت افسران کی ہدایت کے لئے صاحبان مہتمم بندوبست کے فیصلہ جات موجود تھے۔ اگر فیصلہ جات بکثرت موجود نہیں ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس وقت تمام فریق جو کچھ کیا جا رہا تھا اُس پر رضامند تھے۔ بہر حال بندوبست ہائے ثانی میں ایسے اندراجات کی ترمیم کرنی جن پر ایک عرصہ سے عملدرامد ہوتا چلا آیا ہے بعید از انصاف اور نامناسب ہوگی اور درحقیقت ایسی ترمیم کرنے کا قانوناً کوئی اختیار بھی نہیں ہے[۱]۔

پرنسب صاحب کے بندوبست میں سابق بندوبستوں کے اندراجات کی تبدیلی

۲۰۴۔ پرنسب صاحب کی بحث میں بہت سا سچائی کا مادہ تھا۔ مزارعان کی حفاظت کے حقوق اور وہ وجوہات جن کی رو سے حفاظت مذکور کا استحقاق حاصل ہو سکتا تھا ملک کے مختلف حصوں میں مختلف تھی۔ یہ اصول کہ بارہ سالہ قبضہ سے حقوق موروثیت حاصل ہو جاتے ہیں بالکل بیقاعدہ تھا۔ غالباً یہ امر ہر ایک جگہ مانا جاتا ہوگا کہ چاہ کھودنے سے کسی نہ کسی قسم کا دائمی حق حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس امر کا وجود کہ غیر مالک کاشتکاران افتادہ اراضی کو کاشت میں لانے یا معمولی ترقیات کرنے کے باعث مزارعہ مستقل کا حق حاصل کر سکتے ہیں۔ پہاڑی علاقہ اور جنوب مغربی اضلاع کے سوا کسی اور جگہ پایا نہیں جاتا تھا۔ جب بہت سے پریشان اور متغیر مقامی رواجوں کو تعریفات کے سخت سانچہ میں ڈال دیا جاوے تو اس عمل سے ان رواجوں میں ضرور تغیر آجائیگا۔ اسلئے جب تک کہ وہ رواجات

---

[۱] لاہور کی کمیٹی کاشتکاروں کی کارروائی کو ملاحظہ کر جو گورنمنٹ کی خدمت میں ہمراہ چٹھی صاحب جوڈیشل کمشنر نمبری ۱۱۷۹ مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۸۶۵ء ارسال کی گئی۔

پورے طور پر تحقیق نہ ہولیں اُن پر مذکورہ بالا عمل کرنے میں تامل کرنا مناسب ہے بہت اچھا ہوتا کہ پہلے بندوبست قانونی میں مزارعان کا اندراج ان کے مقامی ناموں سے کیا جاتا اور ہر ایک پٹہ کے واقعات بڑی احتیاط سے درج کئے جاتے۔ مگر سابقہ مثل حقیقت کے اندراج کو تبدیل کرنے کی تدبیر کی درستی میں بہت کچھ شبہ ہوسکتا تھا لیکن پرنسب صاحب نے صاحب فنانشل کمشنر کی منظوری سے تبدیلیاں کیں[۵]۔ جو لوگ مزارعان موروثی درج تھے ان میں سے چند ایک مالک قرار دئے گئے اور ایک بڑی تعداد بدستور موروثی درج رہیں لیکن ان میں سے اکثر یا تو مزارعان تابع مرضی درج کئے گئے یا مندرجہ ذیل میعاد کے لئے پناہی درج ہوئے (اوّل) تاحین حیات (دوئم) تامیعاد بندوبست (سوئم) معینہ عرصے کے لئے جو دو سال سے تیس سال تک ہوتا تھا (چہارم) اس میعاد کے لئے جبتک وہ کچھ خدمت کرتے رہیں یا کوئی مذہبی کام قائم رہے یا کوئی معافی جاری رہے +

ایکٹ ۲۸ ۱۸۶۸ء کا نافذ ہونا

۲۰۵ - پرنسب صاحب کے بندوبست کے دوران میں حقوق مزارعان کے بارے میں مباحثہ کے باعث دخل رعیتانہ ملک پنجاب کا پہلا ایکٹ نمبر ۲۸ ۱۸۶۸ء نافذ ہوا۔ اس ایکٹ کے بڑے بڑے اصول ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۸۷ء میں دوبارہ درج ہوئے ہیں۔ جو تغیر پرنسب صاحب نے مزارعان کے مراتب میں کئے تھے وہ ناجائز قرار دئے گئے اور پہلے بندوبست والے قانونی کے اندراجات کو بحال کرنے کی تدابیر کی گئیں۔ اُن تدبیروں پر پورے طور پر عملدرآمد نہ ہوا۔ اور مذکورہ بالا اضلاع کے حال کے بندوبست ثانی کے وقت معلوم ہوا کہ بہت سے مزارعان اب تک مختلف میعادوں کے لئے پناہی درج ہیں۔ آخر یہ قرار پایا کہ زیر دفعہ ۴۷۔ ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۸۷ء مثل کا اندراج یا تو فریقین کی باہمی رضامندی سے بدل سکتا ہے یا عدالت کی ڈگری سے جس میں یہ فیصلہ درج ہو کہ آیا مزارع موروثی ہیں غیر موروثی[۶] +

ایکٹ نمبر ۲۸ ۱۸۶۸ء کا عمل

۲۰۶ - ایکٹ نمبر ۲۸ ۱۸۶۸ء کے احکام کا پورا بیان بارکلے صاحب کے ہدایت نامہ کی دفعات ۱۴۵ لغایت ۱۴۷ (ہدایت بنام افسران

---

[۵] صاحب فنانشل کمشنر کی چٹھی نمبری ۹۷۳۳ مورخہ ۶۔ جون ۱۸۶۵ء

[۶] کرنیل ویس صاحب کی یادداشت مؤرخہ ۱۸۔ فروری ۱۸۵۹ء مندرجہ صفحہ ۱۱۷۶۔ اور سر جیمز لائل کا نوٹ مؤرخہ ۲۷ مئی ۱۸۵۹ء مندرجہ صفحہ ۱۱۸۲۔ انتخابات از کاغذات دفتر صاحب فنانشل کمشنر (نیا سلسلہ) نمبر ۱۲۔ کو دیکھو +

بندوبست) اور جلد بارکلے کی ہدایت برلے کلکٹران کے حیلہ ہا ۲۱۹ لغایت ۲۵۴ میں ملیگا۔ اس ایکٹ کے نافذ ہونے پر مہتمم بندوبست کا یہ فرض کہ وہ بندوبست ثانی میں مزارعان موروثی کے لگان کی نظر ثانی کرے جاتا رہا۔ جس لگان میں معاملہ زمین اور حبوب بوجہ مالکانہ دئے جاتے تھے۔ اُن کو اس طریقہ پر از سرنو تعین کیا گیا جس کا ذکر ذیل میں درج ہے۔ (دیکھو فقرہ ۲۱۹) اور چند ایک صورتوں میں مالکان زمین کی درخواست پر سابقہ لگان بدستور قائم رہا[۱]۔ اضافہ لگان کے بارے میں اس ایکٹ کے احکام تسلی بخش نہیں تھے۔ اور اُن کا عمل میں آنا مشکل تھا۔ مگر خوش قسمتی سے اضافہ کے مقدمات کئی سالوں تک بہت کم رجوع ہوئے۔ اس کی وجہ کچھ تو قانون کی ناواقفیت تھی۔ اور کچھ یہ وجہ تھی کہ مالکان باستثناے چند یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کو اضافہ لگان طلب کرنے کا کوئی اصلی استحقاق ہے۔ گاؤں کے پہلے بندوبست قانونی کے واجب العرض میں یہ اندراج بھی کہ دوران میعاد بندوبست میں لگان میں تغیر و تبدل نہیں ہونا چاہیئے جو زیر دوئم ایکٹ ہذا مابین صاحب زمین اور مزارعہ کے ایک اقرار خیال کیا جاتا تھا۔ بندوبست میں اضافہ کے مقدمات کے روکنے کا ایک باعث تھا۔

۲۰۷۔ یہ خیال کہ مبادا ضلع ہوشیارپور اور دیگر اضلاع میں بندوبست ثانی

ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۸۷ء

کے وقت اس رُکاوٹ کے دور ہو جانے سے مشکلات پیش آویں ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۸۷ء کے نافذ ہونے کی ایک وجہ تھی۔ دخل رعیتانہ پنجاب کے قانون کا تعلق کل ریونیو افسروں سے ہے اور ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۸۷ء کے بڑے بڑے احکام کا ذکر دستور العمل مال میں کیا جاویگا۔ لیکن لگان اور مختلف اقسام کے حق موروثیت کا مختصر ذکر یہاں بے موقعہ نہ ہوگا۔

۲۰۸۔ لفظ لگان کی تعریف ایکٹ ہذا کی رو سے وہ ہر ایسی شے ہے جو رعیت سے

پنجاب میں لگان کی تواریخ

بابت استعمال یا تصرف اُس زمین کے جو اس کے قبضہ میں بشرح زرنقد یا جنس یا بذریعہ خدمت واجب الادا ہو (دیکھو دفعہ ۴ (۳)) اور لفظ رعیت

---

[۱] مسٹر (اب سر جیمز) لائل صاحب بہادر کا نوٹ جو بمعہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۱۱۳/۲۲۵ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۸۲ء گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کیا گیا ملاحظہ ہو۔

کی تعریف ـــــ ہر ایک ایسا شخص ہے جو ماتحت دوسرے شخص کے زمین پر قابض ہے اور اس زمین کی بابت شخص مذکور لگان ادا کرنے کا ذمہ وار[1] ہے۔ لگان کے اقسام جو علے العموم پائے جاتے ہیں اُن کا باب ۱۸ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ملک پنجاب میں تواریخ لگان کے متعلق بڑی بات یہ ہے کہ اُس کا آغاز اکثر مالی انتظام کی رو سے ہوُا۔ اور کوئی بلاواسطہ تمدنی اسباب اس کا باعث نہیں[2] ہوُا۔ یہ بات اُس لگان کے متعلق تو صاف ظاہر ہے جو معاملہ زمین اور جو سب کے برابر ہوتا ہے اور جس کی بابت کسی قدر مالکانہ کبھی مشتمل ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور جو ملک کے بعض حصوں میں مزارعان تابع مرضی علے العموم ادا کرتے ہیں۔ لیکن ضبطی اور بٹائی کے لگان کے بارے میں بھی یہ بات درست ہے۔ بٹائی سے مراد پیداوار کا وہ حصہ ہے جو دیسی بادشاہوں کے زمانے میں محصول یا حصہ حاکمی کے نام سے لیا جاتا تھا (یعنی حصہ سرکار) جب سرکار انگریزی نے اس کے عوض میں نقدی لینی شروع کی تو صاحب زمین بدستور اس حصہ پیداوار کو پُرانی شرح اور پُرانے نام پر مزارعان سے لیتے رہے اور آج تک اکثر حالات میں شرح مذکور بدستور وہی چلی آئی ہے تھوڑا سا غلہ جو مالکان بطور فیس بعض اوقات دوران عہد سکھ میں لیا کرتے تھے۔ اب بھی اکثر تقسیم پیداوار کے وقت الگ کیا جاتا ہے۔ یہ فیس بھی اُنہیں پُرانے ناموں سے مشہور ہے اور اُس کی مقدار علے العموم اب تک زمانہ سابق کے مطابق چلی آتی ہے۔ جن اجناس کے بارے میں سکھ نقدی وصول کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں اکثر مقامات میں اب تک ضبطی لگان لئے جاتے ہیں۔ چکوتہ لگان کا رواج بھی پہلے سے چلا آتا ہے یعنی یہ لگان فصل ربیعہ میں ایک مقررہ مقدار غلہ اور فصل خریف میں ایک مقررہ مقدار نقدی کی صورت میں دیا جاتا[3] ہے۔ مقررہ نقدی لگان کا بھی آغاز اکثر انتظام متعلقہ معاملہ سے ہوُا لیکن اس قسم کے لگان دیگر اقسام کے لگان کی نسبت جلدی تمدنی بنیاد پر مکرر تشخیص ہو سکتے ہیں۔ جس علاقہ کی تشخیص کرنی ہو

---

[1] پوری تعریف کے لئے ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴ (۵) دیکھو +

[2] مین صاحب کی کتاب "مشرقی و مغربی دیہاتی جماعتوں" کے باب ہفتم میں ہندوستان کے لگان کے متعلق بعض دلچسپ مقولے ملینگے +

[3] ...ب صاحب کی رپورٹ بندوبست سیالکوٹ کا فقرہ ۲۴۲ دیکھو +

اُس کے لگان کی تواریخ کے مقابلہ کرنے کی ضرورت کہاں تک ہوگی۔ اس امر کے متعلق آیندہ ذکر کیا جاویگا۔ (دیکھو فصل ۲۰) +

حق دخیلکاری کا حاصل کرنا

۲۰۹ - ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۶۸ء کی رو سے کسی رعیت کو محض بوجہ انقضائے زمانہ حق دخیلکاری حاصل نہیں ہوتا[1] (دفعہ ۹) اور سوائے اس صورت کے کہ کوئی خاص رواج اس کے خلاف ہو کسی زمین کے متعدد مالکان مشترکہ میں سے کسی ایک شخص کو اس زمین کے کسی حصہ میں حق دخیلکاری حاصل نہیں ہو سکتا (دفعہ ۱) مثلاً اگر شاملات دیہ میں سے کچھ زمین کسی مالک کے قبضہ کاشت میں ہو تو اس مالک کو اس زمین میں حق دخیلکاری زیر دفعہ ۵ (۱) (الف) حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ وہ تمام اسباب موجود ہوں جن کی رو سے دوسرے کسی شخص کو کامیابی کے ساتھ ایسا حق حاصل ہو سکتا۔ دفعات متذکرہ بالا میں سے پہلی میں حقوق دخیلکاری کے حصول کے متعلق پنجاب اور دیگر حصص شمالی ہند میں بہت بڑے اختلاف کا ذکر ہے۔ جو امور حق دخیلکاری کے حصول کے لئے کافی ہیں اُن کا ذکر دفعات پنجم و ششم میں ہے اور دفعہ ہشتم میں ان مقامی رواج کا ذکر ہے جن کی رو سے حق مدام علاوہ وجوہات متذکرہ دفعات پنجم و ششم کے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور دفعہ ۱۱ میں ایسے حقوق کا ذکر ہے جو ایکٹ ۲۸ ۱۸۶۸ء کی رو سے حاصل ہو چکے ہیں اگر کوئی مزارعہ اپنی خوشی سے ایک قطعہ زمین دوسرے قطعہ سے تبدیل کرلے تو جو زمین تبادلہ میں اُس کو ملے وہ ایسے ہی حق دخیلکاری کی تابع سمجھی جائیگی جس میں حق دخیلکاری کی وہ زمین جو تبادلہ میں دی گئی ہے۔ تبادلہ کے نہ ہونے کی صورت میں تابع ہوتی (دفعہ ۱۲)+

اقسام مزارعان

۲۱۰ - بلحاظ واقعات متعلقہ اپنے اپنے حقوق کے مزارعان موروثی تین قسم کے ہیں :-

(۱) مزارعہ زیر دفعہ ۵ (۱) (الف)

(۲) مزارعہ زیر دفعہ ۵ (۱) (ب) (ج) اور (د)

(۳) مزارعہ زیر دفعات (۶) اور (۸)

اول قسم کا حق دخیلکاری کس طرح قائم ہوا

۲۱۱ - پہلی قسم میں وہ مزارعہ شامل ہیں جو یکم نومبر ۱۸۷۱ء دادا یا چچیرے دادا کے سلسلۂ نسل جنس ذکور میں دو پشت سے زیادہ

[1] اس دفعہ میں دفعہ ۹ - ایکٹ ۲۸ ۱۸۶۸ء کے احکام کا اعادہ ہوا +

عرصہ تک کا قابض ہو اور ایسا قبضہ کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک رہا ہو اور مدت قبضہ مذکور کے اندر رعیت مذکور نے سوائے ایسے معاملہ زمین وریٹ وجوبات کے جو زمین مقبوضہ کی نسبت وقتاً فوقتاً واجب الطلب ہوئے ہوں کوئی لگان ادا نہ کیا ہو۔ (دفعہ ۵ (۱) (الف)

تاریخ متذکرہ وہ تاریخ ہے جبکہ ایکٹ مذکور نفاذ پذیر ہوا۔

لگان متذکرہ پر تیس سال کا قبضہ یہ قیاس پیدا کر دیتا ہے کہ رعیت کو مذکورہ بالا حقیتیں حاصل ہیں۔ لیکن یہ قیاس غلط ثابت کیا جا سکتا ہے[۵۱]۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء کے لفظ رعیت میں اس کے بزرگ اور جانشین بھی شامل ہیں[۵۲]۔ اور دفعہ ۵ (۱) (الف) کے الفاظ قدرتی رشتہ داری میں متبنے کرنے کی رشتہ داری بھی آجاتی ہے۔ اور رسمی طور پر ایک وارث کا مقرر کرنا اور نیز روحانی تعلق مثلاً چیلے کا تعلق اپنے گرو یا دینی باپ[۵۳] سے بھی اس میں شامل ہے۔

سر جیمس لائل صاحب نے دفعہ ۵ (۱) (الف) میں "معاملہ زمین" سے یہ مطلب لیا تھا کہ اس میں محاصل بٹائی وضبطی بھی شامل ہیں جو جاگیرداران قبل از رواج نقد محاصل ادا کیا کرتے تھے۔ صاحب موصوف کا خیال تھا کہ دفعہ ۴ (۱۰) میں جو معاملہ زمین کی یہ تعریف درج ہے کہ "وہ معاملہ زمین جو کسی نافذ الوقت قانون کے مطابق تشخیص کیا گیا ہو" اس سے یہ مطلب فوت نہیں ہو جاتا جو صاف طور پر قرین انصاف اور ایکٹ کے مطلب کے مطابق ہے۔ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ہماری رائے میں یہ ضروری ہے کہ اس جگہ اس قانون کے وہی معنی لئے جاویں جو ایکٹ کے معنی ہوتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ درحقیقت ۱۸۷۱ء سے پہلے تشخیص معاملہ زمین کے متعلق کوئی ایکٹ یا ریگولیشن پنجاب میں مروج نہیں تھا۔ اور شہر مدراس یا احاطہ مدراس کے ایک بڑے حصہ میں بھی آج کل کوئی سرکار کا بنایا ہوا قانون اس امر کے بارے میں موجود نہیں ہے اور

---

[۵۱] دفعہ ۵ (۲) تیس سال کی میعاد تاریخ اجراء مقدمہ سے پیچھے کی طرف شمار ہوتی ہے نہ کہ تاریخ نفاذ ایکٹ سے (فیصلہ مال ۵ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ جون ۱۸۹۶ء)

[۵۲] دفعہ ۳ (۲)

[۵۳] دفعہ ۵ (۳)

معاملہ زمین کے لگانے میں گورنمنٹ مدراس ہندوستان کے پُرانے قانون رواج پر عمل کرتی ہے۔ ہماری رائے میں ایکٹ زمین ملک پنجاب نمبر ۲ ۱۸۶۸ء کے دیباچہ میں اسی قانون کی طرف اشارہ ہے۔ اس ایکٹ سے کوئی ایکٹ منسوخ نہیں ہوا +

" لفظ قانون مندرجہ دفعہ چہارم (۱۰) کی تشریح کے سوال کو نظر انداز کر کے ہم جب دفعہ ۵۔ الف کو دیکھتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ کی غرض مزارعہ اور صاحب زمین کے مابین ایک سوال کا کرنا ہے اور وہ سوال یہ ہے۔ کیا مزارعہ نے جو لگان دیا ہے اس میں (یعنی جو صاحب زمین کو واجب الادا ہو۔ دیکھو تعریف لگان) واجب الطلب معاملہ زمین اور ریٹ وجوب وغیرہ کے علاوہ اور کچھ بھی شامل تھا۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ مزارعان جو ہمارے زیر بحث ہیں (یعنی وہ جو بندوبست کے ایام سے آج تک معاملہ زمین اور وجوب بلا مالکانہ دیتے چلے آئے ہیں) بٹائی کے زمانہ میں مالکان کو سرانی فیس ادا کرتے تھے (جن صورتوں میں یہ بیان کیا جائے ضرور ہے کہ سرانی کی بجائے نقد مالکانہ لگایا گیا ہوگا۔ کیونکہ پُرانے بندوبستوں کے وقت اس قاعدے پر عموماً عمل کیا گیا تھا) تو یہ سمجھا جائیگا کہ انہوں نے اس زمانے تک کوئی لگان ادا نہیں کیا جب تک جاگیردار اس قسم کے مزارعان اور نیز مالکان سے بٹائی وصول کرتے رہے۔ کیونکہ جاگیرداران مزارعان اور مالکان دونو سے بلا واسطہ وصول کیا کرتے تھے۔ لہٰذا اُس زمانے میں مزارعان مالکان کو بطور لگان کچھ نہیں دیا کرتے تھے۔ اور جو کچھ بلا واسطہ جاگیردار کو دیتے تھے۔ وہ بلاشبہ بطور معاملہ زمین اور وجوب متعلقہ ملک کے ہوتا تھا۔ مذکورہ بالا بٹائی اور ضبطی کی وصولیاں زمانہ سلف سے ہندوستان کے معاملہ زمین کی وصولی کے مستعمل چلی آئی ہیں[۱] +

۲۱۲۔ قسم دوئم میں ہر ایک مزارع شامل ہے۔

دوسری قسم کا حق دخیلکاری کس طرح قائم ہوا؟

(۱) جو مالک زمین تھا۔ اوّلاً اُس کی ملکیت سوائے اس صورت کے کہ سرکار نے ضبط کر لی ہو یا اُس نے خود اپنی مرضی سے چھوڑ دی ہو یا کسی اور باعث سے زائل ہو گئی ہو۔ اور ملکیت مذکور کے زائل ہونے کی تاریخ سے اُس زمین پر اس کا

[۱] دیکھو سرکلر مال نمبر ۱۷ فقرہ ۱۳ +

قبضہ مسلسل چلا آتا ہو (دفعہ ۵ (۱) (ب) جس شخص کی ملکیت زائل ہوئی ہو اس کا قائم مقام بھی اس حق کا دعوے کر سکتا ہے (دیکھو فیصلہ مال نمبر ۱ ۱۸۹۵ء) پنجاب ریکارڈ ماہ ستمبر ۱۸۹۵ء) +

اس ضمن کے تحت میں دعوے بہت شاذ و نادر قابل پذیرائے ہو سکتا ہے +

جو شخص اپنی زمین فروخت کر دے لیکن اس کو کاشت کرتا ہے تو وہ خریدار کی طرف سے محض مزارعہ تابع مرضی ہوتا ہے +

(۲) جو اُس گاؤں یا محال کے اندر جس میں وہ گاؤں یا محال کے بانیوں کے ساتھ بطور کاشتکار آباد ہوا تھا یا جس میں بانیاں مذکور نے اُس کو بطور کاشتکار آباد کیا تھا۔ اکیسویں[۱] اکتوبر ۱۸۶۸ء کو قابض زمین تھا۔ اور اس زمین پر تاریخ مذکور سے قبضہ اُس کا مسلسل چلا آیا ہو۔ حق مزارعہ قسم بالا (دفعہ ۵ (۱) (ج)

تاوقتیکہ مالک زمین یہ ثابت کر دے کہ قبل از آباد ہونے کے مزارعہ نے خود یا اپنے خرچ سے زمین کو صاف اور مزروعہ کر دیا تھا۔ پنجاب کا ایکٹ مزارعان ۲۱ اکتوبر ۱۸۶۸ء کو نافذ ہوا +

(۳) جو اُس محال کا یا اُس محال کے کسی جزو کا کہ جس میں اُس کی مقبوضہ زمین واقع ہے جاگیردار ہو اور زمین مذکور پر کم سے کم بیس برس تک مسلسل قابض رہا ہو یا جو محال یا جزو محال مذکور کا جاگیردار تھا۔ اور جاگیردار ہونے کی حالت میں زمین پر قابض تھا اور اُس زمین پر اس کا قبضہ کم سے کم بیس برس تک مسلسل چلا آیا ہو۔ (دفعہ ۵ (۱) (ب)۔ لفظ جاگیردار میں بجز ملازمان دیہی کے ہر ایک وہ شخص شامل ہے جس کو معاملہ زمین تفویض کیا گیا ہو[۱] +

جس جاگیردار کو سابقہ دیسی حکومت کی طرف سے جاگیر عطا ہوئی ہو وہ بھی لفظ جاگیردار کی تعریف مندرجہ ایکٹ دخل ریعتانہ میں شامل ہے (دیکھو فیصلہ مال نمبر ۲ ۱۸۹۲ء اور نمبر ۱۸۹۷ء جو پنجاب ریکارڈ ماہ مارچ ۱۸۹۲ء و فروری ۱۸۹۷ء میں علے الترتیب درج ہیں) +

---

[۱] دفعہ ۴ (۱۵) +

۲۱۳ - تیسری قسم میں ذیل کے مزارعان شامل ہیں :-

تیسری قسم کا حق دخیلکاری کس طرح قائم ہوا

(۱) جس مزارعہ کا نام کسی ایسی مثل حقیت میں جو لوکل گورنمنٹ نے ایکٹ ۸ ۱۸۶۸ء کے نفاذ سے پہلے منظوری کی ہو - بطور ایسے مزارعہ کے درج ہو جن کا زمین پر مثل مذکور کی تیاری کے وقت سے مسلسل قبضہ چلا آیا ہو بجز اس صورت کے کہ کسی دعوے متدائرہ قبل نفاذ ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء کسی عدالت ذی اختیار کی ڈگری کی رو سے اُس کی بابت یہ قرار دیا گیا ہو کہ اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے (دفعہ ۶) اور

(۲) وہ مزارعہ جو علاوہ ان وجوہ کے جو دفعات ۵ و ۶ میں درج ہیں کسی اور وجہ پر حق موروثیت ثابت کر سکے (دفعہ ۸) خصوصاً اس کا اشارہ اُن حقوق کی طرف ہے جو ملک کے خاص حصص کی رسم و رواج کے مطابق ایسے اشخاص کو حاصل ہوتا ہے جو ترقیات کریں یا غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنائیں - مثلاً ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ڈیرہ غازی خاں کے مزارعان لٹھ بند یا لٹھ مار مزارعہ جو کھیتوں کو بند لگا کر اور بوٹہ مار یا منڈھی مار کر کے یہ حق جنگل کو صاف کر کے حاصل کرتے ہیں[1] جھنگ کے مزارعان تردد کار کے حقوق بھی اسی طرح پیدا ہوتے ہیں - بعض صورتوں میں یہ حقوق مستقل قسم کے نہیں ہوتے بلکہ صرف حین حیات حقیت[2] کی قسم سے ہوتے ہیں - راولپنڈی کے مزارعہ مفرزی دار ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب کی دفعہ ۸ یا کسی اور دفعہ کے ماتحت نہیں آسکتے - اسلئے کہ مزارعہ مذکور کو بروے رواج دیگر قسم کے دخیلکار مزارعہ کی نسبت جنہیں ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء کے مطابق اختیار ہے زیادہ غیر محدود قسم کا حق انتقال حاصل ہے اور مزارعہ مذکور ایک مقررہ لگان پر جس میں کم از کم دوران میعاد بندوبست میں تبدیلی نہیں ہو سکتی زمین پر قابض ہوتا ہے - جب مزارعہ مذکور کوآں کھود کر حق حاصل کرے تو اُسے چاہ دار کہتے

[1] ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں بہت سے لٹھ بند اور بوٹہ مار مزارعان گزشتہ بندوبست میں مالک ادنےٰ لکھے گئے -

(دیکھو فقرہ ۱۷۱) ٹکر صاحب کی رپورٹ کوہاٹ کے فقرہ جات ۱۹۷ و ۲۰۳ کا مقابلہ کرو -

[2] فقرہ ۱۷۳ کا اس سے مقابلہ کرو اور سٹیڈمین صاحب کی رپورٹ بندوبست جھنگ کا فقرہ ۸۴ ملاحظہ کرو -

ہیں (دیکھو فقرہ ۱۷۷)[۱] +

۲۱۴ - مزارعہ موروثی کی وفات پر اس کا کھاتہ ویسے ہی حقوق کے ساتھ بطریق مندرجہ ذیل پہنچیگا :-

حق دخیلکاری کا پہنچنا

(الف) اولاد کے سلسلہ ذکور میں اس کی اولاد صلبی ذکور کو -

(ب) اگر ایسی اولاد نہ ہو تو اُس کی بیوہ کو جب تک کہ وہ زندہ رہے یا نکاح ثانی نہ کرے - لیکن بیوہ کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ بذریعہ بیع یا ہبہ یا رہن یا بذریعہ اجارہ شکمی کے جس کی میعاد ایک سال سے زیادہ ہو اس کھاتہ کو منتقل کرے -

(ج) اگر کوئی اولاد ذکور اور بیوہ نہ ہو یا اگر بیوہ وارث ہو تو جب وہ مر جاوے یا نکاح ثانی کرلے یا اگر بیوہ زمین کو ترک کردے تو ان جدی قرابت داران ذکور کو جو اولاد کے سلسلہ ذکور میں سے ہوں - لیکن شرط یہ ہے کہ مزارعہ متوفی اور قرابت داران جدی کا مورث واحد زمین پر قابض رہا ہو - قرابت داران جدی میں سے حق موروثیت اُس شخص یا اُن اشخاص کو پہنچیگا جو زمین کا وارث قرار دیا جاتا اگر متوفی اس کا مالک ہوتا - وارثان جائز کے نہ ہونے کی صورت میں کھاتہ مذکور صاحب زمین کو ملیگا - (دفعہ ۵۹) +

۲۱۵ - ہر ایک مزارعہ دخیلکار کو ایسی ترقیات کرنے کا اختیار ہے جن کی تعریف ایکٹ کی دفعہ ۴ (۱۹) میں ہے (دیکھو دفعہ ۶۳)

حقوق جو ہر قسم کے مزارعہ دخیلکار کو حاصل ہیں

اگرچہ مثل حقیت میں یا کسی اقرار نامہ میں مزارعہ اور صاحب زمین میں کوئی شرط اس کے برخلاف مندرج ہو - اور نہ بہ تبعیت احکام ایکٹ ہذا اور کسی معاہدہ تحریری کی شرائط کے جو درمیان اُس کے اور اُس کے صاحب زمین ہؤا ہو اپنے مقبوضہ زمین کو ایسی میعاد کے لئے جو سات سال سے زیادہ نہ ہو اجارہ شکمی پر دے سکتا ہے (دفعہ ۵۸) اگر ایک سال سے زیادہ تک بلا کسی کافی وجہ کے ایسا مزارعہ اپنے مقبوضہ کھاتہ کی کاشت نہ تو خود کرے اور نہ کسی دوسرے سے کرائے اور نہ یہ انتظام کرے کہ کھاتہ مذکور کا لگان بوقت واجب الطلب ہونے کے ادا کیا جائے تو اس کا حق زائل ہوجاتا ہے (دیکھو دفعہ ۳۸) لیکن وہ بیدخل صرف

---

[۱] مقرر یدار حقیت کے لئے فیصلہ ۱۰ ال بنری، مندرجہ پنجاب ریکارڈ بابت ماہ نومبر ۱۸۹۶ء دیکھو +

مندرجہ ذیل صورتوں میں ہوسکتا ہے :۔

(الف) بیدخلی کی ڈگری کے اجراء میں ۔

(ب) جب بقایا لگان کی ڈگری اُس کے خلاف ہوئی ہو اور جب حسب الحکم افسر مال نوٹس میعادی پندرہ روزہ کے پہنچنے کے بعد اُس ڈگری کی ایفا نہ ہو (دفعہ ۴۴ اور ۴۶) بیدخلی کی ڈگری وجوہات مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک وجہ پر دی جاویگی :۔

(الف) یہ کہ مزارعہ اس زمین کو جو کھاتہ رعیتی میں داخل ہے ایسے طریق پر استعمال میں لائے جن سے وہ زمین ان غرضوں کے ناقابل ہو جائے جن غرضوں کے لئے وہ زمین اس کے قبضہ میں تھی ۔

(ب) جب لگان جنس میں واجب الادا ہوتا ہو تو اُس صورت میں جب مزارعہ بدون وجہ کافی اُس زمین میں اُس طریق پر یا اُس حد تک جو اُس علاقہ میں مروج ہے جہاں وہ زمین واقع ہے کاشتکاری کرنے سے باز رہے ۔

۲۱۶ ۔ پہلے دو اقسام کے مزارعہ اپنے حق وخیلکاری کو بیع ۔ ہبہ یا رہن کے ذریعہ منتقل کر سکتے ہیں ۔ لیکن اُن کو لازم ہے کہ وہ پہلے اپنے ارادہ کی بابت ایسے صاحب زمین کو بذریعہ صاحب افسر مال اطلاع بھجوائیں اور صاحب زمین حق مذکور کو ایک مناسب قیمت شخصہ صاحب افسر مال پر خرید کرنے کا دعویدار ہو سکتا ہے (دفعہ ۵۳) لیکن رہن بلا قبضہ کی صورت میں جس کی رو سے قبضہ زمین اصلی یا معمولی طور پر مرتہن کو نہیں دیا جاتا صاحب زمین کو حق شفع نہیں پہنچتا ۔ جب تک معاملہ بیع بالوفا کا نہ ہو ۔ قسم سوئم کا حق مزارعہ صاحب زمین کی تحریری اجازت کے بغیر بذریعہ معاہدہ خانگی منتقل نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ حق مذکور کسی عدالت کے حکم یا ڈگری کی ادائگی میں قرق اور نیلام ہو سکتا ہے (دفعہ ۵۶) ۔ اوّل دوم اقسام کا حق مزارعہ اجراء ڈگری پر فروخت ہونے سے محفوظ تو نہیں ہے ۔ لیکن اس کے فروخت ہونے کی صورت میں صاحب زمین کو حق شفع حاصل ہے (دفعہ ۵۵) ۔

(حاشیہ: حقوق وخیلکاری کس حد تک منتقل ہو سکتے ہیں ۔)

۲۱۷ ۔ حقوق مزارعان وخیلکار جن کی صاف طور پر قانون میں وضاحت نہ کی گئی ہو

لے دیکھو ریگولیشن نمبر ۷، ۱۹۰۶ء ۔

حقوق جن کی صاف طور پر قانوناً وضاحت نہیں ہوئی

احتیاط کے ساتھ گاؤں کے کاغذات میں درج کیے جانے چاہئیں۔ احکام مجریہ ۱۸۷۱ء کی رو سے مہتممان بندوبست کو حکم دیا گیا کہ مقامی رواج کی مثل میں وہ اس رواج کا ذکر بھی کریں جو اس زمین پر مزارعہ موروثی کے حق کے بارے میں ہو جو دریا بُرد ہو کر پھر برآمد ہووے[1]

۲۱۸ - جو مزارعہ موروثی جنسی یا ضبطی لگان دیتا ہو اس کے لگان کا اضافہ یا

لگان میں اضافہ اور تخفیف

تخفیف صرف اُس وقت ہو سکتی ہے کہ کاشت کی حیثیت زمین کے آبپاش یا سیلابی ہو جانے یا آبپاش یا سیلابی نہ رہنے سے تبدیل ہو جائے (دفعہ ۲۰ و ۲۱) اگر وہ نقدی لگان دیتا ہو تو اس کے لگان میں صاحب زمین کے دعوے کرنے پر اس وجہ سے اضافہ ہو سکتا ہے کہ لگان مذکور میں سے معاملہ زمین اور باچھ اور جو جو اس زمین پر واجب الادا ہیں وضع کئے جانے کے بعد مقدار مالکانہ (الف) مزارعان قسم اول کی صورت میں دو آنے فی روپیہ یا ½ ۱۲ فیصدی معاملہ زمین سے کم ہو +

(ب) مزارعان قسم دوم کی صورت میں چھ آنے فی روپیہ یا ½ ۳۷ فیصدی معاملہ زمین سے کم ہو +

(ج) اور مزارعان قسم سوئم کی صورت میں بارہ آنے فی روپیہ یا ۷۵ فیصدی معاملہ زمین سے کم ہو۔ اضافہ اس حد تک دیا جا سکتا ہے جو اس قسم کے مزارعان کے لئے جس قسم میں سے مدعا علیہ شامل ہے مقرر ہو (دفعہ ۲۲) جس طریقہ سے عدالت مال کو مقدمہ اضافہ میں اپنے اختیار کو برتنا چاہیے اور اس عدالت کی ڈگری سے جائز کئی سالوں تک مقدمات کے روکنے پر ہوتا ہے ان کا ذکر دستور العمل مال میں کیا جائیگا۔ مزارعہ موروثی کا نقد لگان اس بنا پر تخفیف ہو سکتا ہے کہ اس کے مقبوضہ کھاتہ کی قوت پیداوار کسی وجہ سے جو اُس کے اختیار سے باہر ہے کم ہو گئی ہو (دفعہ ۲۳)۔

---

[1] دیکھو صاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبری ۱۸۷۱ء جو باعث فیصلہ عدالت عالیہ چیف کورٹ نمبر ۹ ۱۸۷۶ء صادر ہوا۔ اس بارے میں قلمبند شدہ رواج ایک جیسے نہیں ہیں۔ مثلاً فرائر صاحب کے بندوبست ڈیرہ غازیخاں کی رپورٹ کا فقرہ ۲۲۵۔ ٹکر صاحب کی رپورٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا فقرہ ۱۸۴۔ تہالبرن صاحب کی رپورٹ بنوں کا فقرہ ۱۴۴۳۔ دیکھو اس میں شبہ ہو سکتا ہے کہ آیا درحقیقت ایک قسم کا یا دوسرے قسم کا رواج تھا بھی +

لیکن تخفیف شدہ لگان کسی صورت میں اس معاملہ زمین اور جبوب سے کم نہیں ہونا چاہیئے جو کھاتہ پر واجب الطلب ہو (دفعہ ۲۵) +

۲۱۹- مہتمم بندوبست کا اب یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ بلا مرضی صاحب زمین اور

تصفیہ لگان

مزارعہ جنسی لگان کو نقدی میں یا نقدی لگان کو جنسی لگان میں تبدیل کر سکے جو لگان معاملہ زمین اور جبوب سے مشروط ہوں خواہ وہ مالکانہ ہوں یا بلا مالکانہ۔ اُن کا تصفیہ بکر تشخیص کے وقت ہو سکتا ہے اور یہ لگان معاملہ زمین اور جبوب جدید کے برابر ہوگا اور اگر سابق لگان میں مالکانہ بھی شامل تھا۔ تو جدید لگان میں معاملہ زمین اور جبوب اور جبوب اور مالکانہ بھی شامل ہونگے۔ مالکانہ بشرح سابق معاملہ جدید پر محسوب کیا جاویگا (دفعہ ۲۷) +

۲۲۰- جب کاشتکاروں کی کثیر تعداد سرکاری زمین میں آباد کی جاوے تو ہر کھاتہ

بروے قانون مقرر کردہ سرکاری مزارعان

کے بارے میں الگ پٹہ تحریر کرانا اور ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۳ء کے کل احکام کو جدید کھاتہ جات رعیتی کے متعلق کرنا دشوار ہوگا۔ اسلئے ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۳ء مرمہ از ایکٹ چہاردہم ۱۸۹۰ء کی رو سے قرار دیا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے کسی قطعہ زمین متعلق کئے جانے کے اشتہار ہو جانے کے بعد کھاتہ جات رعیتی اس طرح مقرر کئے جا سکتے ہیں کہ مزارعان سے ایک رجسٹر کے اندراج پر دستخط کرائے جاویں۔ اس رجسٹر کے شروع میں وہ تمام شرائط جن کے بموجب مختلف کھاتہ جات کی زمین عطا کی جاتی ہے درج ہوتی ہیں اور پہلے کھاتہ کے متعلق مابعد کے اندراج پر دستخط کرنے سے مزارعہ ان تمام شرائط کا خواہ وہ ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب کے احکام کے مطابق ہوں یا نہ ہوں پابند ہو جاتا ہے بیع یا ہبہ یا رہن یا کسی دیگر خانگی معاہدہ کے ذریعہ وہ بلا حصول اجازت صاحب فنانشل کمشنر بہادر اپنی زمین کا انتقال یا سپردگی نہیں کرسکتا اور کوئی عدالت اس کو اپنی ڈگری میں قرق یا نیلام نہیں کرسکتی۔ لگان کی وصولی اُن ذریعوں سے ہو سکتی ہے جو بقایا معاملہ زمین کی وصولی کے لئے مقرر ہیں سرکاری زمین متعلق نہر چناب کے نو آباد کرنے کے بارے میں بہت سے اس قسم کے کھاتہ جات رعیتی قائم کئے گئے ہیں +

۲۲۱- اس موقعہ پر یہ ضروری نہیں ہے کہ مزارعان جو سال بھر کے لئے یا چند سالوں

مزارعہ تابع مرضی

کے لئے ہوں ان کے حقوق کے متعلق کوئی ذکر کیا جائے۔ کیونکہ حقوق کا تصفیہ اکثر معاہدہ کی رو سے ہوتا ہے +

بندوبست میں حیثیت مزارعہ کی نسبت کوئی تحقیقات نہیں کی گئی۔

۲۲۲ - بندوبست کے وقت مراتب مزارعان کی تحقیقات از روے دفعہ ۴ ایکٹ معاملہ زمین منع ہے اگر کوئی مزارعہ جو مزارعہ تابع مرضی درج ہو حقوق موروثیت کا دعویدار ہو تو حکم ہونا چاہئے کہ وہ عدالت مال میں دعوے کرے۔ اس بارے میں جب تک کہ جوڈیشل کارروائی کی رو سے یہ قرار نہ دیا گیا ہو کہ مزارعہ کونسی قسم میں سے ہے - یہ کوشش نہیں ہونی چاہئے کہ مزارعان موروثی کو ان اقسام میں درج کیا جائے جو اقسام موجودہ ایکٹ دخل رعیتانہ نمبر ۱۶ ۱۸۶۸ء میں درج ہیں - جو بندوبست اُن ایام میں ہوئے جن ایام میں سابق ایکٹ معاملہ زمین اور ایکٹ دخل رعیتانہ نافذ العمل تھے اُن بندوبستوں میں عموماً ایسی تقسیم نہیں کی گئی +

دسویں فصل

بندوبست کے متعلق ابتدائی تجاویز

آئندہ بندوبست ہمارے پنجاب کا نقشہ۔

۲۲۳- میعاد بندوبست کے اختتام پر جدید تشخیص فی الفور نہ کرنے سے سرکار کو بہت نقصان ہؤا ہے اور لوگوں کو بھی کچھ فائدہ نہیں ہؤا۔ عمدہ تجویز یہ ہے کہ جس صوبہ کے لئے موجودہ بندوبست منظور ہؤا ہو اس کے اختتام سے سال یا دو سال پہلے بندوبست شروع کیا جاوے۔ اکیس سال آئندہ میں جو بندوبست ہونے والے ہیں اُن کی تشخیص ثانی کے انتظام کی تجویز کا اندراج ایک فہرست میں کیا گیا ہے (دیکھو ضمیمہ پنجم) +

بندوبست کے لئے ایک ضلع کا تیار کرنا۔

۲۲۴- جو اصلاحیں کرنیل ویس صاحب نے کیں ان کا مدعا یہ تھا کہ شروع بندوبست میں مہتمم بندوبست کو پٹواری و قانونگویان کا لائق عملہ معہ نقشہ جات اور حال تک کے درست شدہ کاغذات اور صحیح معلومات تشخیص مل سکیں جن اضلاع میں بندوبست ہونیوالا ہو ان اضلاع میں اندراج کا کل کام کمشنر بندوبست کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ اس سے وہ اپنی تسلی کر سکتا ہے کہ امثلہ بنانے والے عملہ کی حالت اور ان امثلہ جات اور گوشواروں کی حالت جن کے تیار کرنے کا وہ عملہ ذمہ وار ہے کہاں تک اس نمونہ کے مطابق ہے۔ اور جو نقصان ہؤا ان کو دور کرنے کے لئے بمشورہ صاحب ڈپٹی کمشنر تجاویز کر سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ جدید تشخیص کے کام شروع ہونے سے پہلے یہ ضرورت پڑے کہ بندوبست کے عملہ کا کچھ حصہ نگرانی کرنے والے عملہ کی امداد کے لئے بھیجا جاوے۔ کوئی وجہ معلوم نہیں کہ کیوں ختم ہونے والے بندوبست کے آخیر کے سالوں میں حسب ضرورت نقشہ جات اور امثلہ جات کی تصحیح اور جدید پیمائش نہ کی جاوے تاکہ جدید بندوبست میں دقتیں پیش نہ آئیں اور وہ جلد ختم ہو جائے +

مالی تجویز و اشتہار ہائے بندوبست

۲۲۵- کسی تحصیل یا ضلع کے معاملہ کی عام تشخیص شروع نہیں ہو سکتی جب تک کہ پہلے گورنمنٹ ہند کی منظوری حاصل نہ کی جاوے اور ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴۹ کے مطابق اشتہار کا اجرانہ ہولے۔ اس منظوری کے لئے درخواست بھیجی جاتی ہے۔ جس کے ہمراہ اُن مالی نتائج کی تجاویز ارسال کی جاتی ہیں۔ جن کے نتائج کے ذریعہ معاملہ جدید کی تشخیص ہو سکتی ہے اور یہ تجاویز یا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر تیار کرتے ہیں یا وہ افسر جس کو صاحب فنانشل کمشنر اس مطلب کے لئے منتخب کریں۔ ہدایات بندوبست نمبر دوئم و سوئم ۱۸۹۳ء (ضمیمہ اول) میں اس قسم کی تجاویز کے متعلق احکام درج ہیں۔ عموماً اس بات کا فیصلہ کر دینا کہ میعاد بندوبست کے خاتمے پر کسی ضلع کا معاملہ از سر نو تشخیص ہوگا یا نہیں مالی حالات پر منحصر ہے لیکن ابتدائی رپورٹ میں صرف موجودہ معاملہ کی تعداد ہی درج نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ اس میں یہ بھی درج ہونا چاہئے کہ موجودہ تشخیص کی حالت کیسی ہے اور کہ آیا وہ مقامی حالات کے موافق ہے اور اُس کی تقسیم محالات پر مناسب طور پر ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض ایسی صورتیں ہوں جن میں معاملہ کی تعداد اتنی زیادہ ہو یا اس کی صورت یا تقسیم ایسی بُری ہو کہ اُس کی ترمیم کی ضرورت پڑے قطع نظر اس کے کہ آیا جدید معاملہ کی تشخیص سے سرکار کو کوئی فائدہ جدید بندوبست کے خرچ کے برابر ہو اس بارے میں یہ بھی ذکر ہونا چاہئے۔ کہ آیا عملی طور کے مالی کام کے لئے اشتمل حقیت میں موجودہ نقشہ جات اور دیگر دستاویزات کافی ہیں۔ اور جہاں اس تصحیح کی ضرورت ہو وہاں بیان ہونا چاہئے۔ کہ آیا ضلع کا معمولی عملہ بندوبست کے عملہ کے بغیر ضروری تجاویز کی تکمیل کر سکیگا۔ جدید معاملہ کی تشخیص کا حکم بلا حکم ترمیم مثل حقیت کے ہو سکتا ہے یا ترمیم مثل کا حکم بلا حکم تشخیص جدید معاملہ کے دیا جا سکتا ہے یا یہ ہو سکتا ہے کہ ہر دو کام اکٹھے کئے جاویں۔ اگر جدید تشخیص معاملہ اور ترمیم مثل حقیت دونوں کی ضرورت ہو تو بہتر ہے کہ اشتہارات زیر دفعات ۴۹ (۱) و ۳۲ (۱) ایکٹ معاملہ زمین ایک ہی دفعہ مشتہر کئے جاویں۔ صاحب کمشنر بندوبست جہاں زائد عملہ کے متعلق تجویز کریں۔ جو بندوبست کے ایام میں ملازم رکھنا ضروری ہوگا وہاں یہ تجویز

عموماً رپورٹ کے ہمراہ ارسال ہونی چاہئے +

ابتدائی کام

۲۲۶ - اپنے کار منصبی شروع کرنے کے لئے صاحب مہتمم بندوبست کے واسطے یہ عمدہ تجویز ہے کہ اپنے ضلع کے تمام حصوں میں جلد دورہ کرے - تاکہ اُس کو سرسری علم ان امورات کا حاصل ہو جاوے کہ علاقہ کس طرح واقع ہے - اور کاشت کی حالت - زمین اور آبپاشی کے مختلف اقسام اور موجودہ چکوک تشخیص کی مناسبت علم طور پر کیسی ہے - اور یہ بھی دریافت کرے کہ امثلہ جات اور نقشہ جات اور نیز عملہ متعلقہ کی کیا حالت ہے - جس تحصیل کا دورہ ہو اُس کے ساتھ گذشتہ بندوبست کی رپورٹ جمع کا مطالعہ کرنا چاہئے اور جو تغیرات گذشتہ بندوبست کے بعد ہوئے ہیں اُن کو تحصیل یا چکوک تشخیص کے رجسٹروں سے مجمل طور پر معلوم کرنا چاہئے - ساتھ ہی اُس کو اور اس کے خاص ماتحتوں کو مثل سالانہ کی صحت اور داخل خارج کے متعلق کام کی تصدیق کرنی چاہئے پڑتال داخل خارج کے کام کے بقایا کو نکالنے میں بہت محنت اُٹھانی لازمی ہے - تاکہ اول جمعبندیاں جو دوران بندوبست میں تیار ہوئی ہیں - موجودہ حقوق کے صحیح بیانات ہوں - اگر اس پر عمل ہوا تو امثلہ جات کا کام جو ان حال کی پیمائشوں سے متعلق ہو بہت آسان ہو جائیگا +

کن باتوں کا پہلے فیصلہ ہونا چاہئے

۲۲۷ - چار امور کی طرف بہت جلد توجہ ہونی چاہئے - اور جتنی جلد صاحب مہتمم بندوبست ان کے بارے میں رپورٹ کر سکتے ہوں رپورٹ کریں اور صاحب کمشنر بندوبست کا حکم حاصل کریں - وہ امور ذیل ہیں :-

(الف) کس حد تک از سر نو پیمائش کی ضرورت ہو گی +

(ب) اقسام اراضی جو مثل میں تسلیم ہونی چاہئیں +

(ج) چکوک جن میں محالات کی تقسیم تشخیص معاملہ کی غرض کے لئے ہونی چاہئے +

(د) تبادل کی قیمتیں جو تخمینہ پیداوار میں استعمال کی جاوینگی +

یہ ضروری نہیں ہے کہ ان تمام امور کے بارے میں ایک ہی رپورٹ کی جاوے - اور اغلباً ایک رپورٹ کرنی مناسب بھی نہیں ہو گی - پہلے دو امور بہت ضروری ہیں - اور اُن کو ایک ہی جگہ طے کرنا چاہئے - باقی امور کے بارے میں علیحدہ رپورٹ یا رپورٹیں بعد میں

ہوسکتی ہیں۔ جن امور کی بنیاد پر یہ طے ہونا چاہئے۔ کہ زیادہ پیمائش کی ضرورت ہے یا نہیں ان کا ذکر بارھویں فصل میں ہے۔ اور تشخیص معاملہ کے مطالبہ کے لئے اقسام اراضی کا ذکر تیرھویں فصل میں ہے۔ اس کتاب کی سولھویں فصل میں چکوک تشخیص کے بنانے کے بارے میں ذکر ہے۔ اور تبادلہ والی قیمتوں کا بیان نویں فصل کی دفعات ۲۳۱ لغایت ۲۳۷ میں کیا گیا ہے ٭

گیارھویں فصل

مہتمم بندوبست اور اُس کا عملہ اور نگرانی جو صاحب کمشنر بندوبست کو کرنی چاہیئے

۲۲۸ - صاحب مہتمم بندوبست ایک رونیو افسر ہوتا ہے جس کی تفویض میں تشخیص کا عام طور پر کام ہوتا ہے - جب وہ اس کام میں مصروف ہو تو اُس کا یہ بھی ذمّہ ہے کہ گاؤں کی امثلہ جات تیار کرنے والے عملہ سے معمولی کام لیتا رہے اور اس کام کو عمدگی سے کرائے - اور جب موجودہ امثلہ جات کی ترمیم کے لئے خاص اشتہار ہؤا ہو - تو صاحب مہتمم بندوبست کا یہ بھی فرض ہوگا کہ وہ ان مزید کاموں کو کراوے جو اس مطلب کے لئے ضروری ہوں اُس کو لازم ہے کہ وہ اپنے کام کی بنیاد اس طرح پر رکھے کہ وہ پٹواری اور قانونگو کے معمولی فرائض کے مطابق ہو - یہ ضروری ہے کہ ایام بندوبست میں ضلع کا معمولی مالی کام حتےّ الوسع حسب دستور ہوتا رہے صاحب مہتمم بندوبست اشخاص ذیل سے ہوتا ہے :- مہتمم بندوبست

(الف) کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر ضلع +

(ب) ایک ایسا افسر جس کو کلکٹر کے اکثر اختیارات تفویض ہوں - لیکن جو کلکٹر ضلع کے ماتحت کام کرتا ہو جو تشخیص معاملہ اور امثلہ جات حقیت کی درستی کے کلی طور پر ذمّہ وار ہوتے ہیں +

(ج) یا ایسا افسر جس کو کلکٹر کے اکثر اختیارات دیئے جاتے ہیں اور جو تشخیص معاملہ اور امثلہ جات کے متعلق کام کا کلّی ذمہ وار ہوتا ہے +

موجودہ حالات میں تیسری تجویز سب سے عمدہ ہے تشخیص معاملہ کے کام شروع ہونے سے

پہلے سال یا دو سال کے لئے اُس افسر کو جو مہتمم بندوبست ہونیوالا ہو۔ ضلع میں ڈپٹی کمشنر یا ردنیوا سسٹنٹ کے عہدوں پر مقرر کرنے سے جو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اظہرمن الشمس ہے۔ لیکن ڈپٹی کمشنر اور مہتمم بندوبست دونو عہدوں پر ایک شخص کی تقرری سے اندیشہ ہے کہ کام میں نقص عائد ہو اور اُس کے اپنے واسطے بھی مضر ثابت ہو۔ ممکن ہے کہ یہ طریق اُس وقت عمل پذیر ہو سکے۔ جب کہ تشخیص معاملہ تحصیل وار ہو۔ اور جو اصلاحیں کرنیل ویس صاحب نے کی ہیں۔ اُس کا اثر پورے طور پر مترتب ہو جائے۔ انتظام قسم دوم پر عمل کرنا بہت مشکل ہے ہردو افسراں کا آپس میں برتاؤ اس انتظام کو عرصہ تک قائم نہیں رہنے دیگا۔ لیکن واقعی یہ انتظام ایک فرضی انتظام ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا۔ کہ اُنہیں بندوبست کے چھوٹے چھوٹے امور خصوصاً تشخیص معاملہ کے متعلق امور سے ایسی واقفیت ہو سکے کہ وہ نتیجہ کے ذمہ دار ہو سکیں۔ اور یہ درست نہیں ہوگا کہ بندوبست کے کام میں جس افسر نے محنت سے عمدہ کام کرایا ہو اُس کی محنت کی تعریف نہ کی جائے۔

ضلع و بندوبست کے عملہ کے تعلقات

۲۲۹ - جب صاحب مہتمم بندوبست نہ تو خود ڈپٹی کمشنر ہو اور نہ ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ہو تو یہ ضرور ہے کہ ہردو افسر آپس میں ملاپ سے رہیں۔ اور اپنے ماتحت افسروں کو بھی اسی طرح رہنے کی تاکید کریں۔ کسی حد تک تو اُن کے کام کی تصریح ہو سکتی ہے لیکن ہر ایک کو اپنے کام میں دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے اور امداد کی توقع کرنے کا اُس کو حق ہے۔ افسران اعلےٰ کی نا اتفاقی کو دیسی لوگ بہت جلد معلوم کر لیتے ہیں۔ اور اپنا طریق بھی اس کے مطابق بنا لیتے ہیں ✦

کام جو مہتمم بندوبست کے سپرد ہے

۲۳۰ - ایکٹ معاملہ زمین اور ایکٹ دخل رعیتانہ کی رُو سے جو کام صاحب مہتمم بندوبست کے سپرد ہے اُس کی تفصیل ضمیمہ ششم میں درج ہے۔ بعض اوقات صاحب مہتمم بندوبست اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے درمیان اُس کام کی تقسیم کے بارے میں سوال پیدا ہو سکتے ہیں جس کے متعلق ضمیمہ مذکور میں کوئی ہدایت نہیں ہے۔ عموماً یہ سوال وہ خود طے کر سکتے ہیں۔ اس امر کے تصفیہ کا اصول یہ ہونا چاہئیے کہ حتے الوسع مالی انتظام کا معمولی طریق جاری رہے اور صاحب مہتمم بندوبست ایسے کاموں سے زیربار نہ کیا جاوے جو اس کے اپنے خاص کام کی ترقی کے لئے ضروری نہ ہوں۔ اس امر کا کہ ان کے

ضلع کے معاملہ کی تشخیص جدید ہو رہی ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر اُن فرائض سے سبکدوش ہو جاویں جن کا تعلق تشخیص معاملہ اور موضع کی امثلہ جات سے نہ ہو +

مہتمم بندوبست کے جوڈیشل اختیارات

۲۳۱ - صاحب مہتمم بندوبست کے جوڈیشل اختیارات جو کسی زمانہ میں بہت وسیع ہوا کرتے تھے اب بہت محدود ہیں[۱] - یہ سچ ہے کہ اُن کو وہ جملہ اختیارات دئے جاتے ہیں جو ایکٹ دخل رعیتانہ کی رو سے کلکٹر کو مل سکتے ہیں - لیکن جب تک صاحب فنانشل کمشنر بہادر اس کے برخلاف حکم نہ دیں یہ اختیارات صرف اس کام کے کرنے میں استعمال ہونے چاہئیں - جس کام کا ذکر ضمیمہ ششم میں ہے - اس لئے جو جوڈیشل کام صاحب مہتمم بندوبست کرینگے - وہ عموماً صرف اُن مقدمات کی سماعت ہوگا - جو کسی کھاتہ کے لگان کی تبدیلی کے بارے میں ہوں یا جو قانونگو یا پٹواری اور نمبردار دیہ کے مواجب کے متعلق ہوں - قسم دوم کے مقدمات بہت کم ہوتے ہیں - ایکٹ معاملہ زمین کے باب یازدہم کی رو سے لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وہ صاحب مہتمم بندوبست کو یہ اختیارات دے کہ صرف وہ ہی کل مقدمات اراضی یا خاص قسم کے مقدمات اراضی کی سماعت کرے اور لوکل گورنمنٹ کو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر مناسب خیال کرے - تو حکم دے کہ ایسے مقدمات میں صاحب مہتمم بندوبست کے احکام اور ڈگریوں کا اپیل اور نگرانی بجائے دیوانی عدالتہائے اعلے کے اعلے عدالتہائے مال سماعت کرے - لیکن اب تک اس اختیار کا استعمال کہیں نہیں ہوا +

فرائض متعلقہ التواء

۲۳۲ - باب پنجم ایکٹ معاملہ زمین کی رُو سے صاحب مہتمم بندوبست کا کام صرف عام تشخیص جدید ضلع ہی نہیں ہے - بلکہ خاص تشخیص مثلاً مواضعات برلب دریا کی سالیانہ مطالب کی ترمیم کرنا بھی اُنہیں کا کام ہے - اگرچہ جس اشتہار کی رو سے ان کو کلکٹر کے اختیارات دئے جاتے ہیں اُس میں خاص طور پر باب ششم کے اختیارات مستثنے کئے جاتے ہیں - تاہم وصولی معاملہ اراضی کی ذمہ واری بھی بہت ہے - ان کا روز کا کام ایسا ہے کہ وہ ضرور اوروں سے بہتر اس امر کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ پیداوار کے نہ ہونے کی وجہ سے کب کل یا جزو مطالبہ کو ملتوی کرنا چاہئے - اُن کا فرض ہے - کہ ایسی کل باتوں

---

[۱] دیکھو ضمیمہ نمبر ۴ +

کی رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس کریں - اور صاحب ڈپٹی کمشنر کا فرض ہے کہ جب خود اُن کو کوئی ایسی حالت معلوم ہو تو صاحب بندوبست سے اس کے بارے میں رپورٹ طلب کریں - اور صاحب کمشنر کو لکھنے کے بغیر وہ صاحب مہتمم بندوبست کی سفارش کو نظر انداز نہیں کر سکتے +

گاؤں کے نمبردار و ذیلدار کے متعلق اختیارات -

۲۳۳ - نمبرداردیہ کی تقرری اور برخاستگی صاحب مہتمم بندوبست کے اختیار میں ہوتی ہے - ورنہ صاحب مہتمم بندوبست کی ایسی مستعدی سے امداد نہ ہو گی - جو اُس کے کام کے لئے ضروری ہے - حق داروں کو حاضر کرنے کے لئے اُن کی مدد کی خصوصاً ضرورت ہے اور ان مستحقان کی حاضری تصدیق انتقالات اور جدید نقشہ جات اور مِسل جات کی تیاری کے متعلق درکار ہوتی ہے - حتی الامکان ایسی صورتوں میں باضابطہ کارروائی سے اجتناب ہونا چاہئے - لیکن حکم عدولی کی صورت میں ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۱۴۹ پر عمل ہو سکتا ہے - صاحب مہتمم بندوبست کو اس امر کی احتیاط ضروری ہے کہ نمبرداران دیہ بندوبست کے کام میں اپنی مصروفیت کو اپنے معمولی فرائض کی غفلت کے لئے یا افسران ضلع کے احکام کی تعمیل میں دیر کرنے کے لئے بطور عذر نہ پیش کریں - ذیلدار کا تقرر اور برخاستگی صاحب ڈپٹی کمشنر کے اختیار میں ہے - لیکن خالی عہدوں کے پُر کرنے میں صاحب مہتمم بندوبست کے ساتھ مشورہ کرنا لازمی ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر کے لئے مہتمم بندوبست کی سفارش کا منظور کرنا ضروری نہیں ہے - لیکن جب امیدواروں کی لیاقت کا مقابلہ ہو تو جو امداد اُنہوں نے بندوبست کے کام میں دی ہے اُس کا خیال ہونا واجبی ہے - اگر بندوبست کے اختتام سے پہلے ذیلداری کے موجودہ انتظام میں نظر ثانی ہونے والی ہو تو بعض اوقات یہ مناسب ہوگا - کہ اس عہدہ کا پُر کرنا ملتوی کیا جاوے[1] +

عملہ ضلع میں دوران بندوبست میں آزادی -

۲۳۴ - جب کسی ضلع کے معاملہ کی جدید تشخیص ہو رہی ہو تو اُس ضلع کا نائب افسر مال صاحب مہتمم بندوبست کے ماتحت کر دیا جاتا ہے مستقل تحصیلداران اور نائب تحصیلداران سے امید کی جاتی ہے - کہ وہ

[1] مہتمم بندوبست کے فرائض کے لئے باب ۲۴ بھی دیکھو +

بندوبست کے کام میں مدد دیں اور نگرانی کے کام کا حصہ معین اُن کے سپرد ہونا چاہئے۔ پٹواری اور قانونگو تو بالکل صاحب مہتمم بندوبست کے ماتحت کر دئے جاتے ہیں۔ جو کام پٹواریوں کو معمولی طور پر کرنا پڑتا ہے اگر وہ اس کام کو اچھی طرح کرنے کے قابل ہوں۔ تو عملہ مذکور میں ایزادی محض اس غرض سے نہیں کی جاویگی کہ بندوبست کا کام ہو رہا ہے بندوبست کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ امثلہ جات اراضی کی ترمیم کے متعلق کل کام مع پیمائش جدید۔ اگر اُس کی ضرورت ہو پٹواریوں کو کرنا چاہئے اور صاحب مہتمم بندوبست کے بڑے فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ان کو اس کام کے ٹھیک طور پر کرنے کی تعلیم دے۔ جو پٹواری مناسب آزمائش کے بعد کام مذکور کرنا نہ سیکھ سکے اُس کو برخاست کر دینا چاہئے عموماً بندوبست کے بجٹ میں عارضی عملہ کا خرچ شامل ہوتا ہے لیکن صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری کے بغیر پٹواریوں کو ان کے معمولی کام سے سبکدوش کرنے کے لئے وہ صرف نہیں ہونا چاہئے۔ زائد قانونگو اس واسطے رکھے جاتے ہیں کہ پٹواریوں کی نگرانی لگاتار اور بخوبی ہو سکے۔ دوران بندوبست میں ایک قانونگو سے چھ پٹواری سے زیادہ کی نگرانی کی امید نہیں کرنی چاہئے خصوصاً اگر پیمائش از سر نو ایک وسیع پیمانہ پر شروع کی جاوے۔ ہر تحصیل کے لئے دو یا تین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہونے چاہئیں۔ اور چار یا پانچ قانونگوے کا علاقہ ہر ایک کے سپرد ہو سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے کہ وہ مقدمات انتقال میں حکم دے سکیں ان کو وہ اختیار دئے جاتے ہیں جو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ایکٹ معاملہ زمین کے باب چہارم کی رُو سے استعمال کر سکتا ہے جس تحصیل میں کام زیادہ ہو وہاں ایک زائد تحصیلدار باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقرر کرنا مناسب ہے جو اپنا تمام وقت کام متعلقہ امثلہ جات اور تشخیص میں لگا سکے افسر مال کو ایکٹ معاملہ میں اور ایکٹ دخل رعیتانہ کے تحت میں اسسٹنٹ درجہ اول کے اختیارات ہوتے ہیں *

بہت کمزور عملہ کی مدد سے کام کرنے کی غلطی۔

۲۳۵ - ہر تحصیل کے کسی زائد عملہ کی تعداد کا انحصار بالعموم اُس ترمیم کی مقدار پر ہوتا ہے۔ جو امثلہ جات حقیت اور رجسٹرات مال کو قابل اطمینان حالت میں لانے کے لئے ضروری ہو اور بالخصوص اس پر کہ پیمائش جدید بہت سے محالات میں شروع ہونے والی ہے۔ حتی الامکان اِن امورات کا فیصلہ تشخیص جدید

کے شروع کرنے سے پہلے ہونا چاہئے۔ لیکن اگر تجربہ سے صاحب مہتمم بندوبست کو یہ ثابت ہو کہ کام کی مقدار کا اندازہ کرنے میں کمی کی گئی ہے۔ اور عملہ مجوزہ ناکافی ہے تو اس کی ایزادی کی تجویز پیش کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ایک نہایت مذموم کفایت شعاری ہوگی کہ ایسے عملہ سے کام چلانے کی کوشش کی جاوے جو اس کام کے کرنے کے ناقابل ہو جس کام کے کرانے کی اُس سے اُمید کی جاتی ہے +

۲۳۶ ۔جن قواعد کی رُو سے صاحب اسسٹنٹ کمشنر و نائب تحصیلدار اور عہدہ نائب تحصیلداری اور قانونگوے کے منظور شدہ امیدوار بندوبست کا کام سیکھنے پر لگائے جاتے ہیں۔ اُن کا ذکر دستور العمل مال میں کیا جاویگا۔ اس تعلیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان افسروں اور امیدواروں کو عملی طور پر پیمائش اور اشتلہ جات کے کام سے واقف کرایا جاوے۔ اگر شروع میں ان کی تعلیم اچھی طرح سے ہو۔ تو میعاد مقررہ کے ختم ہونے سے پہلے وہ اکثر اس لائق ہو جاتے ہیں کہ نگرانی کے کام کا جو حصہ اُن کے رُتبہ اور لیاقت کے مطابق ہو اُن کے سپرد کیا جائے +

> افسران مال کو بندوبست کے کام کی تعلیم دینا۔

۲۳۷ ۔آغاز بندوبست میں لازمی ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست پیمائش اور اشتلہ جات کے کام کی پڑتال خود بہت کرے۔ گو خوش قسمتی سے اُس کو شروع میں لائق عملہ بھی مل جائے۔ لیکن عمدہ کام وہ اُسی وقت کرینگے جب ان کی پوری نگرانی کی جاویگی۔ اور مناسب انعام اور سزائیں دی جاوینگی۔ موضع اور کھتیوں کے متعلق کام کی نگرانی باقاعدہ طریق پر ہونی چاہئے اور احتیاط کرنی چاہئے کہ ہر ایک کام کی طرف مناسب توجہ کی جائے۔ صاف اور صحیح نقشہ جات کا ہونا ضروری ہے لیکن پیمائش کی غلطیوں سے لوگوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جس قدر کہ جمعبندی کے غلط اندراج سے پہنچتا ہے۔ جن ناواقف ملازموں میں کام سیکھنے کی خواہش موجود ہو۔ ان سے بڑی بردباری سے کام لینا چاہئے۔ لیکن بردباری ایسی کمزوری کی حد تک نہیں پہنچ جانی چاہئے کہ سرکاری کام میں اس لئے ہرج واقع ہو کہ سزا دینا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اور نا انجام کار اگر وہ غیر اصلاح پذیر ثابت ہوں۔ تو اُن کو برطرف کر دینا چاہئے۔ جب افسر مال سے لیکر تمام افسروں کو یہ معلوم ہو جاوے کہ اُن سے اعلےٰ درجہ کا کام لیا جاویگا۔ اور صاحب مہتمم بندوبست ان کے عیوب کی گرفت کرنے کے

> پیمائش اور کار اشتلہ جات کی نگرانی

قابل ہے تو وہ اپنے ذاتی فائدہ کے خیال سے اچھا کام کرنے لگینگے - افسران بالا کی عزت اُن کے ماتحتوں کی نظروں میں قائم رکھنے کی احتیاط رکھنی چاہیئے - اور جب کبھی تنبیہ کرنے کی ضرورت ہو تو علیحدگی میں کرنی چاہیئے - جب اشلہ جات کے کام کا انتظام پورے طور پر ہو جاوے - تو صاحب مہتمم بندوبست اس کی نگرانی بہت کچھ نائب افسر مال کے سپرد کر سکتا ہے - اور خود اپنی توجہ تشخیص پر مبذول کر سکتا ہے *

۸۳۲ - صاحب کمشنر بندوبست بہ تبعیت صاحب فنانشل کمشنر بہادر تمام بندوبستوں کی نگرانی کرتے ہیں - ان کو اپنے ماتحتوں سے بہت کچھ ذاتی میل جول رکھنے کا موقع ملتا ہے - ان کے کام کی پڑتال کھینوں میں کر سکتے ہیں - کام کی ہر ایک درجہ میں نگرانی کر سکتے ہیں - اور نیز اپنے اختیارات کے عقلمندانہ برتاؤ سے وہ بہت سی غلطیوں کو روک سکتے ہیں - جو غلطیاں وقوع میں آئیں ان کی اصلاح جلدی سے کر سکتے ہیں - بغیر اس کے کہ صاحب مہتمم بندوبست کی آزادی میں وہ بلا ضرورت مخل ہوں یا اُس کی ذمہ واری کے خیال کو کم کریں - صاحب مہتمم بندوبست کی کارروائی و احکام اور ڈگریات کے متعلق ان کو زیر دفعہ ۸۰ و ۸۲ و ۸۴ - ایکٹ دخل رعیتانہ[۵۱] اور دفعہ ۱۳ و ۱۵ و ۱۹ - ایکٹ معاملہ زمین[۵۲] کمشنر کے اختیار حاصل ہیں - سوائے اُن اپیلوں اور استصواب کے جو گاؤں کے نمبرداروں کے متعلق ہوں (جن کا فیصلہ اُس قسمت کے صاحب کمشنر کرتے ہیں جس قسمت میں وہ ضلع واقعہ ہو جس کی جدید تشخیص ہو رہی ہو) موجودہ احکام ان کاموں کے بارے میں جو صاحب کمشنر بندوبست کو بندوبست کے متعلق کرنے ہوتے ہیں ضمیمہ ششم میں بیان کئے گئے ہیں *

صاحب کمشنر بندوبست

[۵۱] اشتہار پنجاب گورنمنٹ صیغہ مال و زراعت نمبری ۱۱۸ مورخہ ۷ - جولائی ۱۸۹۷ء *

[۵۲] اشتہار پنجاب گورنمنٹ صیغہ مال و زراعت نمبری ۱۱۲ مورخہ ۲۸ - جون ۱۸۹۷ء *

بارھویں فصل

پیمایش

۲۳۹۔ اپنے کام کی ہر دو شاخ کی تکمیل کے واسطے یعنی مثل حقیت کے تیار کرنے

بندوبست کے کام کا انحصار صحیح پیمائش کشتوار پر ہے

اور مناسب جمع کی تشخیص کے لئے صاحب مہتمم بندوبست کے پاس ہر ایک گاؤں کا ایک صحیح نقشہ ہونا چاہیئے۔ جس سے ہر ایک کھیت کا حدود اربعہ اور موقع معلوم ہو سکے۔ اس نقشہ کا نام شجرۂ کشتوار ہے۔ علاوہ بریں اس کو ایک ایسے کاغذ کی بھی ضرورت ہے۔ جس میں ہر ایک کھیت کا رقبہ درج ہو۔ اور یہ رقبہ کھیت کی شکل اور طول وعرض کے معلوم ہونے پر بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ پیمائش کے وقت ہر ایک کھیت کی قسم یا اقسام اراضی[۵۷] کا اندراج کرنا بھی اغراض تشخیص کے لئے ضروری ہے۔ اگر شجرہ کشتوار نہ ہو تو صاحب مہتمم بندوبست کو شجرہ مذکور تیار کرنا چاہیئے۔ اور اگر موجودہ شجرہ میں نقص ہوں۔ تو صاحب ممدوح کو یہ غور کرنا ضروری ہے کہ آیا ان نقائص کی اصلاح کل پیمائش جدید کے بغیر ہو سکتی ہے*

۲۴۰۔ ہر ایک محال کی تشخیص اور مثل حقیت الگ ہوتی ہے۔ لیکن اغراض پیمائش کے

ہر ایک موضع کا شجرہ کشتوار

واسطے محال کی پابندی نہیں ہے بلکہ دیہہ یا موضع کی ہے۔ ان اصطلاحات کی تشریح پہلے گذر چکی ہے۔ ان کا فرق بندوبست کے کام میں دقت کا باعث نہیں ہوتا۔ کیونکہ ملک پنجاب میں محال اور گاؤں ایک ہی چیز ہے۔ بعض اوقات ایک گاؤں کا قطعۂ اراضی یا منتشر کھیت دوسرے گاؤں کی حدود کے اندر ہوتے ہیں۔ ایسے کھیتوں کی پیمائش اُس گاؤں کی پیمائش کے ہمراہ ہونی چاہیئے۔ جس گاؤں میں وہ کھیت واقع ہوں لیکن اُن کا نمبر شمار الگ ڈالنا چاہیئے*

---

۵۷ دیکھو باب ۱۳ *

نشانات پیمائش

۲۴۱ - ہرایک محال کی حدود صاف طور پر ظاہر کرنے کے لئے اس موقعہ پر جہاں دو سے زیادہ محال ملتے ہوں - سہ حدہ بنایا جاتا ہے (قاعدہ - ۱۹۵ ایکٹ معاملہ زمین) دو سہ حدوں کی درمیانی حد کے ہر ایک گوشہ پر برجیاں تعمیر کی جاتی ہیں - (قاعدہ - ۱۹۴ - ایکٹ معاملہ زمین) کسی محال کی پیمائش شروع کرنے سے پہلے نمبرداران دیہ کو حکم دینا چاہیئے کہ وہ سہ حدوں کی مرمت کریں اور جو برجی موقع پر موجود نہ رہی ہو اُس کی جگہ جدید برجی بنا دیں - باب ہشتم ایکٹ معاملہ زمین کی رُو سے صاحب مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ متذکرہ بالا یا دیگر نشانات پیمائش کی تعمیر کرائے اور اُن کو قائم رکھوائے ٭

کھیت

۲۴۲ - کھیت وہ قطعہ زمین ہے جس کو شجرہ میں علیحدہ نمبر دیا جاوے - اغراض پیمائش کے لئے کھیتوں کی حدود کا فیصلہ سہولت کے اصول پر ہونا چاہیئے - سب سے زیادہ اس امر پر غور ہونا چاہیئے - کہ ششماہی گرد آوری کی پڑتال میں یہ شجرے استعمال کئے جائیں - عموماً جو ٹکڑا اراضی ایک جگہ واقع ہو - اور ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص کے بالاشتراک قبضہ میں ایک ہی استحقاق سے ہو - وہ ایک کھیت واحد خیال کیا جاویگا بعض اوقات جہاں زمین زرخیز ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مزارعان کو کاشت پر دیئے گئے ہوں - تو پیمائش کے نمبر اس قاعدہ کی رُو سے بہت سے ہو جائینگے مگر یہ امر ناگزیر ہے - اگر مختلف قطعات اراضی کے جو مختلف مزارعان کے زیر کاشت ہوں الگ الگ کھیت نہ بنائے جاویں - تو کھاتہ جات رعیتی اور لگان کی صحیح مثل مرتب نہیں ہو سکتی - لیکن جہاں اس قاعدہ کا اثر مخالف ہو - اور اُس پر پُورا عمل کرنے سے ایک ہی نمبر میں بہت سا رقبہ آجاوے تو اس قاعدہ کے خاص خاص مستثنیات ہیں - ممکن ہے کہ ایک ہی مالک کے کئی قطعات اراضی جو ہمیشہ علیحدہ علیحدہ کھیت متصور ہوتے ہیں - اور جن کے درمیان کم وبیش مستقل بند یا مینڈھ ہو اور جو شاید مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہوں - پیمائش کے وقت ایک ہی کھاتہ رعیتی میں شامل ہوں - ان قطعات کو ایک کھیت قرار دینے میں کوئی ہرج نہیں ہے - اسی طرح ممکن ہے کہ ایک ہی قسم کے حق کے تابع اتنا بڑا رقبہ ہو کہ اس کے بہت سے نمبر بنانے سے فصل گرد آوری آسان ہو جاوے - اگر شاملات غیر آباد کے بڑے بڑے قطعات پڑے ہوں تو ان قطعات میں ایک مربع کا ایک نمبر بنایا جاتا ہے - یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی نمبر میں کُل

اراضی مزروعہ ہو یا غیر مزروعہ یا ایک ہی حیثیت کی زمین یا ایک ہی قسم کی اراضی ہو لیکن اگر غیر مزروعہ زمین کا رقبہ زیادہ ہو تو اس کو الگ نمبر دینا مناسب ہے ۔ اگر دو اقسام کی اراضی کے درمیان مستقل راستہ ہو تو بہتر ہے کہ لائن کے دونو طرف دو نمبر بنائے جائیں ۔ گو کل اراضی ایک ہی شخص کے زیر کاشت ہو ۔ ساتھ ہی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ نمبروں کی تعداد محض اُن بندوں کی وجہ سے نہ بڑھ جائے ۔ جو کاشت یا آبپاشی کی سہولیت کے واسطے بنائے جاتے ہیں ۔ اگر یہ ہوا تو کام متعلقہ مثل حقیت بلا ضرورت بڑھ جاویگا ۔ اور چونکہ حدود عارضی ہوتی ہیں اسلئے اُن کو موجودہ حالات کے مطابق کرنے کی غرض سے شجرہ کی ہمیشہ ترمیم کی ضرورت ہوا کریگی ۔ دفعہ ۱۰۱ ۔ ایکٹ معاملہ زمین کی رُو سے ہر ریونیو افسر جو مثل حقیت تیار کر رہا ہو مجاز ہے کہ کسی کھیت کی متنازعہ حدود کو مقرر کردے ۔

۲۴۳ ۔ زمین کی پیمائش کا سب سے زیادہ سادہ طریق قدموں کے ذریعہ ہے ۔

اندازہ طول و رقبہ

جب چلنے میں پہلے آدمی بایاں پاؤں اُٹھائے اور بعد میں دائیں پاؤں کو اُٹھا کر بائیں پاؤں سے آگے رکھے تو قدم کی لمبائی وہ فاصلہ ہوگی جو دائیں پاؤں کے پہلے موقعہ کی ایڑی اور دوسرے موقعہ کی ایڑی کے درمیان ہو ۔ طول کی پیمائش کا اندازہ قدم ہے اور رقبہ کی پیمائش کا اندازہ مربع قدم ہے ۔ شرقی حصہ پنجاب میں جہاں بیگہ مقامی پیمانہ ہے ۔ مربع قدم کو بسوانسی کہتے ہیں ۔ اور غربی حصہ میں جہاں گھماؤں کا رواج ہے مربع قدم کو سرساہی کہتے ہیں ۔ بیس بسوانسی کا ایک بسوہ ہوتا ہے ۔ اور بیس بسوہ کا ایک بیگہ ۔ نو سرساہی ایک مرلہ کے برابر ہوتی ہیں ۔ اور بیس مرلہ کا ایک کنال ہوتا ہے اور آٹھ کنال ایک گھماؤں کے برابر کے ہیں ۔ غربی حصہ پنجاب میں ایک بیگہ نصف گھماؤں کے برابر ہوتا ہے ۔ چونکہ مختلف مقامات میں آدمی کی لمبائی مختلف ہوتی ہے ۔ اس واسطے مختلف مقاموں میں پیمانہ پیمائش کا مختلف ہونا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے ۔ عملداری سرکار انگریزی کے بندوبستوں کی پیمائش میں اختلافات کم کر دیئے گئے ہیں ۔ لیکن بالکل دُور نہیں ہوئے ۔ پنجاب کے شرقی حصہ کے بندوبست حال میں بیگہ $\frac{5}{24}$ حصہ ایکڑ کے برابر ہے ۔ بعض اوقات اس کو زمینداری بیگہ کہتے ہیں ۔ لیکن یہ ہمیشہ پیمانہ مروجہ مقام کے برابر نہیں ہوتا ۔ لیکن اس نام سے اس بیگہ کی تمیز عہد مغل کے

---

۵۱ دفتر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے کاغذات کا انتخاب سلسلہ جدید نمبر ۲۴ ۔

پیمانہ پیمائش سے ہوتی ہے ۔ جو شاہجہانی بیگہ کہلاتا ہے ۔ اور اس سے تین گنا زیادہ ہوتا ہے مؤخرالذکر پیمانہ پیمائش کا استعمال اضلاع رہتک ۔ گوڑگانو ۔ دہلی اور کچھ حصہ کرنال کی پیمائش میں کیا گیا تھا ۔ پیمانہ جات پیمائش کی پوری تفصیل جو سرکاری طور پر مانے جاتے ہیں ۔ سرکلر مال نمبر ۲۸ میں درج ہے ✦

کھیت کے رقبہ کا حساب

۲۴۴ ۔ کھیتوں کے رقبہ کی محسوبی اس امر پر مبنی ہے کہ جب کسی مستطیل کے ایک ضلع کے قدموں کی تعداد کو دوسرے ضلع کے قدموں کی تعداد میں (جو اضلاع ایک دوسرے پر عموداً واقع ہوتے ہیں) ضرب دی جاوے تو حاصل ضرب اس مستطیل کا رقبہ مربع قدموں (یعنی بسوانسی یا سرساہی) میں ہوتا ہے ۔ اس لئے کسی مثلث کا رقبہ اس طرح سے نکالا جا سکتا ہے ۔ کہ اُس کے قاعدہ کے قدموں کی تعداد کو اس عمود کے قدموں کی تعداد میں ضرب دیا جاوے جو مقابل کے زاویہ سے قاعدہ پر ڈالا گیا ہو اور حاصل ضرب کا نصف لے لیا جاوے ۔ خواہ کسی کھیت کی شکل کیسی ہی غیر معمولی ہو ۔ جب تک اُس کے اضلاع مستقیم ہوں یا خفیف سی خمدار ہوں ۔ اس کا رقبہ بآسانی نکالا جا سکتا ہے کیونکہ ایسی ہر ایک شکل کی تقسیم مثلثوں میں ہو سکتی ہے ✦

پیمائش ٹوپوگریفیکل اور پیمائش خسرہ

۲۴۵ ۔ صاحب مہتمم بندوبست کا تعلق دو اقسام کی پیمائش سے ہے ایک ٹوپوگریفیکل پیمائش جو شاہی محکمہ سرویری والے کرتے ہیں ۔ دوسری پیمائش خسرہ جو پٹواری کرتے ہیں ۔ پیمائش قسم دوم صاحب مجلوح کے اپنے کام کے واسطے نہایت ضروری ہے ۔ اور قسم اول کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے قسم دوم کی صحت کی پڑتال ہو سکتی ہے ۔ دونو اقسام کی پیمائش کا طریق علمی ہے ۔ قسم دوم کا طریق قسم اول کے طریق سے بہت سادہ ہے ۔ لیکن تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اگر اُس طریق کو اچھی طرح سے برتا جاوے تو پیمائش میں اعلےٰ درجہ کی صحت حاصل ہو سکتی ہے محکمہ سرویری والے سارے موضع کی یکجا پیمائش کرتے ہیں ۔ گاؤں کی حدود کا نقشہ تیار کرتے ہیں اور اُس میں بڑی بڑی چیزیں دکھلائی جاتی ہیں مثلاً آبادی و سڑک ۔ نہریں اور بڑی بڑی آبشار ۔ زیر کاشت قابل کاشت اور غیر آباد زمین کی حدود بھی بعض اوقات دکھائی جاتی ہیں ۔ پیمائش خسرہ میں ہر ایک کھیت کی حدود شجرہ کشتوار میں دکھلائی جاتی ہیں اور اُس کے ذریعہ رقبہ جات مندرجہ جمعبندی محسوب کئے جاتے ہیں ✦

پنجاب میں پیمائش خسرہ محکمہ سرویری کے زیر نگرانی نہیں ہے۔

۲۴۶ - ہندوستان کے بعض حصوں میں ہردو ٹوپوگریفیکل پیمائش اور پیمائش خسرہ محکمہ سرویری کے سپرد ہے - کئی دفعہ یہ تجویز ہوئی کہ یہ طریق ملک پنجاب میں بھی مروّج کیا جاوے - لیکن تجربہ کار ریونیو افسر ہمیشہ اس کے خلاف[1] رہے ہیں - موجودہ طریق ایسا سادہ ہے - اور معمولی احتیاط سے ایسے قابل اطمینان نتائج حاصل ہوتے ہیں کہ بہت کم امید ہے کہ یہ طریق کبھی ترک کیا جاوے - درحقیقت بعض حالت میں محکمہ سرویری نے اضلاع پنجاب کے جدید ٹوپوگریفیکل نقشہ جات اس طرح سے تیار کئے ہیں - کہ پہلے شجرہ ہائے کشتوار کی صحت کی پڑتال چند مستقل نشان واقعہ[2] سطح کے مابین قطر (خطوط تقاطع) ڈالنے کے ذریعہ کی - اور بعد میں چھوٹے پیمانہ کے شجرہ کشتوار جوڑ دئیے مناسب یہ ہے - گو ضروری نہیں کہ عملہ سرویری والے صاحب مہتمم بندوبست کے پیمائش کا کام شروع کرنے سے پہلے قطر ڈالیں - اگر ان کے پاس بہت سے مستقل نشانات کے ایسے درمیانی فاصلہ کی فہرست موجود ہو جس کی صحت کی پڑتال بڑے مکمل علمی طریق سے ہو چکی ہے تو یہ ان کے کام کی پڑتال کے لئے بہت عمدہ وسائل کا کام دیگی - پیمائش خسرہ کی پڑتال بذریعہ ٹوپوگریفیکل پیمائش کرنے کے طریق فرانسس صاحب کے دستور العمل پیمائش زمین کے ضمیمہ دوم اور سرکلر مال نمبر ۲۸ سے معلوم ہوسکتے ہیں - یہ امید نہیں ہوسکتی کہ ہردو اقسام پیمائش کے نتائج بالکل مطابق ہوں - اگر ان میں قابل توجہ اختلاف ہو تو یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہے کہ پیمائش خسرہ میں غلطی ہے - لیکن ایسے اختلاف ہونے کی صورت میں پیمائش خسرہ کی پڑتال خوب کرنی چاہئے ✤

تقرری امین

۲۴۷ - بعض اوقات پیمائش بندوبست میں ایسے آدمی لگائے جاتے ہیں - جو پیمائش زمین کے سادہ طریق سے واقف ہوتے ہیں اور جن کو امین کہتے ہیں - اور ان کی تقرری کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ پٹواری پیمائش کے کام کو صحت اور صفائی سے کرنے میں ماہر نہیں ہوتے - یہ تجویز بہت خراب ہے - کیونکہ پٹواری اپنے کام

---

[1] کارروائی مال پنجاب نمبر ۴ ماہ ستمبر ۱۸۸۳ء اور نمبر ۱ - ماہ ستمبر ۱۸۸۳ء دیکھو ✤

[2] صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے دفتر کے نئے سلسلہ نمبر ۲۶ کے کاغذات کے انتخاب میں سرویر جنرل اور کرنیل ویس صاحب کمشنر بندوبست کے مشترکہ یادداشت کو دیکھو ✤

کے ضروری حصہ کو سیکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور پیمائش کے ایک ذریعہ اتصال بالجبر بن جانے کا اندیشہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ پٹواری کو مقامی واقفیت ہوتی ہے جس کے باعث وہ بہت سی غلطیوں سے بچ جاتا ہے اور ایک عارضی طور پر مقرر شدہ آدمی کی نسبت جس کی صرف اُن غلطیوں کے لئے گرفت ہو سکتی ہے جو اتفاقیہ دریافت ہو جاویں پٹواری کو اپنا کام صحیح کرنے کا زیادہ خیال ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں شروع زمانہ میں ہی امین کے تقرر کا طریق قبیح[1] قرار دیا گیا تھا۔ مابعد کے بعض بندوبستوں میں اُس کو بڑی وسعت کے ساتھ از سر نو جاری کیا گیا۔ اب یہ ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ پٹواری اپنے علاقہ کی بہت سی حد کی خود اپنے ہاتھ سے پیمائش کرے۔ جب زائد پیمائش کنندگان مقرر کئے جاویں تو حتے الامکان اُن کو عہدۂ پٹوار کا منظور شدہ امیدوار ہونا چاہئے۔

۲۴۸ ۔ بندوبست قانونی اول میں پیمائش موضع کے دو علیحدہ علیحدہ درجہ تھے

ابتدائی پیمائش خسرہ | اول نقشہ حدود یعنی ٹھاک بست کا بنانا جو اُس وقت میں تیار کیا جاتا تھا جب گاؤں کی اراضی کی حدود کے کل تنازعات طے ہو جاتے تھے۔ دوم شجرۂ کشتوار اور خسرہ کا بنانا۔ خسرہ ایک رجسٹر ہوتا تھا جس میں ہر کھیت کے متعلق اس کا نمبر شجرہ اور اُس کے مالک اور کاشتکار کا نام طول وعرض اور رقبہ و قسم اراضی اور جنس جو پیمائش کے وقت اُس میں ہوتی تھی درج کی جاتی تھی۔ ٹامسن صاحب بہادر کے ہدایت نامہ میں شجرہ کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ کہ وہ گاؤں کا ایک معمولی طریق کا بنایا ہوا نقشہ ہوتا ہے۔ اور بارکنس صاحب کی رپورٹ "متعلقہ جدید طریق پیمائش خسرہ مروجہ ملک پنجاب[2]" مورخہ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۲ء کی دفعہ ۱۰ میں لفظ شجرہ کی تشریح حسب ذیل ہے کہ "وہ محض نظری خاکہ ہے جو کسی قاعدہ پیمانہ یا کمپاس کے بغیر بنایا جاتا ہے" ممکن ہے کہ اس سے گاؤں کے رقبہ کی پوری وسعت اور حدود معلوم ہو سکیں یا ممکن ہے کہ معلوم نہ ہوں۔ لیکن ان نتائج کی ذمہ وار صرف امین کی درستی بین چشم اور مشاق عادات ہیں۔

---

[1] انتخابات از کاغذات پنجاب آیڈ منسٹریشن (پرانا سلسلہ نمبر ۱۱) دصاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۹ ۱۸۵۳ء دیکھو۔

[2] انتخابات از کاغذات پنجاب آیڈ منسٹریشن (پرانا سلسلہ نمبر ۱۱) دصاحب فنانشل کمشنر کا سرکلر نمبر ۸۶ ۱۸۵۵ء دیکھو۔

۲۴۹ - وہ پیمائش زیادہ وقعت کے قابل نہیں ہے جس کی بنیاد سطح زمین کے ایسے مقررہ نشان کے درمیانی قطر کے خاکہ پر نہ ہو۔ جن کا ایک دوسرے سے فاصلہ اور سمت بہت ٹھیک طور پر دریافت کیا جا چکا ہے۔ اس ضرورت کے حصول میں کسی قدر کامیابی اس تجویز سے ہوئی۔ جو سنہ ۱۸۵۵ء میں بلائینتھ صاحب نے ایجاد کی اور جس تجویز پر پہلے وسط پنجاب کے[1] بند وبستوں کے دوران میں عمل ہؤا۔ صاحب ممدوح نے محکمہ سرویری کے عملی تجربہ سے ایسی تدابیر نکالنے میں کام لیا۔ یہ تدبیر علمی اصول پر مبنی تھی لیکن ایسی سادہ تھی کہ پٹواری اس کے مطابق کام کر سکتے تھے۔ تختہ مسطح کمپاس اور شست کے ذریعہ پیمانہ کے مطابق نقشہ جات تیار کئے جاتے تھے۔ جن میں کھیت بڑی صحت سے دکھلائے جاتے تھے۔ یہ تجویز جو" پنجاب " یا تختہ مسطح کی تجویز کہلاتی ہے۔ بہت جلد ممالک مغربی شمالی میں جاری ہو گئی اور ہر دو صوبجات میں اس تجویز کی بتدریج اصلاح ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ آخرکار وہ شجرہ کشتوار بنانے کا عمدہ آلہ بن گئی۔ اس موقعہ پر صرف مختصر طور پر تختہ مسطح کی پیمائش کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اگر تفصیل کی ضرورت ہو تو اردو دستور العمل پٹواریاں مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء کا باب دوم یا جو اس سے بھی عمدہ ہے یعنی ونسنٹ سمتھ صاحب کا دستور العمل برائے افسران بند وبست ممالک مغربی و شمالی کے باب پنجم کا ملاحظہ کیا جاوے۔ گاؤں کا رقبہ مثلثوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور پیمائش خسرہ کی بنیاد ذیں اضلاع مثلث پر ڈالی جاتی تھی۔ مثلث بندی اس طرح سے کی جاتی تھی۔ حدود موضع پر وہ نشان قائم کئے جاویں۔ جن کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ یا دوسرے مقررہ نشانات کے ساتھ جو موضع کے اندرونی رقبہ میں قائم کئے جاویں آسانی سے ملایا جا سکے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ نشان ٹھیک حدود موضع کے اوپر ہی قائم کئے جاویں۔ مختلف نشانات کا درمیانی فاصلہ بڑی صحت کے ساتھ بذریعہ جریب ناپا جاتا تھا۔ اور ہر ایک نشان کا موقعہ بلحاظ دیگر نشانات بذریعہ شست معلوم کیا جاتا تھا۔ اور صحیح سمت شمال اور جنوب پہلے بذریعہ کمپاس دریافت کر لی جاتی تھی۔ حدود موضع کے کسی نزدیک کے موقع سے شروع کر کے پیمائش کنندہ مثلث بندی کرتا جاتا تھا۔ جب مثلث بندی ہو رہی ہو تو اس کی صحت کی آزمائش ہو سکتی تھی۔ لیکن آخری آزمائش وہ طرز تھی۔ جس طرز سے مثلث بندی

> پیمائش بذریعہ تختہ مسطح

[1] انتخابات از کاغذات ایڈمنسٹریشن (پرانا سلسلہ) نمبر ۱۱ +

چاکر ختم ہو یعنی مثلث بندی اُس وقت صحیح تصور کی جاتی تھی جب آخری مثلث عین موقعے کے مطابق ہو۔ اور اُس کا طول و عرض بندریعۂ نقشہ سطح زمین کے واقعی طول و عرض کے برابر ہو جو بذریعہ جریب ناپا جاتا تھا۔ موضع کی حدود ان عمودوں کے ذریعہ قائم کی جاتی تھی جو نزدیک تر مثلثوں کے قاعدہ سے نکالے جاتے تھے۔ اور کھیتوں کی شجرہ کشی کی درستی اس طرح سے تیقن کی جاتی تھی کہ سطح زمین اور شجرہ پر وہ نشانات لگائے جاتے جن نشانات پر کوئی حصہ کھیت اضلاع مثلث سے متقاطع ہو ✚

۲۵۰ - طریق متذکرہ بالا کی بجائے ہموار اضلاع میں مربع بندی کی پیمائش کا طریق جاری ہو گیا ہے۔ جو کرنیل ویس صاحب نے ۱۸۵۳ء میں ایجاد کیا تھا اور

طریق پیمائش بذریعہ مربع بندی

اس کا عمدہ بیان فرانسس صاحب کے دستور العمل پیمائش پٹواریاں میں پایا جاویگا۔ اب گاؤں کا رقبہ مساوی مربعوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور قطر کے خاکہ کی بنیاد تقریباً گاؤں کے وسط میں ایک مربع پر ڈالی جاتی ہے۔ جس کا ضلع عموماً دو سو قدم لمبا ہوتا ہے۔ اور مربع بڑی احتیاط سے بنایا جاتا ہے۔ اس مربع کے بنانے کے لئے پہلے کھلی زمین پر ایک بنیادی لکیر دو سو قدم لمبی بڑی صحت سے ناپی جاتی ہے جس کی لمبائی نقشہ پر پانچ انچ دکھلائی جاتی ہے۔ کیونکہ پیمانہ عموماً چالیس قدم فی انچ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس خط کے دونوں سروں پر چھوٹی چھوٹی پختہ برجیاں تعمیر کی جاتی ہیں جو مضبوط بنانی چاہئیں اور اُن کی حفاظت عمدہ طور پر ہونی چاہئے۔ یا پتھر اور کنکریٹ کے تودہ لگانے جانے چاہئیں۔ پٹواریوں کے لئے مثلث بندی کی نسبت یہ طریق زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ فرضی کام دکھانے کا خیال کم پیدا ہوگا۔ اگر پہلا مربع صحیح تیار ہو جاوے تو کل قطروں کی صحت کوئی مشکل بات نہیں ہے اور درحقیقت مناسب نگرانی کرنے پر پٹواری اس کام کو بڑے عمدہ طور سے کرتے ہیں۔ گاؤں کے حدود نزدیک کے مربع سے عمود نکال کر قائم کی جاتی ہیں۔ اور کھیتوں کے بنانے میں وتر اور اضلاع مربع اُسی طرح کام میں لاتے جاتے ہیں جس طرح سے مثلث کے اضلاع تختہ مسطح کی پیمائش میں استعمال کئے جاتے ہیں ✚

۲۵۱ - محالات بر لب دریا میں مشترکہ لائن کی تجویز جو فرانسس صاحب نے جاری کی تھی بڑے مفید طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔ جہاں ممکن ہو دریا کے مقابل کے کنارے[1] پر پہلی بنیادی لائن کے متوازی دوسری بنیادی لائن ہونی چاہئے۔

بہت سے محالوں کی ایک بنیادی لائن

[1] کپتن واکر صاحب کی رپورٹ بندوبست لاہور کا فقرہ ۲۳ دیکھو ✚

اس تجویز سے جو حدود مسمار ہو گئی ہیں۔ ان کو از سر نو قائم کرنے کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اس تجویز کا پورا فائدہ وہاں ہوتا ہے جہاں دریا کے دونوں کناروں پر کے بالمقابل محال کی حدود مقرر شدہ ہوں۔ ضلع پشاور کے بندوبست حال میں شمالاً جنوباً یا شرقاً غرباً کل ضلع کے لئے ایک ہی بنیادی لائن بنانے کی تجویز پر عمل کیا گیا اور مربع بندی کی صحت کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی۔ جب بڑے رقبہ کی ٹھیک بنیادی لائن بنائی جاوے تو ایک واقف کار سرویر ملازم رکھنا ضروری ہے۔ جو آلہ تھیا ڈولیٹ (بلندی اور دُوری ناپنے کا آلہ) سے کام شروع کرلے[1]۔

ضلع حصار اور پہاڑی علاقوں کی پیمائش

۲۵۲۔ ضلع حصار کے بندوبست حال میں پیمائش خسرہ کی بنیاد ایک مکمل قطر پر تھی جو محکمہ سرویری والوں نے بنایا تھا۔ لیکن دیگر اضلاع میدانی میں اس تجویز پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ پٹواریوں کے بنائے ہوئے مربع پیمائش خسرہ کے لئے بڑی صحیح بنیاد ہیں۔ لیکن پہاڑی علاقہ میں مربع بندی ناممکن ہے اس واسطے تختہ مسطح کا مرمہ طریق برتا جاتا ہے۔ اور امید نہیں کہ کام بہت صحیح ہو۔ جب تک کہ پٹواریوں کو ایسی مساوی نہ دی جاویں جن پر محکمہ سرویری والوں نے کئی بدیع موقعوں کے نشان نہ کر دئے ہوں[2]۔

جہاں ممکن ہو جدید پیمائش نہیں ہونی چاہئے

۲۵۳۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو وہ بندوبست کے موقعہ پر جدید پیمائش کی ضرورت سے دست بردار ہو سکے۔ اور صاحب مہتمم بندوبست کو پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ جدید پیمائش کی کس حد تک ضرورت ہو گی۔ شجرہ جات کشتوار صرف مطالب مال کے لئے ہی کافی صحیح نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ وہ اس قابل بھی ہونے چاہئیں کہ محکمہ سرویری والے اس کو چھوٹے پیمانہ پر کر کے اغراض کیلئے اس میں مستعمل کر سکیں[3]۔ رفتہ رفتہ یہ امر تسلیم ہو گیا ہے

---

[1] دیکھو ڈین صاحب کی رپورٹ بندوبست پشاور فقرہ جات ۳۷-۳۸۔

[2] فرانسس صاحب کے دستور العمل پیمائش اراضی کا باب ملاحظہ ہو۔

[3] ایل۔ ڈبلیو ڈین صاحب نے اپنے شجرہ جات کشتوار کو جو بحساب ۲۴ انچ فی میل بنائے گئے تھے گھٹا کر ۴۔انچ فی میل کر دئے ہر ایک محال کے چھوٹے پیمانہ کی ایک کاپی شجرہ میں بطور ضمیمہ داخل کی گئی اور دوسری کاپی گاؤں کی لال کتاب میں درج ہوئی۔ گاؤں کے چھوٹے پیمانہ والے شجرہ حلقہ تشخیص کے شجروں میں شامل کر دئے گئے۔ ان حلقوں کے شجروں کی کاپیاں جن میں تمام مقامی امور جو قواعد کے مطابق ضروری تھے موجود تھے وہ محکمہ سرویری کے پاس روانہ کئے گئے تاکہ ضلع کا ایک جدید شجرہ پیمائش تیار کرنے میں اُن سے فائدہ لیں (ڈین صاحب کی رپورٹ بندوبست پشاور کا فقرہ ۳۸ دیکھو) گورنمنٹ ہند صیغہ مال وزراعت نمبر ۲-۲۵۲-۲۶۵ مورخہ ۱۱-فروری ۱۸۹۹ء کے فقرہ ۲ سے مقابلہ کرو جو پنجاب کی کارروائی مال کے نمبر ۸۴ مورخہ فروری ۱۸۹۹ء میں درج ہے۔

کہ جس ضلع کی پیمائش مربع بندی کے اصول پر نہیں ہوئی۔ وہاں پرانے شجرہ کو بحال رکھنا اور اُس کی درستی کی کوشش کرنا غلطی ہے۔ جہاں شجرہ صحیح تیار ہوا ہو۔ اور بندوبست کے بعد اُس کی ترمیم کا جو ضابطہ مقرر ہے اس پر برابر عمل ہوتا رہا ہو۔ تو ایسے علاقوں میں جہاں ندی نالوں کا اثر نہ ہوا ہو۔ جدید پیمائش کی ضرورت نہیں ہوگی +

پرانے شجرہ کی پڑتال

۲۵۴ - اگرچہ جس جگہ سابقہ پیمائش مربع بندی کے اصول پر نہیں ہوئی۔ وہاں جدید پیمائش کی ضرورت اب عموماً مانی جا چکی ہے۔ لیکن مناسب ہے کہ چند ایک طریق ایسے بیان کئے جاویں جن سے تختہ مسطح کے بنائے ہوئے پرانے شجروں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ آیا پٹواری شجرہ کو ہاتھ میں لے کر خسرہ گرداوری کے اندراج آسانی اور درستی سے کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس شجرہ کے ذریعہ گرداوری کا کام اُس کو کرنا مشکل یا ناممکن معلوم ہو تو زیادہ پس و پیش کے بغیر مربع بندی کے اصول پر جدید شجرہ تیار کرنا چاہئے۔ اگر پرانہ شجرہ سکیل کے مطابق صحیح بنا ہوا ہو۔ تاہم ایسی حالت میں اُس کی درستی پر بہت وقت صرف ہوگا۔ جدید اور پرانی پیمائش کا پیوند لگانے کی نسبت آیندہ ضروریات کے لئے ایک عمدہ شجرہ بنانا بہتر ہے۔ اگر پرانہ شجرہ شروع ہی سے بہت غلط ہو تو اس کی درستی کی کوشش کرنی فضول ہے اور پیمائش جدید لازمی ہے اس امر کے طے کرنے کے لئے صاحب مہتمم بندوبست کئی قسم کی آزمائش کر سکتے ہیں۔ ملحق الحدود مواضعات کے شجروں کا مقابلہ اس امر کے دیکھنے کے لئے کرنا چاہئے۔ کہ آیا حدود مطابق ہیں۔ اور شجرہ پر کئی مستقل نشانات مثلاً حدوں کے درمیان آزمائشی خط کھینچنے چاہئیں اور ان کا درمیانی فاصلہ بذریعہ جریب ناپ کر لکھ لینا چاہئے۔ اگر وہ فاصلہ جو بذریعہ جریب معلوم ہو۔ اس فاصلہ کے برابر ہو جو شجرہ پر پیمانہ لگانے سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر کھیتوں کے نقاط تقاطع کا درمیانی فاصلہ بھی اسی طرح آزمائش کرنے پر بہت مطابق ثابت ہو۔ اور جن کھیتوں میں یہ آزمایشی خطوط گذرتے ہوں۔ ان میں سے چند ایک کی جریب اندازی کرنے سے قابل اطمینان نتائج حاصل ہوں۔ تو سمجھا جاویگا کہ شجرہ اغلباً عمدہ ہے۔ یا سطح زمین پر ایک مربع بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس مربع کا نشان شجرہ پر کر کے اس طریق سے آزمائش کی جا سکتی ہے۔ جس کا ذکر فرانسس صاحب کے دستور العمل کے ضمیمہ سوم میں ہے +

۲۵۵ - دفعہ ۱۰۱ - ایکٹ معاملہ زمین کی رُو سے صاحب مہتمم بندوبست کو اختیار

تنازعات حدود

ہے کہ وہ گاؤں کے حدود مقرر کرے۔ سوائے اُن محال کے جو دریا کی زد میں ہیں خوش قسمتی سے آج کل حدود کے تنازعات بہت شاذ ہوتے ہیں۔ حدود اور رواج متعلقہ دریا کا مفصل ذکر دستور العمل مال میں کیا جاویگا۔ صاحب مہتمم بندوبست کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب علاقہ انگریزی کے گاؤں اور اُس گاؤں کی حدود کا تنازعہ ہو۔ جو دیسی ریاست کی عملداری میں داخل ہے تو اُن کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ اصلیت دریافت کرکے اپنی رائے کی رپورٹ صاحب کمشنر قسمت کے پاس[۵۱] ارسال کریں۔ گورنمنٹ کے تازہ احکام مفصلہ ذیل ہیں :-

"جب قانونی بندوبست کسی ریاست کی حد کے قریب ہو رہا ہو۔ تو ریاست کو اس بندوبست کی اطلاع قسمت کے صاحب کمشنر کو دینی چاہئے۔ جس قسمت میں یہ بندوبست جاری تھا۔ اطلاع کا مضمون یہ ہوگا۔ کہ عنقریب سرحد کے قریب پیمائش کی جاویگی۔ اور جس تاریخ کہ ہر محال کی پیمائش حدود کے قریب پہنچیگی اس تاریخ کی اطلاع باضابطہ طور پر صاحب مہتمم بندوبست دینگے۔ اور اُس میں یہ بھی درج ہوگا۔ کہ ریاست کے عہدہ داران مناسب کے نام ضروری احکام جاری کئے جاویں کہ وہ پیمائش اور تصدیق حدود کے وقت حاضر رہیں۔ اور یہ بھی درخواست کی جاویگی۔ کہ ایسے عہدہ داران کے نام سے فوراً اطلاع دیجاوے۔ تاکہ صاحب مہتمم بندوبست امر زیر بحث کی بابت اُن اُمور کے متعلق جو زیادہ ضروری نہ ہوں۔ براہ راست خط و کتابت کرسکیں۔ متذکرہ بالا کام کے شروع میں عموماً ریاست کے پٹواری یا قانونگوے یا کسی دوسرے ریونیو افسر کا حاضر رہنا کافی ہوگا۔ اگر اس موقع پر اہلکاران بندوبست اپنے کام کو مقررہ حدود سے دوسری طرف لیجانا چاہیں تو پہلے صاحب مہتمم بندوبست اس ضرورت کی اطلاع ریاست کو دیکر اُس کی اجازت حاصل کرینگے۔ لیکن جب یہ کام ریاستی اہلکاروں کی موجودگی اور اُن کی صلاح سے کیا جاوے۔ تو اس اطلاع کی ضرورت نہیں۔ تصدیق حدود کے موقع

---

[۵۱] یہ رپورٹ اب صاحب کمشنر بندوبست کے پاس کرنی چاہئے +

پر ریاست کی طرف سے تحصیلدار یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے رتبہ کا عہدہ دار تعین ہونا چاہیئے۔ اور جب کسی خاص موقع پر صاحب مہتمم بندوبست خود آنا مناسب خیال کریں تو مناسب رتبہ کا عہدہ دار اُن کی ملاقات کے لیئے بھیجنا چاہیئے جس ضابطہ کی پابندی بعد ازاں ہونی چاہیئے۔ اس کا ذکر فقرہ جات دوم وسوم میں ہے اور وہ ضابطہ حسب ذیل ہے :-

اگر باہمی فیصلہ ہو جاوے تو سرکاری ضلع کے اہلکاران مال کو اس کا اندراج بڑی احتیاط سے مناسب کاغذات میں کرنا چاہیئے۔ اور ان میں مقررہ حدود کا نقشہ ضرور شامل ہوگا۔ اس فیصلہ اور نقشہ پر دو نو طرف کے عہدہ داران کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ جب اُن اہلکاروں کے درمیان جنہوں نے موقع کی تحقیقات کی ہو باہمی فیصلہ نہ ہو سکے تو سرکار انگریزی کا اہلکار اپنے رائے بمعہ وجوہات تحریر کرکے ضروری نقشہ جات سے اُس کی تشریح کریگا۔ اور اہلکار ریاست سے اُس رائے کی نقل طلب کریگا۔ اور اگر وہ نقل دستیاب ہو جاوے تو اُس کو اپنی مسل کے ساتھ شامل کر دیگا۔ اور اپنی رائے کی نقل دیسی ریاست کے افسر کو دیگا۔ خواہ فیصلہ باہمی ہُوا ہو یا نہ ہُوا ہو۔ بہرحال کل کارروائی کی نقل صاحب کمشنر کی خدمت میں ارسال کی جاویگی۔ صاحب کمشنر جو مناسب ہوگا علاقہ انگریزی کے حکام اور دیسی ریاست سے دریافت فرماوینگے۔ اور اگر تنازعہ ایسے موضع یا مواضعات جو ان کی قسمت میں ہیں اور ایسی ریاست کے مابین ہو جو ان کے پولٹیکل اہتمام میں ہے تو اس معاملہ میں صاحب کمشنر حکم صادر فرماوینگے۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حد کی رپورٹ جو ان کی رائے میں مقرر ہونی چاہیئے گورنمنٹ میں ارسال کرینگے۔ اور اپنی رپورٹ کی ایک ایک نقل متعلقہ صاحب ڈپٹی کمشنر اور دیسی ریاست کے مناسب افسر کے پاس بھیجدینگے۔ ریاست کو اختیار ہوگا کہ جو عذرات اس رپورٹ کے بارہ میں کرنا چاہیئے۔ گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں کرے۔ لیکن یہ عذرات رپورٹ پہنچنے سے ساٹھ دن کے اندر ہونے چاہئیں۔ تا کہ قطعی فیصلہ میں غیر ضروری دیر نہ لگے۔ اسی طرح اگر صاحب ڈپٹی کمشنر چاہیں تو اُسی مقررہ عرصہ میں رپورٹ کے

متعلق مناسب عذرات صاحب کمشنر کی معرفت کرسکتے ہیں - اگر صاحب کمشنر کی رپورٹ پہنچنے سے ساٹھ دن کے اندر دیسی ریاست یا صاحب ڈپٹی کمشنر کی جانب سے کوئی عذرات پیش نہ ہوں تو سمجھا جاویگا - کہ حدود مجوزہ صاحب کمشنر قبول کرلئے گئے ہیں - اور معاملہ قطعی طور پر طے شدہ سمجھا جاویگا[۱] +

ضابطہ جو مکمل جدید پیمائش کی صورت میں برتا جاویگا -

۲۵۶ - جب موضع کی ساری پیمائش جدید ہو تو جو ضابطہ پٹواریوں کو استعمال کرنا چاہئیے اس کے متعلق موجودہ ہدایتیں ضمیمہ نمبر ہفتم میں ملینگی - اقسام اراضی کی ہدایات جو وہاں مذکور ہیں اُن کا مقابلہ اس سے کرنا چاہئیے - جو اس مضمون کے متعلق اگلی فصل میں لکھا گیا ہے +

ایک انچ کے سکیل کے سرویری نقشہ جات کا شجرہ کشتوار سے مقابلہ -

۲۵۷ - اس غرض کے لئے کہ شجرہ جات کشتوار کا مقابلہ بغرض تصحیح تا تاریخ حال محکمہ سرویری کی پیمائش کے ساتھ آسان ہو جاوے صاحب مہتمم بندوبست کو حکم ہے کہ شجرۂ کشتوار کے ختم ہونے پر وہ اُن کا مقابلہ اپنے ضلع کے ایک انچ کے سکیل کے نقشہ سے کریں - یہ نقشہ صاحب سرویر جنرل کے دفتر سے مل سکیگا - اس کے متعلق ہدایتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

جن ساویوں میں جدید سڑکیں جدید زمین جدید نہریں یا جدید مواضعات یا ڈاک بنگلہ وغیرہ ہوں اور یا جن میں پرانے مواضعات معدوم ہوں وہ اسسٹنٹ سرویر جنرل مہتمم دفتر نقشہ کشی کلکتہ کے پاس بھیجی جانی چاہئیں - اور اُن کے ہمراہ ایک انچ سکیل والی ساوی یا ساویوں کو بھی ارسال کرنا چاہئیے - جن میں پٹواریوں کے بنائے ہوئے نقشہ جات شامل ہوں - ان ہدایات کے تحت میں صاحب مہتمم بندوبست کو سرویر جنرل یا اسسٹنٹ سرویر جنرل سے خط و کتابت صاحب ڈائرکٹر کا غذات زمین و زراعت کی معرفت کرنی چاہئیے +

---

[۱] پنجاب گورنمنٹ کے سرکلر نمبر ۱ مورخہ یکم اپریل ۱۹۰۸ء کے فقرہ جات ۲ و ۳ دیکھو +

تیرھویں فصل

اقسام اراضی وزمین

۲۵۸ - اپنی قدرتی اور امتزاجی ساخت کے لحاظ سے اور نیز اپنے اجزا کی

زمین اور اقسام اراضی | ترکیب کے لحاظ سے قدرتی طور پر ایک زمین دوسری زمین سے مختلف ہوتی ہے - اور ایسے ملک میں جہاں بارش کم ہوتی ہو اور جہاں بارش کی مقدار ہمیشہ متغیر ہوتی رہتی ہے - ترکیب اجزاء کا فرق زیادہ اہم فرق ہوتا ہے - چنانچہ بڑے بڑے اقسام زمین ڈاکرو روسلی اور ریتلی ہیں - علاوہ بریں بیرونی وجوہات کی رُو سے بھی اُن میں فرق ہوتا ہے - بعض آب پاش ہوتی ہیں - بعض غیر آبپاش - بعض میں کھاد ڈالا جاتا ہے اور بعض میں نہیں ڈالا جاتا - بعض دو فصلی ہوتی ہیں - بعض ایک فصلی - مناسب یہ ہے کہ لفظ اراضی صرف اُن انواع کے اظہار کے لئے جو قدرتی صفات کی وجہ سے ہوں استعمال کیا جاوے - اور بیرونی صفات کی انواع کی تعریف "اقسام" سے کی جاوے لیکن ہمیشہ اس امتیاز کا خیال نہیں کیا جاتا - جب قدرتی یا بیرونی تفاوت کے باعث زمین کے شرح لگان کی مالیت کی حیثیت میں فرق آجاوے تو اس تفاوت کو مسل حقیت میں درج کرنا تشخیص جمع اور مناسب باچھ کے لئے جو کھاتہ جات پر ہوتی ہے ضروری ہے - اپنے کام کے شروع میں صاحب مہتمم بندوبست کو یہ طے کر لینا چاہیئے - کہ اقسام اراضی کی تقسیم کس طرح پر کرینگے[1] - جب تک یہ طے نہ ہوگا کھتونی کا اندراج خسرہ نامکمل رہیگا *

۲۵۹ - ایسے ملک میں جہاں بارش کم ہوتی ہے تقسیم اراضی ان اقسام پر ہوتی ہے

اقسام اراضی | جن کا حصر ان ذرائع پر ہوتا ہے جن سے فصل کی پرورش کے واسطے سیلاب حاصل کیا جاوے چنانچہ زمین کی تقسیم حسب ذیل کی جاتی ہے *

---

[1] دیکھو فقرہ - ۲۲۷ *

(الف) بارانی یعنی وہ زمین جو بارش کی محتاج ہے +

(ب) سیلاب یعنی وہ زمین جس میں طغیانی آئے یا مستقل طور پر دریا کی طراوت رہے +

(ج) آبی جو تالاب - جھیل یا ندی کے پانی سے جھلار یا جھٹہ کے ذریعہ سے سیراب ہو یہ اصطلاح کبھی اُس زمین کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے جو چشموں سے سیراب ہو +

(د) نہری - جو نہروں سے سیراب ہو - جب سرکاری نہریں یا اور لوگوں کی چھوٹی نج کی نہریں ایک ہی ضلع میں ہوں - تو بعض اوقات جو زمین سرکاری نہروں سے سیراب ہوتی ہو شاہ نہری کہلاتی ہے +

(س) چاہی - جو چاہات سے سیراب ہوتی ہو - یہ اصطلاح کبھی اُس زمین کے معنی میں استعمال کی جاتی ہے - جو ایسی جھلار کے ذریعہ آبپاش ہو - جو کسی ندی کے کنارہ پر بنائی گئی ہو لیکن جھلار سے سیراب ہونے والی زمین کو جھلاری یا آبی سے موسوم کرنا بہتر ہے +

پہلی دو اقسام اراضیات غیر آبپاش کے عنوان میں آتی ہیں - باقی آخیر کی تین اقسام اراضیات آبپاش کے عنوان میں آتی ہیں +

حدود زمین چاہی و نہری

۱۶۰ - جو زمین کاشتکاری کے معمولی دوران میں دفعتاً فوقتاً چاہ یا نہر سے سیراب ہوتی ہے - وہ چاہی یا نہری درج ہونی چاہئے - چاہی یا نہری آبپاشی کی حدود سطح زمین پر کے نشانات خصوصاً پانی کی نالیوں سے متعین ہو سکتے ہیں - اگر کچھ شک ہو تو چند سال کے اندراج خسرہ گرداوری سے اُن کا فیصلہ ہو سکتا ہے - جو زمین کھتونی میں چاہی یا نہری درج کی جاتی ہے اُس میں سے بہت سی ہر سال آبپاش نہیں ہوتی - صوبہ ہذا کے بعض حصوں میں رقبہ متعلقہ چاہ میں کم از کم ایک فصل آبپاش ہوتی ہے - لیکن اکثر حصص میں وہ کل رقبہ ہر سال آبپاش نہیں ہو سکتا جس کی حفاظت کے لئے چاہ کھودا گیا ہو - بعض اوقات یہ دستور دیکھا جاویگا کہ نصف رقبہ چاہ ایک سال فصلی میں کاشت کیا جاتا ہے اور دوسرا نصف دوسرے سال میں - جہاں بارش کی اوسط خاصی زیادہ ہو لیکن سال بسال اس میں تغیر ہوتا رہے تو موسم کی حالت کے مطابق رقبہ آبپاش بہت بدلتا رہتا ہے +

وہ اقسام جو کھاد یا طریق کاشتکاری پر مبنی ہیں

۱۶۱ - جس زمین میں کھاد ڈالا جاتا ہو بعض اوقات اُس کی الگ قسم بنائی جاتی ہے اور نیائی یا گورہ کہلاتی ہے - مؤخر الذکر اصطلاح

ممالک مغربی وشمالی سے لی گئی ہے۔ دراصل اس کے معنی ہیں وہ زمین۔ جو آبادی دیہ کے قریب اُس کے گرد واقع ہو۔ اکثر صرف ایسے قطعہ اراضی میں باقاعدہ کھاد ڈالا جاتا ہے۔ جدید بندوبستوں میں دوفصلی زمین کی قسم ایک علیحدہ پرتہ لگانے کے لئے الگ بنائی گئی ہے۔ دوفصلی کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ زمین میں ہر سال دو فصلیں ہوتی ہیں یا کہ اس میں کھاد پیدا ہوتا ہے۔ جو زمین پر دس یا گیارہ ماہ رہنے کی وجہ سے دوفصلوں کے برابر خیال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ سالِ فصلی میں اکثر اوقات اس میں دو فصلیں (ربیع و خریف) ہوتی ہیں۔ لفظ دوفصلی کے استعمال سے مغالطہ پڑجانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے جب اس قسم کی زمین مثلاً چاہی یا بارانی کی تقسیم بلحاظ اُن فصلوں کے کی جاوے۔ جو ہر سال اس میں پیدا ہوتی ہیں تو نمبروں کا استعمال کرنا بہتر ہوگا مثلاً بارانی نمبر اول اور بارانی نمبر دوم یا اگر اُن درمیانی اقسام کے کوئی خاص مقامی نام ہوں۔ تو وہ نام استعمال کرنے چاہئیں۔ سنہ ۱۸۸۰ء اور سنہ ۱۸۹۰ء کے درمیانی عرصہ کے چند بندوبستوں میں اقسام زمین بلحاظ طریق کاشتکاری علاوہ اُن اقسام کے بنائے گئے جو اقسام ذرائع آبپاشی کے ہونے یا نہ ہونے کے باعث قرار دیئے گئے تھے۔ دوفصلی یک فصلی۔ ہاڑی اور ساونی ان اقسام کے نام رکھے گئے۔ قسم اول کی تشریح پہلے ہوچکی ہے۔ یک فصلی اُس زمین کا نام تھا جو ایک عام طریق کے مطابق کاشت ہوتی تھی جس کے رُو سے ایک سال فصلی میں فصل ربیع کے بعد فصل خریف پیدا ہوتی ہے۔ اور بعد ازاں بارہ ماہ تک زمین خالی پڑی رہتی ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ یہ طریق غیر آبپاش اونچے قطعات کے لئے بہت مفید ہے جہاں معمولی بارش ہوتی ہے۔ ہاڑی سے مراد وہ زمین ہے۔ جس میں فصل ربیع کاشت ہوتی ہے۔ اور ساونی سے مراد وہ زمین ہے جہاں فصل خریف کاشت ہوتی ہے۔ تشخیص معاملہ کی اغراض کے لئے ان اقسام سے بہت کم فائدہ اُٹھایا گیا اور اب اس کا رواج نہیں ہے ✤

۲۶۲۔ پنجاب کے اول صاحب مہتمان بندوبست نے اس صوبہ میں زمین کے اقسام ذیل

اراضیات | ممالک مغربی وشمالی سے لیں۔ ڈاکر یا تیار و رَوسلی اور بھور۔ صاحبان موصوف نے ان اقسام کو مع چند سادہ پنجابی اقسام کے مثلاً روہی۔ میرا اور ٹبہ اپنی کاربراری کے لئے کافی خیال کیا۔ بعض اوقات نیائی کی ایک الگ قسم بنائی جاتی تھی۔ اور اقسام اراضی آبپاشی یا سیلاب کی موجودگی یا عدم موجودگی کے لحاظ سے اُن ناموں سے جو آج کل مستعمل ہیں درج کاغذات کئے جاتے تھے۔

لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ زمین کے قدرتی اقسام علاوہ نیائی کے آبپاشی کے ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے ضمنی اقسام بنائے جاتے تھے۔ بعض افسران کی رائے بوقت تیاری ریونیو ریٹ یہ ہوئی کہ اس قدر تفصیل بے فائدہ ہے۔ شروع زمانہ کے دو لائق صاحبانِ مہتمم بندوبست یعنی ٹمپل صاحب نے (جن کا اب سر خطاب ہے) ضلع جالندھر کے بندوبست میں اور فلپ ملول صاحب نے ضلع ہوشیارپور اور انبالہ کے بندوبست میں کل اقسام اراضیات کو ترک کر دیا۔ اور صرف آبپاش یا غیر آبپاش[۵۱] اقسام کو قائم رکھا۔ ۱۸۶۸ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیانی عرصہ کے بعض بندوبستوں میں مقامی ناموں کے مطابق زمین کے باریک اقسام بنانے کی کوشش کی گئی اور جو اقسام تقریباً برابر خاصیت کے خیال کئے جاتے تھے وہ ایک جماعت میں شامل کر دئے گئے مثلاً تحصیل نواشہر ضلع جالندھر میں پرسر صاحب نے بارانی کے بیس اقسام بنائے اور اُن کو تین جماعتوں میں تقسیم کیا۔ اور ہر ایک جماعت کے لئے اُنہوں نے علیحدہ ریونیو ریٹ تجویز کیا۔ کرنیل ویس صاحب نے ایسی اقسام کا اندراج جن سے کوئی عملی فائدہ نہیں اُٹھایا جاتا فضول سمجھا اُن کا خیال تھا۔ کہ کارروائی بندوبست میں کوئی ایسی تفصیل داخل نہیں ہونی چاہئے۔ جس کے باعث بعد ازاں پٹواری کے سالانہ امثلہ جات اور نقشہ جات کے بنانے کی تکلیف بڑھ جاوے چنانچہ فنانشل کمشنر ہو کر اُنہوں نے ایسی ہدایات جاری فرمائیں کہ قدرتی خاصیت کے لحاظ سے زمین کے اقسام بنانے کا طریق عموماً جاتا رہا اور صاحب مہتمان بندوبست نے صرف وہ اقسام درج کئے جو مصنوعی آبپاشی یا طغیانی دریا کی مختلف اقسام کے ہونے یا نہ ہونے پر مبنی ہیں ٭

۲۶۳ ۔ اس قدر زیادہ اختصار کرنے کی تائید میں جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ اس صوبہ کے بہت سے حصہ میں بارش اتنی کم ہے اور اس میں اس قدر تغیر ہوتا رہتا ہے کہ پانی پر سب کچھ منحصر ہے اور زمین پر کچھ منحصر نہیں۔ عمدہ سے عمدہ زمین کی وقعت بہت کم ہو سکتی ہے۔ اگر آبپاشی کے مصنوعی وسائل نہ ہوں یا وہ دریا کے کنارے یا ایسے نشیب میں واقع نہ ہو جہاں سطح زمین کا

(حاشیہ: دلائل جو امتیاز اقسام زمین کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں۔)

[۵۱] ملول صاحب نے اپنی رائے بابت تقسیم اراضی کے غیر سود مند ہونے کو واپس لے لیا ہے (صاحب ممدوح کی رپورٹ بندوبست شمالی انبالہ کا فقرہ ۲۷ ملاحظہ ہو) ٭

پانی بہکر پہنچ سکے۔ وسائل آبپاشی کا اثر یہ ہوتا ہے کہ زمین کی قدرتی تفاوت کم ہو جاتی ہے۔ پہاڑی علاقہ سے دور ہموار حصہ ملک میں اکثر زمین ایک ہی قسم کی ہوتی ہے اور جہاں ایسا نہ بھی ہو۔ اور تفاوت صاف عیاں ہو اور لوگ اس کو محسوس کرتے ہوں۔ وہاں بھی ایک قسم کی زمین دوسری قسم میں بے معلوم طور پر بدل جاتی ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا کہ کوئی خاص زمین کس قسم میں داخل کی جائے اکثر بڑا نازک مسئلہ ہوتا ہے۔ ہمارا عملہ پیمائش صرف ظاہری اندراج کرنے کے قابل ہے۔ اور اس عملہ کو اس کام پر لگانا کہ وہ ان متنازعہ سوالات کا فیصلہ کرے جن پر معاملہ کی تعداد منحصر ہوتی ہے۔ جو ایک چھوٹے سے مالک زمین کو آئندہ ۲۰ یا ۳۰ سال تک ادا کرنا ہے گویا تنازعات اور رشوت ستانی کے دروازہ کو کھولنا ہے۔ جو واقفیت صاحب مہتمم بندوبست موضع کے ملاحظہ کے وقت حاصل کرتے ہیں۔ اُن کو اس قابل بنا دیتی ہے کہ وہ تشخیص معاملہ میں مختلف محال کی اراضیات کی تفاوت کا مناسب خیال رکھیں۔ علاوہ ازیں تشخیص کا واقعی انحصار فصلوں پر ہے۔ پیداوار کے نقشہ جات کافی شہادت اس امر کی ہیں کہ اچھی اور بُری زمین پر معاملہ کی تشخیص ایک ہی شرح پر نہیں ہوتی۔ جو صاحب مہتمم بندوبست ان وسائل کو مناسب طور پر استعمال کریں۔ ان سے یہ اندیشہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ریتلے گاؤں میں جہاں فصل خریف کی پیداوار صرف باجرہ اور موٹھ ہوتی ہے۔ اتنی جمع تشخیص کرینگے۔ جتنی کہ ان مواضعات میں جہاں مکی پیدا ہوسکتی ہے۔ جن مقامات میں مختلف شرح زمین تجویز کی گئی ہے۔ وہاں بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ تفریق جمع میں لوگ اس اختلاف شرح کا خیال نہیں کرتے ❖

۲۶۴ - یہ تمام وجوہات وزن دار ہیں۔ لیکن اُن سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ پنجاب میں ہر ایک جگہ اقسام زمین کا امتیاز ایک بیکار مُوشگافی ہوگا۔ یہ بات کہ پانی سب کچھ ہے۔ اور زمین کچھ نہیں۔ اضلاع دامن کوہ اور بہت بڑے شرقی اور وسطی حصہ پنجاب پر صادق نہیں آتی۔ غیر آبپاش زمینوں میں ایک بدیہی تفاوت ملیگا۔ اور آبادی دیہ کے نزدیک کے چاہات کی متعلقہ اراضی کی کاشت کا طریق بعض اوقات باہر کے چاہات کی کاشت کے طریق سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اگر بعض حالتوں میں ایک قسم کی زمین بے معلوم اور بتدریج دوسری قسم کی زمین میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو بعض ایسی بھی ملینگی جہاں یہ درمیانی حد صریح طور پر نظر آتی ہے۔ ہر ایک شخص اُس مقام کو معلوم کر سکتا ہے جہاں معمولی ردّی قسم کی زمین

دلائل در تائید امتیاز اقسام زمین

ختم ہوتی ہے۔ اور نشیب والی سخت ڈاکر قسم کی زمین شروع ہوتی ہے جس میں صرف موٹی قسم کے چاول کی مقدار مقررہ پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر ایک محال کی طاقت یا کمزوری کی وجہ وہ مقدار ہوتی ہے۔ جس تناسب سے یہ دونو اقسامِ زمین اس میں پائے جائیں۔ اگرچہ روسلی قسم کی زمین تدریج ریتلی قسم کی زمین میں تبدیل ہوجاتی ہے اور بارش اور ان رؤں کی وجہ سے جو زمین کے نیچے نیچے بہتی ہیں۔ خاص خاص صورتوں میں ہموار ریتلی زمین میں عمدہ پیداوار ہونے لگتی ہے لیکن ناہموار ہوا سے اُڑنے والی ریت اور اُس ہموار زمین میں جس میں ریت ملی ہوئی ہو بہت فرق ہے۔ قوت پیداوار میں بھی بہت بھاری تفاوت ہوتا ہے۔ جہاں ایک قسم بتدریج دوسری قسم میں تبدیل ہو۔ وہاں بھی ہر قسم کی زمین کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ اور تنازعہ صرف یہ ہوتا ہے کہ حد فاصل کہاں ڈالا جائے۔ ممالک مغربی و شمالی میں قسم زمین کشتوار درج کی جاتی ہے۔ اور یہ کام صاحب مہتمم بندوبست کا ہے کہ گاؤں کے ملاحظہ کے وقت ہر ایک قسم زمین کی حد مقرر کرے۔ بعد ازاں اُس کی مقرر کردہ حدود صاف طور پر نقشہ میں دکھلائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد تنازعہ ہونا ممکن نہیں ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست بوجہ اپنی مقامی واقفیت اور خسرہ گرداوری کا بغور مطالعہ کرنے کے مختلف مواضع کی تشخیص میں فاش غلطی کرنے سے بچ جائیں۔ لیکن صاحب ممدوح کا فرض صرف یہ ہی نہیں ہے کہ اپنا اطمینان کرلیں۔ بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے کام کی درستی کا ثبوت اپنے افسران اعلےٰ کو دیں۔ اور ممکن ہے کہ زیادہ سادگی سے کارروائی کرنے کا خیال عقلمندانہ نگرانی کا متضاد ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اقسام زمین کی تفریق کے بغیر لگان نقدی کی عمدہ تفصیل نہ ہوسکے۔ یہ امر کہ شروع زمانہ کے بعض صاحبان مہتمم بندوبست نے اقسام زمین کی امتیاز کا خیال نہیں کیا زیادہ وزن دار نہیں ہے۔ اُس وقت لگان اپنی ابتدائی حالت میں تھا اور اس بات کو مختلف شرح زمین مقرر نہ کرنے کا انہوں نے عذر ٹھیرایا۔ علاوہ ازیں اُس زمانے میں چکوک جمع زمانہ حال کی نسبت چھوٹے اور زیادہ تر ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے تھے۔ اور ایک ہی قسم کی زمین دو یا تین اقسام میں منقسم کی جاتی تھی۔ جن کے لیے مختلف شرح کا استعمال ہوتا تھا۔ یہ امر کہ تعلق جمع میں لوگ تفاوت زمین کا خیال نہیں کرتے زیادہ توجہ کے لائق نہیں ہے۔ شروع زمانہ کے بندوبستوں میں وہ ناتجربہ کاری یا ناواقفیت کے باعث

یا اس واسطے کہ برادری کے مختلف اشخاص کے مابین پہلی تقسیم کے وقت ہرایک قسم کی زمین ہرایک کے حصہ میں آئی تھی یا اس لئے کہ وراثتی یا رواجی حصہ کا خیال اُس وقت تک مضبوط تھا۔ ایسا کرتے رہے۔ جہاں زیادہ تر زبردست حصہ دار عمدہ زمین کے بہت بڑے حصہ پر قابض ہو گئے تھے۔ وہاں اُن کو یکساں یعنی (برتہ سرسری) پر عملدرآمد کرنے میں فائدہ تھا۔ اور اس قسم کی تفریق سے ماتحت اہلکاران بندوبست بہت سی تکلیف سے بچ جاتے تھے۔ زمانہ حال کے مالکان کا خیال اس قسم کی سادہ تفریق کی طرف بہت کم ہے۔ جہاں گاؤں کی زمین کی تقسیم پہلے بندوبست قانونی کے وقت تقریباً مطابق انصاف بھی ہوئی ہو۔ وہاں بھی نصف صدی کے تغیرات سے بہت کچھ فرق آگیا ہوگا۔ زمین ایک سے دوسرے کے ہاتھ منتقل ہوتی رہی ہے۔ اور اکثر جدید مالکان یا مرتہنان کی توجہ عمدہ زمین کا بہت سا حصہ حاصل کرنے کی طرف رہی ہے۔ خصوصاً جب وہ مالک یا مرتہن ساہوکاروں میں سے ہو۔

اقسام سادہ ہونے چاہئیں

۲۶۵۔ کوئی عام قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ بہت کچھ مقامی حالات پر منحصر ہے۔ صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ حتی الامکان تقسیم اقسام بہت سادہ ہونی چاہئے۔ اور اُس کی بنیاد ایسی بیّن تفاوت پر ہونی چاہئے۔ جو ایک حد تک مستقل ہو۔ اور جس سے زمین کے تمدنی لگان پر بدیہی اثر ہوتا ہو۔ اس تقسیم کا معیار یہ ہے کہ وہ عملی اغراض کے لئے کافی ہو۔ کیونکہ یہ ایک ٹھیک خیال ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست کا کام زمین کی قیمت مقرر کرنا ہے۔ نہ کہ معدنیات کی تلاش کرنا[۱]۔ جب تک یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ جو خاصیتیں لفظ بٹائی اور دوفصلی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ اس زمین کی مستقل صفات ہیں جس زمین کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اقسام بٹائی اور دوفصلی کا استعمال موجب خطر ہوگا۔ نقد لگان کا بھاری فرق اس امر کی بڑی دلیل ہے کہ اُن اقسام کو مسل حقیقت میں علیحدہ علیحدہ دکھایا جاوے۔ جہاں پیداوار کی بٹائی ہوتی ہو وہاں مالک کے حصہ اور اُن اجناس کا خیال کرنا چاہئے جو پیدا ہوتی ہوں۔ موجودہ سالانہ نقشہ جات میں اقسام زمین کے رد و بدل کرنے سے صاحب مہتمم بندوبست کو اُن کے اندازہ جات کے استعمال کے وقت دقت پیش آئیگی۔ لیکن اگر یہ تبدیلیاں سہولت کو ملحوظ رکھ کر کی گئی ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اس سے

[۱] ونسنٹ سمتھ صاحب کا دستور العمل صفحہ ۱۲۶ برائے افسران بندوبست ممالک مغربی و شمالی۔

اس امر کی روک نہ ہوگی - کہ موجودہ اقسام میں جو صاف طور پر ناکافی معلوم ہوں اثنائے بندوبست میں تبدیلی نہ کی جاوے - کل ضلع میں ایک ہی طریق پر عملدرآمد ہونا چاہئے - لیکن جو تقسیم زمین ایک چک میں ضروری معلوم ہو اُس کو دوسرے چک میں جہاں اُس کی ضرورت نہیں ہے جاری نہیں کرنا چاہئے - بے فائدہ پُرتکلف تقسیم سے اجتناب کرنا چاہئے - مثلاً جو فرق اراضی غیر آبپاش میں ضروری ہوں اُن کو اراضی آبپاش کے متعلق درج کرنا ممکن ہے کہ بالکل بیفائدہ ہو - بعض اوقات نہری زمین کی تقسیم کی ضرورت بلحاظ اُس کی حیثیت کے ہوگی - جو اُس کو پانی کی مقدار اور باقاعدہ پانی کی آمد کے باعث حاصل ہو ٭

نقشہ پر اقسام اراضی کا نشان دینا

۲۶۶ - شجرہ کشتوار میں اقسام زمین کے حدود کو رنگ دینے کا دستور جو ممالک مغربی و شمالی رائج ہے - وہ بہت عمدہ ہے - ملک پنجاب میں یہ دستور اراضی متعلقہ چاہات کے ظاہر کرنے کے لئے مروج ہے[1] ٭

غیر مزروعہ اراضی کے اقسام

۲۶۷ - اب تک ہم اراضی مزروعہ کا ذکر کرتے رہے ہیں - اغراض تشخیص کے لئے وہ اراضی مزروعہ خیال کی جاتی ہے - جس میں کوئی فصل یا پھل دار درخت موجود ہوں - یا گذشتہ تین فصلوں[2] میں موجود رہے ہوں - غیر مزروعہ اراضی کی تقسیم بنجر جدید - بنجر قدیم - اور غیر ممکن اقسام میں کی جاتی ہے - اگر کوئی زمین متواتر چار فصل کے لئے بلا کاشت رہے تو چوتھی فصل میں اُس کو بنجر جدید کہا جاتا ہے - اور اگر پھر بھی وہ بلا کاشت رہے تو چار فصل آئندہ تک یہی اندراج رہنا چاہئے - اور بعد ازاں وہ بنجر قدیم کی قسم میں شامل ہو جانی چاہئے لیکن بنجر قدیم میں افتادہ اراضی قابل کاشت بھی شامل ہے - خواہ اُس میں کبھی کاشت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو - اور مناسب ہے کہ اچھی حیثیت والی چراگاہ بنجر قدیم درج کئے جاویں - اگرچہ بارش اور زمین کے نیچے سطح آب کی موجودہ حالت کے باعث نہر سے آبپاشی کے بغیر اُن کی

[1] جہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ لوگوں نے اپنے طور پر محال کو مختلف چکوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کے مختلف نام ہیں (پشاور میں ونڈ) وہاں یہی طریق مستعمل ہے - یہ مفید ہے اگر تقسیم تفریق زمین پر مبنی ہو ٭

[2] یہ عام تعریف ہے لیکن ادنےٰ قسم کی زمین دامن کوہ میں اور نیچے پہاڑوں میں پائی جاتی ہے جن میں تین یا چار سال کے بعد فصل ہوتی ہے لیکن جو اغراض تشخیص کے لئے مزروعہ شمار ہونی چاہئے - علاوہ ازیں صوبہ ہذا کے جنوب مغرب میں ایک یا دو ضلاع میں جہاں بڑے بڑے رقبجات کی تشخیص متغیرہ ہوتی رہتی ہے قلمبند مزروعہ رقبہ وہ رقبہ ہوتا ہے جس میں دو سال میں ایک یا ایک سے زیادہ فصلوں کی تخم ریزی ہوئی ہو ٭

کاشت ناممکن ہو۔ غیر ممکن کی اصطلاح اُس اراضی کے لئے ہے جس میں کچھ پیدا نہ ہو سکے۔ قدیم اور
غیر ممکن کا فرق پٹواری کو بڑی اچھی طرح سے سمجھانا چاہیئے۔ ورنہ وہ ایسی زمین کو جو کاشت یا چراگاہ
کے قابل نہ ہو۔ اس واسطے قدیم درج کر دیتے ہیں کہ موسم برسات میں ادنےٰ قسم کی گھاس کی تھوڑی
سی مقدار اُس میں پیدا ہوتی ہے۔ زمین زیر آمدہ مکانات و سڑک۔ ندی۔ نہر و تالاب وغیرہ اور
ریت اور کلر غیر ممکن درج ہونے چاہئیں۔ اور جس مزید تشریح کی ضرورت ہو وہ ایزاد کرنی چاہیئے۔
مثلاً غیر ممکن آبادی۔ غیر ممکن سڑک اور غیر ممکن ریت۔ غیر مزروعہ زمین کے مختلف اقسام کی امتیاز
کے لئے جو رنگ اور نشان شجرہ کشتوار میں استعمال کئے جاتے ہیں اُن کے بارے میں نمونہ کا نقشہ
مندرجہ دستور العمل پیمائش پٹواریاں دیکھا جاوے ۔

چودھویں فصل

مثل حقیت

بندوبست کے وقت مثل حقیت کی طول و طویل ترمیم سے اجتناب کرنا چاہئے

۲۶۸ - جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۸۷ء کے واضعین کا مدعا تھا کہ میعاد مقررہ کے بعد بندوبست کے عمل کے ذریعہ مثل حقیت کی ترمیم کی ضرورت نہ رہے - اس عمل پر بہت خرچ ہوتا ہے - ۱۸۸۷ء سے پہلے بندوبست قانونی اور بندوبست ثانی کے مکمل امثلہ جات حقیت اور اُن تجاویز کے باعث جو کرنیل ویس صاحب نے عملہ پٹواری اور قانونگوے کی اصلاح کے بارے میں کی تھیں قرین عقل تھا کہ کارروائی بندوبست میں یہ تغیر واقع ہو - گو جس درجہ تک کرنیل ویس صاحب کا خیال تھا - اُس درجہ اب تک ضلع کے امثلہ جات حقیت کے عمل کے دیگر اوقات کا کام زمانہ بندوبست کے کام کے مطابق نہیں ہوا - اُن امثلہ جات حقیت کا ذکر کرنے سے پہلے جو ایکٹ معاملہ زمین کی رُو سے تیار کی جاتی ہیں یہ مفید ہوگا کہ ان کاغذات کا جو ابتدائی بندوبستوں کی امثلہ جات حقیت کے شامل ہوتے تھے اور اُن اصولوں کا جن اصولوں کے مطابق وہ امثلہ جات تیار کی جاتی تھیں مختصر طور پر ذکر کیا جاوے ؎

مثل حقیت کے متعلق طامسن صاحب کی رائے

۲۶۹ - طامسن صاحب نے جو کچھ صاحب مہتمم بندوبست کے اُن فرائض کے متعلق تحریر کیا ہے جو فرائض مثل حقیت کی تیاری کے بارہ میں ہیں وہ اُس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جو اب گذر گیا ہے - لیکن اُس کا کچھ حصّہ اب تک تواریخی خیال سے نہیں - بلکہ اس خیال سے نقل کرنے کے قابل ہے کہ جو اصول وہاں مذکور ہیں وہ ہمیشہ کے لئے مفید ہیں - ہدایات برائے افسران بندوبست کے باب پنجم میں صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :-

" اس تحقیقات کی یہ غرض نہیں ہے کہ جدید حقوق پیدا کئے جاویں بلکہ حقوق موجودہ

کی صراحت کرنا مطلوب ہے۔ البتہ ممکن ہے کہ مسلمہ قدیم حقوق جواب تک پائے جاتے ہیں کسی قدر معطل اور متروک ہو گئے ہوں اور اس لئے اُن کا سرسبز کرنا ضرور رہو۔ مگر عموماً حقوق موجودہ میں یا اُن کے طریق استعمال میں بغیر کامل رضامندی اہل حقوق کے کچھ ترمیم نہ کی جاویگی ٭

ترتیب مسل بندوبست کا کام نفس الامر میں جوڈیشل[له] کام ہے۔ یہ دو فریق کے درمیان فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ مگر حتے الامکان تجویز حاکمانہ سے احتراز کرنا چاہئے ۔ کارروائی بندوبست کی بڑی خوبی یہی ہے کہ مہتمم بندوبست لوگوں کے درمیان نہ بطور حاکم کے بلکہ بطور خیر خواہ اور صلح کار کے آتا ہے ۔ یہ ایک نازک معاملہ ہے اور صاحب مہتمم بندوبست کو بہت احتیاط رکھنی چاہئے کہ ایسا نہ ہو بجاے انسداد کرنے کے نئے تنازعات برپا ہو جائیں ۔ اور ان کے بغض اور عداوت کو کم کرنے کی کوشش اُلٹا اُن کو بھڑکا دے ٭

صاحب مہتمم بندوبست کا یہ مطلب اس وقت بوجہ احسن پورا ہوگا۔ کہ جب سب کام حتے الامکان لوگوں کی معرفت انجام پاوے اور کسی امر کا فیصلہ (جس سے احتراز ممکن ہو) وہ خود نہ کریں۔ اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ حقیت کا ہر ایک باریک سے باریک پہلو اور حقوق کی کل کیفیت پورے طور پر قلمبند ہو جاوے ٭

مسل کی تکمیل کامل صرف صاحب مہتمم بندوبست کی ہوشیاری پر منحصر ہے۔ گاؤں والے اپنے اپنے گاؤں کے خانگی انتظام کا حال سب کے سامنے ظاہر کرنے میں دریغ کرتے ہیں وہ شکی ہوتے ہیں اور جس غرض سے سرکار تحقیقات کرتی ہے۔ اُس کے فائدہ کو دیر میں سمجھتے ہیں۔ جو لوگ زبردست اور فیلسوف اور دغاباز ہیں وہ ایسے کام سے جس سے اُن کے ہاتھ کٹ جائیں۔ اور آیندہ کے لئے دست اندازی اور حیلہ بازی کا دروازہ بند ہو جاوے۔ گریز کرینگے۔ علاوہ ازیں اس میں طول عمل بہت ہے۔ اور ترتیب مسل کا کام جن لوگوں کے سپرد ہوتا ہے وہ اکثر غفلت کرتے ہیں۔ ملک کی خصوصیتیں دریافت کرنے کے لئے اغلباً بار بار سوال کرنے کی ضرورت ہوگی اور

[له] اس کا اطلاق خصوصاً بندوبست قانونی امل پر ہوتا ہے ٭

فقرات عبارت بڑی احتیاط سے تجویز کرنے پڑینگے۔ تاکہ ان سے پورے حالات ظاہر ہوسکیں۔ اس ملک کے باشندوں کے کام میں عموماً صحت اور صفائی نہیں ہوتی۔ اس میں سرکاری ملازم بھی شامل ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو کسی اصول پر کام نہیں کرتے۔ بلکہ صرف نام و نمائش کے لئے۔ اس واسطے بڑا دارومدار صاحب مہتمم بندوبست پر ہے۔ اچھے اچھے اہلکاروں کی تجویز اور اُن کی تعلیم کرنے سے اور پڑتال کنندگان کے لئے درجہ مقرر کرنے سے البتہ صاحب ممدوح اپنے کام کو ہلکا یا زیادہ اصلاح یافتہ بنا سکینگے۔ مگر سب معاملوں کا انحصار صاحب مہتمم بندوبست کی ذات پر ہی ہوگا۔ ضرور ہے کہ صاحب ممدوح خود بوجہ احسن معاملہ کو سمجھتے ہوں۔ اُن کو لازم ہے کہ اپنے تئیں کام کی قسم بندی کرنے کا اور اُس کو مطابق اصول بنانے کا عادی کریں۔ اور بیان کے کمزور اور نامکمل حصہ کی گرفت کرنا سیکھ لیں۔ اور ان سب باتوں پر کامل بیدار مغزی اور محنت سے عمل کریں۔ سب سے مقدم امر یہ ہے کہ اُن کا ارادہ اور مقصد محض بہبودی رعایا ہو۔ وہ اپنی کارروائی میں ہمیشہ اس ارادہ کا اظہار ایسی شفقت سے کریں۔ کہ ہر شخص ان سے محبت کرے اور اُن کا اعتبار کرنے لگے جس قدر یہ اوصاف صاحب موصوف کو حاصل ہونگے اسی قدر وہ ایک ذی لیاقت مہتمم بندوبست کہلائینگے[1]۔

شروع زمانہ کے بندوبست کی امثلہ جات حقیت۔

۲۷۰۔ طامسن صاحب کی رائے کے مطابق جو کاغذات مثل حقیت میں شامل ہونے چاہیں۔ اور جن پر ابتدائی بندوبستوں میں کم و بیش عمل ہوتا رہا ہے وہ حسب ذیل تھے:۔

(۱) نقشہ تھاک بست یعنی نقشہ حدود دبعہ ایک مثل کے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ہر ایک حد کس طرح مقرر ہوئی۔

(۲) شجرہ یعنی کھیتوں کا نقشہ۔

(۳) خسرہ یعنی کھیتوں کا رجسٹر۔

(۴) کھتونی یا منتخب آسامی وار یعنی وہ کاغذ جس میں مالکان اور مزارعان کے کھاتہ جات کا ذکر مع تفصیل کھیت ہا اور لگان کے مندرج ہو جو مزارعان دیتے ہیں۔

[1] ہدایات برائے افسران بندوبست مطبوعہ ۱۸۷۵ء فقرہ جات ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۹۔

(۵) تحریج اسامی وار جو کھتونی کا خلاصہ ہوتا ہے اور جس میں مزارعان کے کھاتہ جات بمعہ اُن کے رقبہ اور لگان کے دکھائے جاویں۔ لیکن جن میں کھیتوں کی تفصیل نہ ہو ✦

(۶) درخواست مالگذاری یعنی مالکان زمین کا اقرار نامہ جس کی رُو سے وہ تشخیص قبول کریں ✦

(۷) کھیوٹ جس سے ہر مالک کے کھاتہ کا رقبہ اور معاملہ ظاہر ہوتا ہے یہ ایک الگ کاغذ نہیں ہوتا۔ بلکہ کاغذ نمبر ۸ میں شامل ہوتا ہے ✦

(۸) اقرار نامہ یا واجب العرض یعنی گاؤں کا انتظامیہ کاغذ جو طامسن صاحب کی رائے میں تمام کاغذات سے زیادہ ضروری تھا۔ کیونکہ اس سے گاؤں کے کل انتظام کی ساخت ظاہر ہوتی تھی ✦

(۹) جمعبندی یعنی فہرست کھاتہ جات زیر کاشت مالکان و مزارعہ موروثی و غیر موروثی بمعہ تفصیل کھیت ہائے مشمولہ۔ اور کھاتہ وار وہ رقم جو بطور لگان یا معاملہ ادا کی جاتی تھی اکثر اس کاغذ کی بنیاد کھتونی پر ہوتی تھی۔ لیکن یہ کاغذ بندوبست آخیر میں تیار کیا جاتا تھا اور پٹواری کی سالانہ جمعبندیوں میں سے پہلی جمعبندی خیال کی جاتی تھی ✦

(۱۰) روبکار آخیر یعنی کارروائی بندوبست کا مختصر خلاصہ ✦

عموماً مالکان کے شجرہ نسب کا تیار کرنا ضروری نہیں خیال کیا جاتا تھا[۲] ✦

۱۷۲ - یہ امر ناگزیر تھا کہ پہلے امثلہ حقیقت اکثر امور میں ناکمل ہوں۔ پرنسپ صاحب نے جن اصلاح

ابتدائی امثلہ حقیقت کے نقص

کے شوق نے گذشتہ کارروائی بندوبست پر سخت معترض ثابت کیا تھا۔ ان نقائص کی خاص وجہ دریافت کی۔ کہ ہدایت نامہ میں جو دراصل اس صوبہ کے لئے تیار ہوا تھا جس میں صاحبان بندوبست کو جوڈیشل اختیارات نہیں تھے۔ قبضہ کو زیادہ ترجیح دی گئی اور فیصلہ کا حصر اُس پر رکھا گیا اور یہ کہ ہمارے افسران اور عملہ ماتحت کا رجوع اس امر کے خیال کرنے کی طرف تھا کہ قبضہ سے اراضی کی واقعی کاشت کا اظہار ہوتا ہے۔ صاحب ممدوح نے اُن امثلہ کی بڑی بڑی غلطیوں کی تقسیم حسب ذیل کی:-

---

[۱] ہدایت برائے افسران بندوبست مطبوعہ ۱۸۷۵ء فقرہ ۱۶۷ ✦

[۲] ہدایت نامہ برائے افسرانِ بندوبست مطبوعہ ۱۸۷۵ء فقرہ ۱۶۷ (۳) ✦

(۱) صورت حقیقت دیہی کے سمجھنے اور اُن کا صحیح اندراج کرنے میں ناکامیابی۔ بہت سے گاؤں بھیاچارہ درج تھے۔ جہاں اہل دہ یکجدی تھے۔ اور زمین جدی یا اراضی حصص میں منقسم تھی اور نفع اور نقصان اُن حصص کے مطابق تھا +

(۲) علیحدہ کھاتہ جات کے بارے میں غلطیاں۔ ان میں سے زیادہ عام مندرجۂ ذیل ہیں :-

(الف) حصہ داران وبیوگان ونابالغان غیر حاضر مالکان کے نام کا اس لئے عدم اندراج کہ اُن کا قبضہ کاشت نہ تھا +

(ب) مشترکہ کھاتہ جات کو علیحدہ کھاتوں میں اور علیحدہ کھاتوں کو مشترکہ درج کرنا +

(ج) دو کھاتہ جات کو جو متفرق حقوق کی رُو سے زیر قبضہ ہوں اکٹھا کر دینا +

(۳) بلا کسی امتیاز کے حق مزارعہ موروثی کا ایجاد +

۲۷۲۔ پرنسپ صاحب کی رائے میں بندوبست ثانی کے وقت بندوبست قانونی کی مثل حقیقت محض ریونیو افسر کے حکم سے درست ہو سکتی تھی اور باقاعدہ مقدمہ کرکے جوڈیشل فیصلہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی جو بندوبست ہائے صاحب موصوف کی نگرانی میں تھے۔ ان میں انہوں نے اسی رائے پر عمل کیا[1] معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۵۵ء میں جب ہدایت نامہ برائے افسران بندوبست کا دوسرا نسخہ شائع ہوا۔ اُس وقت ممالک مغربی وشمالی میں بھی یہی رائے تھی اور ہدایت نامہ برائے افسران بندوبست کے کئے دفعات (۲۴۵ لغایت ۲۵۲) میں طامسن صاحب نے پہلے بندوبست قانونی کی امثلہ حقیقت کے نقائص بیان کئے اور کلکٹر کے اس فرض کا ذکر کیا کہ وہ اُن کو درست کرے[2]۔ لیکن اُس زمانہ

> کیا بندوبست ثانی میں امثلہ حقیقت کی درستی ہو سکتی ہے۔

---

[1] دیکھو فقرہ ۶۔ سرکلر مجریہ صدر عدالت دیوانی جس کا ذکر ضمیمہ ۱۹ میں کیا گیا ہے اور مقابلہ کرو فقرہ ۲۴ و ۲۶ بندوبست سہارنپور کی ہدایات بندوبست سے جو ضمیمہ ۲۰ کتاب مذکور میں شائع ہوئے۔ ان دونو ضمیمہ کا حوالہ جوڈیشل کمشنر کے سرکلر نمبر ۱۱۰۹ مورخہ ۵ مئی ۱۸۶۰ء میں دیا گیا ہے جس میں پرنسپ صاحب کی رائے کی تائید کی گئی ہے +

[2] اُن کو زیر دفعہ ۲۰۔ ریگولیشن نمبر ۷ ۱۸۲۲ء اسی غرض کے لئے اختیارات دئے گئے تھے۔ اسی قسم کے اختیارات جو صاحبان ڈپٹی کمشنر پنجاب میں استعمال کرتے ہیں اُن کے واسطے صاحب فنانشل کمشنر کا کتابی سرکلر نمبر ۳۴ ۱۸۵۵ء دیکھنا چاہئے۔ ان کے اختیارات بہت کچھ کتابی سرکلر نمبر ۳ ۱۸۶۰ء کی رُو سے محدود کئے گئے تھے +

کے بعض ذی لیاقت صاحبان مہتمم بند و بست کی رائے تھی کہ مثل حقیت کی غلطی مابعد کے بند وبست میں صرف اقرار باہمی اور ڈگری عدالت کی رُو سے ہی درست ہو سکتی ہے۔ یہی رائے صحیح خیال کی گئی۔ اور ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۱۹ میں داخل کی گئی +

مثل حقیت کی بہتری کی تجاویز

۲۷۳ - پرنسپ صاحب نے نقص مندرجہ دفعہ ۲۷۱ کی درستی میں بہت محنت اُٹھائی اور اپنی مثل حقیت کو مفصل اور مکمل کرنے سے آیندہ کے لئے مقدمہ بازی کا دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔ اس مطلب کے لئے کہ گاؤں کی حقیتوں کا صحیح حال دریافت ہو انہوں نے مالکان کے بڑی مفصل شجرہ نسب تیار کئے اور جہاں ممکن ہو سکا گاؤں کے موجودہ مالکان کا کھوج گاؤں کے پہلے آباد کنندہ یا آباد کنندگان تک نکالا شجرہ نسب کے نیچے نوٹ دیا گیا کہ محال کی ہر ایک تقسیم کس پیمانہ حقیت کے مطابق ہے اور اُس میں محال کی ابتدائی تاریخ اور ان حالات کا ذکر کیا گیا جن سے موجودہ اقسام ملکیت پیدا ہوئی تھی[1] دوسری قسم کی غلطیوں سے بچنے کے لئے وہ پرچہ جات جن سے بعد میں مالک کے کھاتے کے متعلق کھیوٹ کھتونی میں اندراج کئے جاتے تھے۔ ثمنے پرچے پیمائش کے وقت خسرہ سے تیار کئے جاتے تھے۔ اور ہر ایک مالک متعلقہ کو دیا جاتا تھا۔ تاکہ اُس کا اطمینان ہو جائے کہ اُس کے حقوق کا پورا پورا اندراج ہو گیا ہے۔ ان پرچوں اور کھتونی سے جو ان پرچوں پر مبنی ہوتی تھی صرف کھیت ہی ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ درختوں کی تعداد اور وہ زمین بھی ظاہر ہوتی تھی جو ہر ایک[2] حصہ دار کے علٰحدہ قبضہ میں گوہیرہ لگانے اور کھاد کے بیلنہ کے واسطے ہوتی تھی۔ پرنسپ صاحب کی رائے میں پہلی مثل حقیت اس تفصیل کی عدم موجودگی کے سبب مقدمہ بازی کا باعث ہوئی تھیں[3]۔ چاہات اور چھمبوں سے آبپاشی کے حقوق کی مکمل مثل تیار کرنے میں بھی خاص محنت اُٹھائی گئی +

وہ کاغذات جو پرنسپ صاحب کی مثل حقیت میں شامل تھے

۲۷۴ - اگر ایک طرف پرنسپ صاحب کو اپنی مثل حقیت کے پورا پورا صحیح بنانے کا خیال تھا۔ تو دوسری طرف اُن کا منشا یہ بھی تھا

---

[1] دیکھو نمونہ مندرجہ کاغذات بندوبست نمبر ۲ و ۳۳ (پرنسپ صاحب) صفحہ ۳ لغایت ۶ +

[2] کاغذات بندوبست نمبر ۳۳ صفحہ جات ۱۵ - ۱۶ - ۱۹ +

[3] تحریر صاحب کمشنر بندوبست نمبر ۱۷۰ مورخہ ۱۴ - اپریل ۱۸۶۵ء اسمی صاحب فنانشل کمشنر بہادر +

فضول کاغذات نکال دینے سے ان امثلہ جات کی ضخامت کم کر دیجاوے ۔ صاحب ممدوح نے تجریح کا شامل کرنا بند کر دیا اور پہلے بھی بعض افسروں نے اسے ترک کر دیا تھا علاوہ بریں صاحب ممدوح نے کھیوٹ اور کھتونی کو ایک نمونہ میں شامل کر دیا اور رواج دیہ کے متعلق پوری تحقیقات کی لیکن ایک علٰحدہ واجب العرض کو جس میں اب تک رواج درج کئے جاتے تھے ترک کر دیا ۔ اور ان کی جگہ رواج عام شامل کیا جو اقوام یا مجموعہ دیہات کے لئے تیار ہوا تھا (دیکھو دفعہ ۵۶۰) دیگر کاغذات مشمولہ مثل حقیقت میں مختلف جگہ ان امثلہ (مجموعوں) اور خاص اندراج متعلقہ رواج کا جو کسی خاص گاؤں یا کھاتہ کے حالات کے لحاظ سے ضروری سمجھے جاتے حوالہ دیا جاتا تھا ۔ مثلاً رواج متعلقہ آبپاشی کا ذکر نقشہ چاہات میں ہوتا اور رواج متعلقہ حقوق مزارعان کھیوٹ کھتونی میں مذکور ہوتے تھے ۔ پرنسپ صاحب کی مثل بندوبست میں مندرجہ ذیل کاغذات داخل ہوتے تھے ۔ (الف) انڈکس عام ۔ (ب) شجرہ کشتوار ۔ (ج) خسرہ ۔ (د) شجرہ نسب (ہ) کھیوٹ کھتونی (و) نقشہ چاہات ۔ (ز) درخواست مالگذاری ۔ (ح) روبکار اخیر ✣

مثل حقیقت بروے ایکٹ ۳۳ ۱۸۷۱ء

۲۷۵ ۔ مثل حقیقت مرتبہ زیر قواعد دفعہ ۱۵ ۔ ایکٹ نمبر ۳۳ ۱۸۷۱ء میں بھی کاغذات علاوہ نقشہ لاخراج اور واجب العرض کے شامل ہوتے تھے پرنسپ صاحب کی یہ تجویز کہ مثل حقیقت کے دیگر حصوں میں اُن اندراج کی تقسیم کر دی جاوے ۔ جو اُس وقت تک واجب العرض میں مناسب سُرخیوں کے نیچے درج ہوتے تھے تکلیف دہ خیال کی گئی ✣

مثل حقیقت بروے ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء

۲۷۶ ۔ ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء کے بموجب ہر ایک محال کی (دفعہ ۳۳ (۱)) یا بعض حالات میں پاس پاس کے کئی محال کی (دفعہ ۴۷ (۱)) ایک مثل حقیقت ہوگی ۔ مثل حقیقت مرتبہ قبل از اجرائے ایکٹ مذکور جہاں تک ہو سکے اس ایکٹ کی رُو سے تیار شدہ سمجھی جاویگی (دفعہ ۲ (۲)) اگر لوکل گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ کسی محال کی مثل حقیقت نہیں ہے یا موجودہ مثل میں ترمیم کی ضرورت ہے ۔ تو گورنمنٹ مذکور بذریعہ نوٹیفکیشن حکم دے سکتی ہے کہ مثل تیار کی جاوے یا کہ اُس کی ترمیم کی جاوے (دفعہ ۳۲ (۱)) اس قسم کا نوٹیفکیشن تمام محالات ضلع یا دیگر مقامی رقبہ کے متعلق ہو سکتا ہے (دفعہ ۳۲ (۲))

جب مثل حقیت کی کافی طور سے نظرثانی کی جاوے تو وہ پہلی امثلہ پر فوقیت رکھتی ہے ۔لیکن اُس کے اندراج سے اس قیاس پر اثر نہیں ہوتا جو قیاس گورنمنٹ کے حق میں کسی سابقہ مثل سے پیدا ہو (دفعہ ۳۲ (۳)) - دفعہ ۱۹۳ کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ اس استثناء کے نتائج بڑے اہم ہوسکتے ہیں +

امثلہ جات سالانہ اور امثلہ جات دائمی -

۲۷۷ -جو مثل ۱۸۸۷ء سے پہلے کسی بندوبست کے وقت تیار ہوئی ہو یا جو مثل بروے نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۳۲ - ایکٹ معاملہ زمین تیار ہو اُس کو سالانہ مثل سے تمیز کرنے کے لئے دائمی مثل کہہ سکتے ہیں ۔سالانہ مثل حقیت کا ترمیم شدہ نسخہ ہوتا ہے ۔اس میں وہ تمام تغیرات جو دائمی مثل کی تیاری کے بعد سے واقع ہوں درج ہوتے ہیں یا درج ہونے چاہئیں (دفعہ ۳۳) +

اندراجات مثل حقیت کی صداقت کا قیاس -

۲۷۸ -موجودہ ایکٹ معاملہ زمین کی رُو سے اندراج مندرجہ مثل دائمی و مثل سالانہ کی نسبت ایک ہی طرح کا قیاس صداقت کیا جاتا ہے - ہر دو امثلہ کا اندراج صحیح خیال کیا جاویگا -جب تک کہ اُس کے برخلاف ثابت نہ ہو یا بروے قانون سابقہ اندراج کی بجاے ایک نیا اندراج نہ کیا جاوے (دفعہ ۴۴) +

امثلہ جات میں اندراجات کا تغیر و تبدل -

۲۷۹ - موجودہ اندراجات جو کاغذات سالانہ اور دائمی میں ہوں سواے اُن تغیرات کے جو سال بہ سال مزارعان کی تبدیلی سے واقع نہ ہوں نئی امثلہ میں ان کی ترمیم نہیں ہوسکتی -تاوقتیکہ :-

(الف) اندراجات اُن واقعات کے مطابق کئے جاویں جن کا وقوع میں آنا ثابت یا تسلیم کیا گیا ہے +

(ب) اس قسم کے اندراجات کئے جاویں کہ جن کی نسبت فریقین متعلقہ کا اتفاق ہو یا جن کی تائید ایسی ڈگری یا حکم سے ہو جس کے وہ فریقین پابند ہیں +

(ج) جہاں ضرورت ہو جدید شجرے تیار کئے جاویں (دفعہ ۳۷) +

۲۸۰ -موجودہ ایکٹ معاملہ زمین میں برخلاف منشاء دفعہ ۱۹ -ایکٹ ۳۳ ۱۸۷۱ء

تغیر و تبدیل جو دفعہ ۳۲ سے قانون میں ہوا ۔

کوئی تعین میعاد کا نہیں کیا گیا ۔ جس کے اندر اُن واقعات کا ظہور پذیر ہونا ضروری ہوتا ۔ جن کی بناء پر کسی اندراج کی تبدیلی مناسب سمجھی گئی ہو ۔ شاید یہ تبدیلی امر اتفاقی ہو ۔ بہرحال اس کی طرف اس قانون کے خاص محرک کرنیل وِلیس صاحب کی توجہ مبذول نہیں ہوئی ۔ جنہوں نے ۱۸۸۸ء میں بدینگونہ تحریر فرمائی :۔

" یہ دفعہ اس مضمون کے متعلق اس قانون کا اعادہ کرتی ہے جو پہلی مرتبہ زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ ۳۳ ۱۸۷۱ء نافذ العمل ہوا تھا ۔ اہم منشاان ہر دو دفعات کا یہ ہے کہ جو تغیر و تبدل عمل میں آئے وہ اُن تغیرات پر مبنی ہو جو ترتیب امثلہ بندوبست کے مابعد وقوع میں آئے ہیں۱؎ " ۔

غیر حاضروں کے ناموں کے اخراج کا مسئلہ ۔

۲۸۱ ۔ دفعہ ۱۹ کے احکام کی رُو سے مندرجہ ذیل سوالات کے حل کرتے وقت ضرور کسی قدر دقت پیش آتی تھی " ایسے حصہ داران کے ناموں کا اندراج جو اپنے حصص پر قابض تھے ۔ لیکن اُن کے نام مثل میں درج نہ تھے یا غیر حاضروں کے ناموں کا اخراج " ۔ اول الذکر قسم کے مقدمات کا تصفیہ عموماً بذریعہ مصالحت ہو سکتا تھا لیکن جب غیر حاضروں کے بارے میں قانون کے منشاء کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ۔ تو نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بہت سے پُرانے بیکار اندراجات قائم رکھنے پڑتے ۔ یہ سوال ایکٹ ۱۷ مصدرہ ۱۸۸۷ء کے نفاذ کے بعد گوجرانوالہ کے دوبارہ بندوبست کے وقت پیدا ہوا تھا ۔ یہاں امثلہ جات حقیت میں اس قسم کے اشخاص کے نام نہایت کثرت سے ملے جو ۱۸۵۶ء کے سرسری بندوبست کے وقت سے غیر حاضر تھے ۔ صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے یہ فیصلہ کیا :۔

" جملہ مقدمات دربارہ اخراج نام غیر حاضر مالکان جو مدت سے مثل حقیت میں غیر قابض درج ہیں ٹھیک ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۳۲ کے منشاء کے موجب فیصل ہونے چاہئیں ۔ قانون شہادت (ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء) کی دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸ ۔ اور قانون میعاد (ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء) کسی نہج پر اُن اغراض پر مؤثر نہیں ہیں اور نہ اُن کو کمزور کرتے ہیں ۔ پس خواہ کتنا ہی عرصہ منقضی ہو جائے محض عرصہ مثل سے غیر حاضر کا نام خارج کرنے کے لئے کافی نہ ہوگا ۔

۱؎ دیکھو سرکلر میمو نمبر ۵۲ مورخہ ۲۳ ۔ نومبر ۱۸۸۸ء از جانب صاحب فنانشل کمشنر بہادر ۔

۲۸۲۔ اس سوال پر حال میں دوبارہ غور ہُوا ہے اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جس میں سے اہم حصص کا ہم ذیل میں اقتباس کرتے ہیں[1] :۔

گورنمنٹ ایڈوکیٹ کی رائے کا اقتباس ۔

"وفات اور ترکِ حقیت بالارادہ ہر دو "واقعات" میں دربارہ واقع فوتیدگی .... جب ایک شخص بذریعہ ثبوت عدالت کی تشفی کردے کہ ایک اور شخص کا کچھ حال سات سال سے بعض خاص لوگوں کو جن کی تفصیل و تصریح دفعہ ۱۰۸ (قانون شہادت) میں ہے معلوم نہیں ہے ۔ بارِ ثبوت بروئے قانون اُن لوگوں پر ہے جو یہ بیان کریں کہ غیر حاضر ابھی تک زندہ ہے اور عدالت مستحق ہے کہ اُن کو کہے کہ بہت اچھا ۔ تم واقعہ کو ثابت کرو ۔ اگر "تم ثابت نہ کر سکو گے تو عدالت تمہارے برخلاف فیصلہ کریگی اور یہ قرار دیگی کہ وہ شخص فوت ہو گیا ہے +

دربارہ ترکِ حقیت بالارادہ ۔ اس بات کا ثبوت بدیں گونہ مختص استقرار کا صریح ثبوت نہیں ہو سکتا ۔ یہ ہمیشہ ایسا واقع ہوگا ۔ جو بطور نتیجہ طرزِ عمل سے اخذ کیا جاویگا ۔ اور ہم کو یہ رائے دینے میں کچھ تامل نہیں ہے کہ فی الواقع ترکِ حقیت اگر کافی طول طویل اور علے التواتر ہو تو عام اختیارات کی رُو سے جو زیر دفعہ ۱۱۴ کے عدالت کو حاصل ہیں عدالت یہ قیاس کرنے میں حق بجانب ہے یعنی یہ باور کرنے میں کہ جز و ارادہ ایسی کیفیت کی عدم موجودگی میں جس سے برخلاف نتیجہ نکل سکے ثابت ہے +

"ہماری رائے میں یہ بالکل واضح ہے کہ اگر واقعہ وفات یا واقعہ ترکِ حقیت بالارادہ قانوناً اس طرح پر ثابت شدہ قرار دیا جائے تو زیر دفعہ ۳۷ (الف) ایکٹ معاملہ زمین اس واقعہ کے بموجب اندراج کا ہونا حق بجانب ہے" +

× × × × × × × × × ×

مثل بموجب اُن واقعات کے تیار کی جاتی ہے جو اس وقت صحیح باور کئے جاتے ہیں ۔ اگر کسی وقت بعد ازاں یہ ثابت ہو جائے کہ وہ یقیناً غلط تھا ۔ مثلاً ایک شخص جو صرف غیر حاضر درج ہے ۔ در اصل درج ہونے سے پہلے مرچکا ہے اور اندراج

---

[1] مفصل رائے فنانشل کمشنر بہادر کے سرکلر نمبر ۱ مورخہ ۱۳ ۔ مارچ ۱۸۹۶ء میں درج ہے +

کے وقت اُس کی وفات کا علم یا شبہ نہ تھا۔ تو ہماری رائے میں یہ ایک ایسا واقع ہے۔ کہ اگر ثابت ہوجائے۔ تو اندراج میں تغیر و تبدل ہونا چاہیئے" +

۲۸۳ - چونکہ وہ قواعد جن کی رُو سے عمل اندراج داخل خارج امثلہ حقیت

مثل داخل خارج

میں ہوتا ہے۔ عام اس کے کہ مثل مستقل طور پر زیر نگرانی افسر بند وبست ترتیب ہوئی ہو یا کہ سالانہ مثل ہو جو عملہ ضلع کے دوران کاروبار ہر روزہ میں تیار ہوئی ہو یکساں ہوتے ہیں ان کا بیان دستور العمل مال میں کیا جاویگا۔ امثلہ حقیت کی ترتیب کا ضابطہ جہاں کسی حقیت کی سالم جدید پیمائش کا حکم صادر ہوا ہو فصل ۱۲ میں درج ہو چکا ہے +

۲۸۴ ضرور ہے کہ مستقل اور سالانہ مثل (کاغذات) میں مفصلہ ذیل دستاویزات

دستاویزات جو مستقل اور سالانہ کاغذات میں شامل ہیں۔

شامل ہوں :-

(۱) نقشہ جات جن سے واضح ہو کہ :-

(الف) وہ اشخاص جو مالکان اراضی یا مزارعان ہیں یا جن کو محال کا محاصل تفویض کیا گیا ہے۔ یا جو مستحق ہیں کہ کسی محال کا لگان۔ نفع یا پیداوار اراضی لیں یا اُس محال میں اراضی پر قابض ہوں +

(ب) ایسے اشخاص کے حقوق کی نوعیت اور وسعت اور شرائط اور ذمہ داریاں جو اُن حقوق سے وابستہ ہوں۔ اور

(ج) لگان۔ مالگذاری ابواب۔ جبوب یا دیگر مطالبہ جات جو ہر ایک سے اور ہر ایک کو اور گورنمنٹ کو واجب الادا ہوں +

(۲) ایسی دیگر دستاویزات جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر اس بارہ میں لوکل گورنمنٹ کی منظوری لے کر معین فرمائیں۔ مستقل یا دوامی مثل میں مفصلہ ذیل دستاویزات بھی ہونی ضروری ہیں +

(۳) نقشہ رواجات متعلق حقوق و ذمہ واری ہا ئے حقیت +

(۴) شجرہ محال[1] +

---

[1] دفعہ ۳۱ (۲) و دفعہ ۳۳ (۱) +

۲۸۵-مثل سالانہ میں بالعموم مفصلہ ذیل اشیاء ہوتی ہیں +

مضامین مثل سالانہ

(الف) جمعبندی - (ب) فہرست معافیات و پنشن ؎۱ سے اور (ج) شجرہ کشتوار جو آخیری تاریخ تک صحت شدہ ہو +

موجودہ احکام کے بموجب ہر ایک حقیت کی جدید جمعبندی چار سال میں ایک بار تیار ہوتی ہے - پس قانونی تفصیل مثل سالانہ کی اس کے نام کے برعکس ہے - جمعبندی کے ساتھ رجسٹر داخلخارج کے جملہ اندراجات کی ایک نقل جو جمعبندی گذشتہ کے ادخال کے بعد واقع ہوئے ہیں مصدقہ صاحب افسر مال شامل کی جاتی ہے - مثل سالانہ میں بعض اوقات ایک مرمت نقل شجرہ ؎۲ نسب کی ہوتی ہے - اور جب کسی گاؤں میں جدید انتظام آبپاشی بذریعہ نہر ہوا ہو - تو مثل سالانہ کے ساتھ ایک تفصیل ہونی چاہیئے - کہ کس طرح پانی نہر کا تقسیم کیا جاتا ہے ؎۳ - اور جدید پیمائش محال کا حکم صادر ہو - تو جدید شجرہ اور نقشہ حقوق چاہات بھی کاغذات کے ساتھ ہونا چاہیئے - بعض نقشہ جات کوائف جمعبندی کے ساتھ منسلک کئے جاتے ہیں - لیکن وہ مثل سالانہ کے جزو نہیں ہوتے +

۲۸۶ - دوامی امثلہ مال میں مفصلہ ذیل دستاویزات شامل ہونی چاہئیں :-

مستقل یا دوامی امثلہ مال کے اجزا

(۱) ابتدائی کارروائی +

(۲) شجرہ کشتوار +

(۳) شجرہ نسب +

(۴) جمعبندی یعنی مالکان و مزارعان کے کھاتوں کا رجسٹر جس سے واضح ہو کہ ہر ایک کے کھاتہ میں کس قدر کھیت ہیں ہر ایک مالک کس قدر مالگذاری کا ذمہ وار ہے - اور ہر ایک مزارعہ کو کس قدر لگان دینا چاہیئے +

(۵) فہرست معافیات و پنشن ؎ ے +

؎۱ قواعد قانون مال قاعدہ ۸۳ +

؎۲ قواعد قانون مال قاعدہ ۸۴ +

؎۳ قواعد قانون مال قاعدہ ۸۰ +

(۶) نقشہ حقوق چاہات +

(۷) نقشہ حقوق آبپاشی دیگر ذرایعہ سے اگر کوئی ہوں +

(۸) واجب العرض یا نقشہ رواجات دربارہ حقوق و ذمہ واری ہا جو محال میں ہوں +

(۹) حکم صاحب مہتمم بندوبست مشعر تقرر جمع +

(۱۰) حکم صاحب مہتمم بندوبست مشعر تفریق جمع بر کھاتہ ہائے +

زیر دفعہ ۳۲ (۱) نوٹیفکیشن جاری کرنے کا فائدہ

۲۸۷ - بڑا فرق مثل سالانہ میں جو کامل دوبارہ پیمائش کے بعد مرتب ہوئی ہو اور مستقل یا دوامی مثل میں یہ ہے کہ اول الذکر میں واجب العرض شامل نہیں ہوتی - اگر واجب العرض موجود نہ ہو یا اگر یہ مناسب معلوم ہو کہ موجودہ واجب العرض کے اندراج کی نظر ثانی کی جاوے تو ضرور ہے - کہ ایک نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۳۲ (۱) جاری کیا جاوے جس میں خاص نظر ثانی مثل حقیت کی ہدایت ہو - ایسے نوٹیفکیشن کا جاری کرنا غالبًا ایک قاعدہ بن جائیگا - جب کبھی از سر نو تمام جمعبندی ضلع کا حکم دیا جائے - اس طرح پر چند ایسی دقتوں سے نجات ہو جاویگی جن کو قانونی دقتیں کہتے ہیں - اور ضابطہ بندوبست اور عام ضابطہ ضلع متعلق ترتیب امثلہ کے ایک کر دینے کے اصول میں کوئی ایسا فرق نہ آویگا جو قابل بیان ہو +

امثلہ حقیت کس زبان میں ہوں وغیرہ

۲۸۸ - امثلہ حقیت اردو زبان میں تحریر کی جاتی ہیں - افراد شجرہ کشتوار سہولت کے ساتھ ٹین کے چپٹے بکسوں میں رکھے جاتے ہیں - دیگر دستاویزات کی ایک یا ایک سے زیادہ جلدوں میں جلد بندی کی جاتی ہے - اگر شجرہ نسب ایک لمبی۱؎ فرد پر بنایا جاوے تو وہ تہ کر کے جلد کے ایک خانہ میں رکھ دینا چاہئے - اگر یہ قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ان دستاویزات کی مقررہ صورت کو حسب موقع اور محل تبدیل کیا جاوے تو پہلے صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری حاصل کرنی چاہئے +

۲۸۹ - ابتدائی کارروائی میں مفصلہ ذیل باتیں ہونی چاہئیں :-

ابتدائی کارروائی یا تمہید

(الف) وہ اختیار جس کی رُو سے اور اس کلکٹر کا نام جس نے وہ تیار

۱؎ موجودہ ہدایات کی رو سے شجرہ نسب ایک لمبی فرد پر مسلسل ہو بنا چاہئے - اگر صرف چند خاندان کا شجرہ مطلوب ہے تو سہولت اس میں ہوگی کہ سلسلہ افراد پر طیار کر کے ان کی جلد باندھ دیجاوے +

کی ہے +

(ب) دستاویزات جو مثل میں شامل ہیں[۵] +

(ج) تاریخ اختتام و آغاز مثل +

شجرہ کشتوار

۲۹۰ - اگر از سر نو پیمائش کا حکم ہوا ہو تو شجرہ کشتوار ایک بالکل جدید نقشہ کھیتوں کا ہوگا - ورنہ یہ ایک مرمہ نقل پرانے نقشہ کا ہوگا (دیکھو فصل ۱۲) +

شجرہ نسب

۲۹۱ - نمونہ شجرہ نسب اور اُس کی تیاری کے متعلق ہدایات ضمیمہ ۸ میں درج ہیں - جہاں مالکان دہ کا شجرہ نسب پہلی مرتبہ مرتب ہوتا ہو تو اس ہدایت کی کہ صرف دو یا تین پشتیں درج ہوں یا صرف اس قدر درج ہوں - جو موجودہ حصص کی صراحت کے لئے ضروری ہوں لفظی پیروی نہ ہونی چاہیئے جس صورت میں ایسا کرنے سے واجب العرض کی یہ غرض ایک حد تک مفقود ہو جائے کہ وہ موجودہ صورت مالگذاری کی صراحت کا ذریعہ اور کارروائی عدالت میں بطور شہادت مفید ہو سکے - اگر ایک پرانا اور زیادہ مکمل شجرہ نسب موجود ہو اور جدید میں بطور زیادہ تفصیل درج ہو تو آخر الذکر پر ایک نوٹ دینا چاہیئے جس سے واضح ہو جاوے کہ اول الذکر دستاویز کہاں سے مل سکتی ہے +

جمعبندی اور فہرست معافیات

۲۹۲ - جمعبندی اور فہرست معافیات و پنشن ہائے کا وہی نمونہ چاہیئے جیسا کہ اس قسم کی دیگر دستاویزات کا ہے جو سالانہ مثل میں شامل ہیں جمعبندی میں ایک خانہ بڑھا دینا چاہیئے جس سے کھیت کا سابقہ نمبر معلوم ہو جائے - ان نقشوں کے نمونے اور ان کی تیاری کے متعلق ہدایات ایکٹ مال کے قواعد کے باب ۶ اور ۷ میں درج ہیں جب کسی ضلع میں بندوبست جاری ہو تو یہ انتظام کہ جمعبندی چار سال میں ایک دفعہ تیار ہو ہمیشہ باعث سہولت نہیں ہوتا جس سال کسی تحصیل کی مالگذاری کا اعلان کیا جاوے یہ مناسب ہوگا کہ ہر ایک محال کی جو اس میں شامل ہو - جمعبندی تیار کیجاوے تاکہ کھاتوں پر جو جمع تقسیم ہو - وہ ہر ایک صورت میں بموجب حالات اُس سال کے جس سال میں جمع تشخیص ہوئی تھی - یہ جمعبندی جو قدرتاً ایسی ہوگی جو مثل مستقل کا جزو بننے کے لئے منتخب کی جائیگی - اس سے ہر کھاتہ کا سابقہ مطالبہ واضح ہوگا لیکن باچھ کے بعد جدید مطالبہ بھی سُرخ سیاہی میں درج ہو سکتا ہے اور پھر ایک عام نوٹ جمعبندی میں درج ہونا چاہیئے کہ سُرخ اندراجات اس سال کا مطالبہ ظاہر نہیں کرتے جس کے متعلق جمعبندی ہے بلکہ سال آئندہ کا - لیکن اگر اس سے کارروائی میں ہرج واقعہ نہ ہو تو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ جمعبندی جو تقسیم مالگذاری کے عین بعد ہوئی ہو وہ منتخب ہو کر مستقل مثل کا جزو بنائی جاوے لیکن شرط یہ ہے اُس کے اور مثل باچھ میں بباعث انتقال اور تقسیم وغیرہ ہو اُس کی مختصر طور

---

[۵] مثل میں وہ صفحے جن پر مختلف دستاویزات درج ہوں دکھائے جانے چاہیئیں اس صورت میں گویا تمہید انڈکس کا کام دیگی +

پر صراحت کردی جاوے[۱] +

۲۹۳ - نمونہ نقشہ حقوق چاہات اور اُس کی خانہ پُری کی ہدایات ضمیمہ نمبر ۸ میں درج ہیں - جو آبپاشی بذریعہ دیگر وسائل ہو اُس کے حقوق کے اظہار کے لئے کوئی خاص نقشہ مقرر نہیں ہو سکتا - وہ امثلہ نہایت مفید ہیں جن سے مختلف محال اور واحد مالکان کے حصص نالہائے کوہی اور خانگی انہار میں ظاہر ہوں اور جن سے اس طریقہ کی صراحت ہو جس کے مطابق پانی تقسیم کیا جاتا ہے - عموماً سہولت اس میں دیکھی جاتی ہے کہ ایسی امثلہ مجموعہ دیہات کے لئے یا جملہ محالوں کے لئے جو ایک نالہ یا نہر پر واقع ہوں تیار کی جائیں - جب امثلہ اس طریق پر تیار ہوں تو وہ غالباً بذریعہ ایک حکم کے جو زیر دفعہ ۷۴ (۱) ایکٹ معاملہ زمین جاری ہو - ہر ایک محال متعلق کا بذریعہ استصواب جزو ہو سکتی ہیں - لیکن اس میں عملاً چنداں فرق نہیں پڑتا خواہ یہ ہو سکے یا نہ ہو سکے - کیونکہ جو وقعت عدالتہائے ایسے نقشہ کو دینگی اس سوال پر منحصر نہ ہوگی کہ آیا اس میں وہ نقلی قیاس اُس راستی کا موجود ہے یا نہیں جو بذریعہ دفعہ ۴۴ - ایکٹ ہذا امثلہ حقیت کی نسبت قائم کیا جاتا ہے - مزید براں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ چشموں یا نالوں کی رفتار یا رُخ میں تبدیلی کی وجہ سے وہ رواج یا طریقہ جو بندوبست کے وقت قلمبند ہوا تھا اس میں ترمیم کرنی ضروری ہو جاتی ہے - نقشہ جات آبپاشی محولہ بالا کا مفصل ذکر فنار برن صاحب کی رپورٹ بندوبست بابت ضلع بنوں میں موجود ہے +

> نقشہ حقوق چاہات و دیگر نقشہ جات آبپاشی

۲۹۴ - جب شجرۂ نسب - جمعبندی - فہرست معافیات - نقشہ حقوق چاہات - دیگر نقشہ متعلق حقوق آبپاشی محال سب تیار ہو جائیں تو اُن کی منظوری یا تو صاحب مہتمم بندوبست کو بعد تصدیق خود دینی چاہئے یا اُس کے کسی ایسے ماتحت کو دینی چاہئے - جس کو اسسٹنٹ کلکٹر کے اختیارات حاصل ہوں - جہاں کہیں اڈیشنل تحصیلداران مقرر ہوں تو زیادہ تر صورتوں میں تصدیق اُن کو کرنی چاہئے - یہ تصدیق یا تو گاؤں میں ہونی چاہئے یا کسی ایسی جگہ جو اُس کے بہت قریب قرب وجوار میں واقع ہو اور بوقت تصدیق جملہ اشخاص کو جن کا اس سے تعلق ہو طلب

> تصدیق امثلہ حقیت

---

[۱] دیکھو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کا سرکلر نمبر ۴۴ ج مورخہ ۹ - جون سنہ ۱۸۹۱ء

کرنا چاہئے ۔ قاعدہ زیر قانون مالگذاری نمبری ۲۰۲ (۳) کا منشا یہ ہے کہ افسر تصدیق کنندہ ایسی تحقیقات سے جس کو وہ کافی سمجھے دریافت کرلے کہ آیا وہ نقشہ صحت کے ساتھ اور حسب ضابطہ تیار ہوا ہے اور جب اس کا اطمینان ہو جائے تو اس کو لازم ہے کہ اُس پر اپنے دستخط کردے اور نقشہ جات کے ذیل میں وہ حکم لکھدے کہ اُس کی حسب قانون تصدیق ہوگئی ہے ۔ امثلہ حقیت کی درستی کا بڑا بھاری ذریعہ یہ ہے کہ کاغذات پٹواری کی بڑی احتیاط کے ساتھ باقاعدہ پڑتال تحصیلدار اور اُن کے نائب اُس وقت کریں جب کہ وہ کاغذات تیار ہو رہے ہوں ۔ اگر اس فرض کی سرانجام دہی میں غفلت ہوئی ۔ تو آخر میں چاہئے کتنی ہی تصدیق ہو یہ کام صحیح نہ ہوگا ۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس وجہ سے آخری تصدیق کو معمولی برائے نام ضابطہ کی کارروائی نہ سمجھ لینا چاہئے ۔ مختلف دستاویزات نمبروار دیکھنی چاہئیں اور ہر ایک میں سے اندراجات کی کافی تعداد لوگوں کو پڑھ کر سنانی اور سمجھانی چاہئے تاکہ افسر تصدیق کنندہ کو معلوم ہو سکے کہ کس قسم کا کام کیا گیا ہے نتیجہ سے واضح ہو جائیگا کہ کہاں تک یہ چھان بین ضروری ہے ۔ جمعبندیوں کی تصدیق میں اگر از سرنو پیمائش ہوئی ہے تو اندراجات کا مقابلہ ان کھتونیوں اور پرچہ ہا سے ہونا چاہئے جو مالکان مرتہین اور مزارعان کے قبضہ میں ہیں ۔ خاص توجہ ہمیشہ اُن کھاتوں کی طرف مبذول کرنی چاہئے جن کی نسبت جمعبندی کے خانہ کیفیت میں رجسٹر داخل خارج کے اندراج کو مستند تصور کرکے اُس کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس اندراج کی تصدیق اصلی حکم مندرجہ رجسٹر داخلخارج سے مقابلہ کرکے کرنی چاہئے ۔ نقشہ جاہات کی پڑتال میں مقدم امر تصدیق طلب حصص چاہات وحصص آب ہیں *

۲۹۵ ۔ واجب العرض یا کاغذ انتظام دیہہ موجودہ رسوم دربارہ حقوق و ذمہ واریہا کے

| واجب العرض |

محال کی ایک مثل ہونی چاہئے ۔ یہ جدید حقوق اور ذمہ واریوں کے پیدا کرنے کے لئے استعمال نہیں ہونی چاہئے ۔ نہ اُس سے قانون و آئین دیہہ پیدا ہونے چاہئیں ۔ بعض اوقات ایسے اندراج کئے جاتے ہیں جن سے موجودہ رواج واضح نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس طرز عمل کا استقرار ہوتا ہے کہ جس کی مالکان اراضی آیندہ کے لئے پیروی کرنے کا اقرار کرتے ہیں مثلاً یہ شرط درج کی جاوے کہ شاملات دیہہ کی خاص مقدار ہمیشہ تقسیم سے مُبرّا رکھی جاویگی ۔ یہ امر مشکوک

ہے کہ آیا ان الفاظ کے لحاظ سے جو ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۳۱ (۲) (ب) میں بابت تصریح واجب العرض درج ہیں یہ اندراج واقعی باضابطہ ہے یا نہیں اور اگر باضابطہ بھی ہو تو اس میں کلام ہے کہ آیا اس اندراج کا واجب العرض میں درج ہونا قرین مصلحت بھی ہے۔ کسی شرط کا بطور اقرارنامۂ جملہ زمینداران صرف اس بناء پر درج کرنا کہ اہلکاران کی رائے میں اس کی پیروی لوگوں کے لئے مفید ہوگی ہمیشہ خطرناک ہے کیونکہ امر واقع میں جملہ مالکان اراضی اس امر کے متعلق متفق الرائے نہیں ہوتے۔ لیکن ان احکام میں جو گورنمنٹ کی طرف سے ۱۸۸۱ء میں جاری ہوئے تھے صریح اجازت ہے کہ واجب العرض میں اندراجات کئے جاویں تاکہ درخت لگانے کے لئے بشرطیکہ زمیندار رضامند ہوں۔ شاملات دیہ کی بنجر اراضی کے حصص کے علیحدہ کرنے میں سہولت ہو[1]۔ بحوالہ منشائے دفعہ ۴۲ (۲) ایکٹ معاملہ زمین اس میں سہولت ہے کہ حقوق گورنمنٹ جو اس کو پتھر کی کان اور کنکر وغیرہ میں حاصل ہوں واجب العرض میں درج کئے جاویں۔ گو ایسا کرنا خلاف ضابطہ ہوگا (دیکھو فقرہ ۱۹۴) بعض امور مثلاً حقوق مالکان دخیلکار در بارہ فروخت و رہن کھاتہ دخیلکاری یا در بارہ ترقی حیثیت کھاتہ جو قدیمی بندوبستوں کی واجب العرض میں موجود ہیں اب ترک ہو سکتے ہیں کیونکہ اس بارہ میں صریح قانون موجود ہے[2]۔ دفعہ ۴ (۱) ایکٹ معاملہ زمین کی رو سے واجب العرض میں ایسی سومات کے اندراج کی ممانعت ہے جو متعلق سفید زمین دیہ ہیں اور قدیمی واجب العرض میں ہمیشہ درج ہوتی رہی ہیں ✣

ابتدائی بندوبستوں کی واجب العرض

۲۹۶ - پہلے قانونی بندوبستوں کی واجب العرض بعض اوقات ایک بڑی بھاری دستاویز ہوتی تھی لیکن جس قدر وہ طول و طویل ہوتی تھی اتنی وہ کسی دیہ کا رواج معلوم کرنے کے لئے بطور شہادت مفید نہیں ہوتی تھی جس طرح یہ تیار ہوتی تھی اس کی کچھ کیفیت ارتھر اینڈرسن صاحب نے تحریر کی ہے جس سے یہاں پر اقتباس کیا جاتا ہے :-

" وہ کاغذ جس سے رواجات کا استقرار ہو اور جس میں محال کے آیندہ انتظام کے لئے مجموعہ قواعد موجود ہو (جس کو اب واجب العرض کہتے ہیں) ہمیشہ بڑی ضروری دستاویز متصور ہوتا ہے بیشک اگر درست اور مناسب طور پر تحریر ہو تو یہ سب سے اہم چیز ہے لیکن درست طور پر شاذ و نادر ہی تیار ہوتا ہے اس کے فوائد کا ہمیشہ مبالغہ کیا جاتا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ بہت سے افسران

---

[1] دیکھو نمبر ۶۴۳ مورخہ ۱۴ - جنوری ۱۸۸۱ء منجانب پنجاب گورنمنٹ ✣

[2] لیکن ایسے مزارعان دخیلکار کے حقوق کی بابت جن کی نسبت کوئی صریح قانون نہیں ہے دیکھو فقط (ب) (۸) ہدایات در بارہ تیاری واجب العرض مندرجہ ضمیمہ ۸ ✣

اس پر بڑی پابندی سے عمل درآمد کرتے رہے ہیں۔ یہ اکثر محض شستہ دفتر کی زبان میں ایک فارسی طویل دستاویز ہوتی ہے جو کسی فاضل ہندوستانی منشی کی تحریر ہوتی ہے اور جسکی پرگنہ کے ہر ایک دیہ کے لئے نقل کی جاتی ہے۔ ہر صورت میں چند ایک باتیں دریافت کی جاتی تھیں لیکن عموماً دیہاتی رسومات سے اچھی طرح آگاہ نہیں ہؤا کرتے تھے اور وہ اپنی مواہیر کو دستاویز پر لگا دینا ایک بڑی بات سمجھتے تھے۔ دستاویز کی زبان کو وہ مطلق نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور اس واسطے نہیں جان سکتے تھے کہ وہ کاغذ کس غرض کے لئے ہوتا تھا۔ قواعد دو قسم کے ہوتے ایک تو وہ جو گورنمنٹ نے مقرر کئے ہیں یا وہ امور جن کے متعلق تمام پرگنہ کا ایک ہی رواج ہے اور دوسرے خاص رواجات کسی خاص دیہ کے۔ یہ دو نو قسم کے قواعد جب تحریر کئے جاویں تو بہت سے صفحوں میں آتے ہیں اور دیہاتی اس قدر طول وطویل مجموعہ قواعد سنکر گھبرا جاتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملاتے جاتے ہیں وہ کاغذ پر اپنی مواہیر ثبت کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں کچھ نقصان نہیں ہے۔ موجودہ قواعد جو اس بارہ میں ہیں وہ ضمیمہ نمبر ۸ میں درج کئے گئے ہیں +

۲۹۷۔ صاحب مہتمم بندوبست کے احکام متعلق قرار داد جمع و تقسیم جمع برکھاتہ ہائے کا بیان فقرہ جات نمبری ۱۴ ۵ و ۲۳ ۵ میں درج ہے + | احکام متعلق قرارداد جمع و تقسیم جمع برکھاتہ[۱] |

[۱] دیکھو برانڈرتھ صاحب کی رپورٹ بندوبست ضلع جہلم کا فقرہ ۲۹۶ +

باب سویم تشخیص

پندرھویں فصل

تیاری برائے تشخیص

> اصولوں اور طریقوں کی صریح فہمید گی ضروری ہے +

۲۹۸۔صاحب مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ تشخیص کا کام ایک عام اصول کو مدنظر رکھ کر شروع کرے۔یہ کافی نہیں ہے۔کہ اُس کو پیمائش اور تیاری امثلہ کا طریقہ آتا ہے۔جو اُس نے اس مختصر عرصہ میں حاصل کیا تھا جبکہ وہ بندوبست میں برائے حصول تعلیم بھیجا گیا تھا۔اُس کو لازم ہے اگر وہ چاہتا ہے۔کہ اُس کا وقت ضائع نہ ہو کہ وہ پہلے تشخیص معاملہ اراضی کے اصول کو اچھی طرح سمجھ لے۔اور تحقیقات کے ان طریقوں کو ذہن نشین کرلے جو تحقیقات سے عملی طور پر نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔اس قسم کی تاکید احتیاط شاید بعید از ضرورت سمجھی جاوے۔لیکن صاحب مہتمم بندوبست کا روزمرہ کا کام بہت مصروفیت کا ہے۔اور اس کے لئے بہت سا وقت درکار ہے۔اس لئے بیشک خطرہ ہے۔کہ وہ کام کی طوالت میں اس قدر مصروف نہ ہو جاوے۔کہ اس مضمون کی پوری پوری آگاہی حاصل کرنے سے قاصر رہے۔اس صورت میں یہ ہوگا۔کہ بعض اوقات وہ درختوں کے لئے جنگل نہ دیکھیگا۔ممکن ہے کہ وہ ایسے طریقے اختیار کرلے جو پہلے زیر آزمائش آکر ناقص ثابت ہوئے ہیں۔یا وہ روش تحقیقات اختیار نہ کرے جو تجربوں سے مفید ثابت ہوئی ہے۔یا ممکن ہے کہ خود صحیح نتائج اخذ کرلے لیکن انکو حکام اعلےٰ کے روبرو ایسے پیرایے میں پیش نہ کرسکے جس سے نتائج کے صحیح ہونے کا اُن کو یقین کامل ہو جائے۔پس لازم ہے۔کہ بندوبست کے کام کے متعلق کوئی خاص کتاب حفظ کرکے وہ بڑی احتیاط کے ساتھ ایک یا ایک سے زیادہ

تشخیص کی رپورٹوں کا مطالعہ کرے۔ یعنی اُن رپورٹوں کا جو خاص قابلیت سے تیار کی گئی ہیں مثلاً پرسر صاحب کی رپورٹ بابت جالندھر۔ کنگسٹن صاحب کی رپورٹ بابت ضلع انبالہ اور ولسن صاحب کی رپورٹ بابت ضلع شاہپور۔ بعض رائیں جو کرنیل ویس صاحب نے بہ حیثیت کمشنر بندوبست تحریر کی ہیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ وہ گویا نظائر ہیں۔ کہ کس طرح تشخیص کے نقشجات کا کام اختیار کرنا چاہئے +

قطعہ اراضی کی زراعت وکاشت کا علم

۲۹۹۔ ہر ایک مہتمم بندوبست کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس ضلع کی تشخیص ہو رہی ہو۔ اُس کی زراعت کا کما حقہ علم حاصل کرے۔ یہ ہر جگہ اور ہر حال میں ضروری ہے۔ لیکن ایسے قطعات کے معاملہ میں جہاں مختلف حالت وحیثیت کی اراضیات کے لئے نقدلگان اُن کی مالیت کا معیار نہیں ہو سکتا۔ یہ خاص کر کے ضروری ہے۔ یہ علم اس طرح پر حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ کھیتوں کا احتیاط کے ساتھ مشاہدہ اور اُن کی تحقیقات کی جاوے۔ اور فصل کے نقشجات کا بڑی غور اور ادراک کے ساتھ مطالعہ کیا جاوے جو مہتمم بندوبست ان باتوں کو پہلے ہی تحصیل کرلیگا۔ وُہ اپنے کام کے لئے ایک بڑی مستحکم بُنیاد قائم کریگا۔ اراضی کی مناسب مالیت قائم کرنے کے لئے پہلی بات جو ضروری ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ مختلف حلقوں میں جو اراضی ہر قسم کی واقع ہے۔ اس کی کاشتکاری کو سیکھا جاوے۔ اور معلوم کیا جاوے۔ کہ کس قدر اور کیا فصل ہوتی ہے۔ اور پیداوار کیا ہے۔ پیداوار اراضی کے معمولی موسم کیا ہیں۔ کھاد اندازی وغیرہ سے کس قدر پیداوار اراضی میں ترقی ہوتی ہے۔ جنگلی گھاس سے پاک وصاف رکھنے کیلئے کس قدر محنت مطلوب ہوتی ہے۔ کس قدر آبپاشی درکار ہے۔ کس قسم کے مویشی مطلوب ہیں اور اُن کے بہم پُہنچانے اور پرورش میں کیا کچھ خرچ آتا ہے۔ اور آبپاشی کے مصنوعی ذرائعہ میں کیا لاگت آتی ہے۔ جہاں نقدلگان نہ ہو وہاں مہتمم بندوبست کا بڑا مدار جمع کے شمار اور تخمینہ لگانے کے لئے اور ایک اندازہ بہ حساب نصف محاصل پختہ قائم کرنے کے لئے جس کا آئندہ باب میں حوالہ دیا گیا ہے تخمینہ پیداوار پر ہوتا ہے۔ اور مقامی زراعت کا جیسا اچھا علم اس کو ہوگا ویسا ہی ٹھیک اور عُمدہ تخمینہ پیداوار کا وہ بنائیگا۔ عملی تشخیص کے کام میں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ کاشت کے طریقہ اور کاشتکاری کے آلات کا کما حقہ علم اور سمجھ ہو اور یہ جانتا ہو۔ کہ ان پر کیا لاگت آتی ہے۔ یہ علم ہوگا تو پھر ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ ایسی اراضی پر

جس میں پیداوار قیمتی ہے محض پیداوار کے قیمتی ہونے سے زیادہ جمع لگاوے۔ اور ایسی اراضیات پر جہاں کم قیمت پیداوار ہوتی ہے۔ صرف پیداوار کے کم قیمت ہونے کی وجہ سے جمع کم لگاوے ٭

سولھویں فصل

چک ہائے تشخیص اور چکوک کے پڑتے

بہت سے اضلاع میں زراعت کی حالتوں میں عظیم اختلاف ہے ٭

۴۰۰۔ ممکن ہے۔ کہ ایک صاحب مہتمم بندوبست اُس پیمائش کے وقت جو وہ کسی پہاڑی ضلع کی کر رہے ہوں۔ یہ دیکھیں کہ پہاڑیوں کے نیچے سخت زمین ہے اور اُس میں کثرت سے گھاٹیاں یا ٹیلے ہیں اور جوں جوں وہ نیچے کو جائیں تو یہ دیکھیں کہ ناہموار زمین آگے جاکر ایک وسیع میدان بن جاتی ہے جہاں معدنی خاک ہے۔ لیکن اور آگے جاکر بیچ میں سخت مٹی بھی آ جاتی ہے اور ممکن ہے کہ ایک طرف یہ میدان اچانک یا بتدریج شکستہ زمین کی کاشت شدہ ڈھلوان میں کسی بڑے دریا کی گھاٹی کی صورت میں بدل جاتا ہو۔ جس کا ایک حصہ اُس وقت معمولی سیلاب کی پہنچ سے باہر ہو اور باقی سب اُس انقلاب کی زد میں ہو۔ جو پنجاب کے کسی دریا کی ٹیڑھی روش سے پیدا ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو میدان گھاٹی کے اوپر کی طرف ہو۔ اُس پر وہ پہاڑی سیلاب پھر جائیں جن کی تہ میں ریت ہوتی ہے۔ اور جو جاڑے میں خشک ہو جاتے ہیں۔ لیکن گرمی کی بارشوں میں بڑے بڑے وسیع رقبوں پر پھیلتے ہیں اور کہیں ریت اور کہیں قیمتی معدنی مٹی چھوڑ جاتے ہیں۔ اور آخرش جب نرم مٹی معدوم ہو جاتی ہے۔ تو سیلاب زدہ زمین جس پر کیچڑ رہ جاتا ہے۔ سخت اور ناملائم بن جاتی ہے دریا کی گھاٹی میں اور خشک قطعاتِ زمین میں جو پہاڑ کے چشموں یا نالوں کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ کئی قسم کی اراضی دیکھنے میں آتی ہے اور اس سے اس لئے دقت پیدا ہوتی ہے کہ ایک جگہ تو یہ اراضی ایک قسم کی ہوتی ہے۔ اور تھوڑی دور جاکر دفعۃً اَور قسم کی ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس امر کی نسبت ہمیشہ شک رہتا ہے۔ کہ وہ صورتیں جو اس وقت موجود ہیں۔ خدا جانے بہت

جلد پہلے سے بہتر یا کہ بدتر ہو جائیگی - کئی اضلاع ہیں جو پہاڑ سے کچھ فاصلہ پر ہیں - زمین کی حالت جلد جلد تبدیل نہیں ہوتی - لیکن پھر بھی وہاں کی اراضی ایسی ہوتی ہے - کہ وہ کئی مختلف قسم کے قطعات میں تقسیم ہو سکتی ہے - صاحب منتہم بندوبست دیکھینگے - کہ جب وہ ایک موقع سے دُوسرے موقع پر جائینگے - تو نہ صرف زمین کی قدرتی حالت اور خاصیت میں اختلاف نظر آئیگا - بلکہ جوں جوں وہ مزید تحقیقات کرینگے تو دیکھینگے کہ بارش کی مقدار مختلف ہوتی ہے اور زمین کے نیچے کم و بیش عمق کا پانی ہوتا ہے - پھر وہ بہت جلد معلوم کرلینگے - کہ مختلف قطعات کی زمین اور آب و ہوا نے لوگوں کی صحت اور قابلیت کارگذاری پر بھی اثر کیا ہے - اور کہ زمینداروں کی مختلف قوموں میں مختلف درجہ کی قابلیتِ کاشتکاری ہے - اور یہ اُن کے گذشتہ حالات کے نتائج ہیں اور کہ موجودہ گرد و نواح کا اُن پر کچھ اثر نہیں پڑا - بہ حیثیت مجموعی یہ جملہ اسباب یعنی زمین - بارش - عمقِ آب - آب و ہوا کاشتکاروں کی خصلت اور کھدوائی انہار کے متعلق گورنمنٹ کا عمل مختلف قطعاتِ زمین کی زراعت میں قابل لحاظ تغیر و تبدل پیدا کر دیتے ہیں - مقدار آبپاشی - اعلےٰ یا ادنےٰ طریق کاشت فصل کاشت شدہ - پیداوار ہونے کا کامل یقین اور قریباً ہر ایسا امر جس پر مالگذاری کا حصر ہوتا ہے ان اسباب سے ظاہر ہوتے ہیں *

۱۰۳ - ایسے مقررہ پرتے قائم نہیں ہو سکتے - جو کسی ضلع کے تمام دیہات کی تشخیص جمع کے لئے کافی ہوں - اور اس وجہ سے حکام بندوبست ہر ایک تحصیل کے لئے علیحدہ تجویز قائم کرتے ہیں - مگر ایسی تحصیلیں بہت کم ملینگی - جن کا ایک واحد چک تشخیص کل تحصیل کے واسطے پرتہ مقرر کرنے کی غرض سے قائم ہو سکے - حالات مذکورہ بالا پر غور کرنے کے بعد اگر صاحب منتہم بندوبست زمین زیر تشخیص کو ایسے کم و بیش یکساں ٹکڑوں میں تقسیم کر سکیں - جن کی زمین باوصف کئی مختلف خصوصیتوں کے ایک بڑی اور عام مشابہت اُن اہم امور میں رکھتی ہو جو قیمت پر موثر ہوتے ہیں - تو مناسب جمع مقرر کرنے کے بارہ میں صاحب موصوف کو بڑی مدد مل جائیگی - اور مزید احتیاط و اطمینان کی غرض سے ایسے پڑتے مقرر ہو سکینگے - جن سے حکام اعلےٰ کو تشخیص جمع کی پڑتال میں بڑی سہولیت ہو جائیگی - اس قسم کے چک ہائے یا مجموعہ دیہات کو چک ہائے تشخیص کہتے ہیں - جیسا کہ فقرہ ۲۲۷ میں ذکر ہو چکا ہے زمین زیر بندوبست کو چک ہائے تشخیص جمع میں تقسیم کرنا ایک ایسا معاملہ ہے - جس کے متعلق صاحب

چک ہائے تشخیص قائم کرنے کی ضرورت

مہتمم بندوبست کو آغاز کارروائی میں صاحب کمشنر بندوبست کی منظوری حاصل کرنی چاہیئے +

۲۰۲ - پس چک تشخیص جمع ایسی حقیتوں کا ایک مجموعہ ہے - جو اس قدر یکساں نوعیت کی ہوں - کہ اُن میں ایک قسم کے پڑتے عام اصول کے طور پر یہ دریافت کرنے کی غرض سے لگائے جا سکیں - کہ اُن حقیتوں پر کس قدر مطالبہ لگانا مناسب ہے اس کے یہ معنی نہیں - کہ ہر ایک گاؤں کی مالگذاری ٹھیک اُسی قدر رقم ہوگی جو کہ چک کے منظور شدہ پڑتے کو اراضی پر محسوب کرنے سے برآمد ہو ایک عام مشابہت کی وجہ سے زمین کے مختلف ٹکڑوں کے متعلق ایک ہی قسم کے پڑتے قائم ہو سکتے ہیں اور اُس مشابہت کے مفید مطلب ہونے میں کوئی فرق اس وجہ سے نہیں آتا کہ واقعی تشخیص کے وقت خاص خاص صورتوں میں بعض دیگر اختلافات کے باعث مقررہ پڑتہ سے انحراف کیا جاتا ہے - لیکن اس قسم کا انحراف چند وجوہات پر مبنی ہونا چاہئے اور اُنکا اندراج دیہہ کی نوٹ بک میں کرنا لازم ہے - اور اگر یہ انحراف کسی حقیت میں بیس فیصدی ہو تو افسر بندوبست کو لازم ہوگا کہ اُس مفصل نقشہ تشخیص دیہہ میں جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو بھیجا جاتا ہے - اس اختلاف کی خاص کیفیت درج کریں - (دیکھو فقرہ ۵۱۸، پڑتے ایسے ہونے چاہئیں کہ اُن سے وہ مطالبہ ظاہر ہو جو کل چک کے لئے مناسب سمجھا گیا ہے اگر پڑتے اور اُن کے بموجب مطالبہ گورنمنٹ سے منظور ہو جائے - لیکن صاحب مہتمم بندوبست کسی چک میں تشخیص کا کام ختم کرنے کے بعد یہ دیکھیں کہ کل جمع منظور شدہ مطالبہ سے بقدر زمین فیصدی کم یا زیادہ ہے تو جمع کا اعلان کرنے سے پہلے اُن کو لازم ہے کہ وہ ایسے معاملہ کو مزید احکام کے لئے پیش کریں - (دیکھو ہدایات تشخیص جمع مصدرہ ۱۸۹۳ء فقرہ ۹ و نیز ضمیمہ نمبر ۱) +

چک ہائے تشخیص اور چکوک کے پڑتے

۲۰۳ - جیسا کہ گذشتہ باب میں ذکر ہو چکا ہے - پنجاب کے ابتدائی بندوبستوں میں زمانہ حال کی نسبت زیادہ چکوک بنائے گئے تھے - اور ان چکوں میں ایسے دیہات کو یکجا جمع کیا جاتا تھا - جن کی نسبت یہ فرض کر لیا جاتا تھا - کہ اُن میں مالگذاری ادا کرنے کی یکساں قابلیت ہے - اور اُن میں سے ہر ایک قسم کے مجموعہ کے لئے علیحدہ علیحدہ پڑتے مقرر کئے جاتے تھے - بعض جدید بندوبستوں میں اُس تجویز کے مطابق جس کی کرنل ویس صاحب مرحوم نے تائید کی تھی - بڑے بڑے چک قائم کئے گئے ہیں - اور صاحب موصوف کی اس تجویز کی تائید کرنے کی یہ وجہ تھی - کہ یہ اُن کا عام خیال

چک ہائے تشخیص کی وسعت کی نسبت پالیسی کی تبدیلی +

تھا۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے پٹواریوں اور قانونگویاں کا کام بندوبست کے ایام میں اور نیز بعد بندوبست کے آسان کرنا چاہیئے۔ مگر بعض صورتوں میں چکوں کی تعداد حد سے زیادہ قائم کی گئی ✦

۲۰۴- اس میں شک نہیں کہ بہت چھوٹے چکوں کے بنانے کی تجویز قابل اعتراض ہے

بہت چھوٹے چکوں کی نسبت اعتراض

کیونکہ اس صورت میں تشخیص جمع کی منظوری کے لیئے رپورٹ کرنے اور بندوبست کے بعد سالانہ نقشہ جات رکھنے میں زیادہ محنت کرنی پڑیگی۔ اور اس سے زیادہ بھاری یہ اعتراض ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست چھوٹے چھوٹے چکوں کے باعث اپنے کام پر وسیع نظر نہیں ڈال سکتا۔ اور حقیتوں کی خصوصیتوں کا پورا لحاظ کرنے کے بغیر پڑتوں کو اندھا دھند عائد کیا جاتا ہے۔ نقشہ جات سے جو نتائج اخذ ہو سکتے ہیں وہ صرف اُس صورت میں زیادہ قابل اعتبار ہوتے ہیں۔ جبکہ رقبہ متعلقہ کافی وسیع ہو۔ کیونکہ اس صورت میں اتفاقی اور عارضی تخفیفیں اس طرف یا اُس طرف ایک دوسرے کا بہت کچھ اثر زائل کر دیتی ہیں ✦

۲۰۵- اگر قدرتی خاصیتیں اور بارش ایک وسیع رقبہ میں یکساں صورت پیدا کریں تو

بہت بڑے چک کب باعث دقت ہوتے ہیں

بہت بڑے چکوں میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ لیکن جب ایسی حقیتیں باہم جمع کر دی جاتی ہیں۔ جو یکساں نہیں ہوتیں تو بجائے اس کے کہ اختصار یا سادگی ظہور میں آوے ایک قسم کی ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔ مختلف دیہات کا معائنہ کرنے اور ان کے نقشہ جات کے ملاحظہ سے کل چک کی بابت کوئی خاص اثر پیدا نہیں ہوتا۔ بہت سی متضاد تفصیلوں سے اصلیتِ حال میں فرق آجاتا ہے۔ اور صاحب مہتمم بندوبست کا کام دیہہ وار تشخیص تک محدود ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ یہ کام بذات خود نہایت عمدہ ہو۔ لیکن صاحب موصوف اس کو عام دلائل سے نہ اپنے آپ پر اور نہ دوسروں پر قرین انصاف ثابت کر سکتا ہے۔ پڑتے دراصل تشخیص کے ذریعہ نہیں ہیں۔ بلکہ محض وہ اوسطیں ہیں جو تشخیص ہائے دیہہ کے مجموعہ سے نکالے جاتے ہیں ✦

۲۰۶- اعتدال ہر حال میں مناسب ہے۔ حقیتوں کو چکوں میں تقسیم کرنے کے لئے

مناسب پالیسی

اُن امور کی طرف توجہ مبذول ہونی چاہیئے۔ جن کا اثر مقدار جمع پر نمایاں طور سے ہوگا۔ اور خفیف خفیف اختلافات نظر انداز کر دینے چاہئیں۔ جہاں موجودہ قسم بندی بہت چھوٹے چھوٹے چکوں میں کی گئی ہو تو عموماً یہ ممکن ہوگا۔ کہ سابقہ چکوں کو قائم رکھا جاوے

اور اُن کو بڑے بڑے مجموعوں میں باہم ملا دیا جاوے۔ یہ مناسب نہیں کہ خفیف خفیف تغیرات صرف اس غرض سے کئے جاویں کہ کسی حقیت کو ایک مجموعہ سے نکال کر دوسرے مجموعہ میں رکھنے سے زیادہ باترتیب انتظام ہو جائیگا۔ صاحب مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ تشخیص دیہہ میں خفیف اختلافات کی نسبت ایسا عمل کرے کہ وہ مضر نہ ہوں۔ اگر پُرانے چک توڑ دئے جاویں۔ تو بہت دقت پیش آتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ رجسٹرہائے چک سے براہ راست اعداد لینے کی بجائے دیہہ کی لال کتاب (نوٹ بک) سے سابقہ نقشہ جات پھر مرتب کئے جاویں۔ لیکن جہاں دریاؤں یا سیلابوں کے عمل سے یا جدید ذریعۂ آبپاشی سے بھاری تغیر و تبدل ظہور میں آوے۔ تو یہ ضرور ہوتا ہے کہ اُس تکلیف کو برداشت کیا جاوے جو چک ہائے تشخیص کو ازسرنو طیار کرنے سے پیش آتی ہے +

ستارھویں فصل

نقشہ جات (کوائف) تشخیص

۲۰۳۔ ۱۸۸۵ء میں محکمۂ کاغذات زمین کے ازسرنو انعقاد کا مقدم منشاء ایک یہ تھا۔ کہ

چک تشخیص دیہہ و رجسٹرہا و مالگذاری تحصیل

افسران بندوبست کو جب ضرورت ہو ایک ایسی طرز پر جس میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ تیار و مکمل کاغذات کوائف جو مسلسل ہوں دستیاب ہو جائیں۔ تاکہ وہ تشخیص کرنے میں اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں (دیکھو فقرہ ۸۲) آجکل صاحب مہتمم بندوبست کو بہت امور دریافت طلب متعلقہ کوائف دیہہ و چک تشخیص و تحصیل کے رجسٹرہا مال میں ملتے ہیں۔ اور اس طرح پر وہ محنت اور وقت بچ جاتی ہے جو پہلے مفصل اور خاص نقشہ جات جمع طیار کرنے کے لئے درکار ہوتی تھی[1]۔ ان رجسٹروں کے مطالب کی تفصیل دستور العمل مال میں ملیگی۔

[1] جہاں کہیں دیہہ کی نوٹ بک ہا و بندوبست میں تیار کی گئی ہوں۔ وہاں سابقہ سالوں کے اندراجات کا اختصار اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ ہر چہار سال کی اوسط نکال کر درج کی جاوے +

مختصر نوٹ بک بابت دیہہ جو حال میں تجویز کی گئی ہے بالخصوص مفید مطلب ثابت ہوگی جو نقشہ جات تشخیص جمع کے لئے ازبس مفید ہیں اور جو رجسٹر ہائے مال میں ہیں وہ فصلوں کے نقشہ جات ہیں - اب صاحبان مہتمم بندوبست کو ایک کافی صحیح اندراج گذشتہ سالوں کی فصلوں کا ہر ایک حقیت کے متعلق مل جاتا ہے - مگر پرانے طریقہ کے بموجب یہ کسی طرح اُن کو میسر نہیں آسکتا تھا - آئندہ لوگ بلاشبہ تعجب کرینگے کہ دیہہ کی تشخیص کس قدر کامیابی کے ساتھ ہوگئی - باوجودیکہ اس قدر اہم امر کے متعلق کوئی دریافت کا معتبر ذریعہ نہ تھا - جب کسی قطعہ زمین کی تشخیص ازسرنو ہو رہی ہو - تو یہ بہتر ہوتا ہے کہ جو حالات دربارۂ لگان و انتقال ہائے اراضی رجسٹروں سے دستیاب ہوں ان کے علاوہ ضمیمہ نمبر ۴ کے نمونہ جات کی صورت میں لگان رہن اور بیع کی فہرست ہائے دیہہ وار مرتب کی جائیں +

اٹھارھویں فصل

معیار تشخیص مالگذاری۔ خالص آمدنی اور لگانہائے

۴۰۸۔ پہلے قانون مالگذاری پنجاب یعنی ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء کے دیباچہ میں قرار دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند قانوناً مستحق ہے کہ پیداوار اراضی پنجاب کا حصّہ تناسبا لے اور یہ تناسب خود گورنمنٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔[1] گورنمنٹ انگریزی کو یہ حق ورثہ میں دیسی والیاں ملک سے پہنچا ہے جن کی جگہ گورنمنٹ انگریزی حاکم وقت ہے اور یہ اُس رواج پر مبنی ہے جو قدیم الایّام سے چلا آتا ہے۔ چونکہ یہ اصول مسلمہ ہے اس لئے فوراً سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح یہ تناسب مقرر ہونا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات قرین انصاف نہیں ہے کہ ہر صُورت میں ایک ہی تناسب پر کل پیداوار کا حصّہ وصُول کر لیا جاوے۔ ممکن ہے کہ دو قطعات اراضی میں جن کا رقبہ برابر ہے پیداوار گیہوں برابر ہو لیکن ایک میں تو فصل بباعث سرسبزی زمین اور کثرت بارش تھوڑی محنت اور خرچ سے پیدا ہو سکتی ہے اور دوسرے قطعہ میں پیداوار کے لئے کثیر محنت کاشت اور روپیہ برائے عمیق چاہات اور خرید گراں بہا مویشی درکار ہوتا ہے جو چاہات چلانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ دیسی والیان ملک اس وقت کو ایک سرسری اور زود اثر طرز پر اس طرح رفع کر دیتے تھے کہ وہ حصص پیداوار مطلوبہ کو موجب حالت زمین اور بارش کم و بیش کر دیتے تھے۔ اور بعض اوقات چاہات کے معاملے میں خاص رعایت روا رکھتے تھے۔ یہی نتیجہ حاصل ہو جاتا ہے اگر ایک مقررہ تناسب معیار تشخیص کا تعین کر دیا جاوے لیکن یہ تناسب کل مجموعہ پیداوار یا کل مجموعۂ آمدنی پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خالص پیداوار یا خالص حاصل پر ہونا چاہیئے اس

> معیار تشخیص مالگذاری بہ تناسب محاصل خالص ہونا چاہئے۔

---

[1] ہدایات تشخیص ۱۸۹۳ء نمبر ۴ مندرجہ ضمیمہ اوّل سے مقابلہ کرو۔

آخری اصطلاح کی تعریف ہدایات بندوبست میں جو اخیر میں جاری ہوئی ہیں درج ہے (دیکھو قاعدہ ۶ ہدایات بابت ۱۸۹۳ء مندرجہ ضمیمہ نمبر ۱) اور وہ اس طرح پر ہے محاصل بخنۃ (رنٹ اسٹ) سے مراد وہ بچت بحساب اوسط ہے جو کسی حقیت سے بعد از منہائی اخراجات کاشت حاصل ہوتی ہے اس میں منافع راس المال اور مزدوری بھی شامل ہے۔ بالکل مناسب لگان جو مزارعہ تابع مرضی مالک ادا کرتا ہے گو اس محاصل پختہ سے بعض اوقات کم ہو جاتا ہے لیکن تجربہ سے معلوم ہوگا کہ اغراض تشخیص کے لئے قریب قریب اس جمع محاصل پختہ تک پہنچ جاتا ہے جو اس اراضی سے حاصل ہوتی ہے جس سے لگان وصول ہوتا ہے محاصل پختہ میں وہ آمدنی بھی شامل ہے جو مالکان اراضی اپنی بنجر اور کاشت شدہ اراضیات کی خودرو پیداوار سے وصول کرتے ہیں اور اگر لفظی معنوں میں لیا جاوے تو ہر ایک قسم کی پیداوار شامل ہے جو مالکان اراضی بحیثیت مالکان اراضی زمین سے وصول کریں +

۳۰۹۔ وہ کارروائی جس سے بتدریج گورنمنٹ کا حصہ محاصل پختہ ½ حصہ کی حد تک کم ہو گیا ہے فصل سوم و چہارم میں دکھائی گئی ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کسی محال کی تشخیص کا غایت درجہ (دیکھو قاعدہ ۷) ہونے کے علاوہ معیار تشخیص[1] بھی ہے۔ اور اگر کوئی جمع اس سے کم ہے تو اس کی نسبت وجہ موجہ بیان ہونی چاہئے (دیکھو قاعدہ ۸) پس صاحب مہتمم بندوبست کا فرض ہے کہ دریافت کرے کہ پورا اور مناسب لگان کسی محال یا چکلہ کا کیا ہوگا اگر اس کے کاشتکار مزارعان تابع مرضی مالک ہوں اور ان کو خاص رعایتی شرائط پر زمین برائے کاشت نہ دی گئی ہو۔ اگر وہ دریافت کر سکے کہ ہر ایک قسم کی اراضی دیہہ کا یا چک تشخیص کا جبکہ کھیت زیر کاشت مزارعان تابع مرضی مالک ہیں کل اور مناسب لگان کیا ہے تو برائے اغراض شمار جمع ایک لگان کل دیہہ یا چک تشخیص کے لئے فرض کر سکتا ہے اور یہ اس طرح پر کہ یہ شرح نہ صرف اس رقبہ پر عائد ہو جو مزارعہ تابع مرضی مالک کے قبضہ میں ہے بلکہ اس رقبہ پر بھی جو مالکان اراضی خود کاشت کرتے ہیں یا حق دار مزارعان سے کاشت کراتے ہیں اور پچاس فی صدی اس کرایہ یا لگان کا اور خالص آمدنی کا جو متفرق وسائل سے ہو یا زیادہ سے زیادہ مالگذاری ہوگی جو قائم

تشخیص جمع خالص آمدنی کے نصف سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے +

[1] گورنمنٹ ہند کی چٹھی نمبری ۸۹۶/۱۰۱ مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۲ء صیغہ مال و زراعت +

ہوسکتی ہے آیندہ الفاظ کرائیہ محال یا لگان محال اور خالص آمدنی محال بطور مترادف اصطلاحات مستعمل ہونگے +

تخمینہ نصفی محاصل پختہ دیانتداری سے ہونا لازم ہے۔

۱۰ ۳۱ - ہدایات میں یہ تسلیم کیا گیا ہے (دیکھو قاعدہ ۶۰) کہ خالص آمدنی حقیقت کی پنجاب میں دریافت کرنیکا طریقہ عموماً نہایت مشکل ہے۔ اور ایسی حالتوں میں جبکہ زیادہ تر اراضی کم درجہ کے مالکان اراضی خود کاشت کرتے ہیں "یہ شمار نہ صرف مشکل بلکہ مشروط ہوجاتا ہے۔ جس کی قیمت مقابلتاً کم ہوتی ہے۔ اور بے اعتباری زیادہ۔ اگر ہم کامل درستی کے ساتھ معیار تشخیص کا اندازہ لگالیں تو کئی حالات ہمیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ بوقت مطالبہ مالگذاری اس کے ایک جزو کی معافی قرین مصلحت ہوگی۔ یہ بات قاعدہ ۴ منجملہ قواعد ۱۹۱۳ء سے معنوی طور پر ظاہر ہوتی ہے جس میں اس امر کے اظہار کے بعد کہ گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے۔ کہ تعین حصّہ پیداوار خود کرے یہ لکھا ہے۔ کہ ٹھیک وہ حصہ جو لیا جاتا ہے ایک ایسا سوال ہے جو ہر ایک قطعہ اور محال زیر تشخیص کے لئے حسب حالات علیحدہ علیحدہ فیصلہ کیا جاویگا"۔ اور نیز قاعدہ ۷ میں لکھا ہے "جمع کسی حقیقت کے حسب حالات مقرر کی جائیگی۔ لیکن نصف مابیت خالص آمدنی سے بڑھنی نہیں چاہئے لیکن نہ تو مسلمہ وقت تشخیص لگان اور نہ یہ امر کہ خاص قطعہ اراضی زیر بندوبست اس قسم کا ہے۔ کہ اس پر قیاسی معیار سے بوقت تشخیص جمع بہت کچھ انحراف کرنا قرین مصلحت ہے۔ صاحب مہتمم بندوبست کو اس ذمہ واری سے بری الذمہ کریگا۔ کہ وہ بڑی احتیاط سے نصف محاصل پختہ کے تخمینے مقرر کریں۔ یہ دیانتداری نہیں ہے۔ کہ تخمینہ سے تصرف اس نیت سے کیا جائے۔ کہ اس میں اور مجوزہ مطالبہ میں جو فرق ہے کم ہوجاوے۔ اگر اس معیار سے انحراف کے لئے واقعی قوی وجوہات موجود ہیں تو صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے۔ کہ ان کے جواز کا اعتبار اپنے افسران کو کرادے یعنی اُن کو قائل کردے +

نصف خالص آمدن کا تخمینہ توضیح لگان ہاے پر مبنی ہونا چاہئے

۱۱ ۳۱ - نصف محاصل پختہ کا تخمینہ توضیح موجودہ لگان ہاے پر مبنی ہونا چاہئے جو بڑی احتیاط سے تیار کی جاوے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ ہر ایک قسم کی زمین کا معمولی لگان کیا ہے۔ جس کی نسبت یہ تجویز ہے کہ علیحدہ ریٹ مقرر کیا جاوے جملہ لگان جو صریحاً رعایتی قسم کے ہیں۔ مثلاً وہ لگان جو مزارعان دخیلکار ادا کرتے ہیں یا وہ لگان جن کی شکل سے ظاہر ہے کہ وہ محض رسمی ہیں جس طرح کہ ایک مزارعہ

تابع مرضی مالک مالیہ کے ساتھ ایک خفیف رقم بطور فیس مالکانہ ادا کرتا ہے۔ اِس شمار سے مبرا رکھنے چاہیں۔ وہ حد جہاں تک دیگر غیر معمولی لگانوں کو نظر انداز کیا جانا چاہیئے اِسپر آگے چل کر غور کیا جائیگا +

۳۱۲۔ اقسام لگان جو عموماً دیکھنے میں آتے ہیں مفصلہ ذیل ہیں :-

اقسام لگان

(الف) بٹائی جس میں ایک خاص حصہ پیداوار لیا جاتا ہے۔

(ب) (لگان ضبطی) وہ نقد لگان جو خاص فصلوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور جو آسانی سے مقررہ شرح پر فی کنال یا فی بیگھہ تقسیم نہیں ہوسکتا۔

(ج) لگان نقدی وہ لگان جو زرِ نقد میں ادا ہوتا ہے۔ اور جو زمین پر بلا لحاظ پیداوار لگایا جاتا ہے۔

(د) چکوتہ[1] یعنی وہ لگان جو بذریعہ جنس یا کرایہ ادا ہوتا ہے۔ جس میں ایک مقررہ مقدار اناج کی موسم بہار اور ایک مقررہ مقدار زرِ نقد کی موسم خزاں میں ادا کی جاتی ہے۔

وہ فصلیں جن کے لئے عموماً نقد جبوب لئے جاتے ہیں مفصلہ ذیل ہیں۔ یعنی نیشکر۔ روئی۔ افیون۔ تمباکو۔ سبزی (ترکاریاں) اور چری +

۳۱۳۔ زیادہ تر پنجاب ایسا ملک ہے۔ جس میں کسان مالک زمین ہیں۔ اور آپ اپنے کھیت کاشت کرتے ہیں۔ انتظامی رپورٹ مال بابت ۹۶-۱۸۹۵ء سے واضح ہوتا ہے کہ اِس سال ۵۰ ½ فی صدی رقبہ اراضی خود مالکان کے زیر کاشت تھا۔ اور گیارہ فی صدی رقبہ مزارعان دخیلکار اور اُن مزارعان کے جو لگان ادا نہیں کرتے زیر کاشت تھا۔ باقیماندہ ۳۸ ½ فی صدی رقبہ مزارعان تابع مرضی مالک کے ہاتھ میں تھا۔ اور بلحاظ لگان اِس کی تفصیل یہ ہے :-

پنجاب میں قبضہ کاشت اراضی

(الف) جو بٹائی اور ضبطی لگان ادا کرتا ہے	۲۴ ½ فی صدی
(ب) جو مالگذاری کے علاوہ مالکانہ ادا کرتا ہے یا نہیں کرتا	۳ ″
(ج) جو دیگر نقد لگان ادا کرتا ہے	۱۰ ″
(د) جو چکوتہ ادا کرتا ہے	۱ ″

[1] یہ اصطلاح اُس لگان پر بھی مستعمل ہے جو نقدی میں ایک کھاتہ کے لئے یکبار ادا کیا جاتا ہے +

لیکن نصف رقبہ جو تابع دیگر لگان ہا ہے ہے وہ اِن چار اضلاع میں واقع ہے جو صوبہ کے جنوب مشرق میں ہیں۔ اگر اعداد بابت حصار اور پانچ غریب اضلاع واقع جنوب مغرب کو علیحدہ کر دیا جائے تو تناسب اراضی جو مزارعان تابع مرضی مالک کے زیر کاشت دکھایا گیا ہے اور بھی کم ہو جائے گا ۔

جہاں تک مسلمہ اصول متعلق لگان مل سکے اُس کی صراحت ہونی چاہیئے

۴۱۳۱ - اصول مسلمہ کی حد جبپر ایک قطعہ اراضی زیر بندوبست کے فرض کردہ لگان یا خالص آمدنی کے تخمینہ لگانے میں مہتمم بندوبست حصر کر سکتا ہے ایک ایسا ضروری معاملہ ہے کہ جمعبندی کی رپورٹ میں ایک ایسا نقشہ شامل کرنا ہمیشہ مفید ہو گا جس سے واضح ہو جاوے کہ ہر حلقہ میں بحساب فیصدی ایسا رقبہ کتنا ہے جس کی کاشت یہ لوگ کرتے ہیں۔

(۱) مالکان

(۲) مزارعان دخیلکار

(۳) مزارعان تابع مرضی مالک :-

(الف) جو لگان نہیں ادا کرتے یا ایسا لگان ادا کرتے ہیں جو صرف مالگذاری ہوتا ہے یا مالگذاری اور ساتھ اُس کے مالکانہ ادا کرتے ہیں -

(ب) جو نقد لگان ادا کرتے ہیں -

(ج) جو بٹائی یا ضبطی لگان ادا کرتے ہیں -

(د) جو چکوتہ ادا کرتے ہیں -

زیر عنوان ۳ (الف) وہ تمام لگان آجائیں گے جو مزارعان تابع مرضی مالک ادا کرتے ہیں اور بلا بحث مزید خالص آمدن کا تخمینہ لگانے میں فضول متصور ہو کر رو کے جا سکتے ہیں - مزید پڑتال سے واضح ہو سکتا ہے کہ بعض لگان جو بعد کے تین عنوان میں درج ہیں وہ بھی رد ہونے چاہئیں - لیکن بادی النظر میں ایسے ذریعہ ایسا مصالح ہاتھ آجاتا ہے - جس سے قطعہ اراضی کی اصلی حیثیت متعلق لگان معلوم ہو جاتی ہے - علیحدہ علیحدہ تخمینے اُن لگان ہا سے اخذ کرنے چاہئیں جن کو اِن تینوں میں سے ہر ایک عنوان کی ذیل میں فراہم کیا گیا ہے الا اِس صورت میں کہ اِن میں سے کسی ایک میں اسقدر چھوٹا رقبہ ہو کہ جو نتیجہ اِس سے نکالا جاوے وہ باقی اراضی کی

حیثیت متعلق لگان کی نسبت یکساں ہو۔ افسر مہتمم جمعبندی کے لئے یہ امر مفید ثابت ہوگا کہ وہ تخمینے
نہ صرف سالم حلقہ کے لئے بحالت مجموعی بنائے بلکہ ہر ایک محال کے لئے جو اس حلقہ میں ہے اور
جہاں کسی حلقہ کا ایک حصہ مستقل اور ایک حصہ غیر مستقل جمع کے تابع ہے وہاں یہ بہت اچھی تجویز
ہوگی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے علاحدہ علاحدہ نصف محاصل پختہ کے تخمینے ان میں سے ہر ایک حصہ
کے لئے مرتب کئے جائیں ✦

اُنیسویں فصل

خالص پیداوار کے تخمینہ کا نصف بحساب شرح لگان بٹائی و ضبطی تعین کرنا

تخمینہ جات پیداوار

۳۱۵ - اِس تخمینہ کو جو لگان بٹائی و ضبطی پر مبنی ہے اکثر پیداوار کا تخمینہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اُس کے مرتب کرنے میں قطعہ اراضی زیر تشخیص کے کل سالانہ پیداوار کی قیمت نقد دریافت کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ ہر چک تشخیص کے لئے بھی ایک تخمینہ ایسے طریق پر تیار کرنا چاہیے کہ کُل حلقہ کی مقررشدہ جمع کو اُن دیہات پر جو اُس حلقہ میں شامل ہوں پھیلانے میں اُس سے امداد ملے۔

تخمینہ پیداوار کن کن چیزوں سے حاصل ہوتا ہے

۳۱۶ - ایک ایسے صحیح تخمینہ نصف پیداوار خالص کا مرتب کرنا جو لگان بٹائی و ضبطی پر مبنی ہو مندرجہ ذیل چار امور کی واقفیت پر منحصر ہے۔

(الف) ہر ایک قسم کی اراضی پر جس کے لئے علیحدہ پرتہ کا مرتب کرنا تجویز کیا گیا ہے ہر جنس کی اوسط پیداوار فی ایکڑ۔

(ب) ہر ایسی جنس کاشت شدہ کی اوسط پیداوار فی ایکڑ جس کا لگان بذریعہ بٹائی لیا جاتا ہو۔

(ج) اوسط قیمت جو زراعت پیشہ اشخاص کو ہر جنس متذکرہ فقرہ (ب) کے لئے دستیاب ہوسکے۔

(د) کُل پیداوار کا وہ حصہ جو اُن جنسوں کی صورت میں جن کی تقسیم کی جاتی ہے مالکان اراضی واقعی لیتے ہیں۔ [redacted]

پنجاب میں زراعت کی واقعی موجودہ صورت میں کئی ایک [redacted]

بنا پر ایسی مقررہ جمع نقدی کا تخمینہ کرنا جو آئندہ ۲۰ یا ۳۰ [redacted]

[redacted] رجائے محض لغو ہوگا رتبہ زیر کاشت و پیداوار [redacted]

کم و بیش مختلف ہوتی رہتی ہیں اور جو تبدیلیاں گذشتہ زمانہ میں ہوئیں وہ آئندہ بھی ہوتی رہیں گی ٭

لگان اور معیار تشخیص کا قائم کرنا

۳۱۷ - متذکرہ بالا چار امور سے کسی قسم کی زمین کا لگان دریافت کرنا ایک سہل بات ہے ان اجناس کی صورت میں جنکی بٹائی ہوتی ہے - اگر ایکڑوں کی تعداد کو پیداوار سے ضرب دی جائے تو کل پیداوار نکل آتی ہے - اگر کل پیداوار کو قیمت پر تقسیم کیا جاوے تو نقد قیمت نکل آتی ہے اگر حصہ جنس جو مالک اراضی لیتا ہے معلوم ہو تو لگان فی الفور کل پیداوار کی قیمت سے دریافت کیا جا سکتا ہے - ضبطی اجناس کی صورت میں پیداوار یا قیمت کا کوئی تخمینہ کرنا ضرور نہیں اگر ایکڑوں کی تعداد کو پرتہ لگان کے ساتھ ضرب دی جاوے تو ما حصل لگان اراضی ہوتا ہے - نصف لگان پوری قیاسی تشخیص کا معیار ہوتا ہے - قیاسی ریونیو ریٹ نکالنے کے لئے جمع کو اس رقبہ پر تقسیم کیا جاتا ہے جس پر جمع یا ریونیو ریٹ پھیلائی جائے گی یہ رقبہ عموماً کسی خاص سال کا مزروعہ رقبہ ہوگا جیسا کہ میلان رقبہ میں دکھایا گیا ہو یا جہاں محالات کی جدید پیمائش ہوئی ہے وہاں یہ ہر محال کا مزروعہ رقبہ ہوگا - اس وقت جبکہ اسکی پیمائش ہوئی ہو - حال ہی کے گذشتہ سالوں میں یہ عمل زیادہ تر عام رہا ہے کہ نصف پیداوار خالص کی مالیت کو اُن سالوں کی اوسط رقبہ جات مزروعہ پر تقسیم کیا جاتا تھا جن کی اوسط رقبہ جات زیر اجناس خالص پیداوار میں شامل کئے گئے ہوں - یہ تجویز اُس وقت اختیار کرنی چاہئے جبکہ گذشتہ میلان رقبہ کے نقشہ جات میں مزروعہ رقبہ کے اندراجات قابل اعتماد ہوں لیکن ہمیشہ ایسی صورت نہیں ہوتی - عمل مندرجہ صدر کے جملہ مدارج تخمینہ پیداوار کے نمونہ میں جو ضمیمہ وہم میں دیا گیا ہے دکھائے گئے ہیں - اس عمل کو بالجملہ اس عمل پر ترجیح دینی چاہئے - جس کا حال میں رواج ہو گیا تھا اور جس سے ہر جنس زیر کاشت کا رقبہ بلکہ وہ فیصدی نسبت ظاہر ہوتی ہے جو رقبہ زیر کاشت کو کل رقبہ کے ساتھ ہے - جہاں موخر الذکر عمل کیا جاتا ہے وہاں یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ہر قسم کی زمین کی سو ایکڑوں کا تخمینہ پیداوار نکالا جاتا ہے اور یہ سو ایکڑ کا قطعہ اسی قسم کے کل مزروعہ رقبہ کا ٹھیک نمونہ ہوتا ہے اگر حاصل ضرب کو سو پر تقسیم کیا جائے تو پرتہ نصفی پیداوار خالص نکل آتا ہے - اور اگر اس پرتہ کو رقبہ مزروعہ سے ضرب دی جاوے تو اعلیٰ ترین مقدار جمع نکلتی ہے ٭

۳۱۸ - ۱۸۸۶ء سے جو گرداوری اجناس ٹھیک کی جاتی ہیں - اور پیداوار اندراج

تخمینہ پیداوار میں اوسط رقبہ جات اجناس کا اندراج

مسلسل رکھا جاتا ہے ان اصلاحوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پیداوار کا تخمینہ بمقابلہ سابق کے اب صحیح صحیح دریافت ہو سکتا ہے۔ اب یہ ممکن ہے کہ بہت سالوں کی تعدادوں سے ہر جنس کے زیر کاشت ایکڑوں کی تعداد نکالی جائے اور بادی النظر میں جسقدر زیادہ فصلیں محسوب کی جائیں اُسی قدر بہتر ہوگا - لیکن ایسے نقشہ جات کو ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے - جن کی صحت زیادہ تر مشکوک ہو - افسر تشخیص کنندہ جمع کی تحقیقات اور نیز خود اس طریق کا ملاحظہ کرنے سے جن کے مطابق پٹواری بندوبست کے شروع میں پڑتال گرداوری کرتے ہیں اس قابل ہو جائے گا کہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ تعداد ہائے مندرجہ نقشجات جنسوار کہاں تک قابل اعتبار ہیں - اغلب ہے وہ یہ دریافت کرلے کہ نئے طریق کے جاری ہونے کے چند سال بعد تک وہ اسقدر قابل اعتبار نہیں ہیں کہ وثوق کے ساتھ اُن کا استعمال کیا جائے اُس حصہ ملک میں جہاں بنجر اراضیات کو قابل زراعت بنانے کا عمل سُرعت سے ہو رہا ہے جہاں نوعیت کاشت بسبب آبپاشی انہار وغیرہ اب بدل گئی ہو وہاں صرف اُن گذشتہ سالوں پر توجہ محدود رکھنی چاہئے جن میں اس قسم کے حالات موجود رہے ہوں جو بندوبست میں موجود تھی ٭

۳۱۹ - جن وجوہات پر چند فصلوں کو زیر غور رکھ کر اُن سے ایسی اوسط نکالی جائے

فصلوں کی حالت

جو اُن معمولی تغیرات کا ایک خاصہ نمونہ ہو جو اُس قطعہ کی زراعت سے مخصوص ہوں - اُن وجوہات کو تشخیص جمع کی رپورٹ میں درج کرنا چاہئے - اور اُن فصلوں میں سے ہر ایک کی کس قدر تشریح کرنی چاہئے - یہ امر بالخصوص اس وقت ضروری ہے جبکہ صاحب مہتمم بندوبست یہ دیکھے کہ وہ صرف چند سالوں کے نقشوں پر حصر کر سکتا ہے - افسر مذکور کو فصلوں کے متعلق بعض ایسے امور کے بارہ میں واقفیت پیدا ہوگی جو اُس نے خود اُن رپورٹوں میں ملاحظہ نہیں کئے ہوں گے جو صاحب کلکٹر ششماہی نقشجات جنسوار کے ہمراہ صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین و زراعت کے پاس بھیجتے ہیں ٭

۳۲۰ - ایک دیگر اہم امر یہ ہے کہ پٹواری کہاں تک صحت کے ساتھ اُس رقبہ اراضی یعنی خرابہ

اندراج خرابہ میں قاصر رہنا

کو درج کرتے ہیں - جسپر فصل پختہ نہیں ہوئی ہو جب کبھی پٹواریوں کو

اِس بارہ میں پوری آزادی دی جائے تو اِن کا میلان یہ ہوتا ہے کہ خرابہ کے تخمینہ کو کم قائم کریں کیونکہ ایسا کرنے سے اُن کو تکلیف نہیں کرنی پڑتی اور اُن کا خیال ہے کہ ایسا اندراج کرنا بہتر ہوتا ہے جو گورنمنٹ کے زیادہ تر مفید مطلب سمجھا جائے اگر کسی صاحب مہتمم بندوبست کو یقین ہو جائے کہ خرابہ کے رقبہ کا پورا اندراج نہیں کیا گیا تو اُس کو اپنے تخمینہ پیداوار کو مرتب کرنے یا اُس کو کام میں لانیکے وقت اِس امر کو کچھ تخفیف دینی چاہئے اور اپنی رپورٹ میں درج کرنا چاہئے کہ کس طریق پر اُس نے یہ تخفیف دی ہے ۔

میلان رقبہ جنسوار میں اندراجات آبپاشی

۳۲۱ - اِن تخمینہ جات کے متعلق ایک اور دقت اِس وجہ سے پیدا ہوتی کہ زمین اور اجناس زیرکاشت مندرجہ کاغذات میں آبپاشی و غیر آبپاشی کے اندراجات میں مطابقت نہیں ہوتی - جمعبندی اور سالانہ نقشہ میلان رقبہ میں تمام ایسی اراضیات کو بطور آبپاش درج کرنا چاہئے جن کے معمولی دوران کاشتکاری میں وقتاً فوقتاً آبپاشی ہوتی رہتی ہے لیکن گرداوری کے وقت صرف وہ اجناس زیرکاشت بطور آبپاش درج کی جاتی ہیں جن کی فی الواقع آبپاشی کی جاوے اگر پنجاب کی زراعت کے متعلق تھوڑی سی بھی واقفیت ہو تو معلوم ہوگا کہ اِس عمل سے تخمینہ پیداوار کی مقدار میں بلحاظ اِس امر کے کہ اُسمیں مختلف اقسام کی اراضیات کا لگان علیحدہ علیحدہ درج تھا - کس قدر فرق آگیا - ممکن ہے کہ تخمینہ مذکور کے خانہ جات غیر آبپاش میں [illegible] اِس قسم کی اجناس زیرکاشت کے پائے جائیں جن کی کاشت واقعی اُس زمین پر کی گئی جو بحیثیت چاہی یا نہری درج ہوتی اور جس کے مطابق تشخیص ہوئی ہے ممکن ہے کہ کبھی کبھی ایام خشک سالی میں معمول سے زیادہ آبپاشی کی جائے - اور بارانی زمینوں کی فصلوں کو آبپاش کیا جائے لیکن نقشہ جات رقبہ و جنسوار کے تیار کرنے میں جو مختلف طریق استعمال میں لائے جاتے ہیں اُن کا معمولی اثر تخمینہ جات پیداوار پر یہ ہوگا کہ غیر آبپاش اراضیات کا لگان بڑھ جائے گا اور آبپاش اراضیات کا کم ہو جائیگا کاغذات تیار کرنے کے دو طریقوں میں جو اختلاف تھا اُس کی وجہ سے اکثر یہ ناممکن ہوگیا کہ ہر قسم کی زمین کے متعلق علیحدہ علیحدہ تخمینہ پیداوار پر زور دیا جاتے - لیکن اِس خلاف سے اُن علیحدہ تخمینوں کی بہ حیثیت مجموعی قابل اعتبار ہونے میں بہت فرق نہ آتا جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ کل اقسام کی اراضیات کی پیداوار کی کیا مقدار ہے جیسے کہ اخیر میں درج ہے - دیگر طریقے بھی ہیں جن سے مختلف اقسام

کی اراضیات کی نسبتاً قیمت کا تخمینہ اور کم و بیش زمین کے پرتے مرتب ہو سکتے ہیں۔ اگر اختتام پر صاحب مہتمم بندوبست سے اِس بارہ میں غلطی سرزد بھی ہو گئی ہو تاہم زمیندار بوقت باچھ اِس کی درستی کرا سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بہت مناسب ہے کہ ہر قسم کی زمین کے تخمینہ پیداوار سے اِس قسم پر تمام اجناس زیر کاشت ظاہر ہوں اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ امور مطلوبہ خسرہ گرداوری سے حاصل کرنے میں بہت تکلیف نہیں ہوتی پس حال ہی میں یہ احکام جاری ہوے ہیں کہ سالانہ نقشہ رقبہ کی ترمیم ایک ایسا نیا خانہ ایزاد کرنے سے کی جائے جس سے ہر قسم کی زمین پر کُل رقبہ زیر کاشت اجناس .... بلالحاظ آبپاشی ظاہر ہو[۵] ؛

۳۲۲ - پنجاب کے زیادہ خشک حصص ہیں جہاں بارانی فصل تھوڑی ہوتی ہیں اور چاہی اراضیات پر بیلوں کی خوراک کے لئے چارہ بویا جاتا ہے۔ وہاں مالک زمین کو چاہئے کہ اپنے مزارعان کو اجازت دے کہ وہ کچھ حصہ رقبہ پر شلغم اور سبز گندم و جوار اپنے بیلوں کے لئے بوئیں جو فصلیں اِس رقبہ پر اُگتی ہیں اُن میں سے مالک کوئی حصہ نہیں لیتا اور اِس لئے لگان کا شمار کرنے کے وقت اِن کو محسوب نہیں کرنا چاہئے۔ صاحب مہتمم بندوبست کو مقامی رواجوں کو غور سے ملاحظہ کرنے کے بعد ایسے رقبہ جات زیر کاشت اجناس کا حتے الامکان ایک نہایت عمدہ تخمینہ تیار کرنا چاہئے۔ جو مذکورہ بالا وجہ سے لگان کے تخمینہ سے خارج کیا جائے گا۔ وہ مقدار جو مزارعہ کو واقعی لے لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ موسموں کی نوعیت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ سٹیڈمین صاحب نے اپنی رپورٹ تشخیص جمع بابت تحصیل چینوٹ ضلع جھنگ میں تحریر کیا کہ "عملی طور پر چارہ کے لئے جوار اور گندم کاٹنے کے بارہ میں مزارعہ کے حقوق کی کوئی حد نہیں مجھے ہمیشہ سوالات کا یہی جواب ملتا رہا کہ اِس قدر مقدار سے مزارعہ کو زیادہ نہیں کاٹنا چاہئے لیکن جس سال چارہ کم ہو اس سال وہ اِس قدر کاٹ سکتا ہے جس قدر اُس کے چاہی بیلوں کی پرورش کے لئے مطلوب ہو"۔ ایام سابق میں تخمینہ جات پیداوار میں اناج کے لئے بھوسہ کی قیمت کو عموماً خارج کیا جاتا تھا اور اِس عمل کے متعلق مہتممان بندوبست کے لئے بارکلی صاحب کے ہدایت نامہ کے فقرہ ۶۰ میں سند موجود تھی لیکن مناسب طریق یہ ہے کہ ہر شئے کو جس میں سے مالک اراضی حصہ لے محسوب کیا جائے اور اگر وہ اپنے مزارعہ سے

چارہ کی منہائی

---

[۵] صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین و زراعت کی گشتی چٹھی نمبر ۹ مورخہ ۶ جولائی ۱۸۹۷ء

بھوسہ تقسیم کرے تو اس کے حصہ کی قیمت کو لگان میں شامل کر لینا چاہئے جن صورتوں میں بھوسہ تقسیم کیا جاتا ہے اُن میں اکثر یہ دیکھا جائے گا کہ مزارعہ اناج کی نسبت بھوسہ کی زیادہ مقدار لیتا ہے +

۳۲۳ - اسقدر بڑے قطعہ میں جو ایک معمولی چک تشخیص کے برابر ہو مختلف اقسام کی زمین پر ہر جنس زیر کاشت کا تخمینہ لگانا بہت مشکل ہے چونکہ اراضیات کے اندراجات بہت مشرح کرنے کی کوشش ترک کی گئی ہے اسلئے معمولی طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک بڑے حلقہ میں تمام بارانی زمین صرف ایک ہی قسم میں رکھی جاتی ہے حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ہزار ہا ایکڑ اراضی جس کی قسم بندی اس طرح کی گئی ہے - بلحاظ قدرتی زرخیزی بہت مختلف ہوگی اور اوسط پیداوار کاشتکاروں کے ہنر اور محنت کی کمی و بیشی پر بہت کچھ منحصر ہوگی - مختلف صوبوں کی پیداوار بھی ایک غیر معمولی حد تک اختلاف پذیر رہتی ہے - بالخصوص غیر آبپاشی اجناس کی صورت میں صاحب مہتمم بندوبست کو حتے الامکان نہایت عمدہ تخمینہ تیار کرنے کی کوشش کرنے کے وقت آزمائشی ٹکڑوں کے نتائج سے اور اپنے مشاہدوں سے اور اس واقفیت سے جو معتبر اشخاص سے حاصل ہو اور مالکان اراضی یا مہاجنان کے حساب و کتاب سے (اگر وہ دستیاب ہو سکیں) اور ان پیداواروں سے جو اس قسم کے قطعات کے لئے دیگر مقامات میں فرض کی گئی ہوں رہنمائی حاصل کرنی چاہئے +

اوسط پیداوار پختہ کے تخمینہ لگانے کے وقت

۳۲۴ - ایسے تجربات کے طریق کے نقائص کا جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے کتابی سرکلر نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۸ء کے احکام کے موجب کئے گئے اور اس اصلاح کا جو کرنیل ویس صاحب نے ۱۸۹۰ء میں تجویز کے باب ششم میں ذکر کیا گیا ہے اس مضمون کے متعلق ہدایات ضمیمہ نمبر ۲ میں موجود ہیں وہاں دیکھنا چاہئے - تجربات کی خوبی بہ نسبت اُن کی تعداد کے زیادہ قابل لحاظ ہے اور اس لئے ہدایات میں اس امر کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ اکثر منتخب کھیتوں کا معاینہ خود صاحب مہتمم بندوبست یا صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ بندوبست کریں اور موقع پر تجربہ کرنے کا اہتمام صرف معتبر ماتحت اہلکاروں کے سپرد کرنا چاہئے جب کوئی صاحب مہتمم بندوبست کسی کھیت کا معاینہ کریں تو انہیں اُس کھیت کی پیداوار کا ایک ابتدائی تخمینہ تیار کرنا چاہئے جس کا مقابلہ وہ اصلی وزن شدہ پیداوار سے کر سکتے ہیں - اگر حسب ہدایت مندرجہ چٹھیات

فصلوں کے تجربے

نمبر ۱۴ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۳ء و نمبر ۱۰ مورخہ ۳ اگست ۱۸۹۶ء حکام ضلع ایک ایک چوتھائی ایکڑ کے مختصر قطعات اراضی پر پیداوار کا اندازہ کرتے رہے ہیں تو ان کا معاملہ ان تخمینہ جات پیداوار سے کرنا چاہئے جو مطابق ہدایت مندرجہ ضمیمہ نمبر ۲ کی جائیں - تجربات فصل کے نتائج کو کام میں لانے کے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ان کھیتوں میں جو آزمائش کے لئے منتخب کئے جائیں - عام کھیتوں کی نسبت غالباً کمتر پیداوار ضائع ہوتی ہے ۔

اندازہ پیداوار کرنے کا آنکھ کو عادی کرنا چاہئے

۳۲۵ - دوران بندوبست میں یہ بات امکان سے خارج ہے کہ اسقدر تجربے کئے جاسکیں جن کی وساطت سے افسر تشخیص کنندہ بغیر تحقیقات مزید اوسط پیداوار کو معیار فصل تسلیم کرسکے تجربہ اوسط پیداوار معلوم کرنے کا منجملہ وسائل کے ایک وسیلہ سمجھنا چاہئے - صاحب مہتمم بندوبست تخمینہ پیداوار کے لئے جو اندازہ اوسط پیداوار قابل اعتماد نکالنا چاہیں تو وہ اُن کی اپنی لیاقت پر منحصر ہے کہ کہاں تک وہ اجناس پر ایک نظر ڈال کر تخمینہ پیداوار لگا سکتے ہیں - ایام گرداوری میں پٹواریوں کی نگرانی سب سے زیادہ اہم کام ہے - بالخصوص بندوبست کے اوائل میں - افسر تشخیص کنندہ کو اپنے حلقہ کے ہر ایک حصہ کی فصل کی حالت سے پوری پوری واقفیت ملاحظہ موقع کرکے حاصل کرنی چاہئے - اور ایک عام اندازہ اپنے دل میں جما لینا چاہئے کہ فصل کی پیداوار کسقدر ہوجائیگی اور اس اندازے کو معزز زمینداروں کے تخمینہ سے مقابلہ کرتے رہنا چاہئے

دو فصلی کھیتوں کی پیداوار پختہ

۳۲۶ - فصل ربیع کی پیداوار پختہ کا تخمینہ لگانے میں جو دو فصلی کھیتوں میں ہوتی ہے بڑی احتیاط درکار ہے - سال بھر میں دو فصلوں کے ہونے سے یہ سمجھ لینا غلطی ہے کہ یہ عمدہ زمین یا عمدہ کاشت کا نتیجہ ہے بلکہ اس کے برعکس ہوتا ہے جو شخص ذرا بھی غور کرے اُس کو معلوم ہوسکتا ہے کہ دھان کی فصل کے بعد اُسی زمین پر جو یا مسور کے بونے سے اکثر کیسے بُرے نتیجے پیدا ہوتے ہیں - اراضیات واقعہ برلب دریا میں جو دو فصلی زراعت کی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے - کہ زمیندار ناقص زمین سے جس میں پانی کھڑا رہتا ہو - جہاں تک ممکن ہوسکے کچھ نہ کچھ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں برخلاف اس کے اضلاع لدھیانہ اور جالندھر میں اراضیات چاہ پر جنہیں بڑی قیمتی کھاد دی جاتی ہے - زرخیز فصل گندم کی کاٹ کر بوئی جاتی ہے ۔

ہر معائنہ شدہ فصل کا تخمینہ پیداوار

۳۲۷ - صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ حتی الامکان ہر ایک فصل ملاحظہ کردہ خود کا ایک تخمینہ پیداوار اُس خاص موسم کی ہر ایک جنس کی واقعی اوسط پختہ پیداوار کے مطابق بنائے اگر وہ ایسا کرے گا تو اخیر اندازہ لگانے میں سخت غلطی کرنے کا بہت کم احتمال ہوگا ۔

مالکان اور مرتہنان کے حساب

۳۲۸ - ایسے بڑے بڑے مالکان اور مرتہنان کے حسابات کا ملاحظہ کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ دینا چاہئے جو بذریعہ بٹائی جنس وصول کرتے ہوں بعض اوقات معاملات زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے طریقہ وصولی لگان سے بھی عمدہ وقفیت حاصل کرنی ممکن ہو سکتی ہے اور وقتاً فوقتاً صاحب مہتمم بندوبست گورنمنٹ کے خام تحصیل کے انتظام کے نتائج کو بھی کام میں لا سکتا ہے جہاں کہ غیر مستقل بٹائی اور مقررہ چکوتہ ساتھ ساتھ پائے جاتے ہوں وہاں چکوتہ کی مقدار فی ایکڑ کا بٹائی کی مقدار تخمینہ شدہ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے ۔

تخمینہ پیداوار کی پڑتال کا سرسری طریقہ

۳۲۹ - پیداوار کے تخمینہ کی جانچ سرسری طور پر اس طرح ہو سکتی ہے کہ کل پیداوار کو اُس پیداوار کے تخمینہ سے مقابلہ کیا جائے جو کسان لوگوں کے معمولی مصارف یعنی معاملہ اراضی تخم و خوراک و بارجات اور خرید مویشی قلبہ رانی کے لئے کافی ہو - یا ایک معمولی کسان کے کنبہ کی اوسط آمدنی کو کل پیداوار کی قیمت سے منہا کیا جائے - خوراک کے اس نقشہ کے مطابق جو کہ ضابطہ قحط میں درج ہے ایک کام کرنے والے شخص کو علاوہ سبزی و نمک وغیرہ کے بارہ چھٹانک آٹا اور دو چھٹانک دال کی روزانہ ضرورت پڑتی ہے - اس سے یہ مراد لی جا سکتی ہے کہ غلہ و دال وغیرہ ایک سیر روزانہ یا تقریباً ۹ من سالانہ درکار ہوتا ہے مضبوط عورت کے لئے آٹھ من اور سات سال سے بارہ سال کی عمر کے بچوں کے لئے سات من سالانہ کا اندازہ لگایا گیا ہے - دیہاتی باشندگان کی جماعت کا بہت بڑا حصہ کام کرنے والے اشخاص ہوتے ہیں اور یہ کہنا بعید از راستی نہ ہوگا کہ جہاں عام دیہاتی لوگ زیادہ گوشت یا دودھ خرچ نہیں کرتے وہاں چھ من سے سات من تک غلہ و دال وغیرہ فی کس گزارہ کے لئے ضروری ہے - فرانسس صاحب نے تحصیل موگہ میں جو کہ ایک آسودہ حال تحصیل ہے آٹھ من فی کس بشمولیت عورت و طفلان خرچ

کا اندازہ لگایا ہے ۔

۳۴۰ - کرنیل ویس صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ سے وہ احتیاط ظاہر ہوتی ہے جو کہ اس طریق جانچ کے استعمال کرنے میں مدنظر رکھنی چاہئے - جو کچھ کہ واجبی طور پر اُس کی نسبت کہا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے صاحب مہتمم بندوبست کی توجہ اس امر پر مبذول ہو جاتی ہے - کہ پیداوار کا تخمینہ بسخت مبالغہ آمیز یا کمتر ہونا ممکن ہے اور اسلئے مزید تحقیقات کرنے پر راغب ہو جاتا ہے ۔

اس جانچ کے کرنے میں کیا احتیاط درکار ہے

اوسط درجہ کے کاشتکار کی آمدنی کا اصل اندازہ ضلع جہلم میں صرف تخمینہ پیداوار سے نہیں لگایا جا سکتا اُس کی روزانہ خوراک کچھ سبزی وغیرہ اور کچھ ایسی نباتات جو کہ وہ کھیتوں سے جمع کرتا ہے ہوتی ہے - اُس کے پاس عموماً گائے و بھینس اور ایک یا دو بکریاں یا بھیڑیں بھی ہوتی ہیں وہ سال بھر میں کچھ لکڑی و گھاس وغیرہ فروخت کر سکتا ہے اور کچھ روپیہ روزانہ محنت سے بھی پیدا کرتا ہے - یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع جہلم میں نمک کی کانوں و چھاؤنیوں و سرکاری ڈاک اور دیگر سرکاری کاموں میں بھی چند روپے کمانے کا زمینداروں موقعہ مل جاتا ہے - پیشتر اس کے کہ اس قسم کے طریقہ سے کوئی معقول نتائج حاصل کئے جا سکیں دونو طرف بہت امور ایزاد کرنے چاہیں جو ذاتی رائے پر منحصر ہیں - تتمہ رپورٹ تشخیص جمع ضلع جہلم - فقرہ (۵)

۳۴۱ - صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ شروع کارروائی میں ہی صاحب کمشنر بہادر بندوبست کی منظوری درباره نرخ تبادلہ جو کہ وہ تخمینہ پیداوار[1] میں استعمال کرنا چاہتے ہیں حاصل کر لیویں -

تحقیقات درباره قیمت

نرخ کی بابت تحقیقات کرنے کے دو مدعا ہوتے ہیں

(الف) تصفیہ نرخ تبادلہ -

(ب) گذشتہ بندوبست سے لیکر اصل پیداوار کا شتکاران کے نرخ میں جو کچھ کمی و بیشی ہوئی ہو اُس کا دریافت کرنا -

اس مؤخر الذکر کے لئے تحقیقات بہت زیادہ عرصہ تک کرنی چاہئے بہ نسبت اسکے

[1] دیکھو فقرہ ۲۲۷

کہ دیگر صورت میں ضروری ہوتی +

۳۳۲ - ہمیں چاہئے کہ اُن اوسط نرخ کو استعمال کریں بشرطیکہ وہ دستیاب ہو سکیں

کیا قیمت تسلیم کرنی چاہئے یا اگر میعاد بندوبست بہت طویل ہو - تو وہ نرخ جو کہ اس دوران میں اور دس یا پندرہ سال دوران بندوبست کے اول رہا ہو - لیکن خیالی اُمور نظر انداز کرنے کے بعد بہتر و بے خطر یہی طریقہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ گذشتہ کے کافی دراز عرصہ کی اوسط لی جاوے اور یہ مان لیا جاوے کہ آئندہ کے نرخ بھی اس سے غیر متشابہ نہونگے - پس اُن ایکٹ مالگذاری پنجاب ۳۳ ۱۸۷۱ء کے قواعد کے موجب صاحبان مہتمم بندوبست کا فرض تھا کہ رپورٹ ہا تشخیص جمع کے ہمراہ ایک نقشہ مرسل کریں جس سے کہ گذشتہ بیس سالوں میں ہر پانچسالہ عرصہ کی پیداوار کی قیمت میں تبدیلیاں ظاہر ہوں اور ہدایت نامہ بارکلی صاحب مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے فقرہ ۵۰ میں بیس سال کے تخمینہ پیداوار کی اوسط نرخ پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت درج ہے - اس قسم کی قیمتوں کی کمی بیشی بہت ہی غیر معین ہوتی ہے عام قاعدہ مقرر کرنا غلطی ہے یہ تصفیہ کرنے میں کہ اوسط ہا کے شمار کے لئے کونسا عرصہ لینا چاہئے ضلع کے گذشتہ تواریخی حالات پر انحصار کرنا چاہئے - اگر کسی علیحدہ دور افتادہ قطعہ میں بذریعہ ریل آمدورفت ہوگئی ہے اور اس وجہ سے نئی منڈیوں میں غلہ کی آمدورفت ہونے سے بدرجہ غایت اور بظاہر نرخ چڑھ گیا ہے تو اس تبدیلی سے پہلے سالوں کے اندراجات کو نظر انداز کرنا درست ہوگا مگر صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ اپنے تئیں اس عام انسانی کمزوری سے محفوظ رکھے کہ وہ موجودہ حالات کو اُن کی اصلیت سے زیادہ استقامت نہ دے جب سالہا سال تک کم یا زیادہ قیمتوں کا دورہ رہے تو ہم فوراً ہی ایک دامی کمی بیشی فرض کر لیتے ہیں اور یہ ممکن ہے کہ کمی فصل کے سبب سے نرخ گراں ہو گیا ہو لیکن یہ غلطی ہے کہ گرانی کو بازاری

لے قیمتوں کا تغیر بہت غیر یقینی ہوتا ہے اور اُن سے کوئی ایسے نتائج حاصل کرنے جن پر کہ تشخیص کا انحصار رکھا جاوے آئندہ تشخیص جمع کے واسطے بالکل فرضی ہوتے ہیں اور ایک مفروضہ بیشی پر اعتبار کر کے زیادہ سے زیادہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ شرحوں سے کمتر قبول نہ کرنیکے لئے وہ ایک حجت بن سکتی ہے (فقرہ ۳ چٹھی گورنمنٹ ہند صیغہ مال و زراعت $\frac{۱۳۰۶}{۳۸۰۲}$ مورخہ ۸ مئی ۱۸۹۵ء احکام مال نمبری ۲۸ بابت جون ۱۸۹۵ء مقابلہ کرو فقرہ ۳ پنجاب گورنمنٹ نمبری ۱۰۸۰ - ایس مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۶ء)

مالگ کی طرف منسوب کیا جائے - جب ایک دفعہ واقعات پر پورا قابو ہو جاوے تو پھر وہ ایک عام بات رہ جاتی ہے ؛

کس قدر زمانہ گذشتہ تک نرخ کے حالات کی بابت تحقیقات کرنی چاہیئے

۳۳۳ - بندوبست گذشتہ کی پوری میعاد کے اندر مروج نرخ کے حالات دریافت کرنے چاہئیں تاکہ تشخیص جدید کے آغاز تک جسقدر اجناس کے نرخ میں کمی بیشی ہوئی ہو معلوم ہو جائے لیکن تشخیص جدید کے پانچ سال گذشتہ تک تحقیقات کرنی درست ہوتی ہے اس طریق پر ہمکو صرف وہ نرخ ہی معلوم نہیں ہو جائیگا جسپر کہ تشخیص کا عملدرآمد رہا ہو بلکہ وہ شرح نرخ بھی معلوم ہو جاتی ہے جو بوقت تشخیص جمع صاحب مہتمم بندوبست کے زیر نظر تھی - ایزادی جمع کی دلیل کا جو کہ افزونی نرخ سے پیدا ہوتی ہے آئندہ فصل میں ذکر ہوگا ؛

اب کس حد تک تحقیقات ضروری سمجھی جاتی ہے

۳۳۴ - ہدایات مجاریہ صاحب کمشنر بندوبست بابت ۱۸۷۹ع درباره تحقیقات نرخ ضمیمہ نمبر ۲ میں مندرج ہیں ایک ایسی دقیق تحقیقات کرنے میں جیسے کہ کرنیل ویس صاحب کا منشاء تھا بہت محنت درکار تھی اُس کی اہم شاخ وہ تحقیقات ہے جسکے زریعہ ہر ایک تحصیل کے دیہات کے بڑے بڑے ساہوکاراں کی بہیوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بوقت اصل مالکان زمین کو درحصل کیا وصول ہوتا لیکن اس سے اکثر نامکمل وغیرہ یقینی نتائج پیدا ہوتے تھے آمدورفت کی زیادہ سہولت و ترقی تجارت کی وجہ سے ایک ضلع کی مختلف تحصیلوں میں نرخ یکساں ہوتے جاتے ہیں اور صوبہ کے بہت آسودہ حال حصص میں بیوپاریان و زمینداران کے نرخ کی تفاوت کم ہوتی جاتی ہے - جو شرح نرخ گزٹوں اور سالانہ مال کی رپورٹوں میں شائع کی جاتی ہے وہ تحقیقات حال کے لئے کم از کم ۱۸۹۵ء سے پہلے ایک عمدہ اچھا معیار ثابت ہوئی - سنہ ۱۸۵۱ء سے لیکر متواتر پنجاب کے ہر ایک ضلع میں کاشتکاران کے پیداوار کے نرخ کے پہلے تو ماہوار اور بعد ازاں پندرہ روزہ نقشجات مرتب ہوتے رہے ہیں یہ ممکن ہے کہ اس سے پہلے کے نقشہ جات کا پتہ نہ لگ سکے لیکن اُس کی اتنی ضرورت بھی نہیں ہے اور ہر ایک ضلع کے زمینداروں کی بڑی بڑی اشیاء خوردنی کی متوسط سالانہ قیمتوں کے نقشہ جات ۱۸۶۱ء سے لے کر اب تک صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی سالانہ رپورٹ کا سررشتہ مال میں منسلک ہوتے رہے ہیں جہاں کہ ممکن ہو نرخ

مفروضہ سالانہ اوسط نہیں ہوتا بلکہ وہ نرخ ہوتا ہے جو ربیع اور خریف کی فصلوں کی پیداوار کے بازار میں فروخت کرنے کے وقت مروج ہوتا احکام حال کے مطابق ہر ایک چکلہ کے جنٹر الگذاری میں اب تک متواتر اندراج فصلوں کے نرخ کا ہوتا ہے۔

صاحب فنانشل کمشنر بہادر کا منشا ہے کہ ہر ایک چکلہ کے انتخاب کردہ مرکزوں میں اجناس کے نرخ کی رپورٹ قانون گویان حلقہ ارسال کیا کریں تا کہ اُس کا اندراج ہر ایک حلقہ کی نوٹ بک (لال کتاب) میں لکھا جاوے یہ نرخ وہ ہونگے جو کہ بوقت درو فصل مروج ہوں اور اُن سے مراد وہ نرخ دکھلانے کی ہے جس پر کہ ہر ایک فصل کی پیداوار وراصل فروخت ہوئی ہو قانونگوے حلقہ کو چاہئے کہ زمینداران و ساہوکاران وغیرہ سے احتیاط کے ساتھ دریافت کر کے شرح مقرر کرے اور اُس کے ان اندراجات کی نگرانی و پڑتال تحصیلدار صاحب و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کیا کریں گے۔ وہ نرخ جو کہ قانونگویاں ہر ایک حلقہ کے لئے مقرر کریں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتے جائیں اور افسران پڑتال کنندہ کو اہم اختلافات کی بابت دریافت کرنا چاہئے (چٹھی گشتی نمبری ۶ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۸۹۵ء مجریہ صاحب ڈائرکٹر کا غذات زمین و زراعت) یہ دریافت کرنا بیشک ضروری امر ہے کہ بیوپاریان کے نرخ میں اور ان میں جو کہ کسانوں کو ملتے ہیں۔ اب کیا تفاوت ہے اور اس مطلب کے لئے اس قسم کی تحقیقات جیسی کہ کرنیل ویس صاحب کی ہدایات کے فقرہ ۴ میں درج ہے کرنی چاہئے لیکن اُس کو صرف گذشتہ چند سالوں تک محدود رکھا جاوے۔ اُن قطعات میں بہت ہی کم اختلاف ہوگا جہانکہ مال کو یورپ بھیجنے میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور جہانکہ مالکان اتنے مالدار ہیں کہ بیوپاریان خرید کنندہ اجناس کے ایجنٹوں کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھ سکیں۔ اور ایسا کرنے کی اُن میں جرأت بھی پائی جاتی ہو

نرخ لگانے کے طریقے

۳۳۵۔ سالانہ نرخ کے وزن کو جمع کر کے حاصل جمع کو سالوں کی تعداد پر تقسیم کیا جاتا ہے جن کی بابت نرخنامہ درج کیا جاتا تھا۔ ماحصل (جس سے وہ فی روپیہ نرخ ظاہر ہوتا تھا) تخمینہ پیداوار میں بطور نرخ درج کیا جاتا تھا فرانس صاحب تحریر کرتے ہیں کہ یہ طریقہ از روے حساب غلط ہے کیونکہ اگر گندم کی قیمت دو سالوں میں چار یا دو روپیہ فی من یا

دس یا بیس سیر فی روپیہ ہو تو اوسط قیمت فی من تین روپے ہوتی ہے اور سیروں کے حساب سے پندرہ سیر فی روپیہ جیسا کہ عموماً دکھلایا جاتا ہے نہیں ہوتی بلکہ ۱/۲ ۱۳ سیر فی روپیہ ہوتی ہے ؂

نرخہاے قحط کا خارج کرنا

۳۴۶ - امساک باران کی وجہ جن اراضیات کی پیداوار کم ہوی ہو اُن پر اُس نرخ کے مطابق جو قحط یا خشک سالی میں رہا ہو حساب نہیں لگایا جائے گا لیکن جب یہ بھی محسوب نہ کیا جاوے تب بھی باقی سالوں کی پیداوار موافق تغیرات موسم کم و بیش ہوگی - ان نرخ کی اوسط جو کہ اُن باقی سالوں میں رہا ہے بالضرور اُسکو صحیح مان لیا جائے جب دیگر حالات مساوی ہوں تو ارزانی نرخ عمدہ فصلوں کو ظاہر کرتی ہے اور گرانی ناقص فصل کو پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گو اوسط پیداوار دسالوں کی اُن ہی سالوں کی کل پیداوار کا ۱/۲ حصہ ہوتی ہے - لیکن ایسے طریق سے اوسط نرخ نہیں نکل سکتی کیونکہ کل پیداوار کا وہ حصہ جو کہ کم نرخ پر فروخت کیا گیا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے اور بارانی فصلات کی حالت میں تو اس حصہ سے تگنا یا چوگنا ہوتا ہے جو کہ گراں نرخ پر فروخت ہوتا ہے اگر ہم فرض کریں کہ کسی کھیت کی پیداوار ایک سال میں دس من اور دوسرے سال چار من ہوتی ہے اور دو سالوں میں قیمت غلہ بالترتیب ڈیڑھ اور چار روپیہ فی من تھی تو کل پیداوار کی اوسط قیمت ۱/۷ ۲ روپیہ فی من ہوئی نہ کہ تین روپیہ قیمتوں کے اندازہ لگانے کا قدیم طریقہ گو از روے حساب غلط تھا الا گرانی کے دنوں میں پیداوار کا لحاظ کیا جاتا تھا گو اس کی یہ خوبی محض اتفاقی تھی ؂

ارزانی نرخ کے فرض کرنے کی طرف میلان

۳۴۷ - اگر ہم ان بندوبستوں کو جو کہ صرف چند سال بعد الحاق پنجاب کیے گئے تھے مستثنیٰ کر دیں تو ماننا پڑتا ہے کہ وہ قیمتیں جو کہ صاحبان مہتمم بندوبست نے فرض کی تھیں ان نرخوں سے کم تھیں جو کہ دوران بندوبست میں مروج رہے اور اس کی کئی ایک وجوہ ہیں ۱۸۶۱ء سے لیکر نرخ رو بہ ترقی پر ہے اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ اس کی پیش بینی نہیں کی جا سکتی تھی - بعض افسران نے احتیاط کے ساتھ تخمینہ کرنے کی خاطر بیت سے سالوں کے نرخناموں کو شامل کر لیا ہے - کم قیمتوں کو جو کہ سنہ ۱۸۶۱ء سے پہلے مروج تھیں اپنی اوسط نکالنے میں شامل کر لیا تھا - حالانکہ اوروں نے اس مقدار سے بہت کم درجہ کی قیمتیں تسلیم کر کے جو واقعات سے ظاہر ہوتے ہوں - وہ بھی

مطلب حاصل کر لیا تھا۔ تبادل قیمتوں کا تعین کرنا تخمینہ پیداوار کا ایک بڑا قیاسی حصہ ہے اور اُس میں بلا شبہ احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے لیکن وہ احتیاط اسقدر حد سے نہ بڑھ جانی چاہئے کہ واقعات میں بھی تصرف کیا جائے ۔

کمیان وغیرہ کے جوب کی مجرائی

۳۳۵ - اب ہم کل پیداوار کی نقد قیمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور جب یہ طے ہو جائے تو پھر صرف حصہ مالک کی نسبت کا اندازہ لگانا رہجاتا ہے جسکا نصف زیادہ سے زیادہ جمع سرکار ہوتا ہے ۔ لگان اکثر سیدھی سادی کسر یعنی $\frac{1}{2}$ یا $\frac{2}{5}$ یا $\frac{1}{3}$ وغیرہ کہلاتا ہے لیکن مالک و مزارعہ کے خرمن میں تقسیم غلہ سے پیشتر برائے کمیان وغیرہ و دیگر کار خیرات حصہ علیحدہ کر دینے کا رواج ہے مقدار غلہ ازکان کی قوم اور نوعیت فصل کے مطابق اکثر تبدیل ہوتی رہتی ہے ۔ چاہی فصلات کی صورت میں اُس کی مقدار سب سے زیادہ ہوگی اس کی بابت منہائی کرنے میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اُن ہی ادائیگیوں کا خیال رکھا جاوے جو کہ بصورت اراضی زیر کاشت مزارعان پیداوار میں سے لی گئی ہوں وہ مالک جسکی خود کاشت ہو درو کنندگان اپنے آرام کے لئے لگا سکتا ہے اور اُن کی قیمت کے عوض میں جزو پیداوار کا اُن کو دے سکتا ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ اپنے مزارعہ کو بھی ایسا کرنے دے گا جبکہ مزارعان عموماً درو کنندگان کو لگاویں اور اُن کو پیداوار میں سے حصہ دینے کی اجازت دی جاوے تو صرف اُس صورت میں ہی اُس کی بابت منہائی کی جاویگی ۔ کمیوں کو اس وجہ سے دیا جاتا ہے کہ وہ قلبہ رانی میں یا مرمت کرنے یا بہم پہنچانے آلات کاشت کاری میں یا کسی اور کام میں جو مزارعان کے لئے فائدہ مند ہو مدد دیتے ہیں ۔ وہاں یہ سب خرچ پیداوار فصل کی جزو ہیں اور لگان کے شمار کرنے سے پیشتر اُن کو منہا کرنا چاہئے لیکن جب کہ یہ غلہ اُن کی ذاتی خدمات کے عوض میں دیا جاوے یا محض بطور خیرات دیا جاوے تو اُس کو حساب میں نہیں شمار کرنا چاہئے ۔ جب ہم کو وہ حصہ پیداوار معلوم ہو جاوے جو کہ کمیان کو واجب الادا ہو اور جو کہ مناسب طور پر خرچ پیداوار میں شامل کیا جا سکتا ہے اور نیز وہ حصہ معلوم ہو جو لگان ظاہر کرتا ہو تو پھر کل پیداوار میں سے حصہ مالک کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے پس اگر کل پیداوار کا دس فیصدی اسطور پر خرچ ہووے اور شرح لگان نصف ہو تو حصہ مالک ۴۵ فی صدی رہ جاتا ہے ۔

۳۳۹ - لیکن یہ معاملہ ہمیشہ ایسا آسان نہیں ہوتا جیسا کہ بادی النظر میں

حصہ بٹائی لگان کا ہمیشہ ٹھیک اندازہ نہیں ہوتا

دکھائی دیتا ہے جہاں کہ مالکان بذریعہ کنکوت اپنا حصہ لیتے ہیں وہاں یہ دریافت کرنا بہتر ہوگا کہ آیا وہ حصہ جو کہ حسب رضامندی فریقین لگان درج ہوا ہے فی الواقعہ وصول کیا جاتا ہے اور اِس صورت میں کمیان کو کس طرح دیا جاتا ہے - مثلاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُس کے مابین کوئی معاہدہ باہمی قایم کیا ہوا ہے جس کے مطابق کارروائی ہوتی ہے اور کنکوت میں نصف حصہ سے مراد ⅓ ہوتی ہے بعض اوقات مزارعہ اُن فصلات کی بابت جسکی کاشت میں بوجہ ضرورت آبپاشی وکھاد وغیرہ زیادہ خرچ ہوتا ہے بٹائی بہ نسبت معمولی فصلات کے کم شرح پر دیتا ہے - بعض اوقات لگان کی شرح ایک ہی ہوتی ہے الا مالک خود خرچ برداشت کرتا ہے چنانچہ وہ خرچ تخم وکھاد وگوڈی خود ادا کرتا ہے یا چاہ کے چوبی سامان کو خود درست رکھتا ہے یا کہ کاشت پوست پر محصول فی ایکڑ میں حصہ دیتا ہے یا بصورت اراضیات نہری کے حصہ آبیانہ دیتا ہے - شاہ پور میں جہاں کہ نیشکر و دیگر فصلات کی بابت ½ دینا پڑتا تھا - ولسن صاحب کی یہ رائے تھی کہ مالک کو اس قدر خرچ کاشت دینا پڑتا ہے کہ جس سے اُس کا کُل حصہ پیداوار ⅓ رہ جاتا ہے - اور برخلاف اُس کے بعض اوقات مالکان اپنے حصہ بٹائی سے زیادہ حصہ خرچ ولچھ وغیرہ کے نام پر وصول کرتے ہیں جو کہ لگان میں شمار کرنے چاہئیں ؞

۳۴۰ - موضع کی پیداوار کے تخمینہ کرنے میں چکلہ کی شرح پیداوار اور لگان پر

تخمینہ ہا پیداوار دیہ

حساب کیا جا سکتا ہے اگر کوئی محال اوسط سے کم یا بیش ہو تو صاحب مہتمم بندوبست کو اِس امر کا لحاظ کرنا ہوگا جب وہ اِس تخمینہ پر بطور معیار تشخیص جمع عمل کرے ؞

۳۴۱ - اب تک تو ہم تخمینہ ہا پیداوار کا ذکر کرتے رہے ہیں - جن میں کسی محال یا

تخمینہ ہا چاہ وقلبہ رانی

چکلہ کی جملہ اراضیات یا اقسام اراضی کے کُل رقبہ کو بطور واحد مانا گیا ہے - ایک معمولی رقبہ چاہی کی بابت ایک علیحدہ تخمینہ لگانا مفید ہوگا خواہ وہ

اصلی ہو یا فرضی - وہ عام فصلات جو کہ رقبہ چاہی میں پیدا ہوں خواہ اُن کی آبپاشی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو شمار میں لانی چاہئیں دو تخمینہ مقرر کرنے چاہئیں - ایک میں تو یہ فرض کر لینا چاہئے کہ اراضی زیر کاشت مزارعان بٹائی دہندہ کے ہے اور دوسری میں یہ کہ مزدوروں کی مدد سے یا بلا مدد اُن کے مالکان خود کاشت کرتے ہیں - متوخر الذکر صورت میں کُل پیداوار کی قیمت میں سے جو کہ خالص آمدنی حاصل کرنے کی غرض سے مقرر کی جاوے تمام ابتدائی اخراجات بابت خرید مویشیان و سالانہ مرمت و مویشیان کا بدلنا و خرید غلہ تخم ریزی و خرچ مزدوری مناسب منافع شامل ہوگا - اگر اُن مویشیان سے دیگر اراضی کی کاشت میں بھی کام لیا جاوے تو اُن کی کُل قیمت خرچ چاہ میں شمار ہونی چاہئے اور اگر مالکان خود کاشت کرتے ہوں تو اُن کی محنت کے عوض بھی ایک واجبی رقم وضع کرنی چاہئے - یہ امر کہ آیا کچھ اُس سود کے عوض جو کہ تیاری چاہ پر اصل رقم صرف کرنے سے پیدا ہوتا ہے حساب میں شامل کرنا چاہئے - اُس سوال پر مبنی ہے - کہ آیا تشخیص جمع کی وہ رعایت جو کہ بارانی اراضیات کے واسطے محض عطار محفوظ پٹہ جات کے ہوتی ہے - رفوبات سوا کے پورا کرنے کے لئے اور اصل رقم کو میعاد مقررہ میں ادا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے (دیکھو باب ۲۹) اس طریق پر اوسط رقبہ زیر کاشت فی ہل معلوم کرنے کے بعد تخمینہ کاشت فی ہل لگایا جاسکتا ہے لیکن اس سے کوئی عمدہ مطلب براری نہیں ہوتی ٭

تخمینہ پیداوار جن واقعات پر مبنی کیا جاتا ہے یقینی نہیں ہوتا

۳۴۲ - بہتر ہے کہ صاف طور پر تسلیم کر لیا جاوے کہ تخمینہ نصفی محاصل پختہ جو کہ لگان غلہ بٹائی پر مبنی ہوتا ہے اُس کا ایسے واقعات سے استخراج کیا جاتا ہے جو خود غیر متعین ہیں کا فذات کے اس عمدہ طریق پر موجود ہونے کی صورت میں اوسط رقبہ اچھی فصلات کا ایک خاص حد تک صحت کے ساتھ معلوم کیا جاسکتا ہے لیکن تخمینہ ہائے جھاڑ بہت مشتبہ صورت میں رہیں گے خواہ کتنی ہی احتیاط کے ساتھ اُن کی آزمائش کی جاوے جن پر کہ وہ مبنی ہوتے ہیں - قیمت ہا فرض کردہ بلحاظ نوعیت خیالی ہوتی ہیں اور شرح ہا لگان میں سے بھی عموماً کمی پائی جاتی ہے مگر اس کمی کی اصل مقدار دریافت کرنا مشکل ہے اور ایسی رقومات قابل وضع بھی ہوتی

ہیں جن کا حال ذکر نہیں ہوا - اور جس کی کوئی خاص قیمت مقرر کرنی غیر ممکن ہے اب ہم یہ کہیں گے کہ کس قدر پیداوار مزارعہ اور اُس کے کنبہ میں بلا رضامندی مالک صرف ہوتی ہے اور کس قدر اوسط پیداوار بعد دروہونے فصل کے اور قبل از تقسیم غلہ آفات موسم سے تلف ہو جاتی ہیں اِس صوبہ کے اکثر حصص میں مزارعان کی اس قدر مانگ ہوتی ہے کہ تقریباً جو شرائط وہ چاہیں اُن کو کرنا پڑتا ہے - اور مالک اُن کو پیشگی دینے کے لئے مجبور ہوتا ہے جس کی وصولی میں مالک کو عموماً بہت دقت ہوتی ہے - بٹائی کی اعلیٰ شرح بعض اوقات اراضی کی اصلی قیمت کا کام تو نہیں دیتی بلکہ مالک کی اُس فکر کی تدبیر ہوتی ہے جو کہ وہ مزارعان کی بددیانتی سے بچنے کے لئے کرتا ہے - یا وہ شرح صورت مذکور میں اس وجہ سے نہ ہوگی کہ اراضی کے بہت سے خواہاں ہیں۔ بل کہ اس لئے کہ آخری دیسی حکمران وہ خاص حصہ پیداوار بطور اپنے حق کے لیتا تھا اِس صورت میں بھی اُس کا اثر کچھ بے معنی نہیں ہوتا ہے - کیوں کہ سابقہ بادشاہان کو بہت خیال رہتا تھا کہ اراضی کیا ادا کر سکتی ہے اور پھر بھی زیر کاشت رہ سکتی ہے اور اِس لئے وہ اپنے مطالبہ کو مختلف قطعات کی خاصیتوں کے مطابق تبدیل کرتے رہتے تھے +

۳۴۳ - تخمینہ ہا پیداوار کے اصلی نقص تسلیم کرتے وقت بھی صاحب مہتمم بندوبست کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اِس بات کو ملحوظ رکھے کہ وہ اُن تمام وسائل کو استعمال کر کے جن پر کہ اُس کو دسترس ہو تخمینہ ہا کو حتے الامکان اصل صورت کے قریب قریب کر دے - دوران کارروائی میں وہ اِس طریقہ تحقیقات پر چلے گا جو کہ تشخیص جمع میں اُس کے لئے بہت مفید ہو گو کسی باضابطہ تخمینہ کی بالفعل اُس کو ضرورت نہ پڑے اور غالب ہے کہ اُس کی محنت کا یہ نتیجہ ہو کہ ایک ایسا تخمینہ پیدا ہو جاوے جس کے مطابق بوقت تصفیہ مطالبہ منجملہ دیگر طریقوں کے وہ اعتبار کے ساتھ چل سکے - عام طور پر وہ یہ دیکھے گا کہ اُس کے تخمینے مختلف حلقوں اور محالات کی قابل تشخیص قیمت کی ایک زیادہ معتبر علامت ہیں بہ نسبت اِس کے کہ اُن میں سے ایک کی اصل قیمت ہیں اور اُن اپنے تخمینوں سے اُس کو یہ صاف نظر آوے گا کہ فلاں

تخمینہ ہا پیداوار کا اندازہ

فلان میں از روے جمع کے کافی گنجائش ہے - لیکن ان تخمینہ ہا پیداوار کے متعلق عدم اعتبار سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نقدی لگانوں کے اصولوں پر چلنے کی کتنی ضرورت ہے جب کہ کوئی خاص رقبہ اُن شرائط کے مطابق اجارہ پر دیا جاوے +

بیسویں فصل

دربیان تخمینہ بانصفی محاصل پختہ جوکہ منڈی اور غلہ کے مقررہ لگانوں پر مبنی ہوتی ہے

۳۴۴ - تھوڑے تھوڑے نقدی لگانوں کی ترقی پنجاب میں آہستہ آہستہ ہوتی رہی ہے

نقد لگان کے اصولوں پر چلنے کے فوائد

اور اب بھی بعض حصص میں سوائے معاملہ سرکاری و قدرے رقم مالکانہ کے نقدی لگان اِس قدر شاذ ہیں کہ کوئی افسر تشخیص کنندہ اُن کو بطور ایک عام طریقہ کے اختیار نہیں کرسکتا اُس لگان کی اصلیت جس میں کہ معاملہ اراضی و مالکانہ شامل ہوتے ہیں تاریخوں سے پائی جاتی ہے لیکن ملک کے کسی حصہ میں اُس کا استعمال اِس امر کی علامت ہوتا ہے کہ کاشتکاری کی آمدنی نہ تو وہاں یقینی ہے اور نہ وسیع ہے - صرف ایک ضلع حصار[۵] ہی ہے جس میں کہ تھوڑے تھوڑے نقدی لگانوں کا اصول برائے تشخیص جمع ممالک مغربی و شمالی ملسکتا ہے لیکن اکثر حصص میں اِن کی اتنی کافی تعداد موجود ہے کہ برائے تشخیص جمع اُن کو اختیار کیا جاسکتا ہے اور جہاں یہ صورت ہو وہاں اُن سے مالک کی خالص آمدنی اور اراضیات مختلف اقسام کی قیمت قابل تشخیص جمع کی بہت صریح و یقینی شہادت پیدا ہوتی ہے بہ نسبت اِس کے کہ غیر مستقل جنسی لگانوں سے حاصل کی جاوے ٭

۳۴۵ - نقدی لگانوں کے پہلے تو یہ حصص ہوتے تھے یعنی وہ لگان جوکہ اُن کھاتہ جات

---

[۵] ۱۹۰۶-۰۷ء میں رقبہ مزروعہ زیر قبضہ مزارعان تابع مرضی و نقدی لگان دہندگان علاوہ اُن لگانوں کے جن میں کہ معاملہ اراضی و مالکانہ شامل تھا - صرف تین اضلاع میں بیس روپیہ فیصدی تھا یعنی حصار ۲۴ فیصدی گوڑگانواں ۲۴ فیصدی و رہتک ۲۰ فیصدی و دہلی میں ۲۰ فیصدی سے بھی کم تھا - صوبہ ہٰذا کے وسطی اضلاع میں بھی نقدی لگان اب عام ہوگئی ہیں لیکن آجکل رقبہ زیر نقدی لگان دن بدن کمی پر ہے ٭

کھاتہ جات پر مجموعی قسموار اراضی کا لگان

پر ہوں جنمیں صرف ایک ہی اراضی یا قسم اراضی ہے اور لگانہا مجموعی جو کہ اُن کھاتہ جات پر ہوتے ہیں جنمیں مختلف اراضیات شامل ہوں بعضے حصص میں لگانہا[1] اراضی عموماً فی کنال یا فی گھماؤں یا فی بیگھہ کی صورت میں ہو جاتی ہیں اور بعضوں میں وہ اس قدر مختلف ہیں کہ اُن کی قسم بندی کرنا محال ہے - لگان ہا اراضی وار د لگان ہاے مجموعی کو علیحدہ علیحدہ تفریق کر دینا چاہئے جبکہ مقدم الذکر کی تعداد زیادہ ہو اور اُن کی پڑتال سے اُن لگانوں کی مقدار جو کہ اراضیات مختلف اقسام پر موجود ہوں ظاہر ہو تو اُن مجموعی لگان ہا کو ہی قسموار لگانوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے - پس اگر علیحدہ علیحدہ قسموار لگانوں میں یہ نسبت قائم ہو جاوے کہ بارانی ۱۰۰ و سیلاب ۱۲۵ و چاہی ۷۵ ہے تو ایک مجموعی لگان تعدادی سعہ جو کہ بارہ ایکڑ رقبہ کے کھاتہ پر قسموار کی صورت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جب ذیل پرتہ اراضی کے مطابق قایم ہو سکتا ہے ؞

بارانی . . . . سعہ ر

سیلاب . . . . سعہ ۱۲ر

چاہی . . . . صہ ۴ر

چونکہ اِن لگانوں کو اکثر بالکل نظر انداز ہی کر دیا جاتا ہے اِسلئے مقابلتاً اِن کے تصفیہ کرنے کا یہ طریق سب سے عمدہ سمجھنا چاہئے لیکن اِس بات کو فراموش نہیں کر دینا چاہئے کہ یہ وضع کردہ نرخہاے اصلی نہیں ہیں بلکہ لگان ہا مفروضہ ہیں عام لگان ہاے قسموار و لگان بالمقطع قسموار کی تحلیل کو باہم ملانے سے پیدا ہوتے ہیں بشرطیکہ رقبہ ہر ایک قسم اراضی کو مد نظر رکھا جاوے ؞

مثال نسلکہ میں فرض کیا گیا ہے کہ ۶۰۰۰ ایکڑ اراضی علیحدہ علیحدہ لگانہاے قسموار کے مطابق زیر قبضہ ہے جو کہ علے الترتیب عہ ر و سعہ ۱۲ر بابت اراضیات بارانی و چاہی کے ہوتی ہے اور یہ کہ مقبوضات جن میں ۴۰۰۰ - ایکڑ اراضی جملہ اقسام کی شامل ہے ۱۴۲۰۰ روپیہ پر

---

[1] بغرض سہولت لفظ لگانہا اِس فصل میں اِن معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جس میں وہ لگان جو مختلف اقسام اراضیات پر لگائے جائیں اور نیز وہ جو کہ مختلف اراضیات پر لگائے جائیں شامل ہوں ؞

اجارہ پر ہیں ۔

لگان ہاے اراضی قسم وار				مجموعی لگان ہاے نقدی ۱۴۴۰۰ روپیہ کے تقسیم ۴۰۰۰ - ایکڑ اراضی پر				میزان			
قسم	رقبہ اراضی	شرح	میزان لگان	قسم	رقبہ اراضی	شرح	میزان لگان	قسم	رقبہ اراضی	شرح	میزان لگان
بارانی	۵۰۰۰	[illegible]	۱۲۵۰۰	بارانی	۳۲۰۰	۳	۹۶۰۰	بارانی	۸۲۰۰	[illegible]	۲۲۱۰۰
چاہی	۱۰۰۰	[illegible]	۲۶۵۰	چاہی	۸۰۰	[illegible]	۴۸۰۰	چاہی	۱۸۰۰	[illegible]	۷۴۵۰
میزان	۶۰۰۰	۔	۱۵۱۵۰	میزان	۴۰۰۰	۔	۱۴۴۰۰	میزان	۱۰۰۰۰	۔	۲۹۵۵۰

۳۴۶ - اب تک تو ہم صرف مندرجہ کاغذات لگانوں کی تفصیل سے بحث کرتے رہے ہیں جیسا کہ دفتر کا ایک منشی کر سکتا ہے لیکن اس کی بذاتہ کچھ وقعت نہیں ہے اور ممکن ہے کہ یہ بالکل غلط طریق ہو جب لگان ہاے نقدی کا بطور طریقہ تشخیص جمع استعمال کیا جائے تو صاحب مہتمم بندوبست کل محال یا چکلہ کی مناسب قیمت لگان کو اُن لگان ہاے کے ذریعہ تصفیہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جنکی بابت جمعبندی ہا میں یہ اندراج ہے کہ مزارعان تابع مرضی نے اراضی مزروعہ کے جزو یا بہت ہی تھوڑے حصہ کے لئے ادا کیا ہے ۔

اوسط جو از روے علم حساب نکالی جاوے وہ غلط ہو سکتی ہے

۳۴۷ - قبل اس کے کہ صاحب مہتمم بندوبست ایسا عمل کر سکے اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب تیار رکھے :-

طریقہ ہاے جو لگان ہاے کے متعلق استعمال کئے جاویں تسلی بخش ہونے چاہئیں

(الف) کیا لگان ہاے کا درست طور پر اندراج

ہوتا ہے۔

(ب) قیمتوں کی کمی بیشی کے ساتھ وہ کس قدر گھٹتے بڑھتے ہیں۔

(ج) کیا یہ کلاًّ وباقاعدہ ادا کئے جاتے ہیں۔

(د) کیا اراضی جن کا لگان نقد ہے اپنی قسم کی اچھی متوسط اراضی ہیں۔

(ہ) کیا وہ لگان جو دراصل اُس اراضی کے لئے جس کی بابت کہ وہ لئے جاتے ہیں فقرہ مستعلہ ہدایات بندوبست کے الفاظ میں پورے مناسب لگان ہیں ٭

باحتیاط تحقیقات کی ضرورت

۳۴۸ - جب تک کہ ہر ایک موضع کے لگان کے پڑتال کے وقت صاحب مہتمم بندوبست پوری پوری تحقیقات نہ کر لیوے اِن سوالوں کا اور بالخصوص آخری دو سوالوں کا جواب ناممکن ہے ممالک مغربی وشمالی میں یہ کام کامل طور سے کیا جاتا ہے وہاں نقدی لگانوں کا رواج بہ نسبت پنجاب کے بہت زیادہ ہے اور صاحب مہتمم بندوبست کے کام کا آغاز وانجام قریباً یہی ہوتا ہے کہ نقدی لگان کے اصول کی مدد سے ہر ایک محال کی ایسی مالیت تجویز کرے جس سے وہ اس کے مناسب نقدی لگان کے تصفیہ کرنیکے قابل ہو جاوے۔ اِس کے حاصل کرنے کے لئے اُس کو چاہئے کہ جملہ اقسام اراضی جسکے لئے علیحدہ پڑتہ تجویز کرنا ہو اُسکی موجودہ شرح پڑتہ دریافت کرے اور اِن اقسام اراضی کے کُل رقبہ مزروعہ پہ اُن پڑتوں کا اطلاق کرے۔ شرح مروجہ کی تعریف یہ ہے کہ "اوسط جو ہر ایک قسم اراضی پر بعد منہائی ان کھیتوں کے جو کہ دراصل بہت زیادہ یا بہت کم شرح[1] لگان ادا کرتے ہیں لگائی جائے" اِس قسم کی کارروائی کے تین مدارج ہیں یعنی یہ کہ کاغذات میں اراضی یا قسم اراضی کی تمیز کیجاوے جن میں کہ اراضی کی لگانی خاصیتوں کی قیمت کی بابت سخت اختلاف ہوتا ہے اور اُن لگانوں کا جو کہ فی الواقع ادا ہوے ہوں صحیح اندراج کرنا اور اُن لگانوں کو خارج کرنا جو کہ تحقیقات موقع سے بے قاعدہ ثابت ہوں ٭

ممالک مغربی وشمالی کا طریق عمل

۳۴۹ - ہر ایک محال کی مختلف اراضیات عموماً بڑے بڑے ٹکڑوں میں واقع ہوتی ہیں اور ممالک مغربی وشمالی میں ہر ایک ایسے ٹکڑے کا حدود دار بعہ نقشہ

---

[1] ممالک مغربی وشمالی کے قواعد برائے ہدایت صاحبان مہتمم بندوبست کے قاعدہ نمبر ۱۱ ملاحظہ ہو جس کا حوالہ صفحات ۱۱۲-۱۱۴ ولسٹ سمتھ صاحب کے ہدایت نامہ برائے صاحبان مہتمم بندوبست میں دیا گیا ہے ٭

دیہی سے دکھایا جاتا ہے۔ شرح لگان جوکہ ہر ایک کھیت زیر کاشت مزارعان تابع مرضی مالک کی بابت ادا ہوتی ہے اکثر اوقات اِس نقشہ میں درج کی جاتی ہے اور اِس تجویز سے صاحب مہتمم بندوبست کو اصول لگان کی بابت تجسس کرنے میں بہت امداد ملتی ہے۔ بوقت ملاحظہ کسی محال کے صاحب مہتمم بندوبست کو یہ اطمینان کرلینا چاہئے کہ تمام ٹکڑوں کی حدود درست طور پر مقرر کی گئی ہیں اور اندراجات لگان کی درستی کی پڑتال کرلینی چاہئے بالخصوص اُس حالت میں جبکہ شرح لگان بہت زیادہ یا بہت کم نظر آوے اُسکو چاہئے کہ اُن بظاہر اِسقدر بھاری لگانوں کی وجوہات دریافت کرے اور آخرش ایسے لگان کو جوکہ بہت زیادہ یا بہت کم ہو متروک کرکے موضع کی ہر ایک قسم اراضی کی شرح مروجہ کا تصفیہ کرے۔ کسی حلقہ یا پرگنہ کے مختلف محالات کے نتائج کا مقابلہ کرنے کے بعد وہ کم ازکم اپنے دل میں یہ فیصلہ کرلیتا ہے کہ کون سی شرح ہائے لگان ہر ایک قسم اراضی کی بابت حلقہ یا پرگنہ کے لئے مناسب شرح لگان تسلیم کرنی چاہئے ؀

۳۵۰۔ صاحبان مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ غلط اندراجات لگان سے باخبر رہیں

محولہ بالا اول تین سوالات

اگر مالکان کو یہ شک ہوجاوے کہ لگان ہائے نقدی کو معیار تشخیص جمع بنایا جاتا ہے۔ تو ممکن ہے کہ وہ متفق ہوکر غلط اندراجات کاغذات میں کرالیں لیکن اگر دونوں بندوبستوں کے درمیانی عرصہ میں کاغذات سالانہ احتیاط سے مرتب کئے جائیں تو اُن کی یہ کوشش بے سود ہوجائیگی اِسوقت مالکان کو اپنے لگان واقعی تعداد سے کم دکھانے کی کوئی ترغیب نہیں ہوتی ؀

نقدی لگانوں پر قیمتوں کے اختلافات کے اثر کی بابت پنجاب میں تاحال مکمل تحقیقات نہیں ہوئی ؀

یہ امر کہ آیا ناقص موسموں میں لگان ہائے مندرجہ کاغذات پورے وصول ہوتے رہتے ہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے یہ امر پیداوار کے محفوظ یا غیر محفوظ ہونے کی نسبت اُس مانگ پر زیادہ تر منحصر ہوتا ہے جو مزارعان کو اراضی کے متعلق ہوتی ہے۔ جہانکہ اراضی کی مانگ بہت زیادہ ہو وہاں نہایت خراب موسموں میں بھی لگان تعجب انگیز طور پر باقاعدہ ادا ہوتے ہیں اور جہانکہ ایسا ہونا ناممکن ہو اور اراضی چھوڑ دیجاوے وہاں عموماً مکرر دخلیابی سے پیشتر کل بقایا ادا کیا جاتا ہے ؀

۳۵۱ - یہ سوال کہ آیا پٹہ پر دی ہوئی اراضی ہمچو قسم اراضی کا ایک مناسب نمونہ ہوتی ہے

یہ سوال کہ آیا پٹہ دار اراضی اپنی قسم کا ایک عمدہ نمونہ ہے

اُس جگہ حل کرنا ضرور مشکل ہوتا ہے جہاں زمین کے متعلق کوئی امتیاز بجز اُس کے جو آبپاشی یا طغیانی کی موجودگی یا عدم موجودگی پر مبنی ہو نہ رکھا جاوے جیسا کہ فی زمانہ پنجاب میں عام طور پر عمل کیا جاتا ہے - جیسا کہ فصل سیزدہم میں بیان ہو چکا ہے جس جگہ تشخیص جمع میں نقد لگان کے کوائف پر زیادہ تر زور دینا منظور ہو وہاں کسی قدر زیادہ مشرح قسم بندی اکثر قرین مصلحت ہوگی لیکن اگر اس طریق پر عمل کیا جاوے تو بھی یہ سوال ایسا ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست کو گرداوری دیہات کے وقت اسپر خاص توجہ کرنی چاہیئے - اگر مالکان محنت کش زمیندار ہوں - تو دیکھا جائے گا کہ وہ صرف نہایت خراب قطعات اراضی موضع کو پٹہ پر دیتے ہیں - جہانکہ پیداوار بلا خطر ہو وہاں مالکان اکثر جنسی لگان لیتے ہیں - لیکن جہاں پیداوار خطرناک ہو وہاں صرف نقدی لگان منظور کرتے ہیں ممکن ہے کہ لاپروا مالکان اپنی نہایت عمدہ اراضیات بھی صرف اس وجہ سے پٹہ پر دے دیں کہ وہ نہایت قیمتی فصلوں کی کاشت کی تکلیف برداشت کرنا نہیں چاہتے اور یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اکثر مالکان مرتہنان ہیں اور ساہوکار عموماً عمدہ اراضی کی کفالت پر قرضہ دیا کرتے ہیں *۔

۳۵۲ غیر معمولی لگانوں کا اخراج ایک بڑا نازک سوال ہے اُن لگانوں کو خارج

غیر معمولی لگانوں کا خارج کرنا

کرنا جن کی شکل سے ہی یہ ظاہر ہو کہ وہ اصلی مناسب لگان نہیں ہیں مشکل آسان بات ہے اِس میں وہ لگان ہائے شامل ہیں جو معاملہ اراضی (معہ یا بلا خفیف رقم مالکانہ) پر مشتمل ہوتے ہیں اور صرف اُن خاص حالات میں مثلاً جہاں معاملہ بہت زیادہ ہو اور اراضی پٹہ دار کم حیثیت کی ہو ایسا لگان ایک ٹھیک و مناسب حال لگان ہوتا ہے - جہاں ایسی صورتیں موجود نہوں وہاں اُن لگانوں کو فی الفور متروک کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے بڑھکر کارروائی کرنے میں اور معمولی و غیر معمولی لگان ہائے کی چھان بین کر کے ہر ایک محال کی جملہ اقسام اراضی و آخرش کُل پرگنہ یا چکلہ کی شرح مروجہ کے حاصل کرنے میں بڑی عمدہ اقتضائے رائے درکار ہے - جو عمل کہ ممالک مغربی و شمالی میں صاحب مہتمم بندوبست کو کرنا ضروری ہوتا ہے اِس عمل کے لئے صرف یہی طریق ممکن ہے کہ موضع وار موقع پر کارروائی کی جاوے - جہانکہ نقدی لگانوں پر بطور معیار تشخیص جمع زیادہ زور دینے کی تجویز کی گئی ہو اور اُسکو عام شرح فی بیگھہ یا فی کنال کی صورت میں

نہ لایا جاسکتا ہو اُس صورت میں صرف یہی ایسا طریقہ ہے جس سے کوئی معقول نتائج پیدا ہو سکتی ہیں بالفعل جہاں کہ لگان ہائے نقدی ایک وقت میں بشمار و مختلف پائے جاویں وہاں کوائف مندرجہ رپورٹ تشخیص جمع محض خیالات کو منتشر ہی کریں گے یہ صاف ظاہر ہے کہ بصورت موجودہ اُنپر بطور وسائل تشخیص جمع کچھ اعتبار نہیں کیا جاسکتا لیکن شرحوں کو خارج کرکے اُن کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنے میں سخت اعتراضات عائد ہوتے ہیں کیونکہ کاغذ پر یہ کوائف غیر معمولی طور پر زیادہ یا کم نظر آتے ہیں۔ اگر کسی بڑے رقبہ پر نقدی لگان ادا نہ ہوتے ہوں اور اُن کا صرف اِس غرض سے استعمال کرنا تجویز کیا جاوے کہ اِس جمع کی جو مسلمہ طور سے دیگر کوائف پر مبنی ہے کسی قدر وضاحت ہو سکے تو اِس صورت میں ممالک مغربی و شمالی کی نسبت یہاں پر کمتر مفصل تحقیقات کرنی کافی ہوگی اگر صاحب مہتمم بندوبست کی رائے میں قلمبند شدہ اوسط نقدی لگان ہائے کُل رقبہ پر اطلاق کرنے سے اراضی کے اصلی لگان کا غلط خیال پیدا ہو تو اُسکے لئے یہ کافی ہوگا کہ ان تمام دلائل کو بیان کردیں جس سے وہ اِس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ جس تجویز پر ممالک مغربی و شمالی میں عمل کیا گیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست کی رائے پر بڑا احصر کیا جاتا ہے اگر وہ افسر جس کے کہ خاص زیر نگرانی صاحب مہتمم بندوبست کام کر رہا ہے ہوشیار آدمی ہے تو اُس کو اپنے ماتحت کی کارروائی کو چند محالات کی موقع پر پڑتال کرکے یہ اطمینان کرلینے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی کہ آیا وہ ماتحت اِس اعتبار کے لائق ہے اور افسر تشخیص کنندہ جمع کا یہ فرض ہے کہ اپنی کارروائی کو ٹھیک طور پر پرتہ مالگذاری کی رپورٹ میں درج کرے اور اپنے صحیح شدہ پرتہ ہائے لگان کا مقابلہ اُن پرتہ ہائے کرے جو جملہ لگان ہائے نقدی کی اوسط ظاہر کرتے ہوں بجز اُن نقدی لگانوں کے جن کی صورت سے یہ ظاہر ہو کہ وہ مبنی بہ کفایت شعاری نہیں ہیں تا کہ یہ ظاہر ہو کہ اُن سے اپنے تخمینہ میں سے لگان کا کونسا حصہ خارج رکھا ہے اور اُس کے لئے کیا وجوہات تھے ۔

غیر معمولی لگانوں کی تمثیلیں

۲۵۴ - لگانوں کی کچھ خاص مقدار کو افسر مذکور بطور صریح رعایتی لگانوں کے خارج کرے گا کیونکہ وہ رشتہ داران و تعلقداران ادا کرتے ہیں جن کو کچھ ٹکڑہ ہا اراضی تقریباً برائے نام لگانوں پر برائے کاشت دیے جاتے ہیں۔ افسر مذکور کو یہ بھی معلوم ہو جاوے گا کہ گوشوارہ دیہی میں سے بعض لگان نہایت ادنیٰ حیثیت

کی اراضیات کے منتشر حصص کی بابت ادا ہوتی ہیں اور گو وہ بظاہر معقول نظر آتے ہوں عام طریقہ تشخیص کی اغراض کے لئے بالکل فضول ہیں۔ لیکن یہ سوال کہ لگان اس وجہ سے خارج کئے جاویں کہ وہ بہت زیادہ نظر آتے ہیں بہت مشکل ہے۔ پنجاب میں صاحبان مہتمم بندوبست کو اصلی تشخیص جمع میں مالگذاری کے تخمینہ شدہ معیار سے انحراف کرنے میں اپنی اقتضاے رائے پر چلنے کے لئے بہت گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور نصفی محاصل سمجھنے کے اندازہ لگانے میں نقدی لگان کا تخمینہ بہت شاذ و نادر صورتوں میں رہبر ہوگا۔ پس جملہ مشتبہ معاملات کا بذریعہ ضبطی لگان تصفیہ کرنا محفوظ طریق ہے الا جو پرتہ نا اسقدر زیادہ ہوں کہ صریحًا زمین کا واجبی لگان اُن سے ظاہر نہو وہ مسترد کردینے چاہئیں۔ کوئی خاص قواعد مقرر نہیں کئے جاسکتے ایسے محال ہیں جہانکہ مقبوضات براے گذارہ مالکان بالکل غیر مکتفی ہوں۔ مالکان بعض اوقات تھوڑے سے زائد قطعہ اراضی کے لئے بہت ہی زیادہ شرح لگان ادا کرتے ہیں اور ایسے محالات و مقبوضات بھی پائے جائینگے جن کی زیادتی لگان ضرب المثل ہوگی گورنمنٹ اِن سے بے اندازہ لگان کا نصف بطور معاملہ ایسے لگان لینے والے مالکان[۵۱] سے وصول نہیں کرے گی اور نہ گورنمنٹ اِس جمع کو جو کہ مالکان خود کاشت ادا کرتے ہیں اِن بے اندازہ لگانوں پر مبنی کرسکتی ہے ✤

نقدی و جنسی لگانوں کے تخمینوں کا مقابلہ

۳۵۴ - تخمینہ ہاے نقدی لگان کے نتائج کا تخمینہ پیداوار سے مقابلہ کرنا چاہئے اور عظیم اختلافات کے اسباب دریافت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست نے اون وجوہات کو جن سے قطعہ زمین زیر تجویز جمع کے نقدی و جنسی لگانوں کا اندازہ مقرر ہوا ہے بغور مطالعہ کرلیا ہے تو وہ اُن تبدلات کی وجہ کا سُراغ نکال سکے گا جو کہ بادی النظر میں عجیب معلوم ہوتے ہیں بعض اوقات یہ سُراغ بجاے تمدنی وجوہات کے تاریخی وجوہات سے لگتا ہے ✤

مقررہ جنسی لگان ہاے

۳۵۵ - لگان ہاے چکوتہ میں جملہ جنسی لگان اور وہ لگان شامل ہوتے ہیں جو کہ مقررہ مقدار جنس ہوتے ہیں۔ یہ جنس خریف میں عمومًا گندم ہوتی ہے اور فصل ربیع

[۵۱] دیکھو جے۔ بی۔ لائل صاحب کی راے متعلق رپورٹ تشخیص جمع حصار احکام مال و زراعت نمبر ۱۲ بابت نومبر ۱۸۹۰ء ✤

میں مقررہ نقدی رقم ادا کی جاتی ہے۔ اس قسم کے لگان عموماً بعض اضلاع وسطی میں پائے جاتے ہیں اور مزارعان اسکو پسند کرتے ہیں۔ چکوتہ لگان ہائے عموماً پورے لگان ہوتے ہیں۔ تخمینہ ہائے پیداوار کے لئے وہ ایک نہایت عمدہ معیار ہوتے ہیں۔ بالخصوص مفروضہ پیداوار گندم کی بابت اور جہانکہ اُن کی تعداد کافی ہو تو اُن کے لئے علیحدہ نصفی محاصل پختہ کے تخمینہ کی بناء بنانی چاہئے یہ دریافت کرلینا بہتر ہو گا کہ آیا خراب موسموں میں بھی وہ ہمیشہ پورے وصول کئے جاتے ہیں +

اکیسویں فصل

زمین کے متعلق آمدنی کے مختلف ذرائع

آمدنی سایر

۶۵۳ - اب تک ہم نے زمین کے زراعتی لگان ہی کا بیان کیا ہے لیکن مالکان کو علاوہ بریں بنجر اور مزروعہ زمین کی قدرتی پیداواروں سے یا پانی کی طاقت یا زمین سے شورہ نکالنے کے حق متاجری پر دینے و دیگر ذریعوں سے آمدنی ہو سکتی ہے - زراعتی لگان کے علاوہ اِن تمام آمدنی کی مدات کو بندوبست کی اصطلاح میں سایر (عربی لفظ سائر ہے جس کے معنی ہیں زاید بچ رہنا) یا سواے کہتے ہیں اگر اُن کا کچھ بھی وزن ہو تو اُن کو محاصل پختہ کا اندازہ لگانے میں نظرانداز نہیں کرنا چاہئے - قطعات چراگاہ میں مالمویشی گھی کھالوں سینگوں اور اُون (ریشم) کی فروخت سے اوسط خالص آمدنی کا صرف ایک تخمینہ خام لگانا ممکن ہے - جہاں موسم بکثرت تبدیل ہوتے ہیں وہاں اِس قسم کی آمدنی بالضرور نہایت ہی تغیر پذیر ہوتی ہے - ممکن ہے کہ دہقانی معاشرت کی یہ بھی ایک جزو ہو کہ مال مویشی سال میں کچھ عرصہ کے لئے ایسے قطعوں میں بھیجے جائیں جہاں چرائی کے لئے کچھ دینا پڑے - جو محنت مال مویشی کے پالنے اور چرانے میں کی جاتی ہے اور جس حد تک اُن کی پرورش زراعتی پیداوار سے کی جاتی ہے اُن کو بھی محسوب کرنا چاہئے - جہاں کہ مالکان اراضی بڑے بڑے چراگاہ کے چک متاجری پر دیتے ہیں وہاں جو لگان اُن کو ملتا ہے وہ اِسقدر زیادہ ہے کہ کُل غیر مزروعہ رقبہ کے متعلق لگان کا پتہ دریافت کرنے کے لئے اُسکو محسوب نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جو چراگاہ اِس طرح متاجری پر دی جاتی ہے عموماً اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے - جو لگان عام مالکان وصول کرتے ہیں اُنکا مقابلہ اِن سالانہ رقموں کے ساتھ کیا جا سکتا ہے جن پر گورنمنٹ کی بنجر اراضی اسی گردلواح میں ستاجری پر دی جاتی ہے بعض چراگاہی قطعوں میں باشندگان غیر مالک مختلف اقسام کے

مویشیوں کے لئے محصول فی راس (رانگ یا بھونگہ) مقررہ شرح پر ادا کرتے ہیں۔ اِن پٹوں
کو گاؤں کے تمام مویشیوں پر پھیلانے سے چرائی کی سالانہ قیمت کا ایک خام گر مفید
اندازہ نکل آتا ہے۔ سرکار اِن خفیف ابواب میں سے اپنے حصے کا دعوئے ترک کرتی ہے
جن کا حوالہ دفعہ ۹۴ میں دیا گیا ہے اور جن کی بعض اوقات گاؤں کے دیگر باشندگان سے وصول
کرنے کا حق مالکان کو بروے رواج حاصل ہوتا ہے۔

بائیسویں فصل

تشخیص جمع میں تخمینہ نصفی محاصل پختہ سے انحراف کرنیکے وجوہات

تخمینہ جات نصفی محاصل پختہ کا تغیر پذیر ہونا

۳۵۷ - یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ پنجاب میں قابل اعتبار تخمینہ مالیت نصفی پیداوار پختہ کے مرتب کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے - تخمینہ پیداوار میں بہت امور مفروضہ ہوتے ہیں اور اگر اُن کے سلسلے میں کسی ایک میں نقص آجائے تو اُس کی وجہ سے تمام شمار بالکل ناقص ہو جاتا ہے - لگان ہائے نقدی اور چکوتہ کی قلت کے باعث اُن پر بطور وسائل تشخیص جمع انحصار رکھنا اکثر بہت مشکل ہوتا ہے اور ان سوالات کا فیصلہ کرنا کہ آیا وہ زمین جسکی بابت وہ لگان ادا ہوتے ہیں اوسط درجہ کی حیثیت کی ہے اور کہ کوئی خاص لگان ایک خاصے کامل لگان کی حد سے تجاوز کرکے سنگین جمع کی حد تک پہنچ گیا ہے بہت دشوار ہے صرف اسی وجہ سے واقعی تشخیص جمع کرنے کے وقت تخمینہ نصفی پیداوار پختہ سے کسی خاص صورت میں بہت انحراف کرنا واجب ہو سکتا ہے ✦

بعض وقت معیار بھی حد سے زیادہ اعلیٰ ہوتا ہے

۳۵۸ - لیکن پنجاب میں نہایت ہی قابل اشخاص کی رائے اس سے بھی زیادہ بڑھکر ہے اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ نصفی پیداوار پختہ کا معیار جس کا استخراج اُن لگان ہائے سے کیا جاوے جو تھوڑے سے رقبہ پر ادا کئے جاتے ہیں ایسی زمین کی تشخیص جمع کے لئے جس کی قلبہ رانی دہقانی[1] مالکان کرتے ہیں حد سے زیادہ اعلیٰ درجہ کا معیار ہے

[1] ان امور کی بابت جو سر رابرٹ اجرٹن صاحب و سر ڈبلیو جے ڈیوس صاحب و کرنیل ویس صاحب و مسٹر جے - بی - لایل صاحب و مسٹر فنشر پیٹرک صاحب نے ظاہر کی ہیں دیکھو رویداد مال بابت نومبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۶۲۵ و بابت اپریل ۱۸۸۲ء صفحہ ۴۲ و بابت جون ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۸۲ و بابت مئی ۱۸۸۵ء و ہوشیارپور کی تشخیص جمع کی رپورٹ پر صاحب فنانشل کمشنر کے ریویو کے ضمیمہ کا فقرہ ۷ و بابت جولائی ۱۸۸۸ء صفحہ ۳۰۰ و بابت جولائی ۱۸۹۱ء صفحہ ۹۸ و بابت نومبر ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۴۲ و بابت نومبر ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۸۲ و بابت اگست ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۵۰

ایک اعلیٰ حیثیت کے مالک اراضی کے عمدہ تشخیص شدہ لگان میں سے نصف کا بطور معاملہ معوئی کرنا اَور بات ہے اور یہ قرار دینا کہ ایک بڑے قطعہ میں سے بیس فیصدی رقبہ پر جو لگان ادا کیا جاتا ہے اُس کا نصف ایسے مقدار کا ایک خاصہ معیار ہے جسکو کئی چھوٹے چھوٹے زمیندار جو اپنے کھیتوں کی خود کاشت کرتے ہیں ادا کرنے کے قابل ہیں ایک بالکل دوسری بات ہے۔ جہاں آبادی گنجان ہے اور اُن مالکان کے مابین جن کے پاس اُن کے ہلوں کے لئے اور کُنبہ کے گذارہ کے لئے زمین کافی نہیں ہے اور مزارعان کے مابین جو اور بھی زیادہ تنگدستی کی حالت میں ہیں سخت مقابلہ ہو۔ لگان ہا اِسقدر بڑھ سکتے ہیں کہ اُن سے تشخیص جمع میں رہنمائی کا کام لینا خطرناک ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پنجاب میں ایسی زمین کے ½ حصہ کے لئے جن کا لگان بذریعہ بٹائی ادا کیا جاتا ہے مالک اراضی کا حصہ نصف پیداوار درج کیا گیا ہے چھوٹے چھوٹے کسان جو تھوڑی سی زائد زمین جو اُن کے پاس ہو مستاجری پر دیتے ہیں دُنیا بھر میں سخت گیر مالکان اراضی ہوتے ہیں۔ کوئی آدمی خود جتنا اچھا کاشتکار ہو اُتنا ہی زیادہ اغلب ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ سے سنگین لگان حاصل کرے۔ یہ بات مشہور ہے کہ جاٹ جو مستاجری پر دینے کے قابل ہوں سخت گیر مالکان اراضی ہوتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سکھ علی العموم نصف پیداوار بطور معاملہ لیتے تھے اور کہ اِس لگان کے نصف کو جو ایک جنس زیر کاشت کا وہی حصہ متناسب ہو سنگین مطالبہ نہیں کہنا چاہئے۔ لیکن سکھ عموماً حصہ سرکار بذریعہ کنکوت لیتے تھے اور نصف بذریعہ کنکوت لینا ایک من میں بیس سیر لینے سے بہت مختلف تھا[1]۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ افسر بندوبست سنگین لگان کو خارج کر کے بقیہ پر تخمینہ نصف پیداوار پختہ کا دارومدار رکھ سکتا ہے لیکن یہ عمل اسوقت ناممکن ہو جاتا ہے جبکہ نہایت سنگین لگان ہائے نقدی نہ صرف خاص خاص صورتوں میں بلکہ بطور قاعدہ کلیہ لئے جاتے ہوں یا جہاں مزارعان پر بٹائی کے سنگین مروجہ پرتہ کی صورت میں دباؤ ڈالا ہوا افسر تشخیص کو چاہئے کہ اِن تاریخی اور انتظامی بواعث کا غور سے مطالعہ کرے جن سے اُس کے ضلع میں لگان ہائے موجودہ صورت میں قائم کئے گئے ہیں تاکہ وہ یہ امر دیکھے کہ لگان کو تعین کرنے میں مقابلہ کہاں تک رواج پر سبقت لے گیا ہے اور کہ آیا اِس جگہ جہاں مقابلہ کا عمل کما حقہ ہوا ہے مزارعان سنگین شرائط منظور کرنے پر کہاں تک مجبور ہوئے ہیں سرکار کی یہ خواہش ہے کہ جمع ایسی

[1] دیکھو پرنسپ صاحب کی رپورٹ بندوبست سیالکوٹ کا فقرہ ۶۵

متوسط درجہ کی مقرر کی جائے کہ ملک کو خوشحالی نصیب ہو اور ترقی کی جائے مگر اتنی کم بھی نہ ہو کہ لوگ سست ہو جائیں اور ناقص زراعت کی جائے۔ یہ بھی مناسب ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں مطالبہ کے بوجھ کو ایک حد تک یکساں کیا جائے۔ جس درجہ تک لگان رواج کے مطابق نہیں رہے وہ ملک کے مختلف حصص میں مختلف ہے جہاں زمین بکثرت ہو اور مزارعان کم وہاں ایسی نظیر آسانی سے قیاس میں آ سکتی ہے کہ جس میں اگر لگان کے کوائف کی بلا سوچے سمجھے پیروی کی جائے تو معاملہ کا خسارہ بلا ضرورت اُٹھانا پڑے گا پنجاب کے صیغہ مال کی روئداد بابت ۱۰ نومبر ۱۸۸۳ء میں تحصیل کیتھل کی تشخیص جمع کے متعلق مسٹر بجے۔ بی لائل صاحب کی رائے میں اس قسم کی واقعی نظیر کا بیان ملے گا دونوں لگان جو معاشرت و تمدن کے اسباب سے پیدا ہوئے ہیں بلحاظ سختی ایک دوسرے سے بہت مختلف ہو سکتے ہیں پیداوار خام کی کوئی واحد جزو سرکاری مطالبہ کی ہر جگہ واجبی معیار نہیں ہو سکتی لیکن افسر تشخیص کنندہ کو چاہئے کہ نہ صرف حصہ پیداوار خاص بلکہ ہر چکلہ کی تمام پیداوار کا حصہ متناسب جو وہ سرکاری مطالبہ میں شامل کر لینا چاہتا ہے پیش نظر رکھے اور اپنی رپورٹ متعلقہ تشخیص میں نمایاں طور پر اس کا ذکر کرے۔ یہ خصوصاً اُس صورت میں ضروری ہوتا ہے جب یکساں قطعوں کی تشخیص جمع کا جہاں پڑتہ لگان مختلف ہو مقابلہ کیا جائے۔

لگان کے علاوہ دیگر امور بھی ملحوظ رکھنا لازمی ہے

۳۵۰۹ - اس امر کی بحث اب مکمل طور پر ہو چکی ہے کہ مہتمم بندوبست کو امور متعلقہ لگان کو کس طرح کام میں لانا چاہئے۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ پنجاب میں اس دوسرے قسم کی تحقیقات کی کس قدر ضرورت ہے جس میں اس امر پر غور کرنے کے وقت کہ موجودہ جمع کس قدر بڑھائی جا سکتی ہے یا اُس کو کس قدر کم کرنا لازم ہے یہ ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ اس جمع کی ایک قیاسی معیار کے ساتھ کیا نسبت ہے بلکہ اُس کا عمل اور اثر دیکھا جاتا ہے جیسے کہ وہ کسی محال یا چکلہ کی گذشتہ مالی حالات یا موجودہ حالت سے ظاہر ہو اور نیز یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا وہ جمع جب کہ پہلے لگائی گئی تھی مناسب تھی یا غیر مناسب یہ امر جمع مذکور کے آسانی یا مشکل سے ادا کئے جانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ نیز جمع کے بڑھنے کی وجوہات پر جو بندوبست گذشتہ کے بعد افزونی پیداوار سے پیدا ہوئی ہوں اور اس کی مقدار پر بمقابلہ اوسط مطالبہ کے جو اسی قسم کے دیگر قطعات اور محالات میں

کامیابی کے ساتھ ادا ہوتا رہا ہو غور کرنا چاہئے اور جمع کو زیادہ بڑھانے کے متعلق رُکاوٹوں کو دیکھنا چاہئے جو مالکان اراضی کے قومی وجدی رواج سے اور اُن کے مقبوضات کے تھوڑے ہونے کے باعث اور دیگر امور قابل غور سے پیدا ہوں - اگلی دو فصلوں میں اِن امور سے بحث کی جائے گی جو لگان کے علاوہ جمع تشخیص کرنے کے وقت ملحوظ رکھنے ضروری ہیں ۰۰

تیئسویں فصل

تمام امور قابل غور جو جمع کی مقدار پر مؤثر ہوتے ہیں

تمام امور قابل غور جو جمع پر مؤثر ہوتے ہیں

۳۶۰ - اِس تحقیقات میں جو اُن امور کے متعلق کی جاوے جن کو مبہم طور پر تمام امور قابل غور کہا جاتا ہے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ موجودہ مطالبہ کو کسقدر بڑھانا یا کم کرنا چاہئے تاکہ وہ نصفی پیداوار پختہ کے معیار کے مطابق ہو جائے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جمع کسقدر بڑھائی جا سکتی ہے یا کس قدر کم کرنی چاہئے تاکہ سرکار کو زیادہ سے زیادہ معاملہ ملے اور ساتھ ہی رعایا کی بہبودی اور اطمینان میں فرق نہ آئے اور زراعت میں لگاتار توسیع اور ترقی ہوتی رہے - یہ امر کہ کسی محال کے واجب الادا معاملہ زمین کے تعین کرنے میں تمام امور قابل غور کا تعلق ہے ۱۸۹۳ء کی ہدایات متعلقہ تشخیص جمع کی ساتویں ہدایت میں تسلیم ہو چکا ہے اور اِس میں یہ مندرج ہے کہ محال کی جمع حالات کے مطابق مقرر کی جائیگی مگر نصف مالیت پیداوار پختہ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے ؛

مالی حالات گذشتہ کا مطالع کرنا لازم ہے

۳۶۱ - جب تشخیص جمع کے سوالات پر اِس پہلو سے غور کی جاوے تو اراضی کے گذشتہ حالات مالی کا مطالع کرنا لازمی ہو جاتا ہے اِسکے تمام گذشتہ بندوبست ہائے متعلقہ معاملہ زمین سے اور نیز شاید فرماں روایان سابقہ کے مالی انتظامات سے کئی امور کی بابت واقفیت پیدا کرنی پڑتی ہے لیکن اِن میں سے اکثر کا غور کے بعد اندراج ہو چکا ہے اور قدرتی طور پر صاحب مہتمم بندوبست کا اِس جمع کی نوعیت اور عمل کے ساتھ جس کی وہ ترمیم کر رہا ہے اور اِس جمع کے عائد ہونے کے بعد ہر محال اور چکلہ کے وسایل آمدنی کی ترقی یا تنزل کے ساتھ زیادہ تر واسطہ ہوتا ہے اگر گذشتہ بندوبست سرکار کا مالکان اراضی کے ساتھ اور ایک دیہ کا دوسرے دیہ کے ساتھ ابتداً رواجبی تھا تو وسایل آمدنی کی

افزونی کی بنا پر جمع بڑھانے کی دلیل کی عملی ضرورت صاف ظاہر ہے - لیکن نہ صرف تخمینہ کا واجبی یا غیر واجبی ہونا ہی ایک اہم امر ہے بلکہ وہ طریق بھی قابل غور ہے جس سے یہ نتیجہ مترتب ہوا صاحب مہتمم بندوبست کو دوسرے شخص کی بُنیاد پر عمارت بنانی پڑتی ہے اور اِسی لئے اسکو اپنے مکان کی تجویز اِس امر کو ملحوظ رکھکر کرنی چاہئے - خاص خاص اراضیات ومحالات کی تشخیص جمع میں غلطیوں کو بھی ایسے امور کے طور پر منظور کرنا پڑتا ہے جن کی کلیۃً طور پر بندوبست ثانی میں اصلاح نہیں ہوسکتی ؀

جمع زیر ترمیم کی نوعیت

۳۶۲ - گذشتہ بندوبست کی خوبیوں اور سقموں کے اندازہ کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جمع تشخیص کرنے کے طریق کا کھوج لگایا جائے خصوصاً یہ دیکھنا چاہئے کہ زمین کی مختلف قسموں اور ہرتہ جمع سے کیا کام لیا گیا تھا اور تمام مزروعہ رقبہ پر اور مختلف اقسام کی زمین پر مطالبہ کے اول دفعہ عائد ہونے اور محالات کے متعلق اُس کی باچھ پر غور کرنا چاہئے اور نیز اِس امر کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ مطالبہ کی وصولی تکلیف یا آسانی سے ہوئی بالخصوص اُس کے رائج ہونے کے اولین سالوں میں پیشتر اِس کے کہ مالکان اراضی کی آمدنی میں کوئی بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہو ؀

محالات اور کھاتوں پر معاملہ کی باچھ

۳۶۳ - محالات اور کھاتوں پر معاملہ کی باچھ اکثر اوقات تعین کل مقدار کی نسبت زیادہ قابل لحاظ ہوتی ہے اِس سے زیادہ تر مشکل کوئی امر نہیں ہوتا کہ اُس قطعہ اراضی کی جمع دوبارہ تشخیص کی جائے جسکا معاملہ اول ہی سے ناموزون تھا یا بعد ازآں ایسے حالات پیدا ہوگئے ہوں کہ بالکل ناموزون ہوگیا ہو - اگر جمع سنگین ہو اور محالات اور کھاتوں پر اُس کی باچھ بطریق مناسب کی جائے تو لوگوں پر اسقدر سختی نہیں ہوتی جیسے کہ اُس صورت میں ہوتی ہے کہ جمع بلحاظ کل مقدار خام متوسط درجہ کی ہو لیکن اُس کی باچھ ناقص طور پر کی جائے ؀

سابق انتظام مال

۳۶۴ - اِن امور کے متعلق گذشتہ حالات پر غور کرنی چاہئے کہ سابق میں معاملہ کی تحصیل کیونکر ہوئی اور کہاں تک اختیارات بجبر و تعدی مفوضہ بر طبق ایکٹ معاملہ زمین کے عمل میں لانے کی ضرورت پڑی اور کہ آیا معاملہ کی معافی اور التوائے اکثر یا گاہے گاہے ہوئی یہ تحقیق کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ آیا مالی انتظام میں بالعموم دوراندیشی

اور فراست سے کام لیا گیا ہے اور کہ آیا جن موسموں میں رعایت کی ضرورت تھی اُن میں رعایت دی گئی یا نہیں ٭

۳۶۵ - جبوب کی تواریخ جو پنجاب میں زمیندار ادا کرتے ہیں فصل ہفتم میں دی گئی ہے - ان میں سے ہر ایک معاملہ اراضی پر بحساب فیصدی عاید کیا جاتا ہے اور نمبردار کے پچوترہ کے سوائے تمام دیگر جبوب معاملہ کے حساب کے ساتھ خزانہ میں ادا کئے جاتے ہیں - وہ عموماً معاملہ کے علاوہ زائد مواخذہ ہوتے ہیں اور اُن کی مقدار ۲۰ فیصدی سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے - اس میں وہ رقوم شامل ہیں جو گاؤں کی پولیس اور مشترکہ خرچ کے لئے وصول کی جاتی ہیں سرکار کی نصف پیدا وار سچتہ کو بطور معاملہ کے مطالبہ کرنے پر حصول جبوب سے کچھ اثر نہیں ہوتا اور کوئی شخص اس بات کا مستحق نہیں ہے کہ اس کی جمع اس بناء پر کم کی جاوے کہ جمع اور جبوب ملکر لگان کے ساٹھ فیصدی کے برابر ہو جاتی ہے لیکن جہاں کھاتے چھوٹے ہوتے ہیں اور زمیندار اور اسکے کنبہ کا گذارہ مہیا کرنے کے بعد گنجائش بہت تھوڑی سی رہ جاتی ہے وہاں یہ امر کہ ایک کثیر رقم بطور جبوب کے ادا کی جاتی ہے اور کہ یہ رقم معاملہ کے ساتھ ساتھ اسی تناسب سے (یعنی پسو) بڑھتی جاتی ہے بلاشبہ اضافہ لگان کو جبکا وصول کرنا قرین مصلحت ہو محدود کریگا ٭

جبوب

۳۶۶ - تشخیص جمع کے مقاصد کے لئے کسی محال یا ضلع کی تواریخ کا مطالعہ کرنے میں صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ وہ اپنی توجہ اسی میں محدود نہ رکھے کہ اُس زمین کا معاملہ اور جبوب کس طریق پر تشخیص ہوئے ہیں اور وہ کس طرح پر وصول کئے جاتے ہیں بلکہ اُسکو لازم ہے کہ وہ زمینداروں کی آمدنی کے ذریعوں کے بڑھنے اور کم ہو جانے کی بابت جو شہادت موجود ہو اُسکو حیطۂ تفتیش میں لائے گذشتہ زمانے کی کوئی ایسی بات چھوڑنے کے قابل نہیں جس سے اُن کی بہبودی پر ہمیشہ کے لئے اثر پڑا ہو خواہ وہ اثر بُرا ہو یا بھلا اور نہ ہی موجودہ زمانہ کی کوئی ایسی بات نظر انداز کرنی چاہئے جو اُنکی زیادہ جمع ادا کرنے کی قابلیت یا موجودہ بوجھ اُٹھانے و خوشحال رہنے کی ناقابلیت ظاہر کرے درحقیقت ہر محال و چکلہ کی صورت میں اُس کی گذشتہ مدنی تواریخ اور موجودہ مدنی حالت کا ایسے مکمل طور پر امتحان کرنا چاہئے جیسا کہ وقت و موقعہ اجازت دے ایک ہوشیار آدمی اس بات کو نہیں بھولے گا کہ جمع آدمیوں پر لگتی ہیں اور نہ صرف زمین کے ایکڑوں پر

ہر ایک محال و چکلہ کی مدنی تواریخ اور حالت کا امتحان

اور اُن تکلیفات کے غور کرنے سے انکار نہیں کرے گا جو مالگذاران اراضی کی خصلت و اُن کی جدی عادات و رسومات کی وجہ سے زیادہ جمع بڑھانے کی سدِ راہ ہوں ٭

رقبہ زیر کاشت و وسائل آبپاشی کا بڑھنا

۳۶۷ - یہ ظاہر ہے کہ معاملہ کو بڑھانے کے لئے منجملہ عمدہ دلائل کے ایک دلیل رقبہ زیر کاشت کا بڑھ جاتا ہے مصنوعی وسائل آبپاشی کی توسیع بھی لگان میں اضافہ کرنے کی ایک وجہ ہے مگر اس صورت میں یہ احتیاط رکھنی چاہئے کہ مالک اراضی کو اُس سرمایہ پر جو اُس نے ترقی میں صرف کیا ہو کافی منافع مل جائے - مختلف بندوبستوں کے رقبہ زیر کاشت کا مقابلہ کرنے میں اس وجہ سے تکالیف پیدا ہوتی ہیں کہ اوایل کے بندوبستوں میں "مزروعہ" و "جدید بنجر" ٹھیک ان معنوں میں نہیں لئے جاتے تھے جن معنوں میں وہ حال میں لئے جاتے ہیں بہت سی زمین جس کو اب مزروعہ دکھایا جاتا ہے اس وقت اُس کو جدید کے خانہ میں درج کیا جاتا تھا پہلے معافی قطعات اور جاگیرداروں کی اراضی "سر" رقبہ قابل تشخیص میں سے خارج کی جاتی تھی مندرجہ رقبہ زیر کاشت میں کچھ زیادتی کی وجہ زیادہ صحیح پیمایش بھی ہے اگر فی الحقیقت کچھ اہم زیادتی ہوی ہو تو اُس کی جائے وقوع نقشہ پر دکھائی جا سکتی ہے ٭

پیمایش کی تعدادوں کی پڑتال کرنے کے ذریعے

۳۶۸ - جہاں زراعت بہت تغیر پذیر قسم کی ہے مثلاً جہاں اس کا مدار غیر متیقن سیلابوں پر ہو وہاں رقبہ زیر کاشت اُس موسم کے مطابق کم و بیش ہوگا جس میں اُس کی پیمایش ہوئی اول صورتوں میں اگر پیمایش کے کوائف پر ہی مدار رکھا جائے تو غلط نتائج پیدا ہوں گے اور اس لئے یہ چاہیئے کہ اُن پر ان علامات کے تعلق سے غور کیا جاوے جو آبادی کے کم و بیش ہو جانے اور خصوصاً گذشتہ سالوں کی جنسی پیداوار کے نقشہ جات سے ظاہر ہوں مندرجہ رقبہ چاہی کی افزائش کی پڑتال اُن تعدادوں کے ساتھ کرنی چاہیئے جن سے دونوں بندوبستوں میں چلتے ہوے چاہات کی تعداد دکھائی گئی ہو ٭

نئی زراعت کی نوعیت

۳۶۹ - بمقابلہ پُرانی زراعت کے نئی زراعت کی نوعیت کا بھی خیال کر لینا چاہیئے جیسا کہ ابھی کنایتاً ذکر ہوا مناسب ہے کہ اُس کے جائے وقوع پہلے اور حال کے نقشہ کے مقابلہ کرنے سے قرار دی جاوے اور جب گاؤں کا ملاحظہ ہو اُسکو

دیکھا جائے۔ قدرتاً وہ زمین جو پہلے زیر کاشت رہی ہو نہایت ہی اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے یا کم از کم نہایت ہی مناسب موقعہ پر واقع ہوتی ہے۔ بعض اوقات زراعت کے پھیل جانے سے پرانی زمینوں پر مضر اثر پڑتا ہے بہت خشک قطعات میں جہاں زراعت کا مدار نواح کی بنجر زمین سے پانی کے نکاس پر ہے وہاں بنجر کو زیر کاشت لانے سے فصلوں کی بے ثباتی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

زمین کی طاقتوں کا زائل ہونا

۳۷۰ - اِس بیان کے باور کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے کہ زمین کی طاقتیں زائل ہوگئی ہیں مگر پنجاب میں بعض بھُربھری ریتلی زمینوں کی صورت میں اُس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں آئندہ مہتممان بندوبست اِس بیان کی تصدیق یا تردید کے لئے کہ پرانی زراعت ناقص ہوگئی ہے یا نئی زراعت ادنیٰ قسم کی ہے اور ترقی شدہ زراعت کی شہادت کے لئے سالانہ نقشہ جات میں سے اطمینان سے کام لینے کے قابل ہونگے لیکن بدنصیبی سے ۱۸۸۰ء سے پہلے کے معتبر نقشہ جات جو معاینہ گرداوری پر مبنی ہوں بہت تھوڑے ہیں اور جیسا کہ چھٹی فصل میں بیان ہوا ہے ۱۸۸۰ء سے پہلے کے تیار کئے ہوئے بندوبست کے جنسی پیمائش کے خسروں سے منتخب کئے گئے تھے اور فی الواقع صحیح نہیں ہیں۔ تاہم پہلے کے نقشہ جات جنسی کا حال کے نقشہ جات جنس سے مقابلہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر اِن میں تفاوت بہت زیادہ ہو تو اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ زراعتی دستور میں فی الحقیقت تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اگرچہ معمولی اختلافات کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ طریق اندراج میں اصلاح ہونیکی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

زمین سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ تغیر پذیر قسم کی ہے

۳۷۱ - لیکن اِن فصلوں کے لگاتار اندراج سے جو پختہ ہوگئے اور اِس رقبہ کے اندراج سے جس کی کاشت کی گئی مگر اس میں کچھ فصل نہ ہوئی بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اِس سے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ ملک کے بہت سے حصوں میں جو آمدنی زمین سے ہوتی ہے وہ نہایت ہی تغیر پذیر قسم کی ہے۔ اگرچہ فصلوں کی بے ثباتی کا اندازہ لگانے کے لئے نقشہ جات ہنوز ناممکل وسایل ہیں لیکن اِن سے کم از کم صاحب مہتمم بندوبست کو بہت سے سالوں کے لئے تشخیص شدہ امورات کی شہادت دستیاب ہوتی ہے جس سے کہ وہ اِن تصوروں کی صحت کر سکتا ہے جو چند موسموں میں فصلوں کے ناممکل مشاہدہ

سے اُس کے دل میں بیٹھ گئے ہوں اور اُن کی کمیوں کو پورا کرسکتا ہے - جہاں مالکان اراضی کم حیثیت کے کاشتکار ہوں اور اُن کا گزارہ روزمرہ آمدنی پر ہی ہو وہاں اگر باقی باتیں یکساں ہوں تو دو قطعوں پر جن کی اوسط پیداوار مساوی ہو ایک ہی مقدار کا مقررہ معاملہ لگانا عملی طور پر ناممکن ہے بشرطیکہ ایک صورت میں اوسط پیداوار میں سالانہ اختلافات خفیف ہوں اور دوسری صورت میں بہت زیادہ ہوں تحصیل معاملہ کو حالات کے ساتھ مطابق کرنا موسموں کے تغیر پذیر ہونے کے لئے ایک جزوی علاج ہے اور اس کا عمل بھی اطمینان سے نہیں ہوسکتا جبکہ ایک محفوظ محال یا چکلہ میں بہ نسبت ایک غیر محفوظ محال یا چکلہ کے پیداوار خام کا زیادہ تر حصہ بطور معاملہ کے وصول کیا جائے تو ممکن ہے کہ آخر الذکر صورت میں اول الذکر صورت کی نسبت معاملہ بابت نصفی کے معیار کے زیادہ قریب ہو - سنگین بڑتہ لگان اور بہت چھوٹے چھوٹے کھاتے معیار کے مطابق معاملہ کرنے میں دو بڑے سدراہ ہوتے ہیں اور اغلباً وہ غیر محفوظ قطعات کی نسبت محفوظ قطعات میں زیادہ پائے جاتے ہیں ؎

رقبہ مزروعہ اور اوسط زیر اجناس کا مقابلہ

۳۷۲ - ایسے نقشہ جات جس سے یہ ظاہر ہو کہ مزروعہ رقبہ میں سے بحساب فیصدی کسقدر ایکڑ پر اعلیٰ اقسام کی جنسیں کاشت ہوئیں اور کسقدر ایکڑ پر اجناس کی کاشت ہوئی مگر فصل پختہ نہ ہوئی - مختلف اقسام و درجہ کی زمینوں اور مختلف محالوں اور چکلوں کی پیداوار کی قیمت کا مقابلہ کرنے کے لئے مفید ہیں تشخیص جمع کے کام میں یہ مناسب ہے کہ رقبہ زمین کی نسبت رقبہ زیر اجناس کا زیادہ خیال رکھا جاوے اور ایک ہوشیار مہتمم بندوبست ہر ایک صورت میں اس بات کا زیادہ خیال رکھیگا کہ اس جمع کا پڑتہ جو اُس نے تجویز کی ہے اس اوسط رقبہ پر کیا ہوگا جس سے حصول فصل ہوا بہ نسبت اس کے کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھے کہ اُس کا پڑتہ مندرجہ رقبہ مزروعہ پر کیا ہوگا یہ صورت اُن قطعات کے متعلق بالخصوص صادق آتی ہے جنکی فصل غیر معین نوعیت کی ہوں ؎

بارش

۳۷۳ - کوائف جنس کے متعلق ان نقشہ جات کا مطالعہ کرنا چاہئے جن میں ضلع کے مختلف حصوں میں بارش کی مقدار اور اُس کی تقسیم دکھائی جاتی ہے - بعض اوقات ایک ہی ضلع کی حدود کے اندر بارش میں نمایاں اختلاف ہوتے ہیں اور یہ بات کہ کسی خاص سال میں کل بارش کتنی ہوئی اسقدر قابل لحاظ نہیں ہوتی جسقدر یہ کہ بارش کتنی دفعہ ہوئی -

۳۷۴ - قیمتوں کو پوری مالیت نصفی پیداوار پختہ کے اندازہ لگانے کے ساتھ جو تعلق ہے

قیمتوں کی گرانی

اُس کی بحث اُنیسویں فصل میں گذر چکی ہے - اِس عملی سوال پر غور کرنا ابھی باقی ہے کہ نرخ اجناس کے مستقل طور پر زیادہ ہو جانے سے مالکان اراضی کے زیادہ معاملہ ادا کرنے کی قابلیت پر کیا اثر پڑتا ہے - پچھلے بندوبست میں جو مطالبہ مقرر ہوا تھا اگر وہ ایسے وقتوں میں بغیر تکلیف کے ادا کیا گیا ہو جبکہ نرخ اجناس بہ نسبت موجودہ کے بہت سستا تھا یا اغلب ہے کہ ایسا سستا آئندہ نہ ہوگا تو اِس پر زور دینے کے لئے پختہ دلائل ہیں کہ مطالبہ بہت زیادہ بڑھانے کے قابل ہے پہلے یہ تصفیہ کر لینا چاہئے کہ نرخ اجناس علی العموم کسقدر بڑھ گیا ہے اور کون سے دو زمانوں کے اوسط نرخوں کا مقابلہ کرنا چاہئے اور کس طرح عام گرانی کی تشخیص کر سکتے ہیں جبکہ ہر جنس کی قیمت مختلف تناسب سے بڑھی ہو *

۳۷۵ - جس نرخ سے تبادل پیداوار کے تخمینہ میں کام لیا گیا ہے اُس کو بطور اوسط نرخ

نرخ کا مقابلہ کر لینا چاہئے

کے قبول کر لینا چاہئے جس کی بنا پر نئی جمع لگائی جاوے گی - گورنمنٹ ہند کا حکم ہے کہ اِس نرخ کا اُس کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے جس کو اُسی افسر نے فرض کیا ہو کہ تشخیص جمع زیر نگرانی ہے اور اگر افسر مذکور نے ایسے نرخ کا کوئی اندراج نہ چھوڑا ہو جس پر اُس نے اپنی تشخیص کی بنا رکھی تھی تو اِس صورت میں نرخ اول الذکر کا مقابلہ اُس نرخ کے ساتھ کرنا چاہئے جو بندوبست سے پہلے معقول عرصہ کے لئے رائج رہا ہو[۱۵] - اِس مقابلہ سے بطور امداد کام لینے میں یہ بلا شبہ فرض کر لیا گیا ہے کہ پچھلی جمع واجبی ثابت ہوتی - اگر وہ نرخ اجناس جن کو مہتمم بندوبست نے پیداوار کا تخمینہ لگان میں فرض کیا تھا آخر کار اُسی قدر ثابت ہوتا جس پر جمع کا عملدرآمد کرنا منظور تھا - گورنمنٹ پنجاب کے احکام مندرجہ چٹھی نمبری ۱۳۲ مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۵ء سے اِس امر کی بھی ہدایت ہوتی ہے کہ نرخہائے متبادل کا اُن نہایت ارزاں نرخوں کے ساتھ مقابلہ کر لینا چاہئے جو ختم ہونے والے بندوبست کے دوران میں رائج رہے ہوں - لیکن ایک جدید رپورٹ تشخیص جمع پر جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے رائے لکھی ہے کہ گرانی نرخ کے متعلق اِس

---

[۱۵] جنوری ۱۸۹۵ء کی رویداد مال میں گورنمنٹ ہند کا اشتہار صیغۂ مال و زراعت نمبری ۳۴۳۷/۳۰۱ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۸۹۴ء اور رویداد مال بابت جون ۱۸۹۵ء میں گورنمنٹ ہند کا اشتہار صیغۂ مال و زراعت نمبری ۱۳۰۶/۳۸۲ مورخہ ۰ مئی ۱۸۹۵ء *

خاص طریق عمل پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ اُس میں اصلی تعدادوں کا تخمینہ جات سے مقابلہ کیا جاتا ہے[۱]۔ نہایت ہی ارزاں اور نہایت ہی گراں نرخوں پر جو ختم ہونے والے بندوبست کے دوران میں کسی عرصہ کے لئے رائج رہے ہوں ہمیشہ احتیاط سے غور کرنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اس وقت بندوبست کا کیا عمل ہوا جب نرخ بہت ہی سستا تھا۔ اگر ایسے وقت میں جمع کم نرخ کا مقابلہ کرسکے حالانکہ زراعت و آبپاشی کے بہت توسیع کرنے سے پرتہ کو ہلکا نہ کیا گیا ہو تو یہ قبول کرلینا واجب ہے کہ مطالبہ اول ہی سے نرم تھا اور نرخ کے بڑھنے پر جو دلیل مبنی ہو اُس کو اطمینان سے کام میں لاسکتے ہیں ؛

نرخ کے عام طور پر چڑھ جانے کا اندازہ لگانا

۳۷۶ - نرخ کے عام طور پر چڑھ جانے کے اندازہ لگانے کا سہل طریق جو فرانس صاحب کام میں لائے ذیل کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے - سہولیت کے لئے یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ فصل میں صرف مکی - جوار - گیہوں اور نخود ہی شامل ہیں ؛

اجناس	کل رقبہ اجناس پر شرح فیصدی	فی صدی گرانی نرخ	خانہ ۳ و خانہ ۲ کی حاصل ضرب
مکی	۱۵	۳۰	۴۵۰
جوار	۳۰	۳۵	۱۰۵۰
گیہوں	۴۰	۵۰	۲۰۰۰
نخود	۱۵	۲۵	۳۷۵
میزان	۱۰۰	۳۸ ۳/۴	۳۸۷۵

چوتھے خانہ کی میزان کو ۱۰۰ پر تقسیم کرنے سے نرخ کی بیشی حاصل ہوتی ہے صریحاً یہ گانو بہ گانو و چکلہ بہ چکلہ مختلف ہوتی ہے لیکن وہ دلیل جو اسپر مبنی ہو صرف عام طور پر ہی پیش کی جاسکتی ہے اور اگر تحصیل کے مختلف حصوں میں کاشت اجناس میں بہت اختلافات

[۱] گورنمنٹ پنجاب کا نمبر ۱۰۰۸-ایس مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۸ء

نہ ہوں تو تمام تحصیل میں نرخ کی گرانی کا اندازہ بہ حیثیت مجموعی لگا لینا ہی کافی ہوگا بعض اجناس زمیندار صرف اپنے تصرف کے لئے ہی کاشت کرتے ہیں اور بعض زیادہ تر فروخت کی خاطر۔ پس آخر الذکر کے نرخوں کی تبدیلیوں کا زیادہ لحاظ رکھنا چاہئے ۔

کم حیثیت مالکان کی صورت میں نرخ کے بڑھ جانے کا اثر

۳۷۷ ۔ اگر زمین چند مالکان کی ملکیت ہو اور اُس کی کاشت مزارعان کرتے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ زراعتی پیداوار کے نرخ چڑھ جانے کے ساتھ ہی اُسی تناسب سے لگان بھی بڑھ جائیں گے بشرطیکہ اخراجات پیداوار اس سے زیادہ تناسب میں نہ بڑھیں درحقیقت جہاں لگان بذریعہ بٹائی لیا جاتا ہے وہاں یہ زیادتی از خود ہی ہو جاتی ہے اِن صورتوں میں سرکار کے لئے اِس زیادتی کا دعوے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی جو اُس کے حصہ پیداوار کی قیمت کے بڑھ جانے کی وجہ سے طلب کرنی واجب ہے جہاں زمین ایک کثیر تعداد مالکان خود کاشت کے قبضہ میں ہے جو اپنے کھیت خود کاشت کرتے ہوں وہاں مشکل سوالات پیدا ہوتے ہیں جبکہ ایک کم حیثیت کسان اپنی فصل اپنے ہی تصرف میں لاتا ہے یا اُس کا گذارہ اُدھار پر لئے ہوئے اناج پر ہوتا ہے جو وہ بوقت فصل مع ایک بھاری سود کے جنس میں ادا کرتا ہے تو نرخ میں تبدیلی ہونے کی اسے کچھ پروا نہیں ہوتی نرخ کے بڑھ جانے سے صرف اُسی صورت میں اُسکو مدد ملتی ہے جب اُسکے پاس فروخت کے لئے فاضل اجناس ہو ۔ جہاں زراعت پیشہ آبادی کافی ہو مگر وافر نہ ہو اور جہاں وہ لوگ محنت کش اور کفایت شعار ہوں اور اُن کی محنت پر منافع واجبی طور پر محفوظ ہو تو اِس صورت میں وہ نئی منڈیوں کے کُھلنے اور نرخ کے بڑھ جانے سے پورے طور پر فائدہ اُٹھاتے ہیں دیگر قطعات میں جو منافع اِن تبدیلیوں سے پیدا ہوتے ہیں وہ کفایت شعاری کے نہ ہونے یا بہت زیادہ آبادی ہونے کی وجہ سے بہت قلیل ہوتے ہیں اور اِسقدر عام طور پر پھیلے ہوئے نہیں ہوتے ۔ بعض چکوں میں صرف محتاط اور خوش نصیب کسان ہی مستفید ہوتے ہیں ۔ دور اندیشی اس کی مانع ہوگی کہ صاحب مہتمم بندوبست اِن تغیر پذیر حالات میں نرخ کے بڑھ جانے کو ازدیاد جمع کے لئے کافی وجہ قرار دے لیکن دوسری طرف یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ ہمدردی کر کے سرکار کے واجبی حقوق کا بیجا طور پر نقصان نہ کر دے اور اِس بات کو بالکل بھول جائے کہ ناجائز نرمی سے اصول معاشرت میں خرابی پڑنے کا خطرہ ہے ۔

۳۷۸ - وسائل آمدورفت میں ترقی اور اناج کی منڈیوں میں غلہ لانے کی سہولتوں کا

منڈیاں اور وسائل آمدورفت

مضمون نرخ کے مضمون کے ساتھ وابستہ ہے۔ اِن سے جو فوائد عوام کو بہ حیثیت مجموعی ہوتے ہیں اُن کے ساتھ ہی ساتھ بعض اوقات خاص مقامی رُکاوٹوں سے نقصانات بھی ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ریلوں کے کھُل جانے کی وجہ سے جو تغیر تجارت میں ہوتا ہے اُس کے باعث خاص خاص قطعوں کے زمیندار اپنی منفعت کے بڑے بڑے ذریعوں سے محروم ہو جائیں - ایک ترقی پذیر تجارتی قصبہ کے پڑوس میں ہونے کی وجہ سے گرد نواح کے دیہات کے لوگوں کے لئے خاص خاص قسم کی آزمائشیں پیدا ہو جاتی ہیں اور ممکن ہے کہ جو امر باعث منفعت ہونا چاہئے تھا وہ نقصان دہ ثابت ہو - تجارت درآمد و برآمد کے کوائف اِس طرح پر بھی مفید ہو سکتے ہیں کہ اِن سے کنایتًا یہ ظاہر ہو کہ کسی خاص قطعہ کے معاملہ ادا کرنے کی کیا قابلیت ہے اور کہ جو پیداوار دیہاتی آبادی کے گذارہ سے زائد ہو وہ واقعی بہت مقدار کی ہے - ریل کے ذریعہ سے جو تجارت ہوتی ہے اُس کی صورت میں ایسے کوائف خصوصًا مفید ہوتے ہیں اور جہاں وہ دستیاب ہو سکیں۔ تشخیص جمع کی رپورٹ ہٰذے میں اُن کا حوالہ دینا چاہئے *

۳۷۹ - محال کی مالی تواریخ میں ذیل کے امور کا نمایاں طور پر ذکر کرنا چاہئے یعنی یہ کہ انتقالات

کوائف انتقالات

کس قدر ہوئے اور اُن کے اسباب کیا تھے وہ کن کن وقتوں میں ہوئے نئے مالکان اراضی و مرتہنان کس کس جماعت کے تھے بیع کی صورت میں کیا کیا قیمت وصول ہوئی اور رہن کی صورت میں اصل زر رہن کی مقدار کیا تھی اِس امر پر بحث آگے کی جاوے گی۔ کہ موجودہ جمع کی اصلیت اور آئندہ سالوں میں مالکان اراضی کے زیادہ مطالبہ ادا کرنے کی استعداد کے ساتھ انتقالات کی مقدار کا کیا تعلق ہے۔ اب ہمیں صرف یہی دیکھنا ہے کہ بیع و رہن کے کوائف سے اراضی کی قیمت میں کمی اور بیشی کی کیا شہادت حاصل ہو سکتی ہے اور اراضی کی قیمت کی تبدیلیوں سے جو اِن سے ظاہر ہوں ہم کیا کیا نتائج نکال سکتے ہیں اگر صرف افسر تشخیص کنندہ کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو انتقالات کا سالانہ نقشہ جو ہر محال یا چکلہ کے رجسٹر مال میں شامل ہوتا ہے ناقص ہے یقینًا وہ یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ ایسے تمام معاملات جنکا اندراج کسی خاص سال میں ہوا جن کی نسبت اِس سال میں داخل خارج کا حکم ہوا وہ فی الحقیقت اِسی سال میں واقع ہوئے تھے اور وہ منتقل الیہم کی جدید و قدیم کاشتکاروں[۱] کی قسم بندی چنداں

[۱] دیکھو [illegible] آئندہ

علمی فائدہ کچھ نہیں پائے گا۔ اس لئے یہ مناسب ہے کہ ختم ہونیوالے بندوبست کے دوران میں جو معاملات بیع ہوئے ہیں اُن کی اور موجودہ رہن ہا کی جن کا ذکر فقرہ ۳۰۷ میں کیا گیا ہے دیہوار فہرستیں بنائی جائیں۔ ان فہرستوں میں ہر ایک انتقال کی اصلی تاریخ دکھائی جاتی ہے اور منتقل الیہم کی اس طرح پر قسمبندی کی جاتی ہے

(الف) کاشتکاران دیہ

(ب) کاشتکاران دیہات غیر

(ج) ساہوکار

ان سے ایک نقشہ بیع و رہن مرتب ہو سکتا ہے جس میں یہ دکھایا جائے کہ ہر پانچ یا دس سال کے عرصہ میں کس قدر رقبہ کا انتقال کیا گیا اور فی ایکڑ اوسط قیمت یا زر رہن کیا ملا و زر بیع یا رہن معاملہ کا کتنے گنا تھا اور ہر ایک جماعت کے منتقل الیہم کے ہاتھ زمین کس تناسب سے منتقل کی گئی۔ ہر چار سال کے عرصہ میں جو کمی و بیشی کسی محال کے رقبہ زیر رہن میں ہوئی وہ بھی مالی رجسٹر دیہ کے پچھلے نقشے سے معلوم ہو سکتی ہے رہن بلا قبضہ رجسٹر داخلخارج یا اُن نقشہ جات میں جو ان سے مرتب کئے جاتے ہیں درج نہیں کئے جاتے کیونکہ اُن سے قبضہ اراضی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن پنجاب میں جو رہن ہوتے ہیں اُن میں اکثر حق انتفاع قرضخواہان کو منتقل کئے جاتے ہیں بعض مہتمان بندوبست نے دفاتر رجسٹری کی اسناد سے بھی بیع و رہن کے نقشہجات مرتب کئے ہیں اگر سرکار نے ریلوں یا نہروں کے لئے کچھ بہت مقدار رقبہ کی لی ہو تو معاوضہ کی تشخیص کے متعلق جو کارروائی ہوئی ہو اُس کا بھی ملاحظہ کرنا چاہئے جب ۱۸۹۴ء کے ایکٹ نمبر ۱ کے رو سے کارروائی کی جائے تو چونکہ انتقال بلا مرضی ہوتا ہے اسلئے زمین کی بازاری قیمت باضافہ پندرہ فیصدی بطور معاوضہ کے دی جاتی ہے۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ جدید کاشتکاران کی اصطلاح میں وہ تمام اشخاص شامل ہیں جو پہلے قانونی بندوبست میں نہ تو اپنے نام پر اور نہ اپنے یک جدی بزرگوں کے نام پر مالکان اراضی یا کسی خاص محال یا حلقہ میں مزارعان موروثی درج ہوئے ہیں۔ قواعد مالگذاری کے صفحہ ۱۲۸ و ۱۲۹ پر دیکھو وہ ہدایات جو اس نقشہ کے ساتھ بطور ضمیمہ کے لگائی گئی ہیں جس میں مزارعان موروثی و مالکان کے حقوق کے انتقالات کے سالانہ میزان دکھائے گئے ہیں۔

زمین کی قیمت کا بڑھ جانا

۳۸۰ - وہ قیمت جسپر کہ زمین بکتی ہے - اور وہ رقم جو اُس کو بطور ضمانت کفول کرنے سے حاصل ہوتی ہے اس بات کو عمدہ طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ آیا موجودہ جمع سنگین ہے یا نرم - گو اَلف بیع کو کام میں لانیکے وقت یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ وثیقہ بیع میں ہمیشہ شفع کا حق زائل کرنے کے لئے زر بیع زیادہ دکھایا جاتا ہے - مختلف محالوں - زمینوں یا قطعوں کا مقابلہ کرنے میں اِن ہندسوں کو کام میں لاتے وقت اِس بات سے کوئی بڑا اثر نہیں پڑتا لیکن یہ ممکن ہے کہ اِس کی وجہ سے بمقابلہ سابق زمین کی قیمت میں اصلی سے زیادہ ایزادی معلوم ہو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ قیمت جو درج کی گئی ہو صرف پُرانے قبضہ کا اصل معہ سود ہو اور زمین کی بازاری قیمت سے بہت ہی زیادہ ہو - تاہم جہاں کو اَلف سے یہ معلوم ہو کہ ختم ہونے والے بندوبست کے دوران میں زمین کی قیمت برابر بڑھتی گئی ہے - اور جہاں اراضی کی قیمت معاملہ سے تیس یا چالیس یا پچاس گُنا ہو اس سے یہ نتیجہ نکالنا غیر مناسب نہیں ہوگا کہ معاملہ سنگین نہیں ہے اور کہ زراعتی نفعے بڑھ گئے ہیں ؀

وہ اسباب جن سے حکومت انگریزی کے اولین سالہا میں زمین کی کم قیمت رہنے کے اسباب

۳۸۱ - اِس میں کوئی شُبہ نہیں ہوسکتا کہ کفایت شعار اور محنت کش جماعتوں کے لئے جو زراعت کے کام میں مفید طور پر لگائے جانے کے لئے ضرورت سے زیادہ نہیں ہیں - ملک کی تجارت کھل جانے اور ۵۰ سال کی باامن حکومت سے جو صوبہ ہذا میں ترقی ہوئی ہے منافع بہت ہی زیادہ ہوگئے ہیں - لیکن یہ فرض کر لینا غلط ہوگا کہ زمین کی قیمت میں اسقدر زیادتی ساری کی ساری زراعتی منافع کے بڑھ جانے کی وجہ ہی سے ہوئی ہے صوبہ کو ملحق کرنے کے بعد پہلے ۱۵ یا ۲۰ سالوں میں زمین کی مانگ بہت تھوڑی تھی - ایک نئی حکومت کے استحکام میں اعتبار آہستہ آہستہ بڑھنے والے پودہ کی مانند ہوتا ہے اور کوئی آدمی اُس چیز کو خریدنا نہیں چاہتا جسکا اُسے اپنے قبضہ میں رکھنے کا یقین نہ ہو ملک کے بہت سے حصے ایسے تھے جہاں حق ملکیت کو لوگ جانتے ہی نہ تھے اور وہ لوگ جو اُن کے دعویدار ہوسکتے تھے ان کی چنداں قدر نہ کرتے تھے اور بعض اوقات مالکان اراضی حق موروثی دینے کی خواہش کرتے تھے لیکن مزارعان اُن کو قبول کرنے میں تامل کرتے تھے[۱] - تغیر پذیر جنسی وصولیوں کا مطالبہ نقدی میں مقرر کیا جانا عام پسند نہ تھا - اور الحاق پنجاب کے بعد

[۱] دیکھو فقرہ ۱۱۴ - ۱۱۵ و ۲۰۰ ؁

جب نرخ کے دفعتہ کم ہو جانے کی وجہ سے نقدی میں معاملہ ادا کرنا مشکل ہو گیا تو لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ نئے طریق کو پسند نہ کرنے میں حق بجانب تھے - پنجاب میں ریگولیشن ہائے بنگال کا دیوانی قانون نافذ نہیں تھا - اور انتظامی احکام اور اُن اندراجات کی وجہ سے جو بندوبست کے وقت واجب العرض میں کئے جاتے تھے انتقال اراضی کی رُکاوٹ ہوتی تھی ۱۸۵۲ء میں بورڈ انتظامیہ نے یہ ہدایت کی کہ اگر کوئی مالک اراضی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو پہلے وہ اُسکو واجبی قیمت پر جو کہ معاہدہ سے قرار پائے تمام جماعت یا کسی خاص شریک کے پاس فروخت کرنے کی درخواست کرے اور اگر معاہدہ سے قیمت مقرر نہ ہو سکے تو افسر مال اور تین ایسیسر یہ تجویز کریں کہ واجبی قیمت کیا ہے[۵۱] اس کے ۴ سال بعد بھی قاعدہ بیکھا لکھی رہن سے متعلق کیا گیا[۵۲] - جب ۱۸۵۲ء کے احکام کی کچھ اصلی قدر نہ رہی تو اس کے بہت عرصہ بعد قواعد مجریہ زیر ایکٹ معاملہ زمین مصدرہ ۱۸۷۱ء کے باب (ھ) ۱-۹ میں اِن کا ایک عجیب بقیہ رہا ؛

قابلیت توسیع

۴۸۲ - افسر تشخیص کنندہ کو چاہئے کہ وہ ہر ایک محال و چکلہ میں جو قابلیت توسیع ہے اُسکو نظر انداز نہ کرے اُس کو ذکر کرنا چاہئے کہ کتنا قابل زراعت بنجر (بنجر قدیم) باقی رہ گیا ہے اور اُس کے زیر کاشت لانے کی کہاں تک توقع کی جا سکتی ہے - اُس کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا کیا ترقیاں ہو سکتی ہیں اور کہاں تک اغلب ہے کہ وہ جلدی ہی شروع کیجائیں لیکن ترقی کے ممکن ہونے کی وجہ سے اُسے یہ نہیں چاہئے کہ موجودہ پختہ محاصل کے نصف سے زیادہ بطور معاملہ عاید کرے اگرچہ ترقی کی امید سے اُسکو اس بات کی جرأت ہو جائے گی - کہ وہ معاملہ کی مقدار کو ایک قیاسی معیار کے زیادہ قریب کرے اور جلدی ہی رقموں کو اتنا بڑھاوے کہ وہ بصورت دیگر قرین مصلحت نہ سمجھتا ؛

آمدنی کے خارجی ذریعے

۴۸۳ - مالکان اراضی کے دیگر ذرائع آمدنی مثلاً تجارت و ملازمت جو زمین سے متعلق نہیں ہیں ایک جیسا حال ہے تنگدست کاشتکاران کی ضروریات کی وجہ سے بھی اکثر اوقات مطالبہ کی مقدار کو کم کرنا پڑتا ہے - چونکہ تشخیص دیہہ وار ہوتی ہے نہ کہ کھاتہ وار اس لئے اکثر یہ ناممکن ہو گا کہ جہاں ایک ہی محال میں غریب و متمول ہر دو جماعت زمین

---

[۵۱] بورڈ انتظامیہ کا سرکلر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۸۵۲ء

[۵۲] صاحب فنانشل کمشنر بہادر کا سرکلر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۸۵۶ء

رکھتے ہوں وہاں غریبوں کے ساتھ متمول بھی اِس رعایت سے مستفید نہ ہوں - لیکن ایک متمول سوداگر جس نے ایک سارے کے سارے گاؤں کی ملکیت حاصل کر لی ہو وہ اِس رعایت کا دعوے دار نہیں ہو سکتا اور جہاں اصلی مالکان غریب ہو گئے ہوں اور اپنے مقبوضات کا بہت سا حصہ متمول آدمیوں کے ہاتھ منتقل کر چکے ہوں وہاں اِس لئے کہ انکے جدی کھاتوں میں سے کچھ حصہ ابھی اُن کے پاس باقی ہے - جمع کی مقدار پر کوئی بڑا اثر نہ ڈالے گا - اِسی طرح ایک ایسے محال کے ساتھ جہاں کہ سرکاری خدمات کی وجہ سے تنخواہ و پنشنوں سے خوشحالی پیدا ہو گئی ہو ایسی نرمی سے سلوک کرنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ ایک بکثرت آباد گاؤں کے ساتھ سلوک کرنے کی ضرورت ہے جہاں مالکان اراضی کا گذارہ صرف زراعت پر ہی ہو - مگر ممکن ہے کہ اِس صورت میں اور امور قابل لحاظ پیدا ہو جائیں کیونکہ اُن آدمیوں کے ساتھ فراخدلی سے سلوک کرنا قرین مصلحت ہے جو ہماری فوجی خدمات کرتے ہیں ؞

۳۸۴ - ظاہر ہے کہ ایک سرحدی صوبہ کے بہت سے حصوں میں جہاں سے کہ ہندوستانی

ملکی مصلحت فوج کی بھرتی زیادہ تر ہوتی ہو معاملہ زمین کو مقرر کرنے میں ملکی مصلحت کا بھی بہت کچھ لحاظ کرنا پڑتا ہے ؞

۳۸۵ - اب اگر وسائل پیداوار پر غور کریں تو اُسکی تقسیم آدمی و مویشی و آلات پر ہو سکتی ہے

پیداوار کے وسائل لفظ آلات کے یہ معنی لئے گئے ہیں کہ اِس میں صرف آلات کشاورزی ہی شامل نہیں بلکہ تمام ایسے سامان بھی شامل ہیں جیسے چھکڑے - گڑھ کے بیلنے اور کنوئیں - اِن امور کی تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا یہ اِس کام کے لئے کافی ہیں جو اِن سے لینا مطلوب ہے اور کہ مزدوری - مویشیوں اور آلات کی لاگت میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں تحصیل و جنکلہ و گاؤں کے مال کے رجسٹروں میں سے رجسٹر اول میں اِن چاہات کا لگاتار اندراج ہے جو کام میں آ رہے ہیں اور رجسٹر نہم میں آبادی مویشیوں اور ہلوں وغیرہ کا اندراج ہے - بندوبست کے دوامی ریکارڈ کے کاغذات میں ایک ایسا نقشہ بھی ہوتا ہے جس میں حقوق متعلقہ چاہات دکھائے گئے ہوں (دیکھو چودھویں فصل) ضمیمہ نمبر ۷ میں جو نقشہ دیا گیا ہے اُس میں اور خانے ایزاد ہو سکتے ہیں جن میں یہ دکھایا جائے کہ بیلوں اور بھینسوں کے جوتوں کی تعداد کیا ہے جن سے

لہ فقرہ ۴۰۷ و ۴۰۰ بھی دیکھو ؞

کنوئیں چلائے جاتے ہیں اور یہ بھی دکھایا جائے کہ کس قدر رقبہ پر اُنکا پانی پہنچ سکتا ہے اور کسقدر رقبہ زیر اجناس کی ان سے آبپاشی ہوی ۔

ہل

۳۸۶ ۔ ہلوں اور جوت کے بیلوں کے کوائف کی اب وہ قدر نہیں جو کہ پہلے تھی ہلوں کی جمع کا کمال کرنا اب ضرور نہیں رہا ۔ یہ سوال آجکل نقشہ جات اجناس کے ملاحظہ سے زیادہ عمدگی سے حل ہو سکتا ہے کہ گاؤں کے مزروعہ رقبہ میں سے کس قدر رقبہ کی فی الواقعہ با قاعدہ طور پر کاشت ہو سکتی ہے لیکن مزروعہ رقبہ کے ساتھ جو ہلوں کی تعداد کا تعلق ہے اُسکو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور جہاں نمایاں طور پر کمی معلوم ہو وہاں یہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا زراعت ترک کی گئی ہے یا کہ اُسکے قائم رہنے کا مدار ایسے مزارعان پر ہے جو وہاں کے رہنے والے نہیں ہیں ۔ ہر حالت میں اس کمی کا باعث معلوم کرنا چاہئے ۔

چاہات

۳۸۷ ۔ وہ گہرائی جس سے کنوؤں کا پانی نکالنا پڑتا ہے اس قطعہ زمین کی نوعیت جس سے پانی نکلتا ہے ۔ پانی کا میٹھا یا کھاری ہونا کنوؤں کے بنانے اور اُن کا ساز و سامان مہیا کرنا اور اُس کو درست کرنے کی لاگت وہ حد جس تک کہ آبپاشی کو بارش یا دریائی سیلابوں سے مدد ملتی ہے ۔ جوت کے بیلوں کی تعداد کا کافی ہونا ۔ وہ عرصہ جس کے لئے کنوئیں بغیر وقفہ کے کام کر سکتے ہیں یا کام کرتے ہیں اُن کی آبپاشی کی قابلیت جو اُس اوسط رقبہ زیر اجناس سے ظاہر ہو جس کی ان سے آبپاشی ہوتی ہو یہ تمام امور ایسے ہیں جن کی تفتیش کرنی چاہئے ۔ سطح آب بعض اوقات بہت جلد بدل جاتی ہے اور پینتیس فیٹ سے نیچے اُتر جائے تو اُس کے بعد ہر ایک چند فیٹ کے اترنے سے یا تو کنوئیں کی آبپاشی کی قابلیت میں بہت کمی ہو جاتی ہے یا اُس کو کام میں لانے کی لاگت میں نمایاں طور پر زیادتی ہو جاتی ہے یہ ایک مناسب تجویز ہے کہ دو نقشے تیار کئے جائیں اور ان میں سے ایک نقشہ میں گاؤں کو کنوؤں کی سطح آب کی اوسط گہرائی کے مطابق رنگ کیا جائے اور دوسرے میں ان کی آبپاشی کی قابلیت کے مطابق جیسا کہ وہ کنوؤں کی تعداد کو چاہی اجناس کے رقبہ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہو اگر کسی محال میں مقابلہ ایک دوسرے محال کے جس میں سطح آب وہی ہو کنوؤں کی آبپاشی کی قابلیت نمایاں طور پر کم ہو تو اُس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ کنوئیں بُری حالت میں ہیں یا اُن کو جوتنے کے لئے بیل کافی نہیں ہیں یا شاید اس کی وجہ مالکان اراضی کی عادات ہو ۔

۳۸۸ - ہلوں کے چلانے اور کنوؤں کے جوتنے کے کام میں جو بیل لگائے جاتے ہیں اُنکے وصف و لاگت اُن کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ اور وہ عرصہ جس کے لئے وہ کام کرنے کے قابل رہتے ہیں یہ تمام اہم امور ہیں جہاں بارش قلت سے ہوتی ہے وہاں چاہی کاشت میں آدمیوں اور مویشیوں کی محنت لگاتار درکار ہوتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد بیلوں کی کمی پوری کرنے کی ضرورت مالکان اراضی کے لئے ایک بھاری بوجھ ہو جاتا ہے اِس میں کچھ شک نہیں کہ بیلوں پر لاگت بڑھ گئی ہے لیکن ویسے ہی زراعتی پیداوار کا نرخ بھی چڑھ گیا ہے۔ اِس بات پر غور کرتے وقت کہ آیا کسان اِس بارے میں بہ نسبت پہلے کے بُری حالت میں ہیں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مویشی کی قیمت جو اُنکو خریدنے منظور ہیں بہ نسبت اجناس کی قیمت کے جو فروخت کرنی ہے زیادہ بڑھ گئی ہے یا یوں کہو کہ آیا لاگت پیداوار کی ایک بڑی بھاری مقدار پیداوار کی نقدی قیمت کی نسبت زیادہ جلد بڑھ گئی ہے ٭

ہل اور جوت کے بیل

۳۸۹ - اب پیداوار کے انسانی وسایل یعنے مالکان اراضی - مزارعان و مزدوروں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت باقی رہ گئی ہے یہاں میدان تفتیش فراخ ہے کیونکہ اس میں وہ تمام اسباب شامل ہیں جن کا واسطہ اِن تینوں جماعت کی محنت متعلقہ اراضی کی وقعت سے ہے - بڑے بڑے قابل غور امور کا مندرجۂ ذیل فقروں میں ذکر کیا گیا ہے ٭

پیداوار کے انسانی وسایل

۳۹۰ - اِس بات کا ذکر کرنا چاہئے کہ کہاں تک اجرت پر کام کیا جاتا ہے اور اُس پر کیا لاگت آتی ہے اور اگر کسی قسم کی شراکت زراعتی موجود ہو تو اُس کا بھی ذکر کرنا چاہئے اِس بات کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ آیا مالکان اراضی اور گاؤں کے کمینوں کے درمیان جو رابطۂ اتحاد ہے وہ مضبوط ہے یا کمزور اور اِس بات کو بھی دیکھنا چاہئے کہ مالکان اراضی زمین کی کاشت کے لئے کمیوں کی مدد پر کہاں تک انحصار رکھتے ہیں - یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ حیثیت شخصی کے بجائے آہستہ آہستہ معاہدہ کا عمل ہوتا جاتا ہے اور نیز ان ہر دو جماعتوں کے درمیان جو تعلق ہے اُس میں رواج کی جگہ اصول مقابلہ کا رواج ہوتا جاتا ہے اِسلئے مالکان اراضی کو جو لاگت پیداوار اُٹھانی پڑتی ہے اُس میں بہت اضافہ ہو گیا ہے[۵] ٭

مزدور اور گاؤں کے کمیں

---

۵ ایبٹسن صاحب کی تحصیل پانی پت کی تشخیص جمع کی رپورٹ کا فقرہ ۴۶ ٭

مزارعان

۳۹۱ - صوبہ کے بعض حصے ایسے ہیں جہاں سب کچھ مزارعان ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ایک گاؤں میں لاپرواہی سے زراعت اِس لئے ترک کرتے ہیں کہ اُن کو یہ امید ہوتی ہے کہ اگر دوسری جگہ جائیں گے تو اُن کو بخوشی منظور کر لیا جاوے گا بعض حصے ایسے بھی ہیں جہاں وہ بہت سنگین شرایط منظور کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں مگر اپنے کھاتوں کو ترک نہیں کرتے یہ ہو سکتا ہے کہ کوائف لگان میں اُن اختلافات کا پورے طور پر بیان نہ ہو۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اصلی تشخیص جمع میں اُن کو بالکل نظر انداز کیا جاوے ❖

ہندوستان میں دیہاتی لوگوں کی جماعتیں یکساں نہیں ہوتیں

۳۹۲ - ہندوستان کے دیہاتی باشندوں میں بہت عجیب بات یہ ہے کہ اُن کی حالت میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے قومی اور جبلی خصلت کا تفاوت محقہ دیہات میں بھی اس قدر وسیع ہے۔ جسقدر اقوام کلٹ اور سکسن کے درمیان تفرقہ ہے بلکہ ایک ہی محال کی دو شاخوں میں بھی یہ فرق نظر آتا ہے اُس اثر سے جو کہ مذہب کی مختلف صورتوں میں عادات پر پڑتا ہے یہ اختلافات بہت پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خطوط جو کہ مذہب کو تقسیم کرتے ہیں اکثر اِن خطوط سے تقاطع کرتے ہیں جو کہ ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ سے جدا کرتے ہیں خواہ بحیثیت ایک کسان کے جو کہ اپنی اراضی کاشت کرتا ہے یا کہ بحیثیت ایک مالک کے جو کہ اپنے مزارعان اور ماتحتوں سے برتاؤ کرتا ہے ایک متوسط جاٹ ایک متوسط راجپوت کے بالکل غیر مشابہ ہوتا ہے اور ہندو جاٹوں اور مسلمان جاٹوں یا ہندو راجپوتوں و مسلمان راجپوتوں میں اختلافات گو بلحاظ درجہ کم ہیں لیکن پھر بھی اہم قسم کے ہیں اِن دو فرقوں کا حوالہ بلحاظ اِن کی بیشی تعداد کے دیا ہے نہ اِسلئے کہ وہ ہمیشہ ہر ایک موقع پر کاشتکاری کی قابلیت اور عدم قابلیت ظاہر کرتے ہیں ❖

دیہاتی باشندگان کی فرقہ وار تقسیم

۳۹۳ - دیہاتی باشندگان کی فرقہ وار ترکیب بحیثیت مجموعی تحصیل کے رجسٹر مالگذاری درجسٹر تشخیص جمع چکلہ نمبر ۹ و جزا رجسٹر نمبر ۱ جس میں صرف مالکان زمین ہی آتے ہیں معلوم کی جا سکتی ہے اگر یہ امورات افسر تشخیص کنندہ جمع کی اغراض کے لئے بالکل مفصل طور پر درج نہ ہوں تو ہر ایک محال کی صورت میں جملہ ضروری امورات دوران بندوبست میں سال بھر کے لئے آسانی سے درج ہو سکتے ہیں[1]۔ رپورٹ تشخیص جمع میں بڑی بڑی اقوام کے مقبوضات

[1] موضع وار فرقوں کی تفصیل بحیثیت مجموعی فرقوں کے رجسٹروں سے مرتب کی جا سکتی ہے جو گذشتہ مردم شماری کے وقت تیار ہوئے ہوں

کی وسعت اور معاملہ کی مقدار جو کہ وہ ادا کرتے ہوں کل رقبہ مزروعہ وکل تشخیص کی فی صدی کی صورت میں بآسانی درج ہو سکتی ہیں ٭

آبائی عادات وخصلت اراضی کی بندوبست میں

۳۹۴ - معاملہ اراضی کے بندوبست میں سرکار کے لئے ہر ایک جگہ پورا نصفی محاصل پختہ طلب کیا جائے تو اُن دیہات کی تشخیص جمع میں جو اعلیٰ و ادنیٰ اشخاص زراعت پیشہ کی متعلق ہوں تفریقی جمع ضرور استعمال ہو گی - قطع نظر اس کے عقلمندی بھی اِس امر کی مقتضی ہے کہ بالکل یکساں سلوک کرنے کی کوشش نہ کی جاوے وہ عادات و رواج جو عمدہ طریقہ کاشتکاری کے نقیض ہوں اور جنہوں نے کئی پشتوں میں نشو ونما پایا ہو ایک ہی دن میں تبدیل نہیں ہو سکتیں - ہر ایک صورت میں اسقدر معاملہ سرکار مقرر کرنا مناسب ہے جس سے مستاجری کے سست طریقے کی طرف میلان کم ہو جائے اور باشندگان مستعد ومحنت کش ہو جائیں کاہل اور فضول خرچی کی مدد کر کے نامناسب رعایت کرنا کسی جماعت کو یقیناً اُسیقدر تباہ کرے گی جیسا کہ سخت جمع - اِس طرح وہ رقومات جو کہ اراضی کی کفالت پر قرضہ مل سکتی ہیں ایک خوفناک حد تک بڑھ جائیں گی اور فضول خرچ اشخاص پر جو کہ غیر متیقن مستاجری میں مصروف ہوں بہت اعتبار کرنا اُن کے لئے مُضر ہے لیکن برخلاف اِس کے وہ جمع جو کہ محنت کش ارائیں بلا تکلیف ادا کر سکتے ہیں راجپوتوں کو ارتکاب جرائم یا رہن وبیع اراضیات پر مجبور کرے گی - موجودہ عدم مساواتیں جہانتک ممکن ہوں کم کر دینی چاہئیں لیکن اُن کا یک لخت دور کر دینا ناممکن ہے - ناقابل اصلاح جماعتیں یا فرقے بھی ہوتے ہیں جو کہ دیر و زود اپنی ملکیت کھو بیٹھتے ہیں - لیکن ان کی صورت میں بھی سرکار کے لئے مناسب ہے کہ قدیم حقوق آہستہ آہستہ معدوم ہوں اور یہ بظاہر ایک سخت گیر طریقہ معاملہ کا نتیجہ نہ ہو بلکہ مالکان کی اپنی بدانتی کا ٭

رقبہ جات مزروعہ پر دیہاتی باشندگان کا اثر

۳۹۵ - پنجاب میں عام مردم شماری چار دفعہ ہوئی ہے یعنی ۱۸۵۵ء و ۱۸۶۸ء و ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء میں رقبہ مزروعہ پر عام آبادی کے اثر کا حساب لگانے کے لئے یہ بہتر ہے کہ قصباتی آبادی کو اُس سے خارج کیا جاوے نیز رقبہ جات جو کہ قصبوں کے متعلق ہوں خارج کرنے چاہئیں بشرطیکہ باشندگان قصبہ خود کاشت کرتے ہوں اوسط رقبہ اجناس اور رقبہ مزروعہ کے بدتہ کی تمیز کرنی مناسب ہے جبتک کہ دیہاتی آبادی کی تعداد اُس حد تک نہ پہنچ جائے جو کہ کاشت اراضی و دیگر کاروبار متعلق کاشتکاری مثلاً آہنگری و بیوپار غلہ پر مفید طور پر لگائی جا سکے اسکا برابر بڑھتے جانا ایک عمدہ علامت ہے لیکن جب حد مذکور تک

نوبت پہنچ جاوے اور کل قابل زراعت اراضی مزروعہ ہوجاوے تو جب تک طریقہ و وسائل پیداوار میں ترقی نہ ہو آبادی کی ایزادی ایک مضر امر ہے۔ صاحب مہتمم بندوبست کسی مشترکہ جماعت کاشتکاران کو مثلاً انہیں جن میں کہ چار خاندان شترک ہوں اور اُن میں جوان و بوڑھے بیس اشخاص ہوں مدنظر رکھکر اور یہ خیال کرکے کہ کسقدر اراضی اس جماعت کے کام کرنے والوں کی طاقت کو کام میں لگائے رکھنے کے لئے کافی ہوگی جبکہ اُن کا اور اُن اشخاص کا جو کہ اُن کے دست نگر ہیں گذارہ ہوسکے گا ایک عام رائے اس آبادی کی لگا سکتے ہیں جو کہ کسی خاص قطعہ کے کاشت کرنے میں مصروف ہوسکے گی مشترک جماعت ان بڑی بڑی جماعتوں کو ظاہر کرے گی جو اراضی پر گذارہ کرتے ہیں اور اس میں ایسے اشخاص کی ایک اوسط نسبت موجود ہوگی جو کہ اس قدر عمر رسیدہ یا کم سن ہوں کہ کام نہ کرسکتے ہوں اور عورات و بچے جو کہ کاشتکاری میں صرف خفیف حصہ لے سکیں اور بالغ مرد ہونگے اشخاص موخرالذکر کی جنکو کام کرنے والے شریک کہا جاسکتا ہے تین اقسام ہوں گی بعضے تو صرف اپنے بازو کی محنت سے اپنا حصہ پورا کرتے ہیں اور بعضے مویشیان بھی ذخیرہ مشترکہ میں داخل کرتے ہیں اور بعضے علاوہ اپنی محنت کے اراضی و مویشیان بہم پہنچاتے ہیں۔ ان ہر سہ جماعتوں کے حصص پیداوار بے شک بہت مختلف[۱؎] ہوتے ہیں۔ فرض کرو کہ اس حساب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰ اشخاص کے کام کرنیوالی جماعت اٹھارہ ایکڑ اراضی از قسم چاہی و بارانی اس نسبت سے جو کہ اُس قطعہ زمین میں عموماً موجود ہو۔ کاشت کرسکتی ہے اور کہ فصل جو وہ پیدا کرتی ہے کُل مشترکہ جماعت کے گذارہ و ادائیگی معاملہ و دیگر جبوب کے لئے کافی ہے تو یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ ۷۶۵ تنفس بحساب فی میل مربعہ مزروعہ کوئی بہت زیادہ آبادی نہیں ہے۔ اشخاص پیو پارکنندگان کی بابت بھی اس میں کچھ ایزادی کرنی ہوگی جو کہ کاشتکاران کی ضروریات روزانہ پوری کرتے ہیں۔

۳۹۶ - اراضی پر آبادی کے اثر کے متعلق زیادہ واقفیت اعداد مندرجہ نقشہ جات

مقدار مقبوضات

مالگذاری و تشخیص جمع کے رجسٹر نمبر ۸ سے جو کہ موضع کی بابت مرتب ہوتا ہے

۱؎ اس قسم کی وقتی شراکتوں کا ایک دلچسپ حال رپورٹ بندوبست ضلع کرنال مرتبہ ایبٹسن صاحب کے فقرہ ہائے ۲۷۶ و ۲۸۱ میں پایا جاتا ہے۔

حاصل ہوتی ہے۔ جن میں تعداد کھاتہ جات و مالکان و کل رقبہ و رقبہ مزروعہ درج ہوتا ہے۔ تاہم کسی خاص کھاتہ کی مقدار یا تعداد ایکڑہائے جو کہ عموماً ہر ایک مالک کے مفرداً زیر قبضہ ہیں دریافت کرنے کی بجائے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک خاندان کی اراضی ملکیتی دریافت کی جاوے پس گرداوری کے وقت یہ دریافت کرنا کہ ان ہر سہ امورات میں کس قدر مطابقت ہے تضیع اوقات نہ ہوگا۔ بعضے ایسے مشترکہ کھاتہ جات بھی پائے جاویں گے جن کے حصہ داران مختلف خاندانوں کے سرگروہ ہیں اور کچھ خاص تعداد مالکان کی کمسن لڑکے ہوں گے۔ اور برخلاف اس کے ایک بوڑھا شخص اپنے شادی شدہ پسران کی موجودگی میں تا وفات خود جائداد خاندان مشترکہ کا مالک درج ہوتا رہتا ہے۔

غالباً یہ معلوم ہوگا کہ تعداد مالکان و کھاتہ جات میں کوئی عظیم اختلاف نہیں ہے۔ جوں جوں کہ زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ مشترکہ کھاتہ جات کے تقسیم کرلینے کی خواہش بڑھتی جاتی ہے اور یہ خواہش نہایت جفاکش فرقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ ہر دو بندوبست ہائے کے کھاتہ جات کی اوسط مقدار کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے بشرطیکہ اول الذکر بندوبست موجودہ تجویز دربارہ اندراج تعداد مالکان و کھاتہ جات سے پیشتر ہوا ہو۔

نقشجات کی موضع وار پڑتال کرنی چاہئے

۳۹۷ - اعداد محولہ بالا میں سے عام اوسطوں کے نکالنے کے ذریعہ کوئی محفوظ نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست کو کثرت آبادی کے وجود یا مقدار کی بابت پوری واقفیت حاصل کرنی مطلوب ہو تو اُس کو چاہئے کہ دوران گرداوری میں اس سوال کو دہوار غور سے مطالعہ کرے فوراً یہ بات ظاہر ہو جاوے گی کہ اس امر کے متعلق صحیح حالات دریافت کرنے کے لئے بعضے کھاتہ جات کو تو بالکل خارج کر دینا اور دیگر تخمینہ جات کرنے ہوں گے مثلاً کسی محال کی عام اوسط پر چند ایک عظیم کھاتہ جات کی موجودگی سے بہت اثر پڑتا ہے۔ یا کہ کھاتہ جات بڑے ہیں لیکن ان کھاتہ جات کی اراضی بالعموم مزارعان و خیلکار کے زیر قبضہ ہے جو اسقدر خفیف لگان ہائے نقدی ادا کرتے ہیں کہ بعد ادائیگی معاملہ سرکاری و دیگر جبوب بہت تھوڑا سا منافع مالک کے لئے رہ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے وہ مالکان جن کے خفیف مقبوضات ہوں ممکن ہے کہ وہ دیگر مقامات پر

۱؎ ملاحظہ ہو رپورٹ تشخیص جمع تحصیل موگہ فقرہ نمبر ۱۳۲ مرتبہ ونس صاحب۔

مالک اراضی ہوں یا دیگر قطعات میں حقوق ذخیلکاری رکھتے ہوں یا کہ وہ بحیثیت مزارعان تابع مرضی کاشت کرکے اپنی آمدنی بڑھاتے ہوں۔ جب اس امر کی موضع وار پڑتال ہو جاوے تو پھر صاحب مہتمم بندوبست کسیقدر اطمینان کے ساتھ کہ سکتا ہے کہ کون سے اعداد میزان ہائے حلقہ سے خارج کردینے چاہئیں بیشتر اس کے کہ ان کو اس بات کی شہادت میں تسلیم کرلیا جاوے کہ معمولی کھاتہ جات اس سطح سے جوکہ کاشت کار مالکان کی عظیم جماعت کی آسودہ حالی کے لئے مناسب ہے گرے ہوئے ہیں یا نہیں ؛

۳۹۸ - ایسے تمام کھاتہ جات جوکہ ایک پورے محال پر مشتمل ہوں بلا تامل خارج کردینے چاہئیں۔ اس امر کا مدار کہ دیگر عظیم کھاتہ جات کا اخراج کہاں تک درست ہے۔ مقامی حالات پر ہوتا ہے۔ ایسے کھاتہ جات جوکہ ساہوکاران نے بیع کرالئے ہوں۔ یا اُن کے پاس بطور رہن ہائے انتفاعی ہوں۔ و دیگر قلیل قطعات جوکہ کمیان دہ و دیگر بندگان دین کو مالکان نے دے دیئے ہوں بالضرور خارج کردینے چاہئیں۔ چاہات و خرمن گاہ جوکہ ایسے مختلف حصہ داران کی مشترکہ ملکیت ہوتے ہیں۔ جن کی مزروعہ اراضیات علیحدہ علیحدہ موقعوں پر زیر قبضہ ہوں اس غرض کے لئے علیحدہ کھاتہ جات میں نہیں تصور کرنے چاہئیں گو جمعبندیوں میں وہ اسی طرح دکھائے گئے ہوں۔ رقبہ شاملات دیہ ضرور شامل کرنا چاہئے جب یہ جملہ کارروائی درست ہو جاوے تو باقیماندہ کھاتہ جات کا رقبہ بقدر اُس تعداد اراضی کے کم ہو جاوے گا جو مزارعان دخیل کار نقدی لگان دہندہ کے زیر قبضہ ہے ؛

چند خاص اقسام کھاتہ جات کا خارج کرنا

۳۹۹ - مزارعان دخیل کار و مزارعان تابع مرضی کے مقبوضات کی مقدار کا اندازہ لگاتے وقت بہتر طریق یہ ہوگا کہ ہر ایک نوعیت کے مزارعان کے کھاتہ جات جن میں کہ مالکان بھی ہوتے ہیں علیحدہ علیحدہ دکھائے جاویں اس طریق سے ممکن ہے کہ معمولی مزارعان کی حالت بود و باش اور ایسے مالکان کے دیگر طریق معاش اختیار کرنے کی حد بخوبی معلوم ہو جاوے گی جوکہ بوجہ قلیل ہونے اپنے مقبوضات کے اپنے کنبہ کا گذارہ بآسانی نہیں کرسکتے ؛

مقبوضات مزارعان

۴۰۰ - یہ امر کہ کسی قطعہ میں آبادی باشندگان کی بہت جلد ترقی سے اُن کا طریق رہائش

کثرت آبادی کا تشخیص پر کیا اثر پڑتا ہے

بہت ادنی درجہ کا ہوگیا ہے اور وہ ہمیشہ مقروض رہے ہیں۔ جمع کی کمی کے لئے کوی دلیل نہیں تیر سکتا۔ اِس طرح پر خواہ کچھ ہی امداد کی جاوے وہ بہت غیر مکتفی ہوگی اور غالبًا آبادی کی مزید افزایش ہونے پر اسکا نام ونشان بھی نہیں رہے گا اور نہ ہی ایزادی اس جگہ جہاں کہ موجودہ جمع نصفی محاصل پختہ کی حد سے بہت کم ہوگئی ہے ایک متوسط ایزادی جمع کے خلاف بطور ایک معقول دلیل کے پیش کی جاسکتی ہے جس ایزادی سے کہ مالکان کی حیثیت منفردًا بہ نسبت پہلے کے بہت خراب نہیں ہو جاوے گی بلکہ اُن خواہشوں کا کسیقدر انسداد ہوگا جن سے یہ عیب پیدا ہوے ہیں۔ ایک تجربہ کار شخص اس بات کو سمجھ لیگا کہ وہ ایک گنجان آباد قطعہ کے ساتھ ویسا ہی سلوک نہیں کرسکتا جیسا کہ ایک عمدہ موقع والے قطعہ کے ساتھ۔ اور کہ ایک قطعہ میں اُسکو وہ ایزادی ترک کردینی ہوگی جو کہ دوسرے میں وہ بلا تامل لگا سکتا ہے اُسکو یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ وہی باعث جو کہ مالکان کی حالت کو ابتر بناتا ہے۔ لگان ہاے کے جبرًا وصول کرنے اور نصفی محاصل پختہ کے معیار کو بہت سخت بنانے کی طرف راغب کرتا ہے۔

۴۰۱۔ ملک کے کسی حصہ میں دیہاتی آبادی کی کمی اور اُس کی کاشتکاری کو قدیم حالت

کمی آبادی

پر نہ رکھ سکنے کی عدم قابلیت کے اسباب عمومًا ایسے ہوتے ہیں جن کو صاحب مہتمم بندوبست نہ تو رفع کرسکتا ہے اور نہ ہی اُن پر اُس کا اختیار ہوتا ہے وہ صرف یہ کرسکتا ہے کہ رقم جمع کو محسوب کرکے اس کو موجودہ حالات کے مطابق بناوے اور کمی کے اسباب بیان کرے اور اُس کے انسداد کی عملی تدابیر بتائے اِن صورتوں میں ناقص آب وہوا عمومًا ایسی خرابیوں کی جڑ ہوتی ہے اور یہ خیال کہ آب وہوا کا لوگوں کی صحت وطاقت پر کیا اثر ہوتا ہے ایسا ضروری ہے کہ کوئی افسر تشخیص کنندہ اِسکو نظر انداز نہیں کرسکتا۔

۴۰۲۔ وہ وسائل جن سے کہ رہن وبیع کی بابت واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے

کثرت انتقالات تنگدستی کی علامت ہے

بیان ہوچکے ہیں اب یہ دیکھنا چاہئے کہ انتقالات کا جمع پر کیا اثر پڑتا ہے عام طور پر کثرت انتقالات الاراضی بالخصوص اُس صورت میں جب کہ مشتریان ومرتہنان جماعت ساہوکاران میں سے ہوں جماعت مالکان اراضی کی تنگ حالت کی علامت ہے اور کسی خاص حلقہ میں انتقالات کی روز افزوں بیشی ایک تشویش ناک

علامت ہے ٭

اس امر کی موضع وار پڑتال کرنی چاہئے

۴۰۳ - لیکن صاحب مہتمم بندوبست کے لئے مناسب ہوگا کہ مبالغہ سے دھوکا نہ کہا جائے اپنے روزمرہ کے کام سے اُس کو اُن تکالیف کا بخوبی موازنہ ہو سکتا ہے جن کا ادنیٰ زمینداروں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اُس کے کانوں میں ہر طرف سے اہل غرض کے بیانات کی آوازیں آتی رہتی ہیں اور کچھ عجب نہیں کہ ہمدردی کے خیال کی وجہ سے میزان خیالات کا پلڑا احد مناسب سے زیادہ یاس کی جانب جھک جاوے - تنگدستی کی واقعی حد اور اسباب کی بابت ٹھیک اور صحیح نتائج نہ صرف ایک مجموعی طور پر نقشہ جات کو بلکہ امداد کو دیہوار مفصل طور پر ملاحظہ کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں جب موجودہ بیع و رہن کی فہرست افسر پڑتال کنندہ محال کے پاس موجود ہو تو اُسکو کسیقدر اُن اسباب کے دریافت کرنے میں آسانی ہوگی جو انتقالات کے باعث ہوے ہوں بلاشبہ ایک ہوشمند یا سمجھدار دیسی اہلکار اس قسم کا بہت سا کام اُس کے لئے کر سکتا ہے ٭

معتدبہ مقدار انتقال عام تنگدستی کی علامت نہیں ہے

۴۰۴ - ممکن ہے کہ ایک قلیل تعداد بیع ہاے فرضی ہو - مثلاً یہ ایک عزیز رشتہ دار کے حق میں بصورت بیع بغرض حق تلفی جائز وارثان ہو سکتا ہے جہانکہ اراضی ایسے کاشتکار مالکان کے پاس ہے - جن کو متوسط درجہ کا پرتہ دینا پڑتا ہے اور جن کو انتقال کا پورا اختیار حاصل ہے وہاں ہمیشہ ایک کثیر مقدار رہن کی پائی جائے گی - ایک جماعت بہ حیثیت مجموعی آسودہ حال ہو سکتی ہے گو اُس میں ایسے کم سمجھ اشخاص بھی شامل ہوں جن کے لئے اُن کی ساکھ (اعتبار) ایک جال کا کام دیتی ہے - اور ایسے بدقسمت اشخاص بھی جو کہ مقروض ہو گئے ہوں مستاجری ایک پُر خطر بیوپار ہے اور ممکن ہے کہ عاقبت اندیش زمیندار کو بھی ناگہاں ضروریات آپڑیں اور عارضی انتقال کے بغیر وہ کوئی اور انتظام نہ کر سکے بعضے ایسے رہن ہوتے ہیں جن کا مفلسی سے کچھ تعلق نہیں ہوتا وہ اشخاص جو اپنے گھروں سے دور دراز ملک میں جا کر ملازمت اختیار کرتے ہیں وہ عموماً بجاے اسکے کہ اپنے مقبوضات لاپرواہ رشتہ داران یا مزارعان کے حوالے کریں رہن کر جاتے ہیں اور اکثر انتقالات محض دیگر جگہوں پر اراضیات خرید کرنے کے لئے روپیہ پیدا کرنے کی خاطر کئے جاتے ہیں لیکن اس امر سے انکار کرنا لاحاصل ہے کہ کثیر التعداد رہن قرضہ کی زیرباری

سے ہوتے ہیں اور اُن میں سے بہت ایسے ہوتے ہیں جن میں فک الرہن کی کوئی امید نہیں ہوتی - غیر اشخاص کے پاس بہت سی بیع ہا کا ہونا عموماً ایک بُری علامت ہوتا ہے بہ نسبت رہن ہا کے بکثرت ہونے کے - مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ راجپوت لوگ اور دیگر معزور فرقے فرضی ملکیت کے نام کو نہیں چھوڑتے حالانکہ اصل چیز عرصہ سے اُن کے ہاتھ سے نکل گئی ہوتی ہے اور اراضی ایسی رقم کے عوض میں رہن ہوتی ہے جسکا ادا ہونا ناممکن ہوتا ہے - جبکہ اعداد کو فرداً فرداً دیکھا جاوے تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں محال یا علاقہ میں یا اُن دیہات میں جو کہ کسی خاص فرقہ کی ملکیت ہوں زیادہ تعداد انتقالات سے عام اثر۔ و بتر قی ہو گیا ہے ۔

رہن ہا بلا قبضہ و قرضہ بلا کفالت

۴۰۵ - یہ فرض کر لینا درست نہیں ہے کہ بیع و رہن ہا انتفاعی کی عدم موجودگی سے مراد قرضہ کی عدم موجودگی ہوتی ہے - جبانکہ اراضی اعلیٰ قسم کی ہو اور پیداوار بھی عمدہ ہو تو یہ نتیجہ باخطر نکالا جا سکتا ہے لیکن ایسے قطعات بھی ہوتے ہیں - جن کے متعلق ساہوکار رہن انتفاعی کے خطروں کی ذمہ واریاں اُٹھانے سے پہلوتہی کرتا ہے کیونکہ اس سے وہ معاملہ کی ادائیگی کا ذمہ وار ہو جاتا ہے - برائے وصولی روپیہ اُس کی نگاہ قرضدار کے مویشی یا پیداوار پر ہوتی ہے اور اُسکے ایسے افلاس زدہ مالکان اراضی ہاتھ آ جاتے ہیں جن کے کھیتوں پر کوئی جائز بار نہیں ہوتا لیکن وہ ایک کثیر حصہ پیداوار کا ساہوکار دیہہ کو دیکر خود اُسپر گذارہ کرتے ہیں جو فصل آیندہ تک وہ اُن کو بطور قرضہ دے - پس بیع و رہن انتفاعی کے نقشہ جات کے بعد بطور ضمیمہ ایک فہرست جملہ بلا قبضہ رہن و قرضہ بلا کفالت جہاں تک مل سکے شامل ہونی چاہئے - اُن قطعات میں جو رہن کے بوجھ میں دبے ہوئے ہوں تنگدستی صرف اُس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ وہ قرضہ رواں جس سے کہ جدید انتقالات بالضرور پیدا ہوتے ہیں حساب میں لگا لیا جاوے ۔

عام زیرباری قرضہ سے تشخیص پر کیا اثر پڑتا ہے

۴۰۶ - جب مقروضگی کی مقدار اور اُس کے اسباب ٹھیک ٹھیک صاحب مہتمم بندوبست کے ذہن نشین ہو جاویں تو اُس کو اپنے دل میں یہ سوچنا چاہئے کہ آیا یہ حالت عدم آسودگی عامہ پر دلالت کرتی ہے یا کہ یہ محض شخصی حماقت یا شامت کا ثمرہ ہے اگر بہ ہیئت مجموعی وہ جماعت افتادہ حالت میں نظر آتی ہے تو اُس کو یہ غور کرنا ہوگا کہ آیا موجودہ تشخیص کے اندازہ یا طریق وصولی جمع میں کوئی نقص ہے

جس سے یہ سخت خرابی پیدا ہوئی اگر اُس کو یہ یقین ہو جاوے کہ تشخیص جمع ہی میں قصور ہے تو اُس کو چاہئے کہ یا تو اُس کی مقدار کم کر دے یا اُس کی صورت بدل ڈالے لیکن جہاں وہ یہ دیکھے کہ سو پیہ اراضی کی کفالت پر عام طور پر قرضہ دیا جاتا ہے تو یہ فرض کر لینے میں کہ اراضی پر زیادہ جمع لگائی گئی ہے اُس کو تامل کرنا چاہئے۔ اگر طریقہ وصولی تشخیص ناقص ہو تو یہ اُس کا فرض ہے کہ جو غلطیاں ہوئی ہیں اُن کو ظاہر کرے تاکہ آئندہ اُن کو متروک کیا جائے جہاں قرضہ ایزادی تشخیص کی وجہ سے نہ ہو تاہم پوری ایزادی تشخیص کی وصولی ہیں جو کہ دوسری صورت میں وصول یا طلب کی جا سکتی۔ اُسکو ایک سد راہ سمجھا جاوے گا۔ ایسی صورت میں عاقبت اندیشی اور ہمدردی ہمیشہ وہ طریقے بتلاتی ہے۔ جو کہ تشخیص جمع کے اُن دو نقائص کے متعلق بحث کرتے وقت بیان ہوئے ہیں جن سے عموماً قرضہ پیدا ہوا کرتا ہے یعنے فضول خرچی کی موروثی عادت اور افزونی آبادی +

۷۰۴ - فقرات متذکرہ بالا میں اُن صورتوں پر غور ہوا ہے جن میں مالکان کی مفلسی

انتقال شدہ اراضی کی تفریقی تشخیص

یا عادات کی وجہ سے صاحب مہتمم بندوبست کو اِس رقم سے جو کہ بروے پرتہ نصفی محاصل پختہ واجب ہو مجبوراً بہت کم مطالبہ سرکاری مقرر کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے طریقہ تشخیص جمع دیہی میں یہ ایک نقص ہے جس سے بمشکل گذارہ کرنے والے کاشت کار مالک اور آسودہ حال مالک کے مابین تمیز کرنا دشوار ہوتا ہے۔ جبکہ وہ دونوں ایک محال میں ہوں۔ حق انتقال بلا روک جس سے مالکان کئی سالوں تک متمتع ہوئے ہیں جماعت مالکان دیہہ کی ترکیبی بناوٹ پر بہت مؤثر ہوا ہے کیونکہ ایسے اشخاص جو اصل برادری میں داخل نہیں ہیں اور اکثر صورتوں میں غیر سکونت پذیر ساہوکاراں بہ حیثیت مالکاں و مرتہنان کے اِس جماعت میں داخل ہو گئے ہیں بعض دفعہ اِس امر کا فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ آیا مطالبہ اُن مالکان کے حالات کو مدنظر رکھ کر یقین کر لیا جاوے جو پُرانی جماعت مالکان کی جگہ نہیں لیکن جنکے تصرف سے بہت سا حصہ زمین نکل گیا ہے یا بلحاظ آسودہ حال منتقل الیہ کے حالات کے + ان مشکلات نے اور اِس نقصان معاملے نے جو حال کے طریقہ سے عاید ہوتا ہے وقتاً فوقتاً ایسی تشخیص کی تجویز بتائی ہے جو کہ صاف طور پر تفریقی وصف رکھتی ہے۔ دیگر صورت اِس تفریقی تشخیص کی جس کی تجویز اِس طرح ہوتی ہے یہ ہے کہ ہر محال کے واسطے ایسی تشخیص کی جاوے جو حتے الامکان نصف خالص

پیداوار کے قریب ہو۔ اور اِس تشخیص کو مقبوضات پر باچھ کیا جاوے۔ اور اصلی جماعت مالکان اور اصلی زراعت پیشہ لوگونکو پورے مطالبہ معاملہ کے ایک حصہ کی خاص رعایت دی جاوے یہ تشخیص اِسطرح پر اِس صورت سے بہت مشابہ ہو جاویگی۔ جو سرحد شمال مغربی کے بعض دیہات میں مروج ہے جہاں مالکان زمین کی "رعایت سرحدی" کے نام سے رعایت کی جاتی ہے اِس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جب قدیم جماعت مالکان کی تکالیف کو مدنظر رکھ کر مطالبہ میعار سے کم کرنا مناسب متصور ہو تو اِس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیوں وہی رعایت منتقل الیہم کے ساتھ کرکے مزید نقصان اُٹھایا جاوے۔ تشخیص تفریقی کے اکثر حامیوں کو یہ امر بہت مدنظر رہا ہے کہ ساہوکاران کے پاس انتقالات کی بندش ہو جاوے اور فرض کیا گیا ہے کہ اِس تشخیص سے یہ بندش ضرور پیدا ہوگی۔ پس تجویز متذکرہ کے مطابق پوری تشخیص کا لگانا اُن اراضیات پر محدود کیا گیا ہے جو کہ بذریعہ بیع و رہن انتفاعی ساہوکاران کے پاس منتقل ہیں بعضے تو اِس تجویز کو آیندہ کے انتقالات کی صورت میں جو کہ بندوبست زیر اختتام میں واقع ہوئی ہیں بوقت ترمیم جمع اِس تجویز پر عملدرآمد کرایا چاہتے ہیں سالہائے حال میں اِس امر پر بہت بحث مباحثہ ہو چکا ہے اور جانبین کے دلائل کاغذات مندرجہ تحت[۱] سے ظاہر ہوں گے۔ جناب نواب سر ڈینس فنٹز پیٹرک صاحب بہادر سابقہ لفٹنٹ گورنر کی رائے اِس تجویز کے برخلاف تھی اُنہوں نے یہ قرار دیا تھا کہ یہ تجویز کسی صورت میں نامناسب و ناجائز نہ ہوگی بشرطیکہ آیندہ کے انتقالات پر محدود رکھی جاوے اِلا اُنہوں نے منتقل الیہم کی صورت تو نہیں جو کہ خود کاشتکار تھے زائد تشخیص لگانی خلاف عقل سمجھی کیونکہ وہ غالباً اکثر چھوٹے چھوٹے زمیندار ان ہوتے ہیں جو قرضہ کے روپے سے اپنے خفیف مقبوضات کو بڑھاتے ہیں اگر وہ تجویز اختیار بھی کی جاوے تو بھی وہ آیندہ کے انتقالات نزد ساہوکاران پر محدود ہونی چاہئے لیکن تاہم یہ مصلحت بہت مشتبہ تھی۔ یقیناً اِس سے انتقالات پر کسی قابل ذکر درجہ تک روک نہیں ہوگی حالانکہ یہ بالضرور اُس رقم کو گھٹا دیگی جو کہ ایک تنگ حال کاشتکار کو اپنی اراضی کے عوض مل سکتی تھی الغرض یہ بیماری کو کم نہیں کریگی بلکہ ممکن ہے کہ سخت نقصان پہنچائے اور خلاف توقع نتائج

---

[۱] کارروائیات مال پنجاب گورنمنٹ نمبر ۱ و ۲ بابت اگست ۱۸۹۴ء

" " نمبر ۲۲ و ۴۴ بابت دسمبر ۱۸۹۵ء

پیدا کرے اور ساتھ ہی اس کے جب اس تجویز سے آیندہ کے انتقالات نزد غیر کاشتکاران کئے جاویں گے تو سرکاری معاملہ میں بہت تھوڑی ایزادی ہوگی ؛

تشخیص میں امتیاز رکھنا کہاں تک قرین انصاف اور قرین مصلحت ہے

۴۰۸ - لیکن اُن خاص تجویزات کے فوائد کی بابت جنکو سر ڈینس فٹنز پیٹرک صاحب نے نامنظور کیا خواہ کچھ ہی خیال کیا جاوے - بہت تھوڑے آدمی یہ حجت پیش کریں گے - کہ آسودہ حال مالکان جو لگان وصول کرتے ہیں خواہ وہ ساہوکاران ہوں یا نہ ہوں اُن رعایتوں کے مستحق ہیں جو کہ از روے مصلحت و رحمدلی بہت تنگ حال کاشتکاران کے لئے ضروری ہوتی ہیں - اس امر پر بیشک بہت کچھ بحث ہو سکتی ہے - کہ کس حد تک یہ امتیاز عقلمندی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے لیکن موجودہ حالات میں مساوی تشخیص کرنا نا قابل عمل ہے جبانکہ ہر دو جماعت کے مقبوضات ایک ہی حال میں پائے جاویں وہاں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ضروری ہے لیکن یہ بمقتضاے ضرورت کرنا پڑتا ہے نہ کہ بروے انصاف ؛

چوبیسویں فصل

نصفی محاصل نخبتہ کے علاوہ دیگر معیار تشخیص

۴۰۹ - تشخیص جمع کا صرف ایک ہی معیار ہے یعنے نصفی محاصل نخبتہ اور اُس کی قیمت کے سوال کے تصفیہ کی بابت اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن تعین معاملہ اراضی کے مسئلہ پر عملی طور پر غور کرنے سے بہت سے طریقہ تشخیص ظاہر ہوتے ہیں جو کہ اُن نتائج کو صحیح کرنے یا اُن کی تکمیل کرنے میں استعمال کئے جا سکتے ہیں جو محض لگان و دیگر خالص پیداوار کے اصول کے ملاحظہ سے پیدا ہوں اگر تشخیص حد مقرر کی بابت بالکل صحیح و درست اندازہ حاصل کرنے کی مشکلات کامل طور پر رفع ہو جاویں تاہم یہ ایک غایت حد ہے جس پر تمام صورتوں میں اور تمام حالات میں ایک ہی وقت میں دسترس نہیں ہو سکتی تشخیص جمع کی ہدایتوں کا جن پر کہ اب غور کیا جائے گا ایک یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ اُن سے صاحب مہتمم بندوبست کو یہ تصفیہ کرنے میں مدد ملتی ہے کہ کسقدر بہت زیادہ یا بالکل ناگہاں بوجھ ڈالنے کے بغیر وہ اُس کے قریب قریب پہنچ سکتا ہے۔

> تخمینہ نصفی محاصل نخبتہ کے علاوہ دیگر معیار ہائے تشخیص

۴۱۰ - پنجاب کے اکثر اضلاع میں افسر تشخیص کنندہ جمع کو عموماً ایسی اراضی کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے جو کہ خود کاشت مالکان ہوتی ہے یہاں موجودہ قیمت اراضی کی جس پر کہ نصفی محاصل نخبتہ کا انحصار ہوتا ہے کسی صریح و صاف طریق عمل سے حاصل نہیں ہو سکتی اس حالت کا تدارک کرنے کے لئے جو طریقہ پنجاب میں مروج ہے (جیسا کہ فقرہ ۳۰۹ میں بیان ہوا) کہ اُن دو اعلیٰ معیاروں کا اطلاق جو کہ لگان ہائے نقدی و جنسی سے جو اُن رقبہ جات میں مروج ہیں جہاں کہ وہ لگائے جاتے ہیں ان اراضیات پر کیا جاوے جو کہ خود کاشت مالکان کے

> ½ معیار پیداوار

زیر قبضہ ہیں ایک تیسرا طریقہ جسکا عملدرآمد پنجاب میں سالہا تک رہا ہے یہ ہے کہ قطعہ زیر تشخیص کے کل اراضیات کی خام پیداوار کا اندازہ لگایا جاوے اور اس پیداوار میں سے تناسبًا ایک خاص جزو بجائے مطالبہ سرکار نقدی کے لی جاوے سنہ ۱۸۷۰ء میں یہ حصہ کل پیداوار کا ۱/۶ مقرر ہوا تھا یہ اوسط مقدار تجربہ سے حاصل ہوتی ہے نہ بذریعہ اصول نظری کے - اور یہ مسلمًا ایک تخمینہ ہے جسکا اراضی کی لگانی قیمت سے یا مالکان کے فاضل منافع سے کچھ ضروری تعلق نہیں ہے - مزید براں اس عمل سے خام پیداوار کے جزو کی نقد قیمت کا اندازہ لگانے میں وہی مشکل پیش آتی ہے جو نصفی محاصل بخینہ کے حساب لگانے میں ہوتی ہے جس کی بناء لگان جنس پر ہو - تاہم یہ تخمینہ دیگر طریقوں پر بحیثیت ایک رکاوٹ کے کچھ وقعت رکھتا ہے اور اس کے استعمال سے تشخیص جمع کے بہت سی عدم مساوات دور ہو سکتی ہے جو کبھی کبھی ایک قلیل رقبہ اراضی مزروعہ کے لگان کو ہی مدنظر رکھنے سے اکثر پیدا ہوتی ہیں ÷

گذشتہ بندوبست کے پڑتوں کا اطلاق موجودہ رقبہ جات پر اور بوجہ ترقی قیمت ایزادی جمع

۴۱۱ - اگر کسی زیر تجویز تشخیص کی گذشتہ مالی حالات کا ملاحظہ کرنے کے بعد صاحب مہتمم بندوبست کا یہ اطمینان ہو جاوے کہ مطالبہ ترمیم طلب جب پہلے پہل لگایا تھا ناگوار نہ تھا تو وہ بندوبست حال کے پڑتہ کے رقبہ جات پر لگا کر اور اس نتیجہ کو بقدر ترقی حیثیت پیداوار زرعی نسبتًا بڑھا کر ایک طریق تشخیص تیار کر سکتا ہے اس محاسبہ میں یا تو وہ شرح پڑتہ ہو گی جو اس کے متقدمین نے مختلف زمینوں یا مختلف اقسام اراضیات میں لگائی ہو یا وہ اوسط پڑتہ جو کہ مالکان نے اپنے مقبوضات پر باچھ کرنے میں لگایا ہو اس کا اندازہ کرنے میں صرف انہیں دیہات کو حساب میں لایا جا سکتا ہے جن میں کہ طریقہ باچھ تفریقی پڑتہ مختلف اراضیات اختیار کیا گیا ہو موخر الذکر اس حالت میں قابل وقعت ہوتی ہیں جب کہ یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ باچھ مالکان کے ساتھ ہوشمندانہ صلاح و مشورہ سے کی گئی تھی اور کہ اس سے صرف وہ ہی طریقہ تقسیم ظاہر نہیں ہوتا جو کہ اہلکاران بندوبست کو عمدہ نظر آیا یا جسکو انہوں نے اپنے لئے بہت کم تکلیف دہ پایا تشخیص جمع میں کسی حلقہ کا اوسط پڑتہ بحیثیت مجموعی بالضرور پڑتہ منظور شدہ کے بہت مطابق ہونا چاہئے گو بعض بندوبست ہائے قدیم میں ان کے درمیان بھاری تفاوت پایا جاتا ہے ÷

۴۱۲ - اس طریقہ پر عملدرآمد کرنے میں دو امورات کا خیال رکھنا ضروری ہے ہم یہ نتیجہ نکالتے

اس معیار کے استعمال کرنے میں کس بات کی احتیاط رکھنی چاہئے

ہیں کہ کوئی ایسی تشخیص بڑی بھاری نہیں سمجھنی چاہئے اگر وہ اپنی رواج کے آغاز میں ہی بلا دقت کے چل سکی ہو لیکن اگر اُن سالوں میں بالخصوص عمدہ فصل ہوں اور معقول قیمتیں ملیں یا کہ بندوبست کے بعد فوراً ہی نوتوڑ ہو جاوے تو اُسکا باسہولت جاری رہنا کلیتہً اُس کی اپنی عمدگی پر ہی منحصر نہیں ہوتا - پھر مزروعہ رقبہ کی (عام ایزادی) افزایش کو بھی شمار میں لانا صرف اُس حالت میں درست ہوتا ہے جبکہ جدید اراضیات پر مثل دیرینہ اراضیات کے محنت کر کے ویسی ہی پیداوار حاصل ہو اور نیز کل بیشی قیمت کو بھی محسوب کرنا چاہئے اگر لاگت پیداوار بڑھنے میں اُس کی قیمت سے پیشبندستی نہ لی جاوے دیکھو ۳۶۹ و ۳۸۹ تاہم یہ طریق بھی اگر عقلمندی کے ساتھ استعمال کیا جاوے تو بے وقعت نہیں ہے ؞

۴۱۳ - لیکن بجائے اِسکے کہ صاحب مہتمم بندوبست اپنے مقدمین کے مستعملہ پرتہ کی

ایک ہی قسم کی اراضیات کی تشخیص قطعات واقعہ قرب و جوار میں

طرف رجوع کرے جو ۲۰ یا ۳۰ سال سابقہ سے لگائے گئے تھے اور اُن کو حالات موجودہ کے مطابق کرنے کی کوشش کرے وہ قدرتاً اپنے دل میں یہ سوچکر دیکھے گا کہ زمانہ حال میں گردنواح کی تحصیلوں و اضلاع میں اسی قسم کی اراضیات پر تشخیص کرنے میں کیا پرتہ لگایا گیا ہے ؞ جسقدر کہ کوئی بندوبست جس کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے بلحاظ زمانہ قریب تر ہوگا اُسیقدر قیمتوں وغیرہ کے تبدلات میں کمی بیشی کی کمتر ضرورت ہوگی ؞ یہ دریافت کرنا کہ تحصیل یا ضلع متصلہ میں کارروائی بندوبست کسطرح پر چل رہی ہے کچھ مشکل نہوگا اور رجسٹر ہائے مال و رپورٹ ہا جمع کی مدد سے کسی دو چکلوں کے اہم نقشہ جات کا جدول بنانا اور مشابہت و تفاوت کے عظیم موقعوں کو معلوم کرنا آسان بات ہے ؞ ایک معقول و مکمل مقابلہ قسم مطلوبہ کی تجویز کا ضمیمہ ۱۱ میں درج ہے اکثر اوقات یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ اُن نقشہ جات کے مطالعہ کو مکمل کرنے کے لئے اُس قطعہ کا ملاحظہ کیا جائے جسکے وہ متعلق ہیں ؞ دو چکلوں کے چاہی پرتہ کے مقابلہ کرنے میں اوسط رقبہ فی چاہ جسپر کہ پرتہ مذکور لگایا گیا تھا درج کر لینا چاہئے اور اُن میں سے عظیم رقبہ کو لیکر یہ دیکھنا چاہئے کہ اُس چکلہ کے خشک و تر منظور شدہ پرتہ کے مطابق چاہی اراضی پر فی ایکڑ کیا پڑتا ہے پس اگر اوسط چاہی رقبہ فی چاہ چکلہ الف میں چوبیس (۲۴) ایکڑ ہو اور چکلہ ب میں اٹھائیس ایکڑ ہو اور پرتہ چاہی بالترتیب ملے و ہیے ہو حالانکہ چکلہ ب میں پرتہ خشکی عہ ہے تو ۴۴ - ایکڑ رقبہ میں ہر ایک پر مدے پرتہ ہوتا ہے ؞

۴۱۴ - جب صاحب مہتمم بندوبست دو قطعات کا مقابلہ کریں تو اُن کو اِس بات کا اطمینان

اس معیار کے استعمال میں کس بات کی احتیاط کرنی چاہئے

کر لینا چاہئے کہ اہم صورت و قسم اراضی و مقدار بارش و عمق سطح آب وغیرہ وغیرہ دراصل یکساں نہیں اور کہ خاص اصطلاحات مثلاً چاہی "رقبہ مزروعہ" سے دونوں صورتوں میں بالکل ایک ہی مراد لی گئی ہے ÷ یہ یاد رکھنا بھی بہتر ہوگا کہ جبکہ انصاف اس امر کا مقتضی ہے کہ ایک ہی قسم کے قطعات میں ایک عام یکساں سلوک ہو مگر دراز عرصہ کی عدم مساوات خواہ وہ تاریخی اسباب سے پیدا ہوں خواہ وہ دو افسران بندوبست کی نااتفاقی رائے سے پیدا ہوئے ہوں جس کو بیس[۲۰] یا تیس[۳۰] سال کا عرصہ گذرا بتدریج کم ہو سکتی ہیں"

دیسی ریاستہا کے معاملہ کے ساتھ مقابلہ

۴۱۵ - کسی ملحقہ دیسی ریاست میں معاملہ کا پڑتہ و طریقہ وصولی و حالت مالکان کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارے طریقہ تشخیص میں اور اس میں جو کہ دیسی فرمانروایان ذی اختیار کے ملک میں عام طور پر مروج ہے اسقدر اہم تفاوت ہے کہ ان کے انتظام معاملہ کے بالکل مطابق چلنا ناممکن ہے ÷ دیسی والیان ریاست اپنی رعایا سے تاہنوز لگان بجائے معاملہ کے وصول کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ ریاستوں میں کاشتکاران قرضہ سے بری ہوں۔ کیونکہ کوئی شخص ان کی اراضی رہن نہیں رکھیگا ÷ برخلاف اس کے ہماری تجویز بندوبست اس صریح مدعا کو ملحوظ رکھکر وضع کی گئی تھی کہ اراضی ایک قیمتی جائداد بنائی جاوے ÷ الّا جہاں موجودہ جمع نصفی محاصل پختہ سے بہت کم ہو اور یہ پایا جاوے کہ وہ دیہات جو سرحد کے پار ہیں اور بہت زیادہ معاملہ سرکاری ادا کرتے ہیں دیہات واقعہ علاقہ سرکار انگریزی کی طرح آسودہ حال ہیں تو یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ ایک معقول ایزادی تشخیص سے موخرالذکر دیہات کی تباہی ہو جاویگی ÷

فاضلہ پیداوار کا معیار

۴۱۶ - انیسویں فصل میں باشندگان کی ضرورت مثلاً خوراک و پارچات وغیرہ کے تخمینہ کو نتیجہ غلطیوں کے دریافت کرنے کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرنے پر بحث ہوئی تھی۔ جالندھر جیسے گنجان آباد ضلع میں پرسر صاحب نے اپنی تجویزات تشخیص جمع میں ان دو تخمینوں کی تفاوت کو طریقہ ایزادی جمع بنانا چاہا جو ایزادی عقلمندی کے ساتھ کیجا سکتی ہے ÷ اسکا نتیجہ حوصلہ افزا نہیں ہوا تھا لیکن وہ مباحثہ جو کہ اس کوشش سے پیدا ہوا نتیجہ خیز ہے پرسر صاحب نے اس بنا پر اپنی تجویز کو اٹھایا کہ چونکہ ایزادی جمع کے لئے ایک زیادہ سے زیادہ پڑتہ مقرر کیا گیا ہے نہ کہ کم سے کم اسلئے یہ فرض کرنا غلط ہوگا کہ مدعا یہ ہے کہ معاملہ سرکاری ان وسایل کی کمی نکرے گا جو کہ ضلع میں مختلف حرفوں کے کامیابی کے ساتھ پورا کرنے میں ضروری ہوں جنمیں زراعت ایک اعلیٰ

حرنہ ہے جسکا اور کوئی حرفہ مقابلہ نہیں کرسکتا - اسی طرح اُنہوں نے پیداوار کو پانچ اقسام پر منقسم کیا یعنے بلحاظ خوراک انسان و خوراک حیوان و پارچات و اسباب کاشتکاری و اسباب عیش و فضول خرچی مثلاً تمباکو و افیون و نیشکر۔ یہ فرض کرکے کہ اوسط خوراک سالانہ ساڑھے تین من فی کس ہوتی ہے اُنہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ضلع مذکور میں اُس کے اپنے گذارہ کے لئے بھی کافی پیداوار نہیں ہوتی اور کہ مفصلات سے درآمد غلہ کرکے امداد کرنی پڑتی ہے - سب پیداوار از قسم چارہ مویشیان خود کھا جاتے ہیں اور دودھ دہی کے منافعہ جات خفیف ہیں اور کہ وہ دیگر اضلاع میں سے خرید مویشیان کی قیمت کے لئے ہی پوری ہو سکتی ہیں - تقریباً کل پیداوار کپاس کپڑے بنانے میں استعمال ہوتی ہے اور کُل سن برائے رسن ہائے چاہ - اب قابل وقعت پیداوار صرف نیشکر باقی رہ گئی اور اُس کی بابت یہ قرار دیا کہ اُس کی قیمت فی ایکڑ عہ ۵ کاشتکار کو جاتی ہے یہ بوجہ ایک خفیف ایزادی کے جو فروخت افیون و مصالح وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے اور کچھ خفیف حصہ کپاس کا ملکر وہ کل رقم بنتی ہے جس میں معاملہ سرکار و دیگر جبوب ادا کرنے پڑتے ہیں اور اُن میں خرچ تیاری چاہات او چھکڑوں کا خریدنا اور اُن نقصانات کو پورا کرنا ہوتا ہے جو کہ بوجہ بیماری مویشیان عاید ہوتے ہیں اور خالص ضروریات زندگی کے علاوہ دیگر خانگی اخراجات کو بھی ادا کرنا ہوتا ہے ٭

۴۷ - پرسر صاحب کی اس دلیل کو صاحب کمشنر بندوبست (میجر ڈیس صاحب) و فنانشیل کمشنر بہادر

پرسر صاحب کی دلیل منظور نہیں کی گئی

(کرنیل ڈبلیو جی ڈیوس صاحب) نے منظور نہیں کیا تھا ٭ اُنہوں نے قرار دیا کہ وہ تخمینہ جن کی درستی پر اس دلیل کو تسلیم کرنے کا انحصار تھا ایسے امورات ہیں جنکو متنازعہ و عدم درستی کے میدان سے باہر نکالنے میں کوئی محنت با توجہ کامیاب نہ ہوگی اور کہ اُن صریح علامات پر اعتماد کر لینا بہت مفید ہوگا جو کہ اراضی اور اُس کی پیداوار کی قیمت بذریعہ لگان مروجہ و عام آسودگی رعایا سے ظاہر ہو ٭ یہ جتایا گیا تھا کہ پرسر صاحب کا اندیشہ خاص واقعہ کے بالکل غیر مطابق ہے یعنے کہ ایک ملحقہ دیسی ریاست میں ایسے ہی قطعہ اراضی کے مالکان بہت زیادہ معاملہ ادا کرتے تھے اور آسودہ حال بھی تھے گو اُنکا اکثر خرچ مقدمات پر ضلع جالندھر میں صرف ہوتا تھا پس پرسر صاحب کی تجویز سے بہت زیادہ جمع ایزاد کی گئی ہے تو اُس حالت میں بھی جدید جمع محاصل پیداوار کی ⅙ حصہ تک نہیں پہنچی ہے ٭

۴۸ - بعد کے تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ تشخیص جمع سے ضلع کی ترقی یا اُسکی آسودہ حالی

سرجیمس لایل کی رائے

میں کچھ خلل نہیں آیا اور سرجیمس لایل صاحب بہادر نے رپورٹ بندوبست ضلع جالندھر پر احکام صادر کرتے وقت یہ تحریر کیا کہ اُن کے نزدیک اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ پربسر صاحب کی تجویزات کو نامنظور کرنے میں صاحب کمشنر بندوبست و صاحب فنانشیل کمشنر دراصل درستی پہ تھے مگر ساتھ ہی اس کے اُنہوں نے خیال کیا کہ جن خیالات پر پربسر صاحب کی رائے مبنی ہے وہ بھی بہت کچھ زور رکھتے ہیں اس قسم کی دلیل بطور رکاوٹ یا امتحان مفید ہوسکتی ہے مگر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پربسر صاحب نے اسکو بہت کچھ بڑھا چڑھا دیا اور معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اسپر بہت کچھ انحصار کیا ہے عام طور پر اُس کے واقعات ٹھیک رہتے تھے اور وہ اس امر کی طرف دلالت کرتے ہیں کہ یہ کسقدر نازک مسئلہ ہے کہ اُن کاشتکار مالکان کے خفیف گذارہ میں جو وہ کمال کفایت شعاری اور لگاتار محنت سے پیدا کرتے ہیں حد نامناسب تک کمی ہوجانیکا اندیشہ بھی ہے اور معقول ایزادی بھی سرکار کو حاصل ہوجاوے پربسر صاحب اپنی ایک رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ ضلع کی ایسی حالت پائی جاتی ہے کہ خاص اچھی آسودہ حالت کو تباہی کی حالت پر لانے میں بہت کم کوشش کی ضرورت ہوگی۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جالندھر جیسے ضلع میں ہمارے تشخیص لگان کے حساب محض ایک قیاسی بات ہیں اور کاشتکار مالکان کے مقبوضات کی بابت گورنمنٹ فی الواقع اسیقدر وصول کرتی ہے جو کہ وہ ادا کرسکتے ہیں اور کفایت شعاری کے ساتھ آرام سے گذارہ کرسکتے ہیں صرف چند ہی کاشتکار مالکان ایسے ہونگے جو کہ اراضی مزروعہ کے ۱/۵ میں سے جس سے صرف دراصل لگان ہی مالکان کو ادا ہوتا ہے کچھ قابل قدر ایزادی اپنی آمدنی پر کرسکتے ہیں اکثر حصہ ایسی اراضی کا ان مالکان کی ملکیت ہوتا ہے جو کہ جماعت کاشتکاران سے ہیں اور جو ملازمت یا دیگر طریق معاش اسلئے اختیار کرتے ہیں کہ اُن کے مقبوضات مفید کاشتکاری کے لئے بہت قلیل ہوتے ہیں۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے میں یہ عام واقعہ ہے کہ کم حیثیت مالکان کو اپنی گندم و نیشکر و کپاس فروخت کرنی پڑتی ہے اور خود موٹے اناجوں پر گذارہ کرنا پڑتا ہے جنکی کثیر تعداد کم درجہ کے مزروعہ اضلاع سے درآمد کی جاتی ہے رپورٹ تشخیص جمع میں جو دلایل پربسر صاحب نے جالندھر جیسے ضلع میں گرانی قیمت کو قابل وزن امر خیال کرنے کے برخلاف دی ہیں سرجیمس لایل صاحب کی رائے میں معقول ہیں اور اُن کے وہ ریمارک بھی نہایت قابل غور ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسقدر آسانی کے ساتھ کم حیثیت مالکان قلبہ ران و چاہ

مویشیان کے مرجانے پر مقروض ہو جاتے ہیں جو مویشیان کہ عموماً دیگر اضلاع سے لانے پڑتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے سر جیمیس لایل صاحب بہادر ہیجر ویس صاحب کی اِس راے کو اس امر کی بابت تسلیم کرتے ہیں کہ اجناس کی قیمت کی عظیم ترقی سے جالندھر جیسے ضلع میں بھی ادائیگی معاملہ میں آسانی ہو جاتی ہے اور اس لئے یہ مان لینا چاہئے کہ وہ بذاتہ ایک متوسط ایزادی تشخیص[5] کے مؤید ہیں +

زائد پیداوار کے تخمینہ ہاے کا استعمال

۴۱۹ - اِس طریقہ کی جو کہ سر صاحب کے ہاتھ میں ناکام رہا - یہ سفارش نہیں کیجا سکتی کہ اوروں کے پاس غالباً تشخیص جمع کے لئے مفید ثابت ہوگا - لیکن ایک ایسا حساب جس کے لگانے کی اُنہوں نے کوشش کی کثرت آبادی کی وسعت اور موجودگی آزمانے کا معیار بنایا جا سکتا ہے اِس صورت میں بھی جبکہ اس سے افلاس ایک حد تک ظاہر ہو جس کا کوئی محسوس اثر نہیں معلوم ہوتا ایک طرف سے تو پیداوار اراضی کے قیاس کی درستی پر شک ہو سکتا ہے اور دوسری طرف سے ضروریات باشندگان پر جس پر اس کا انحصار ہے قبل اس کے کہ یہ مانا جائے کہ موجودہ فاضل پیداوار بہت کم ہے عقلمندی اِس کی مقتضی ہے کہ اجناس درآمد و برآمد ضلع کے نقشہ جات کو فراہم کر کے اُن کا معائنہ کیا جاوے +

دیسی اہلکاران و معزز مالکان اراضی کی راے

۴۲۰ - ہر ایک صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ اپنے چیدہ و تجربہ کار دیسی عہدہ داران کے ساتھ تشخیص کی بابت بحث کرے - اُن کی اصلی راے دریافت کرنے کے لئے کچھ سلیقہ و شعور کی بھی ضرورت ہوتی ہے - یہ ایک نہایت معقول طریقہ ہے کہ اکسٹرا اسسٹنٹ افسر بندوبست و تحصیلدار سے وہ تشخیص تحریر کرائی جاوے جو اُنکی راے میں ہر ایک موضع بخوبی ادا کر سکتا ہے اور پھر اُسکا مقابلہ صاحب مہتمم بندوبست کے اندازہ کے ساتھ کیا جاوے - ایک وقت وہ تھا کہ "جمع چوہدریاں" یعنے وہ جمع جو معزز جماعت مالکان دیہہ تجویز کرتے تھے قابل وقعت سمجھی جاتی تھی اِس قسم کے اشخاص کو اپنے دیہات اور دیہات کے گرد و نواح کی تشخیص کے لئے مقرر کرنا اُن کی ایمانداری و دانائی پر ایک سخت بار ڈالنا ہے جسکے مقدم الذکر شاید اور مؤخر الذکر یقیناً ناقابل ثابت ہونگے + لیکن جہاں اُن کو معلوم ہو کہ حساب

[5] اخیری رپورٹ بندوبست جالندھر کے ریویو کا فقرہ (۷) ملاحظہ ہو +

مہتمم بندوبست فلاں چکلہ میں اسقدر مجموعی ایزادی لینا چاہتا ہے تو ایسی صورتوں میں اُن محالات پر باچھ کرنے کے متعلق اُن کی رائے قابل توجہ ہوسکتی ہے اِس بات کا جتانا ضروری نہیں کہ صاحب مہتمم بندوبست اور تمام لوگوں کے درمیان جن کو معاملہ زمین تفویض کیا گیا ہے بلا روک ٹوک آمدورفت اور گفت و شنید بڑی ضروری ہے * یہ مناسب ہے کہ جاگیرداران کو اس بات کا یقین ہو کہ جن معاملہ سے وہ اِس قدر وابستہ ہیں ان میں اُن کی رائے کی بخوبی شنوائی ہوگی *

پچیسویں فصل

معائنہ محالات بغرض تشخیص جمع

معائنہ محالات بغرض تشخیص جمع

۱۲۴ - تشخیص جمع کرنے سے پیشتر صاحبان مہتمم بندوبست کو ہر ایک محال کا خاص طور پر معائنہ کرنا چاہئے - یہ ضروری ہے کہ رپورٹ تشخیص جمع بھیجنے سے پیشتر تشخیص کا کام ہر ایک تحصیل میں عملی طور پر ختم ہو جائے گو ہر ایک افسر اپنی اپنی تجویز معائنہ پر عمل کرتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ہدایات جو مرحوم کرنیل ویس صاحب نے جاری کی تھیں اُن میں چند مفید اشارات اِس امر کے متعلق پائے جاتے ہیں :-

کام کے شروع میں صاحب مہتمم بندوبست کو مناسب تقطیع کی لال کتابیں (نوٹ بکس) مہیا کر لینی چاہئیں اور بلحاظ ٹوپوگرافی (عام حالات موقعہ) دیہات کے حلقہ جات تشخیص کے مطابق ترتیب کر کے ہر ایک محال کے لئے ایک ایک ورق علیحدہ کر لینا چاہئے × × × × حتی الوسع اُسکو چاہئے کہ محال کا معائنہ کرنے سے پہلے اِس کے متعلق جسقدر کوائف دستیاب ہو سکیں اُن کا مطالعہ کرے اور ورق متعلقہ محال پر ایسے امور درج کرے جو اُس محال کو ممیز کرتے ہوں اور جن کی موقع پر تشریح یا امتحان ضروری معلوم ہو - معائنہ میں یا ہر ایک محال کے متعلقہ ورق کے محاذی گاؤں کا ایک چھوٹے پیمانہ کے نقشہ کا اندراج بھی بہت کار آمد ثابت ہوگا - اِس قسم کے نقشجات کتب سرویری متعلقہ مالگذاری سے نقل کئے جا سکتے ہیں جو عموماً دو سے چار انچ فی میل کے مناسب پیمانہ کے ہوتے ہیں اگر اس نقشہ پر چند سرسری یادداشتیں درج کیجاویں تو وہ اراضیات محال کی حیثیت ایسی واضح طور پر افسر معائنہ کنندہ کے ذہن نشین کر دینگے جو نہایت طویل تحریر بیان سے ممکن ہیں اور چونکہ افسر مذکور کو ایک ہزار سے دو ہزار محالات کا معائنہ کرنا پڑتا ہے

اِس لئے جو چیز حافظہ کو مدد دے وہ اُس کے لئے نہایت ہی مفید ہوتی ہے - لیکن اگر اس قدر محنت ممکن نہ ہو تو کم از کم حلقہ تشخیص کا ایک چھوٹے پیمانہ کا نقشہ جس سے محالات کی حدود معلوم ہو سکیں لال کتاب کے خریطہ میں رکھنا مناسب ہے ✦

نوعیت یادداشت جو تحریر کی جاوے

۴۲۲ - بہت طویل یادداشتوں کا تحریر کرنا مناسب نہیں تاہم جس افسر کو پانسو یا زیادہ محالات کا کام کرنا ہو اُس کے حافظہ کو کم از کم اسقدر مدد کی ضرورت تو ہوتی ہے کہ ہر ایک دیہہ کے متعلق ضروری واقعات جوں جوں معلوم ہوتے جائیں باحتیاط قلمبند کر لئے جاویں پھر تشخیص کنندہ کو اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ کسی حادثہ یا سرکاری ضرورت کی وجہ سے اُسکا فی الفور کسی اور عہدہ پر بھیجا جانا ممکنات سے ہے اور کہ ایسی حالت میں اُس کے جانشین کا تکمیل بندوبست میں ہارج ہونے کے بغیر اُس کی جگہ کام کرنا زیادہ تر انہیں یادداشتوں پر منحصر ہوگا جو اُس کے حوالہ کی جائیں گی ✦

امور جنکی یادداشت لکھنی چاہئے

۴۲۳ - اُن امور کو ظاہر کرنے کے لئے جن کا اُن یادداشتوں میں عموماً خیال رکھنا چاہئے حسب ذیل ہدایات درج کی جاتی ہیں - مگر ایک طرف تو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جہاں محالات چھوٹے چھوٹے اور ایک دوسرے کے متصل واقع ہوں وہاں اکثر ان میں سے بہت سے امور کی کیفیت لکھنی غیر ضروری ہوتی ہے اور دوسری طرف یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ مختلف علاقہ جات میں اُن مختلف معاملات کی کوئی حد نہیں ہوتی جن پر خاص توجہ کرنی ضروری ہے -

(۱) نوعیت اجناس اور زیادہ قیمتی فصلوں کا عام ہونا اور سال میں اوسط رقبہ زیر فصل دیہہ کے مزروعہ رقبہ کے مقابلہ ✦

(۲) زمین کی عام جائے وقوع - حیثیت اراضی اور دیہہ کی جائے وقوع بلحاظ وسائل آمد و رفت و طغیانی و نالی نکاس ✦

(۳) وسائل اور قیام آبپاشی اور آبپاش شدہ رقبہ کی وسعت ✦

(۴) جماعت مالکان کی ذات اور کس قدر کاشت مالکان کی اپنے ہاتھ میں ہے یا کس قدر سکونت پذیر یا غیر سکونت پذیر مزارعان دخیلکار یا غیر دخیلکار کے ہاتھ میں ہے ✦

(۵) کھاتہ ہائے ملکیت کی اوسط وسعت ٭

(۶) محال کے گذشتہ مالی حالات جن سے سابقہ تشخیصات کے عام نتائج بلحاظ خاص اُن تحقیقات اور التواؤں کے جواب تک ضروری معلوم ہوی ہوں ظاہر ہوں ٭

(۷) قرضہ کی مقدار جو بقایا یا قرضہ رواں کے خام تخمینوں اور فروخت اور رہن شدہ اصل رقبہ جات سے معلوم ہو ٭

(۸) کاشت کی ترقی اور اُس قابل کاشت زمین کی وسعت جو آیندہ ترقی کے لئے ابھی موجود ہو ٭

(۹) مروجہ لگان ہائے ٭

(۱۰) بالآخر یہ تحریر کرنا چاہئے کہ دیہہ کے مالکان کا گذارے کے لئے کس حد تک صرف اپنی زمین پر دار و مدار ہے۔ اور کہ آیا محال سے معمولی فصلوں کے علاوہ کوئی اور متفرق منافع بھی ہوتے ہیں ٭

گرداوری

۴۲۴ - اِس قسم کی یادداشتیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا محال کے ملاحظہ کے وقت لکھی جا سکتی ہیں اور جب کبھی کوئی عہدہ دار تشخیص کنندہ کسی علاقہ میں سے گذرے تو اُسکو اُس علاقہ کے متعلق کتاب یادداشت کو اپنی ہمراہ رکھنا چاہئے لیکن ان گرداوریوں کے علاوہ جو موجودہ فرائض منصبی کے دوران میں گاہے گاہے کی جائیں ہر ایک محال کی ایک گرداوری بغرض تشخیص معاملہ ہونی چاہئے یہ حتی الامکان پوری اور کامل قسم کی گرداوری ہونی چاہئے۔ حلقہ کے لئے عام شرح کے قائم کرنے اور ہر ایک محال کی مناسب تشخیص کرنے میں عہدہ دار تشخیص کنندہ کی قابلیت زیادہ تر اُس طریق پر منحصر ہے جس کے مطابق کہ وہ یہ کام کرتا ہے یہ امر کہ گرداوری کس وقت شروع کی جائے کسقدر اسپر منحصر ہے کہ امثلہ دیہہ کے کام میں کیا ترقی ہوی ہے۔ لیکن جسقدر جلد شروع کی جاوے بہتر ہوگا۔ کیونکہ اسپر عموماً بہت وقت خرچ ہوتا ہے اور یہ سخت محنت کا کام ہے۔ ہر ایک دیہہ پر جسقدر توجہ اور پڑتال کی ضرورت ہے وہ اُس دیہہ کی کاشت وحقیت ہا اور جدید مالی حالات پر منحصر ہے عہدہ دار تشخیص کنندہ کو دیہہ کی کسی عام جگہ پر یا دیہہ مذکور کے متصل اپنے خیموں میں بیٹھ کر اُس محال کا نقشہ اور پٹواری کے رجسٹر اپنے سامنے رکھوا لینے چاہئیں

اور بڑے بڑے مالکان سے حیثیت اراضی اور اُس کو تشخیص معاملہ کی قسم اور امور و کوائف مندرجہ رجسٹرات پر آزادانہ اور علانیہ طور پر بحث کرنی چاہئے اور مباحثہ مذکور سے پیشتر یا اُس کے مابعد چند کاشتکاران کو اپنی ہمراہ لے کر عہدہ دار مذکور کو محال پر سے سوار ہو کر گذرنا چاہئے۔

۴۲۵ - "عہدہ دار معائنہ کنندہ کے لئے یہ ایک عمدہ تجویز ہے کہ وہ معائنہ کرکے محال کے آئندہ معاملہ کا ایک خام تخمینہ فی الفور درج کرے۔ × × × × ایسے قسم کی محالوار گرداوری تحصیلدار سے کرانی چاہئے اور نتائج تحریر کرانے چاہئیں × × × × جب دیہہ کی تشخیص جدید ٹھیک طور پر مقرر کرنے کا وقت آوے تو عہدہ دار تشخیص کنندہ کو تحصیلدار کی تحریر کردہ یادداشتوں پر احتیاط سے غور اور اُن کا اپنی یادداشتوں سے مقابلہ کرنا چاہئے"۔

آئندہ معاملہ کا خام تخمینہ

۴۲۶ - ایک یا دو مزید امور کا بیان کرنا بے موقع نہ ہوگا - گرداوری بغرض تشخیص دیہات بہت جلدی نہ شروع کرنی چاہئے خاصکر اُس صورت میں جب کہ صاحب مہتمم بندوبست کو تشخیص جمع کے کام کا پہلے تجربہ نہو۔ سال اول میں اس کے بڑے بڑے فرائض عملہ کا انتظام اور پیمایش اور اسلہ کے کام کی نگرانی ہے جب وہ اس غرض کے لئے اپنے ضلع میں دورہ کر رہا ہو تو اُس کو لوگوں و زراعت کی عام واقفیت و مختلف حلقہ جات اور تحصیلات کی طاقت اور کمزوری کے معلوم کرنے کا نہایت عمدہ موقع حاصل ہوگا جو کہ دیہات کی مفصل پڑتال کا ضروری تمہیدی کام ہے۔

مفصل گرداوری بہت جلد شروع نہ کی جائے

۴۲۷ - کسی محال کے معائنہ کرنے سے پیشتر جن کوائف کا ملاحظہ کرنا چاہئے وہ اکثر مندرجہ ذیل ہوں گے۔

کوائف جن کا محال کے معائنہ سے پیشتر ملاحظہ کرنا چاہئے

(الف) رجسٹر مالگذاری دیہہ یا لال کتاب

(ب) انتخابات لال کتاب دیہہ

(ج) فردلگان (ضمیمہ ۷)

(د) نقشہ جات (ضمیمہ ۸)

(ھ) فہرست بیع ہائے از زمانہ بندوبست و موجودہ رہن ہائے (ضمیمہ ۹)

اِن کے ساتھ ایک یا ایک سے زیادہ ایسے نقشہ جات شامل کئے جاسکتے ہیں جو پیشتر

سے مقررہ نمونہ کے مطابق اِس غرض سے تیار کئے گئے ہوں کہ اِن بڑے بڑے امور کو جن پر تشخیص مبنی ہو ایک نمایاں طریق پر یکجا جمع کیا جائے ۔ جن میں نہ صرف لگان ہی شامل ہوں بلکہ وہ خاص خاص امور بھی جنکا ذکر باب متعلقہ "عام امور غور طلب" میں ہے ۔

کیفیت جو رجسٹر جمع دیہی میں درج کی جائیگی

۴۲۸ ۔ لال کتاب کے رکھنے کے متعلق احکام کے رو سے یہ ضروری ہے کہ تحصیلدار بندوبست (اگر ہو) یا اکسٹرا اسسٹنٹ افسر بندوبست یا ان دونو عہدہ داروں کی کیفیت جیسا کہ صاحب مہتمم بندوبست ہر ایک صورت میں ہدایت کریں اور صاحب مہتمم بندوبست کی کیفیت احتیاط سے تیار کی جاوے اور اُسکو یہ عہدہ دار خود درج کریں ۔ تحصیلدار اور اکسٹرا اسسٹنٹ افسر بندوبست کی صورت میں اندراجات اردو کی کتاب یادداشت دیہی میں ہونے چاہئیں ۔ اِس کیفیت میں محال کی قابلیت لوگوں کی خصلت اور مالکان کی جماعت اور مجوزہ تشخیص کی وجوہات کا مختصر بیان اور دیہ کی حیثیت اور حالت کے متعلق ایسی دلچسپ اطلاع درج ہونی چاہئے جو کہ مذکورہ بالا عہدہ داران اپنی ذاتی واقفیت سے مہیا کر سکیں ۔ اِس کیفیت میں اُن امور کو دُھرانا نہ چاہئے جو نقشہ خانہ وار میں صریح طور پر مندرج ہیں ۔ تحصیلدار بندوبست کی یادداشت رجسٹر مالگذاری میں صاحب مہتمم بندوبست کے دیہ کا معائنہ کرنے سے پیشتر درج ہونی چاہئے ۔

رائے جو روزمرہ لکھنی چاہئے

۴۲۹ ۔ نقشہ پیمائش کا عکس یا شجرہ کشتوار کی ایک نقل جو بذریعہ پینٹا گراف بنائی گئی ہو انگریزی کی لال کتاب دیہ میں رکھنی زیادہ مناسب ہے بہ نسبت اُس سرسری لال کتاب میں رکھے جانے کے جسکا ذکر ہدایات کرنیل ویس صاحب میں درج ہے ۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست اُس دیہ کی جسکا معائنہ کر چکے ہیں لال کتاب میں اپنی کیفیت روزانہ درج کر سکیں تو بلاشبہ وہ اپنا بہت وقت بچا سکتے ہیں اور تکلیف سے بچ سکتے ہیں ۔ اور وہ یادداشتیں جو واقعی موقع پر لکھی جائیں صرف مختصر اشارات ہونے چاہیں جن کو پاکٹ بک میں درج کر لیا جائے ۔ معاملہ کے قطعی طور پر مقرر کرنے کے بعد ایک فقرہ ایزاد کرنا پڑے گا جس سے مقدار معاملہ کی وجوہات ظاہر ہوں گی ۔

خام ابتدائی پرتوں کا استعمال

۴۳۰ ۔ ہر ایک ایسے محال کی آئندہ جمع کے خام تخمینہ لگانے میں جن کا ذکر کرنیل ویس صاحب نے کیا ہے صاحب مہتمم بندوبست کے دل میں متعدد اور مختلف قسم کے خیالات پیدا ہوں گے ۔ لیکن شروع ہی سے

مختلف اقسام کی شرحوں کو بطور عام معیار کے استعمال کرنا اُس کے لئے مناسب ہوگا۔ تشخیص دیہہ
میں ان شرحوں میں سے کسی کی بھی آنکھ بند کرکے پیروی نہیں کی جا سکتی۔ ان سے صرف بطور معیار
مقابلہ کام لیا جاتا ہے اور تشخیص میں کسی حد تک مساوات پیدا کرنے کے لئے کام میں آتے ہیں
یہ پڑتہ ہا مفصلہ ذیل ہوسکتے ہیں یعنے نصفی محاصل خام اور موجودہ بندوبست کے نرخ جو قیمتوں
کے بڑھنے کے باعث بڑھائے گئے ہوں اور وہ نرخ جو اسی قسم کے قطعات کے لئے
دیگر مقامات میں حال میں منظور کئے گئے ہوں اور وہ آزمایشی نرخ جن کو مہتمم بندوبست
خیال کریں کہ حلقہ کے حالات کے مناسب ثابت ہوں گے لیکن جن کو وہ اپنی تحقیقات
کے اثناء میں ترمیم کرنے کی امید کرتے ہوں۔ مونہ جس کے مطابق تخمینہ جات نصفی محاصل
مبنی بہ بٹائی و نقدی لگان کئے جاتے ہوں خواہ نامکمل ہی ہوں تاہم عموماً شرح ہائے
نصفی محاصل خام کا مقرر کرنا ممکن ہونا چاہئے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ کسی خاص قسم کی
اراضی یا زمین کی شرح ہائے نصفی محاصل (اگر پیداوار کا وہ حصہ جو عموماً مالکان اراضی
لیتے ہوں معلوم ہو) واقعی دو یا تین فصلوں مثلاً گندم و چری کی قیمت پر منحصر ہوتی ہیں۔
جہاں ان میں سے ایک یا ایک سے زیادہ پر ضبطی لگان ادا کئے جاتے ہوں تو یہ امر اور بھی
سہل ہو جاتا ہے۔ زمین کی ہر ایک قسم کے لئے جو نقد لگان مناسب خیال کیا جاتا ہے وہ
بھی بسہولت سرسری طور پر دریافت ہوسکتا ہے۔ مثلاً یہ ظاہر ہوسکتا ہے کہ عموماً فلاں نرخ
فی کنال یا بیگھہ لیا جاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ایک حلقہ کے تمام محالات کا ایک ہی
دورہ میں معائنہ کرنا چاہئے اور جب کُل حلقہ کا معائنہ ہو چکے تو صاحب مہتمم بندوبست کو
اپنی ابتدائی تشخیصات دیہہ کی پڑتال اور حسب ضرورت اُن کی ترمیم کرنی چاہئے۔

معائنہ دیہہ کی اہمیت

۱۳۱۴۔ بندوبست کی خوبی زیادہ تر اس احتیاط اور تمیز پر مبنی ہوتی ہے جو اس موقع پر برتی جائے پیشتر اسکے کہ کوئی عہدہ دار اپنی تجاویز کی منظوری کے لئے رپورٹ کرنے کو تیار ہو شاید زیادہ مکمل واقفیت اسکو اس قابل وصولی زیادتی اور اس قابل معافی تخفیف کی مقدار کے متعلق اپنی رائے بدلنے کی طرف راغب کرے۔ مگر یہ مشکل ہے کہ وہ مختلف محالات کے معاملہ ادا کرنے کی نسبتی قابلیتوں کے تخمینوں کو بالکل بدل دے اور ایک بھاری تشخیص جو مناسب طور پر بانچھ کی گئی ہو اس کم تشخیص کی نسبت زیادہ قابل عملدرآمد ہوسکتی ہے جو غلط فہمی سے یا تقلیدی طور پر محالات پر بانچھ کی گئی ہو۔

چھبیسویں فصل

خاص اقسام زمین کی تشخیص

مختلف اقسام زمین کی تشخیص کے متعلق چند خیالات کے اظہار کی ضرورت

۴۳۲ - فصل ہائے ماسبق میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اُن وسائل کا خاکہ کھینچا جاوے جن سے معاملہ اراضی کا مناسب انتظام ہو سکتا ہے۔ مباحثہ کی اثناء میں اُن مشکلات میں سے بعض کا قدرتی طور پر ذکر آ گیا ہے۔ جو اِن اراضیات کی شرحیں مقرر کرنے میں پیش آتی ہیں جن کی چاہات اور انہار سے آبپاشی ہوتی ہے یا جو دریاؤں سے سیلاب ہوتی ہیں یا جن کا مدار کلّاً بارش پر ہے تاہم اِس جگہ خاص اقسام زمین کی تشخیص کے متعلق بڑے بڑے معاملات کا زیادہ صریح طور پر بیان کرنا بے موقع نہ ہوگا۔ خواہ بعض امور کو دہرانا ہی پڑے۔

چاہی آبپاشی کے مختلف حالات

۴۳۳ - ایک اجنبی شخص جو اِس نقشہ کا مطالعہ کرے جس سے پنجاب کی چاہی شرحوں کی وسیع تفریق ظاہر ہوتی ہے یعنی جالندھر و ہوشیارپور کے بعض حصص میں پانچ سے چھ روپیہ فی ایکڑ تک سے لیکر مغربی اضلاع کے قطعات بار میں ایک روپیہ اور اِس سے کم شرح دیکھ کر اُس کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اِن عظیم اختلافات کی کچھ وجہ بھی ہونی چاہئے۔ مگر اپنی واقفیت بڑھ جانے پر وہ سمجھ جائے گا کہ اُن حالات کے عظیم اختلاف سے جن میں صوبہ کے مختلف حصص میں چاہی آبپاشی کی جاتی ہے وہ شرحیں عیاں طور پر واجب ٹھیرتی ہیں میدانوں میں بارش اندازاً پانچ سے پچاس انچ تک ہوتی ہے اور کنوؤں پر آبپاشی کے لئے جھٹہ (یا جھلار) استعمال کرتے ہیں جو چند فٹ سے پچاس یا ساٹھ بلکہ ستر فٹ تک کا ہوتا ہے۔ بعض نشیبی مرطوب قطعات میں کنوئیں اتفاقیہ امساک باران سے محفوظ رکھنے کے کام آتے اور معمولی موسموں میں خاص خاص قیمتی فصلوں کے مختصر رقبہ کے پختہ کرنے کے لئے

استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایک اور قسم کی خاص چاہی کاشت جالندھر اور لدھیانہ کی بالائی زمینوں میں عمدہ حالت میں نظر آتی ہے یہاں پر خوردنی ارزاں قسم کے اناج بارانی زمینوں میں بوئے جاتے ہیں اور چاہی رقبہ جات گندم اور مکی اور کپاس اور نیشکر کی عمدہ فصلوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ متوسط بارش کے سالوں میں پانی کو وسیع سطح پر پھیلانے کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ دونو فصلوں میں دس سے بیس ایکڑ تک کی آبپاشی کافی خیال کی جاتی ہے۔ دیگر مقامات میں مثلاً سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اُس بڑے چاہی قطعہ میں جو چرکھڑی محال کے نام سے مشہور ہے موسمی حالات لوگوں کو ہر ایک کنوئیں کے ساتھ بہت بڑا رقبہ ملحق کرنے کے لئے بدیں امید راغب کرتے ہیں کہ تخم ریزی کے موسم میں اچھی بارش ہو جانے سے متوسط قیمت کی زیادہ فصلیں ہو سکتی ہیں۔ جہاں بارش واقعی قلیل ہو تو کنوؤں کے ذریعہ اُن مویشیوں کی بھی خوراک پیدا کرنی پڑتی ہے جو کنوؤں کو چلاتے ہیں بعض جگہ چاہات کے علاوہ دریا کا پانی بھی لینا پڑتا ہے جو قدرتی طور پر طغیانی سے یا مصنوعی نالوں کے ذریعہ سے زمین میں لایا جاتا ہے۔ مثلاً جنوب مغربی اضلاع میں ایک ہی ضلع کی حدود کے اندر ہی چاہی آبپاشی کے حالات میں عظیم اختلاف کا ہونا ممکن ہے۔ ضلع شاہپور کے پہاڑی حلقہ میں کنوئیں کے ساتھ اوسطاً ۲½ ایکڑ ملحق ہوتے ہیں لیکن وہ ۴½ ایکڑ آبپاش شدہ فصلیں سالانہ پیدا کرتا ہے حلقہ آرا میں کنوئیں کا ملحقہ اوسط رقبہ ۴ء۵ ایکڑ ہے اور گو مکمل طور پر چلنے والے کنوئیں پر چھ جوتیں بیلوں کی کام کرتی ہیں تاہم نصف زمین ہر سال غیر مزروعہ پڑی رہتی ہے ۔

تشخیص چاہات میں احتیاط کی ضرورت

۴۳۴ - چاہی اراضیات کی ٹھیک ٹھیک شرح مقرر کرنیکے سوال کو اس قسم کے عجیب اختلافات مشکل بنا دیتے ہیں کیونکہ ایک عام قاعدہ (جیسا کہ پرنسپ صاحب قائم کرنا چاہتے تھے) مثلاً ایک خاص رقم کا جو فی ایکڑ بڑے وسیع رقبہ جات کے نرخہائے آبپاش اور غیر آبپاش کی متناسب تفریق کو ظاہر کرے قائم کرنا ناممکن ہے۔ اور ایک مقام میں حاصل کیا ہوا تجربہ بجز اسکے کہ وہ مقامی حالات کے باغور مطالعہ سے روکا جاوے دوسری جگہ صریح طور پر مغالطہ میں ڈالنے والا ہو سکتا ہے یہ دقت مختلف قطعات اور مختلف حلقہ جات کی چاہی آبپاشی کی خاصیت کو صاف طور پر سمجھنے پر بھی ختم نہیں ہو جاتی۔ ہر ایک حلقہ میں بالخصوص جہاں حلقہ جات وسیع ہوں تشخیص چاہی بہت مختلف ہوگی۔ سطح آب کی تبدیلیاں بعض اوقات بہت جلدی جلدی ہوتی ہیں اور میٹھے اور کھاری چاہات قریب قریب پائے جاتے ہیں ممکن ہے کہ ایک محال

میں چاہات زیادہ کہنہ اور کمزور ہوں یا اُن کے بیل کافی نہوں اور دوسرے محال میں شاید کل کنوئیں اچھی حالت میں ہوں اور پورے بیل رکھتے ہوں - ایک ہی گاؤں کے اندر بھی کنوئیں نئے اور پُرانے اچھے اور بُرے ہونے ممکن ہیں اور مسکن کے نزدیک اور دور کے چاہات کے طریق کاشتکاری میں اسقدر اختلاف ہوسکتا ہے کہ اُن کے لئے علٰحدہ شرحوں کی ضرورت ہو - صاحب مہتمم بندوبست ہمیشہ کل چاہی تشخیص کو محال کے چاہات پر تقسیم کرنے کے لئے مالکان اراضی کے سپرد نہیں کرسکتے صاحب موصوف کو اِس کام میں اُن کی مدد کرنے کے لئے مستعد رہنا چاہئے اور اُن کو اسقدر واقفیت ہونی چاہئے - کہ وہ کسی زبردست پتی داران کے اپنے کمزور بھائی پر غیر واجب بوجھ ڈالنے کی کوشش کو معلوم کرسکیں - صاحب موصوف کوئی ایسی چاہی تشخیص جسپر آسانی عمل ہوسکے تفصیلات پر زیادہ توجہ دینے کے بغیر نہیں کرسکتے - فرانسس صاحب بیان کرتے ہیں کہ بمقام زیرہ میں نے معائنہ دیہ کے وقت ہر ایک کنواں دیکھا تھا اور ہر ایک کنوئیں سے آبپاش شدہ رقبہ مندرجہ کاغذات سالانہ کی تصدیق کی تھی - گہرائی وغیرہ اور کنوئیں کے نقص اور زمین کا ناقص قسم کا ہونا قلمبند کیا گیا تھا اور لوگوں کو مطلع کیا گیا تھا کہ ہر ایک کنوئیں پر کسقدر رقم لگانیکی تجویز کی گئی ہے - مذکورہ بالا مفصل تحقیقات اکثر ناممکن ہوتی ہے اور شاید ہمیشہ اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی - لیکن تحصیلدار بندوبست کی کیفیت مندرجہ نقشہ جات سے اور اُس نقشہ سے جسمیں فصلوں کا وہ اوسط رقبہ دکھلایا گیا ہو جو ہر ایک چاہ سے آبپاش ہوتا ہے صاحب مہتمم بندوبست کی توجہ اُن چاہات کی طرف مبذول ہونی چاہئے جنکو معائنہ دیہ کے وقت دیکھنا بالخصوص ضروری ہو +

۴۳۵ - پرتہ غیر آبپاشش پر بیس[۱] سالہ رعایت سے مالک کو زمین کی ترقی یافتہ پیداوار سے اپنا خرچ شدہ سرمایہ مع مناسب سود کے حاصل کر لینے کے قابل کرنا مقصود ہے - نہایت مناسب قطعات میں آبپاشی کی مستقل ترقی اس امر کا بہت عمدہ ثبوت ہے کہ لوگ اِس سلوک کو جو چاہات سے اُن کی تشخیص سے متعلق کیا گیا ہے غیر واجب نہیں خیال کرتے - افسران تشخیص کنندہ کو جو ملک کے ایسے حصص میں کام کرتے ہوں جہاں چاہات کا بنانا بالخصوص مشکل اور قیمتی ہو اس امر کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر معمولی میعاد معافی کی توسیع کا اختیار رکھتے ہیں - ابتدائی خرچ کے سوال کے علاوہ ہمیشہ اِس امر کا خوف ہے کہ

چاہی آبپاشی کا خرچ اور خطرہ

[۱] دیکھو فصل ۲۹

کہیں چاہی آبپاشی کے عمدہ نتائج کو دیکھتے وقت اُس خرچ کو جس سے وہ نتائج حاصل ہوتے ہیں اور متضمن خطروں کو نظر انداز نہ کر دیا جائے۔ ایک مختصر آبپاش شدہ کھاتہ رکھنے والے کاشتکار کسان کی اکثر تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ گو چاہات دیہات کا معمولی امساک باران کے زمانوں میں گذر کرا دیتے ہیں لیکن غیر آبپاش شدہ علاقہ کی نسبت وہ قطعہ جسکا مدار چاہات پر ہے طویل خشک سالی کے بعد دیر سے اصلی حالت پر آتا ہے۔ بہت سے مویشی متواتر کام کے باعث مر جاتے ہیں حالانکہ اُن کو زندہ رکھنے کے واسطے نیشکر جیسی قیمتی فصلیں کھلا دی جاتی ہیں اور جو مصیبت خشک سالی سے آہستہ آہستہ ہوتی ہے وہ مرض مری کے پھوٹ پڑنے پر تھوڑے ہی عرصہ میں ہو سکتی ہے ؞

قلبند شدہ رقبہ اور چاہی اراضیات کے لگان کے متعلق احتیاط

۴۳۶ - چاہات کے آبپاش کرنے کی اصل طاقت کو خسوگرداوری کی مدد سے دریافت کرنے کی ضرورت (فقرہ ۳۰۰) اور ظاہری لگان کو بلا تحقیقات کے چاہی اراضی کا اصل لگان منظور کر لینے کے خطرے (فقرہ ۳۳۹) کا ذکر پہلے آچکا ہے ؞

چاہی اراضیات پر زاید تشخیص کرنے کا میلان

۴۳۷ - اِس میں کچھ شک نہیں کہ پنجاب کے پہلے بندوبستوں میں چاہی اراضی پر نسبتاً سنگین جمع تشخیص کی جاتی تھی اور سر جے۔ بی لائل صاحب کا خیال تھا کہ بعض مقابلۃً جدید بندوبستوں میں یہ غلطی کلی طور پر معدوم نہ تھی چنانچہ جالندھر کی آخری رپورٹ بندوبست کے ریویو میں صاحب موصوف رائے دیتے ہیں کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال ہے (جیسا کہ بندوبست لدھیانہ کی صورت میں اُنکی رائے تھی) کہ قطعی طور پر منظور شدہ نرخہا معاملہ مقرر کرنے میں غیر آبپاش شدہ اراضی کے نرخوں کے مقابلہ میں چاہات سے آبپاش شدہ اراضی کے نرخ بہت زیادہ مقرر کئے جاتے تھے۔ اُن کی تفاوت اُس فرق سے جو اراضیات کی نسبتی حیثیت کی رپورٹ ہائے تشخیص مندرجہ تخمینہ جات سے واجب ٹھیرتا ہے بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے × × × × لیکن اگر یہ غلطی کی گئی تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ مطالبہ کے تقسیم کرنے میں لوگوں نے اُس کی تصحیح کر لی۔ چنانچہ اخیری رپورٹ × × × × × سے ظاہر ہوگا کہ لوگوں نے جسقدر مطالبہ غیر آبپاش شدہ اراضی پر مقرر کیا اُس کے دو چند سے زیادہ چاہی اراضی پر ہرگز مقرر نہیں کیا بلکہ اس سے بھی بہت کم مقرر کیا۔ اِس طریق پر عمل کرنے میں شاید

وہ حد انصاف سے تجاوز کر گئے ہوں اور اغلب ہے کہ اُن کی تقسیم کے مطابق غیر آبپاش شدہ کھیتوں کے نرخ اُن کے خالص نصفی محاصل سے اکثر زائد ہوں لیکن اُن کا یہ عمل ہمارے چاہات سے آبپاش شدہ اراضی پر ہی معاملہ کو مجتمع کر دینے کی رغبت سے بہتر ہے جو زمین پر خرچ کردہ سرمایہ اور محنت پر کسی حد تک ناواجب بوجھ ہے۔ نواب ممدوح کا خیال ہے۔ کہ یہ میلان ہم کو سکھوں سے ورثہ میں ملا ہے جن کی نقد تشخیص ملے دیہات میں یہ میلان ایک افسوسناک حد تک پایا جاتا تھا جیسا کہ نواب ممدوح کو گورداسپور و دیگر اضلاع کے ابتدائی تجربہ سے معلوم ہوا کہ سکھوں کا فقط یہ اصول تھا۔ کہ کاشتکاری چھوڑانے کے بغیر جسقدر لیا جا سکتا تھا لے لیتے تھے جیسا کہ پرسر صاحب اپنی ایک رپورٹ تشخیص میں بیان کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ مطالبہ مقررہ کے نرخہا کے معاملہ میں چند سالوں کی اوسط پیداوار ہی کا خیال نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس باقاعدگی کا بھی۔ اور بلا شبہ یہی خیال تھا جس سے پرسر صاحب نے غیر آبپاش شدہ اراضیات کی نسبت آبپاش شدہ پر بلحاظ پیداوار زیادہ تشخیص لگائی۔ مگر یہ پرسر صاحب کے چاہی نرخ تھے۔ جنکو میجر ویس صاحب اور سر ولیم ڈیویز صاحب نے بسا اوقات بڑھا دیا گو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے میں پرسر صاحب نے خود اپنے اصول پر اگر حد سے زیادہ نہیں تو کافی حد تک ضرور عمل کیا تھا *

چاہی آبپاشی میں کمی مشی کے میلان کا پایا جانا

۵۳۴۔ ایسے اضلاع میں جہاں تشخیص عرصہ دراز کے لئے کی گئی ہو ممکن ہے کہ شخصی تکالیف اُن چاہات کے جو بندوبست کے وقت چلتے ہوں میعاد بندوبست کے ختم ہونے سے پیشتر خراب یا غیر مستعمل ہو جانے کے باعث پیدا ہوں۔ اگر سرکار متروک چاہات کی تشخیص معاف کر دے اور جدید چاہات سے آبپاش شدہ زمین کو بھی تشخیص سے مستثنٰے کر دے تو اُسکا معاملہ آہستہ آہستہ کم ہو جاویگا تا وقتیکہ دوسرا بندوبست کیا جاوے اور خراب شدہ کنوئیں کی مرمت کرنے یا اُس کی جگہ جدید چاہ بنانے کے میلان میں کمزوری ہو جائیگی اور اِس اصول کی کہ ہر ایک جماعت دیہہ کے ممبران کل محال کی مشخصہ رقم کے مشترک طور پر ذمہ وار ہیں خلاف ورزی ہوگی مگر جمع کے کھاتہ وار پر مکرر تقسیم کرنیکا حکم دینے کے اختیار کو استعمال کرنے سے اصول مذکور کی تائید ہوتی ہے (ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۶۵) یہ امداد نئے کنوئیں کی تعمیر یا پرانے کی مرمت کے لئے قرضہ تقاوی دینا اکثر تکلیف

بذا کا متعابلہ کرنیکا عمدہ طریق ہوسکتا ہے۔ لیکن مغربی اور جنوب مغربی اضلاع میں محالات اکثر جداگانہ چاہات کا محض مصنوعی مجموعہ ہوتے ہیں اور عملی طور پر کوئی غیر آبپاش کاشت کا پتہ نہیں ہوتا۔ مالکان چاہ نہ تو ایک ہی مورث کی اولاد ہوتے ہیں اور نہ مشترک دیہاتی زندگی کے رشتے سے پیوستہ ہوتے ہیں۔ اِسلئے مشترک ذمہ داری ایک ایسا معاملہ ہے جو اِس قسم کی حقیقت کے ساتھ جبراً جکڑا ہوا ہے لیکن فی الواقع اس سے متعلق نہیں ہے یہ امر بلا شُبہ بناوٹ ہے اور اِس کو امر واقعی بنانے کی کوشش کرنا قابل اعتراض ہوگا۔ طویل خشکسالی کے بعد مزارعان چلے جاتے ہیں اور وہ چاہات جو کامل طور پہ چلنے کے لایق ہوتے ہیں سالہا تک غیر مستقل پڑے رہتے ہیں یہ امر مشکل ہے کہ دیگر پُرانے چاہات کے مالکان کو باقیدار مالک کی تشخیص ادا کرنے پر مجبور کیا جائے جبکہ اُنہوں نے اِنہیں تکالیف کے مقابلہ میں اپنے چاہات کو جاری رکھا ہو جن سے اول الذکر (باقیدار) مغلوب ہو گیا ہے۔ معمولی قاعدہ کے بموجب جدید چاہات بندوبست کی میعاد تک[51] اس سے بھی زائد عرصہ تک محفوظ رہینگے اور کوئی نئی غیر آبپاش شدہ کاشت قابل تشخیص نہ ہوگی۔ ایسی صورت کا تدارک کرنے کے لئے ایک تجویز اختیار کی گئی ہے یعنی جب کوئی چاہ بیکار ہو جاتا ہے تو تشخیص معاف کر دیجاتی ہے اور چاہ کے پھر جاری ہونے پر یا اُس کی بجائے جدید چاہ تعمیر کرنے پر فوراً ہی یا قلیل میعاد معافی کے بعد تشخیص پھر لگائی جاتی ہے جدید چاہات پر اکھٹی رقم میں تشخیص مقرر کی جاتی ہے جو صاحب مہتمم بندوبست پیشتر سے تعین کر دیتے ہیں اور جو حلقہ کے چاہی نرخ سے کسیقدر کم نرخوں پر مبنی ہوتی ہے اور یہ تشخیص اُسوقت جاری کی جاتی ہے جب کنواں[52] چند سال تک جاری رہا ہو۔ اِس قسم کی معافیات کو جنکا ابھی ذکر ہوا۔ اصول بندوبست کا معمولی خاصہ بنانے کی تجویز حال میں مسٹر (اب سر) میکورتھ صاحب فنانشیل کمشنر اور سر ڈینیس فٹز پیٹرک صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اس بنا پر نامنظور فرمائی ہے کہ ایسا کرنا ہمارے طریق آئین کے اصولوں کے برخلاف ہوگا اور کفایت اور محنت کرنے کی ایک اہم ترغیب کو دور کر دے گا اور اس کے ساتھ ہی اگر اُن اراضیات پر جن کے لئے میعاد بندوبست کے اندر چاہات بنائے گئے ہوں نرخ ہائے آبپاشی لگانے کا انتظام کیا گیا جو کہ ضرور کیا جائیگا تو لوگوں کے لئے بہت نا

۵۱ دیکھو مثلاً سٹیڈمین صاحب کی رپورٹ بندوبست جھنگ کے فقرات ۱۰۳ و ۱۹۶ و ویس صاحب کی رپورٹ بندوبست شاہپور کا فقرہ ۱۰۵ ،،

پسندیدہ[1] ہوگا ۔

۴۳۹ - پیڈرسن صاحب کا طریق آبیانہ گورنمنٹ نے نامنظور فرمایا (فقرہ ۶۴) کسی چاہ سے متعلق

اکٹھی رقم کا بطور آبیانہ لگانیکی کہاں تک اجازت ہے

اراضی کے آبپاش شدہ اور غیر آبپاش شدہ نرخوں کی تشخیص کی تفاوت کو ایک علیحدہ حد خیال کرنا - جو ایک اکٹھی رقم کے برابر ہو - باچھ کے متعلق اور بالخصوص ایسی صورتوں میں جہاں چاہی جمع کو میعاد بندوبست کے اندر معاف کرنیکا خیال ہو فائدہ مند پایا جائے گا بشرطیکہ چاہی تشخیص اُس طریق پر تعین کی گئی ہو اور اُسی میعاد کے لئے مقرر ہو جیسا کہ غیر آبپاش شدہ زمین کی تشخیص ملک کے ایسے حصص میں جہاں تک بارانی فصلیں تقریبًا نہ ہوتی ہوں اراضیات چاہی کی کامل تشخیص اور یہ آبیانہ ایک ہی ہوتا ہے ۔

۴۴۰ - جب آبپاشی کے وقت چاہات اور سیلاب کا پانی مل جاتا ہے تو فصل ربیع عمومًا

نرخہائے چاہی سیلاب

اُن اراضیات پر کاشت کی جاتی ہے کہ جن میں سیلاب کا پانی خشک ہو جاتا ہے تو اُن کو چاہ سے پانی دیا جاتا ہے - فصل خریف کا زیادہ دریا کے پانی پر ہی مدار ہوتا ہے مگر سیلاب کے کم ہونے پر چاہات سے ایک آخری آبپاشی کی ضرورت ہو سکتی ہے - اُن اراضیات کے نرخ جن کی آبپاشی کے دو وسائل ہیں اُن اراضیات کے نرخوں کی نسبت جن کا صرف چاہات پر مدار ہے زیادہ ہونے ضروری ہیں لیکن بعض اوقات ان اراضیات کی کمی آبرسانی کا عوض جو دریا سے دور ہوتی ہے بہتر زمین اور کھاد کی سہولتوں سے ہو جاتا ہے ۔

۴۴۱ - نہر سے آبپاش شدہ اراضی کے معاملہ اراضی کی تشخیص کے طریقوں کا ذکر جو مختلف

نہری اراضیات کی تشخیص کا ذکر فصل ششم میں کیا گیا

مواقع پر اختیار کئے گئے اِس دستور العمل کے تاریخی حصہ میں کیا گیا ہے (فقرات ۵۱ و ۵۹ تا ۶۲ و ۲۷ و ۸۵) حال کے مروجہ طریقوں کا مختصر خلاصہ اس جگہ لکھنا مفید ہوگا ۔

۴۴۲ - اِس صوبہ کی انہار کی ابتدائی تقسیم انہار دامی و انہار طغیانی میں کی گئی ہے -

قسمبندی انہار

پنجاب کی اول الذکر انہار میں سے بڑی بڑی انہار سرکاری خرچ سے بنائی گئی ہیں انہار طغیانی کو موسم گرما کی بارش سے دریاؤں کے چڑھاؤ سے پانی ملتا ہے اور جب دریا موسم سرما کی سطح تک اُتر جاتے ہیں تو اُن کا بہاؤ رک جاتا ہے - اُن میں سے بعض انہار یا تو گورنمنٹ نے

---

[1] گورنمنٹ پنجاب نمبر ۲۱۲ - ایس مورخہ ۲۱ رجون ۱۸۹۵ء

تعمیر کی ہیں یا حاصل کی ہیں اور بعض ابتک غیر سرکاری اشخاص کے زیر قبضہ اور زیر اہتمام ہیں - ایک تیسری قسم کی انہار میں صوبہ کی اکثر انہار طغیانی شامل ہیں آبپاشی کنندگان اور گورنمنٹ دونوکا تعلق ہے گو خاص طور پر یہ بتلانا ممکن ہے کہ انہار مذکور کے کسی مجموعہ سے یا کسی ایک نہر سے فریقین میں سے ہر ایک کا کسقدر تعلق ہے اس قسم کی بیشمار انہار جو الحاق کے وقت موجود تھیں انکی اصلیت کا عمدہ حال مسٹر (اب سر جیمز) لائل صاحب نے لکھا ہے :-

"تعمیرات آبپاشی از قسم انہار و نالہا سے جو دریاؤں یا ندیوں سے نکلتے ہیں اُن کو قریبًا ہمیشہ فرمانروایان یا اُن کے حکام مقامان یا مفوض الیہ اور زمیندار ملکر تعمیر کرتے تھے ، ، ، ، بہت سا کام زمیندار اور اُن کے متعلقین بلا تنخواہ کرتے تھے فرمانروا حکم پہنچاتا تھا یا بلا تنخواہ مزدوروں کے گروہوں کو خوراک دیتا تھا - اس طریق پر تعمیر کردہ سرکاری عمارات آبپاشی اور آبپاشی کنندگان کی مشترک جائداد ، ، ، ، کہی جا سکتی ہے اور ان کے قائم رکھنے کا کام اُسی نسبت سے جیسا کہ اُن کی تعمیر سرکار اور آبپاشی کنندگان کا مشترک کام ہے یعنی اصل مزدوری عمومًا آبپاشی کنندگان بہم پہنچاتے تھے اور سرکار صرف ہدایات اور فعل مشترکہ کے عمل میں لانے سے مدد دیتی تھی اور نازک موقعوں پر کبھی کبھی روپیہ صرف کرتی تھی - لیکن بعض صورتوں میں سرکار اُن کے قائم رکھنے کے خرچ کا باقاعدہ طور پر زمینداران کو حصہ دیتی تھی - تعمیرات کے قائم رکھنے اور پانی کے تقسیم کرنے کا انتظام سرکار حتی الامکان زمینداروں کے ذمہ پر چھوڑ دیتی تھی لیکن جب موقع پڑا اور جسقدر ضروری ہوتا تھا سرکار کو اُس میں دست اندازی کرنی پڑتی تھی اور بعض صورتوں میں اُسکو قریبًا کل انتظام اپنے ہاتھ میں لینا پڑتا تھا - یہ دست اندازی اور انتظام عمومًا ملک کے معمولی مالی انتظام کے حصہ کے طور پر کارداران اور مالی عہدہ داران دیہی کی معرفت سرانجام پاتا تھا - مگر بہت سی صورتوں میں چھوٹے درجوں کے خاص عہدہ داران نہر مقرر کئے جاتے تھے اور آبپاشی کنندگان پر خاص جبوب لگا کر اُن کو تنخواہ دی جاتی تھی[۱] - (انتخابات از کاغذات دفتر صاحب فنانشیل کمشنر سلسلہ جدید نمبر ۵ صفحہ ۱۰)" *

[۱] تعمیرات سرکاری کے انصرام میں حکام اور محکوموں کے جدید ایام میں ملکر کام کرنے کی ایک مشہور مثال انہار طغیانی فیروزپور کی تواریخ سے ملتی ہے *

عہدہ دار تشخیص کنندہ کے خیال کے موجب انہار پنجاب کی مندرجہ ذیل سرسری مگر صریح الفہم تقسیم ہے :-

(الف) دوامی سرکاری انہار

(ب) دیگر انہار عموماً انہار طغیانی جن میں بعض ہمیشہ بہنے والی انہار خورد بھی شامل ہیں جو علاقہ جات دامن کوہ میں واقع ہیں ؀

(۱) سرکاری
(۲) مشترک
(۳) نج کی - جن میں وہ انہار شامل ہیں جو جماعت ہائے مقامی مثلاً ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملکیت ہیں ؀

آبیانہ یا محصول مالکانہ

۳۴۳ - سرکار کو بحیثیت مالک نہر صریح طور پر اُس پانی کی قیمت کو جو وہ بہم پہنچائے اُس شخص سے وصول کرنے کا حق حاصل ہے جو اُس پانی کو استعمال کرتا ہے - ہر دو فریقین کے تعلقات میں کسی دوسرے مشتری اور بائع کے تعلقات سے زیادہ تفاوت نہیں۔ کسی نہر کا غیر سرکاری مالک بھی آبپاشی کنندگان سے پانی کی قیمت لینے کا مستحق ہے - نہر کے پانی کی قیمت عموماً فی ایکڑ کے نرخ سے وصول کی جاتی ہے جو عموماً آبیانہ یا محصول مالکانہ کے ناموں سے مشہور ہے۔ آخر الذکر اصطلاح ایکٹ نہر شمالی ہندوستان بابت ۱۸۷۳ء (نمبر ۸) میں اس محصول کے لئے استعمال کی گئی ہے انہار سرکاری پر عموماً مختلف فصلوں پر مختلف نرخ مقرر کئے جاتے ہیں محصول کا تخمینہ مقرر کرنے کا ایک خاص ذریعہ پانی کی وہ مقدار ہے جو کسی خاص فصل کے پختہ کرنے کے لئے مطلوب ہو - انہار کی اس قسم کی صورت میں جو "مشترک" بیان کی گئی ہیں سرکار کو مہیا کردہ پانی کی پوری قیمت کے برابر محصول مالکانہ وصول کرنیکا استحقاق نہیں ہے - مگر اسکو یہ حق حاصل ہے کہ کسی نہ کسی طریق پر اس سرمایہ کا سود وصول کرے جو اُس نے اُس کی ترقی پر صرف کیا ہو اور کہ وہ انتظام اور سالانہ صفائی کی جہاں تک کہ یہ کام آبپاشی کنندگان نے خود نہ کیا ہو لاگت بھی وصول کرے ؀

خوش حیثیتی و محصول مالکانہ و نہری پرتہ

۳۴۴ - سرکار اعلیٰ مالک اراضی ہونے کی حیثیت سے آبپاشی نہر کی اشاعت کے باعث جو ترقی لگان میں ہو اسکا حصہ لینے کی مستحق ہے خواہ یہ آبپاشی سرکار کے اپنے ذریعہ سے ہو خواہ اشخاص غیر سرکاری کے ذریعہ سے۔ مالک نہر کی

حیثیت سے ممکن ہے کہ سرکار نے محصول مالکانہ اسقدر زیادہ مقرر کر دیا ہو کہ جس کے باعث لگان میں کوئی ایزادی نہ ہو سکے - مگر گورنمنٹ کا یہ اصول نہیں ہے کہ وہ مالکان اراضی کو اُن منافعوں کا حصہ نہ لینے دے جو گورنمنٹ کی طرف سے ترقی ہونے کے باعث پیدا ہوے ہوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سرکار کو ایسی صورتوں میں جہاں اشخاص غیر سرکاری انہار کے مالک ہوں اس رقم کی حد مقرر کرنیکا اختیار ہو جو بطور آبیانہ وصول کی جاسکے ورنہ نفع کا کوئی کم سے کم حصہ حاصل نہ رہیگا جسکو بحیثیت آبپاشی تشخیص اراضی کے دعوی کے لئے بنیاد قائم کیا جائے - زائد تشخیص جو آبپاشی نہر کے مروج ہونے کے باعث وصول کی جاسکتی ہے وہ دو طریق پر مقرر ہو سکتی ہے ؛

ایک طریق تشخیص یہ ہے کہ اراضی کو زیر آبپاشی لکھدیا جائے او تشخیص کے اس حصہ کو میز کرنیکی کوشش نہ کی جائے جو آبپاشی کے باعث واجب الادا ہو - یہ وہ طریق ہے جسپر ہمارے پہلے بندوبستوں میں مدامی انہار سے آبپاش شدہ اراضیات پر جمع تشخیص کی جاتی تھی (فقرہ ۵۱) اور اُن اراضیات کی تشخیص جنکا بعض انہار طغیانی پر مدار ہے - تاہنوز اسی قسم کی ہیں - پرنسپ صاحب نے تشخیص کو دو حصص میں تقسیم کرنیکی تجویز جاری کی ایک وہ معاملہ جو اراضی کے غیر آبپاش ہونیکی صورت میں اس سے واجب الوصول ہو دوم وہ جو بباعث آبپاشی مالک اراضی کے منافع میں ایزادی کے سبب سے واجب الادا ہو آخر الذکر خوش حیثیتی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے پرنسپ صاحب یہ معاملہ خوش حیثیتی کے ذریعہ سے لیتے تھے جو ہر ایک فصل کی آبپاش شدہ اراضی پر عاید کیا جاتا تھا (فقرات ۵۹ لغایت ۶۲) محصول مالکانہ جسکا ذکر فقرہ مابعد میں ہے خوش حیثیتی کا ایک دوسرا نام ہے (فقرہ ۷۲) بعض جدید بندوبستوں میں غیر معین محصول مالکانہ کی جگہ مقررہ خوش حیثیتی لگائی گئی ہے اور اِس صورت میں ریٹ تشخیص نہری پرتہ کے نام سے موسوم ہے (فقرہ ۸۵) ؛

۴۴۵ - ان اراضیات پر جو مدامی انہار سے آبپاش ہوتی ہیں معاملہ زمین تشخیص کرنے کے [illegible] آجکل دو طریق مروج ہیں - انہار مغربی جمن و آگرہ پر مستقل [illegible] محصول مالکانہ مرتبہ زیر دفعہ ۳۷ - ایکٹ انہار (نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۳ع) کے بموجب وصول کیا جاتا ہے - اِن انہار میں سے ہر ایک پر محصول قبضہ کو محصول مالکانہ سے ایک خاص نسبت ہے - انہار باری دوآب و چناب و سوات سے آبپاش شدہ اراضیات پر مستقل

خوش حیثیتی تشخیص کی گئی ہے اور نرخہائے آبپاش شدہ و غیر آبپاش شدہ کا تفاوت نہری پرتہ کے نام سے مشہور ہے نہر سرہند کی حالت عجیب ہے جب اِس نہر سے آبپاشی شروع کی گئی تھی تو اُسوقت کے مروجہ محصول قبضہ سے بہت زیادہ محصول قبضہ لگایا گیا تھا - لیکن کوئی محصول مالکانہ علیحدہ نہ لیا جاتا تھا - لیکن اگر یہ ظاہر ہو جائے کہ نہر سے آبپاش شدہ اراضی کی حیثیت متعلقہ لگان اُسی قسم کی غیر آبپاش شدہ اراضی کی حیثیت متعلقہ سے زاید ہے تو آخر الذکر محصول کے کسی وقت وصول کرنے میں کوئی قانونی رُکاوٹ نہیں ہو سکتی - اُن اراضیات کی صورت میں جن پر چاہی ریٹ تشخیص کئے گئے ہوں گو اُن کو نہر سے پانی دیا جاتا ہو کوئی محصول مالکانہ نہیں لیا جاتا (دفعہ ۳۹ - ایکٹ نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۹۳ء اور اِسی اصول پر نہری پرتہ کے متعلق عمل کیا جاتا ہے[۵۱] ؞

نہری پرتہ کی صورت میں کمی بیشی ہونیکے انتظام کا خیال

۴۴۶ - اگر سررشتہ نہر کے عمل سے آبپاشی مستقل طور پر رُک جاوے تو نہری پرتہ کا معاف کرنا ضروری ہو سکتا ہے[۵۲] دوسری طرف اُن اراضیات کی تشخیص کے انتظام کئے گئے ہیں جو میعاد بندوبست کے اندر پہلی دفعہ آبپاش کی گئی ہوں - یہ مختلف اضلاع میں مختلف ہیں - اِنکا اِسجگہ مزید بیان کرنا ضروری نہیں[۵۳] - اُن کو میعاد بندوبست کے اندر کاشت کی کل ایزادیوں اور ترقیوں کے فوائد کو مالکان اراضی کے لئے چھوڑنے کے اصول کی خلاف ورزیاں کہا جا سکتا ہے مگر اس صورت میں یہ ترقیاں اور ایزادیاں مالکان کی کوششوں کی نسبت زیادہ سرکاری روپیہ کے صرف کے باعث ہوتی ہیں ؞

محصول مالکانہ کے طریق کے موجب تشخیص کے مقررہ پرتہ کی قسم

۴۴۷ - جہاں اراضی کے معین مطالبہ کے علاوہ غیر معین محصول مالکانہ لیا جاتا ہے وہاں یہ قاعدہ ہے کہ اول الذکر کو زمین

[۵۱] گرانٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست امرتسر کا فقرہ ۵۰ ؞

[۵۲] دیکھو فقرہ ۶۲ رپورٹ گرانٹ صاحب بابت بندوبست امرتسر ؞

[۵۳] دیکھو فقرہ - ۶۱ رپورٹ گرانٹ صاحب بابت بندوبست امرتسر - اورڈوایر صاحب کی رپورٹ بندوبست بابت گوجرانوالہ کا فقرہ ۱۲۵ ڈین صاحب کی رپورٹ بندوبست بابت پشاور کے فقرات ۶۴ و ۶۵ ؞

کی تشخیص بحیثیت غیر آبپاش شدہ" کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح کسیقدر مغالطہ آمیز ہے۔ کسی دوامی نہر سے آبپاشی کے رواج کا اثر اُن اراضیات کے علاوہ جو اُس سے آبپاش ہوتی ہیں دیگر اراضیات پر بھی ہوتا ہے۔ آب و ہوا اور سطح آب پر بہت سا اثر ہوتا ہے بالخصوص اُن محالات میں جو واقعی آبپاش ہوتے ہوں۔ اُن دیہات کے کھیت جو بالکل پانی نہ لیتے ہوں نہر کے نزدیک ہونے اور گرد و نواح میں آبپاشی ہونے کے باعث اُن دیہات کے کھیتوں کی نسبت جو دائرہ نہر سے بالکل باہر ہوں اچھے یا بُرے ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ امر یقینی نہیں کہ جو نرخ اُن محالات کے لئے مناسب ہوں جن کا مدار بارش پر ہے وہ نہری دیہات کے بھی مطابق ہوں گے۔ لیکن اِس کے علاوہ اگر کسی بڑے علاقہ نہر مشمولہ بر محالات مختلف حالات میں ایک دفعہ محصول مالکانہ کو محصول قبضہ کا ایک حصہ بنانے کی تجویز منظور کر لی جائے تو یہ قاعدہ کہ مطالبہ کا معین حصہ ہی اصلی غیر آبپاش شدہ تشخیص ہے قائم نہیں رہتا۔ معین مطالبہ اور محصول مالکانہ کی اوسط آمدنی دونو مل کر ایک مناسب تشخیص ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر دیہات نہر کی اراضیات پر ایسا غیر آبپاش شدہ محصول تشخیص کیا جائے جو ایسے محال میں اختیار کیا گیا ہو جن میں نہر نہ ہو تو معین مطالبہ اور محصول مالکانہ سے وصول شدہ رقم ملکر ایک ایسی تشخیص بن جائیگی جو معمولی معیار سے بعض حالتوں میں بہت زیادہ اور بعض حالتوں میں بہت کم ہوگی۔ نہری اراضی کی مالیت متعلقہ لگان کے نصف حصہ کا اندازہ لگا کر اس میں سے محصول مالکانہ کی اوسط تخمینی آمدنی منہا کر لینی چاہئے بقایا وہ زیادہ سے زیادہ معین مطالبہ ہوگا جو صاحب مہتمم بندوبست اچھی طرح پر مقرر کر سکتے ہیں ممکن ہے کہ حلقہ ہائے نہر کے اندر بھی معین مطالبہ مختلف دیہات میں کاشت شدہ رقبہ جات پر بہت مختلف شرحوں سے عاید ہو ۔

سرکاری انہار طغیانی سے آبپاش شدہ اراضیات کی تشخیص

۴۴۸ - انہار طغیانی جن کی مالک سرکار ہے بعینہ اس قسم کی ہیں جیسی کہ انہار دوامی۔ چنانچہ ضلع شاہپور کی سرکاری انہار پر محصول قبضہ یا آبیانہ پانی کی قیمت کے طور پر وصول کیا جاتا ہے اور غیر معین محصول مالکانہ یا خوش حیثیتی بطور معاملہ زمین وصول ہوتی ہے اور یہی طریق لاہور اور منٹگمری میں انہار ستلج پر رائج ہے - انہار مذکورہ کی گذشتہ تواریخ کے بموجب اُن کو سرکاری کہا جا سکتا ہے ۔

ایسی انہار طغیانی سے آبپاش شدہ اراضیات کی تشخیص جن کی مالک سرکار نہیں ہے

۴۴۹ - اُن فصلوں پر جو غیر سرکاری انہار سے آبپاش ہوں سرکار کوئی محصول قبضہ وصول نہیں کرسکتی مگر ایک یا دو موقعوں پر مثلاً شاہپور میں اور پشاور کی نہر مچھنی ولازک کی صورت میں جو ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملکیت ہے گورنمنٹ نے بڑے دریاؤں کے پانیوں کے "مالک" کی حیثیت سے مالک نہر سے (محصول شاہی) طلب کیا - یہ اُس تشخیص معاملہ زمین نہری سے بالکل مختلف ہے جو شاہپور میں غیر معین خوش حیثیتی کی صورت میں وصول کی جاتی ہے - مالک اراضی جو معاملہ ادا کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ مالک نہر ہو جو محصول شاہی ادا کرتا ہے اور ممکن ہے کہ ایسا نہ ہو۔ انہار کانگڑہ و ہزارہ و سیالکوٹ و پشاور و کوہاٹ و بنوں و فیروزپور و ملتان و مظفرگڑھ کی صفائی کے لئے اولاً آبپاشی کنندگان ذمہ وار ہیں یہ کام چھیڑ[1] یا تنگہ کے نام سے موسوم ہے جسکا مدعا یہ ہے کہ ہر ایک آبپاشی کنندہ کو کام کا اپنا حصہ کرنا پڑتا ہے یا ایسا نہ کرنے کی صورت میں ایک تاوان دینا پڑتا ہے جو بعض اضلاع میں "ناغہ" کے نام سے مشہور ہے - بعض صورتوں میں عملہ اہتمام کنندگان و منشیان کو عوضانہ دینے کے لئے تھوڑا سا (محصول) وصول کیا جاتا ہے - جہاں انہار کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے وہاں سرمایہ تاوان یا زرناغہ خصوصاً صفائی نہر کے لئے مزدور مہیا کرنے پر صرف ہوتا ہے سرکار کی دست اندازی کی مقدار بہت مختلف ہوتی ہے اس کی حد ایک طرف اضلاع ہمالیہ وزیرین ہمالیہ کی انہار پر پائی جاتی ہے جہاں کام ہلکا ہونیکے باعث حکام کی امداد شاذونادر ہی مطلوب ہوتی ہے اور انہار عملی طور پر غیر سرکاری تعمیرات آبپاشی ہوتی ہیں دوسری طرف انہار ملتان و مظفرگڈہ پر ظاہر ہے جنکا انتظام سررشتہ نہر کرتا ہے اور صفائی نہر کے انتظام کے متعلق ہر ایک نہر کے لئے آبپاشی کنندگان کی ایک چھوٹی کمیٹی سررشتہ مذکور کی امداد کرتی ہے اگر کسیوقت کام بذریعہ چھیڑ منسوخ کردیا جائے تو محصول[2] اخراجات کارگذاری لگانا ضروری ہوجائیگا جو عملی طور پر مالکے محصول مالکانہ سے تمیز نہ ہوسکیگا - تمام اضلاع مذکورہ بالا میں

[1] جنوب مغربی اضلاع میں مزدوروں کا گروہ جو کسی نہر پر کام کرتا ہو چھیڑ کہلاتا ہے اور گروہ کا ہر ایک ممبر چھیڑا کہلاتا ہے ٭

[2] ان نہروں کی تواریخ سے (دیکھو فقرہ ۴۴۲) اور ان حقوق کی نوعیت سے جو لوگوں کو انہار مذکور پر حاصل ہیں تشخیص معاملہ زمین بشرح آبپاش شدہ کے علاوہ سالم محصول قبضہ لگانا مناسب ہوجائے گا ٭

بجز فیروزپور کے نہری معاملہ زمین کا مطالبہ معین نہری تشخیص بن گیا ہے جب آبرسانی بافراط اور باقاعدہ طور پر ہو تو یہ درست ہوتا ہے مگر ملتان اور مظفرگڈھ میں نہر کے پانی کی نہایت کمی کی صورت میں بندوبست کے وقت مطالبہ کے ایک حصہ کی معافی کا انتظام کرنا پڑا تھا - ہر دو اضلاع مذکورہ میں اُن اراضیات پر خفیف خوش حیثیتی وصول کرنے کا انتظام بندوبست کے وقت کیا گیا تھا جن میں آبپاشی نہر کی توسیع کی گئی - فیروزپور میں معین خوش حیثیتی لگائی گئی تھی - ڈیرہ غازیخان میں طریق چہیڑ کبھی جاری نہیں ہوا - جدید بندوبست میں پانچسال کے بعد قابل ترمیم محصول قبضہ لگایا گیا ہے اور ہر ایک سال آبپاش شدہ رقبہ کا مطالبہ معاملہ زمین ایک خفیف معین نہری تشخیص و غیر معین محصول فی ایکڑ بن گیا ہے ‌‌٭

محصول مالکانہ اور نہری پرتہ پر استحقاق مفوض ایہم

۴۵۰ - جب خوش حیثیتی پرنسپ صاحب کے بندوبست میں اولاً اُن اضلاع میں مروج ہوی جن کی نہر باری دوآب سے آبپاشی ہوی تھی (فقرات ۶۱ و ۶۲) تو اُن اراضیات کی اس ذریعہ سے حاصل کردہ آمدنی کو استعمال کرنے کے استحقاق جاگیرداران کے متعلق سوال پیدا ہوا جن کا معاملہ اُن کو تفویض کیا گیا تھا - چند سال بعد اس معاملہ پر پرسر صاحب کی منٹگمری کی تشخیص نہری اور نہر مغربی جمن پر جدید مروج شدہ محصول قبضہ کے متعلق مزید بحث ہوئی - آخرکار سنہ ۱۸۸۲ء میں قواعد مندرجہ سرکلر مال پنجاب نمبری ۵۳ فقرہ ۱۶ گورمنٹ ہند کی منظوری سے مشتہر کئے گئے - قواعد مذکورہ مندرجہ اصولوں پر مبنی ہیں:

(الف) کہ جدید تفویض ہائے معاملہ زمین سے محصول قبضہ یا خوش حیثیتی پر کوئی استحقاق نہ ہوگا ‌٭

(ب) کہ قدیم عطیات کی صورت میں محصول صرف اُس حالت میں مفوض الیہ کو دیا جائے گا جبکہ وہ اراضی جس سے وہ وصول کیا گیا ہو تفویض کرنے کے وقت یا اول قانونی بندوبست کے وقت آبپاش شدہ ہو اور اُس سے مفوض الیہ ابتک آبپاش شدہ معاملہ خواہ محصول مالکانہ کی صورت میں خواہ معین نہری یا چاہی تشخیص کی صورت میں لیتا رہا ہو ٭

نہری پرتہ پر جاگیرداران کے استحقاق سے بھی اسی طرح پر برتاؤ کیا گیا ہے[1] ٭

[1] گرانٹ صاحب کی رپورٹ بندوبست امرتسر کا فقرہ ۵۹ دیکھو - اور ڈوائی صاحب کی رپورٹ بندوبست گوجرانوالہ کا فقرہ ۲۵ دیکھو

چاہی نہری اراضی کی تشخیص

۴۵۱ - اگر وہ اراضی جس کو کسی نہر طغیانی کا پانی پہنچتا ہے چاہات سے بھی آبپاشی ہوتی ہو تو آبپاشی کے اِن دو نو ذرائع کی موجودگی کے باعث اُس زمین سے جسکا صرف نہر یا کنوئیں کے پانی پر مدار ہو زیادہ تشخیص کرنی مناسب ہوگی[۵۱] ایسی صورتوں میں جہاں تشخیص نہری نے غیر معین خوش حیثیتی کی صورت اختیار کر لی ہو کیقدر تکلیف ہوتی ہے - لاہور کی چاہی نہری اراضی میں بوقت حسابات تشخیص ۱/۲ چاہی باقی نہری شمار ہوتی تھی[۵۲] ؎

انہار طغیانی اور سیلاب ہائے دریا کے پانی کا امتزاج

۴۵۲ - چاہات اور انہار طغیانی سے آبپاشی کا امتزاج اختیاری اور مفید ہوتا ہے لیکن نہر کے پانی اور دریا کے سیلاب کا ملاؤ اکثر خارج از اختیار اور نقصان دہ ہوتا ہے - انہار طغیانی میں پانیوں کا ضبط اکثر نہایت ناکمل ہوتا ہے - اور کسی کمزور کنارہ کے ٹوٹ جانے سے پانی ایسی جگہ جا سکتا ہے جہاں اُس کی ضرورت نہیں - فیروزپور میں زمین جو عموماً سیلاب دریا سے متاثر ہوتی ہے وہ شجرہ دیہ میں علیحدہ بطور سیلاب چک دکھلائی جاتی ہے - ایسے چک کی حدود کے اندر نہر کے پانی کی وجہ سے خوش حیثیتی وصول نہیں کی جا سکتی[۵۳] ؎

اراضی سیلاب کی مختلف اور متغیر حیثیت

۴۵۳ - اُس مٹی کی وقعت جو صوبہ ہذا کے چھوٹے بڑے دریا بہا لے جاتے ہیں بہت مختلف ہوتی ہے - اور اُسی ریگ کی نوعیت جو سیلاب ہائے کے اُتر جانے پر رہ جاتی ہے دریا کے بہاؤ کے مختلف مقامات پر اور ایک ہی مقام پر مختلف موسموں میں مختلف ہوتی ہے بعض دریاؤں کی رَوں میں سال بسال اختلافات واقع ہو جاتے ہیں - اور کاشت شدہ اراضیات دریا برد ہو جاتی ہیں یا آہستہ آہستہ شکم دریا میں ملجاتی ہیں اور دوسرے مقامات پر اراضی از سر نو برآمد ہو جاتی ہے - اِسی لئے سیلابہ حیثیت میں مختلف اور متغیر ہوتا ہے - اور اکثر اچھی اور بری اراضیات ایک دوسری کے نزدیک پائی جاتی ہیں اور جو اراضی اِس سال زرخیز ہے شاید دوسرے سال ریتلی بنجر ہو جائے ؎

---

۵۱ اوبرائن صاحب کی رپورٹ بندوبست مظفر گڈھ کا صفحہ ۱۱۳ ؎

۵۲ کیسن واکر صاحب کی رپورٹ بندوبست چونیاں کا فقرہ ۲۵ ملاحظہ ہو ؎

۵۳ پنجاب گورنمنٹ کا نمبر ۲۴ مورخہ ۴ فروری ۱۸۹۲ء ؎

۴۵۴ - اس لئے صوبہ کے مختلف حصص میں تشخیص کرتے وقت اراضی سیلاب سے مختلف برتاؤ

محصول ہائے سیلاب کا اختلاف

ہونا چاہئے - دریائے جمنا کے اوپر کے علاقہ میں جہاں بارش بکثرت ہوتی ہے اور مٹی جو دریا چھوڑ جاتا ہے ریتلی ہوتی ہے وہاں زیر سیلاب زمین پر اس زمین سے بہت کم محصول لگایا گیا ہے جسکا صرف بارش پر مدار ہے اور اس کے برخلاف دریائے جہلم کی رو کے ایک حصہ میں عمدہ ریگ اور کم بارش کے باعث محصول سیلاب چاہی محصول سے بھی زیادہ مقرر کیا گیا ہے - دریائی حلقہ ہائے تشخیص کے اندر تشخیص دیہ کرنے میں امتیاز کی بہت ضرورت ہوتی ہے ٭

۴۵۵ - لیکن خواہ کتنی ہی احتیاط سے صاحب مہتمم بندوبست نے کسی محال کا مطالبہ مقرر کیا

قواعد بُرد و برآمد

ہو ایک ہی موسم میں وہ حالات زیر و زبر ہو سکتے جن پر وہ مطالبہ مبنی ہو - اس لئے عرصہ دراز کے لئے معین تشخیص اُن دیہات کے حالات کے ناموافق ہوتی ہے جن پر دریا کی حرکات کا اثر ہو - مگر مطالبہ کی سالانہ ترمیم کو محال کے اوان حصص تک محدود کر کے جنکو موسم گذشتہ میں فائدہ یا نقصان ہوا ہو مالکان اراضی کو اُن کی بہت سی زمین پر معین معاملہ کا فائدہ دینا اکثر ممکن ہوتا ہے - دریائی دیہات سے برتاؤ کرنے کا یہ طریق ممالک مغربی و شمالی کی نظیر کے بموجب پنجاب کے پہلے بندوبستوں میں اختیار کیا گیا تھا - اور اب تک یہ اکثر اضلاع میں مروج ہے ٭ ایکٹ ہائے معاملہ زمین میں اراضیات تابع حرکات دریا پر مطالبہ کی سالانہ ترمیم کا انتظام کیا گیا تھا (ایکٹ نمبر ۳۳ مصدرہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۱۴ و ایکٹ نمبر ۱۷ مصدرہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۵۹) یہ عمل بعض اوقات تشخیص بُرد و برآمد کہلاتا ہے - دریاؤں کے باعث جو تغیرات ہوتے ہیں وہ زمین کی کمی و بیشی تک ہی محدود ہیں - قواعد مرتبہ زیر دفعہ ۱۴ اول ایکٹ معاملہ زمین پنجاب سرکلر مال نمبر ۳۳ میں درج ہیں - قواعد مذکور کا مدعا دو طریقوں سے بہت محدود ہو گیا ہے - قواعد مذکورہ کے اول شائع ہونے کے بعد صوبہ ہذا کے جنوب اور جنوب مغرب میں جہاں کہ بڑے دریاؤں کی حرکت بالخصوص سخت اور دور تک اثر رکھنے والی ہے چھ اضلاع میں دریائی قطعات کی تشخیص میں ایک خاص غیر معین طریق اختیار کیا گیا - مگر اس کے علاوہ قواعد ہذا خود اپنے نقصوں کے باعث اُن بہت سے اضلاع میں منسوخ ہو گئے جن کی گذشتہ بیس سال کے اندر اُن خاص قواعد کے مطابق مکرر تشخیص ہوئی جو صاحبان مہتمم بندوبست نے مرتب کئے اور انتظام بندوبست کے ایک حصہ کے طور پر منظور

ہوے - قواعد مشتہرہ زیر ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء میں بڑا نقص یہ ہے کہ وہ بہت کچھ عہدہ دار تشخیص
کی اقتضاے راے پر چھوڑتے ہیں - تحصیلدار یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر آسانی سے یہ معلوم
کرسکتا تھا کہ اراضی کے دریابرد ہو جانے پر کسقدر معاملہ معاف کرنا چاہئے لیکن جب نئی زمین یا
ایسی اراضیات کی جنکو سیلاب سے فائدہ یا نقصان پہنچا ہو تشخیص مقرر کرنی ہوتی تھی تو وہ اکثر
بہت گھبرا جاتا تھا - مدعا یہ تھا کہ زمین پر اُس کی حیثیت کے مطابق تشخیص مقرر کی جاوے -
بپابندی بدیں شرط کہ پورے محصول بندوبست سے کسی صورت میں تجاوز نہ ہو - مگر دریا سے
برآمدشدہ غیر مزروعہ اراضیات پر اس وجہ سے زیادہ محصولات لگا دیا کرتے تھے کہ وہ کاشت
کی جاویں اور اس امر کی کوئی کفالت نہ ہوتی تھی کہ تشخیص پوری یا قرین انصاف ہوگی شرح
بندوبست " سے اکثر وہ شرح سمجھی جاتی تھی - جس پر معاملہ باچھ میں تقسیم کیا گیا تھا اور مختلف محالات
میں اُسکا اُس تفاوت کی نسبت جو سیلاب اراضی کی حیثیت کے گزشتہ اور موجودہ فرق
سے مناسب معلوم ہو بہت زیادہ اختلاف ہوسکتا ہے - مثلاً ایک موضع میں شاید بندوبست
کے وقت کل معاملہ کو مزروعہ اراضی پر یکساں شرح کے مطابق باچھ کردینا مناسب معلوم
ہوا ہو اور دوسرے موضع میں شرح زمین اختیار کیگئی ہو - ایک صریح حکم ایسی اراضی کی تشخیص
کی ترمیم کی ممانعت کرتا تھا جو بندوبست کے وقت قابل کاشت بنجر قلبند ہوئی ہو خواہ
اُس کی زراعت حرکات دریا کے باعث تغیرات ہونے کے سبب ہوئی ہو اسیطرح ممکن تھا کہ ایک
ناقص چراگاہ کے ٹکڑہ پر عمدہ ریگ (سلٹ) آگئی ہو اور اچھی فصل پیدا ہونے لگے لیکن قواعد
مذکورہ کے بموجب اُس کا معاملہ بابعد کے بندوبست تک معاف رہتا تھا یا اُسپر براے نام
محصول تشخیص ہوتا تھا - یہ نقص خاص قواعد مرتبہ بندوبست ہاے جدید میں درست کردیئے
گئے ہیں ان کا بڑا خاصہ یہ ہے کہ زمین دو یا تین اقسام پر تقسیم کی گئی ہے جن کے لئے علیحدہ
علیحدہ نرخ مقرر کئے جاتے ہیں اور اس فصل یا فصلوں سے جو کسی کھیت میں بوئی جاتی ہوں
وہ قسم تعین کی جاتی ہے جس سے اُس کھیت کا تعلق ہو - ایسی غیر مزروعہ اراضی پر جو چرائی کے
قابل ہو عموماً ایک خفیف محصول بھی لگایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی پیمایش کے اور حرکات
دریا کے باعث جو تغیرات ہوں اُن کے قلبند کرنے کے متعلق طریق میں بھی بہت ترقی ہوئی
ہے - اِن جدید قواعد کا مجموعہ حال میں شائع ہوا ہے (انتخابات از کاغذات دفتر صاحب

فنانشل کمشنر بہادر سلسلہ جدید نمبر ۱۹) •

۴۵۶ - بعض زیادہ قدیم بندوبستوں میں دریائی قطعات پر زیادہ تشخیص لگا دیا کرتے تھے۔

دریائی قطعات پر زیادہ تشخیص مقرر کرنے کا میلان

اُن دنوں میں خشک آثار اراضیات میں زراعت کم ہوتی تھی اور وادی ہائے دریا کی خوشگوار سرسبزی کو بعض اوقات نہایت زرخیزی کا نشان خیال کیا جاتا تھا۔ درحقیقت دریائی قطعات اکثر کمزور قطعات ہوتے ہیں۔ دریا کے نالوں کے باعث کاشت کا انحصار اسقدر اتفاق پر ہو جاتا ہے کہ عمدہ زراعت نہیں ہو سکتی۔ نے موقع طغیانی کے سبب تخم ریزی کے وقت شاید زمین اسقدر مرطوب ہو جائے کہ مناسب حد تک قلبہ رانی نہ کی جاسکے اور کاہی و دریائی گھاس تکلیف دہ ہو اور پختہ فصلیں گل جائیں یا کٹی ہوئیں فصلیں بہہ جائیں۔ موسم اکثر برے ہوتے ہیں اور مالکان اراضی کسی نہ کسی وجہ سے اکثر افسردہ خاطر اور فضول خرچ ہوتے ہیں۔ جفاکش اقوام کے اشخاص بھی جو کسی اور جگہ خوش رہتے ہوں اگر اتفاق سے اُن کو کسی دریا کے کنارے پر رہنا پڑے تو بعض اوقات مقروض اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں •

۴۵۷ - بارانی اراضیات پر تشخیص مقرر کرتے وقت پنجاب کے بہت سے حصص میں بارش کی

بارانی اراضیات کی تشخیص

کمی اور بے ثباتی کے باعث بہت کم شرحیں اختیار کرنی پڑی ہیں۔ ایسی صورت میں اس شرح پر خاص غور کرنا پڑتا ہے جسکے مطابق پیدا شدہ فصل کی اوسط رقبہ پر مطالبہ عاید ہو (دیکھو فقرہ ۳۰۲) ہمارے چند ایک پہلے بندوبستوں میں سخت چکنی مٹی والی اراضیات کی حد سے زیادہ قدر ہوتی تھی۔ جن مقامات میں بارش بہت کم ہوتی ہے وہاں کم ریت والی اراضیات بہترین سمجھی جاتی ہیں۔ انمیں حیرت انگیز کم بارش سے عمدہ فصلیں پیدا ہو سکتی ہیں اور اس کے برخلاف اُن کی پیداوار کم کرنے میں کثیر رطوبت کا نتیجہ بعض اوقات نہایت عجیب ہوتا ہے •

۴۵۸ - جدید غیر مزروعہ اراضی پر محصول کا لگانا کسی زمانہ میں عام تھا۔ اب ایسا قلبند شدہ

چراگاہوں کی تشخیص

رقبہ عموماً کم ہوتا ہے اور صاحب مہتمم بندوبست اسپر جمع نہیں لگاتے۔ گویہ اغلب ہے کہ کھاتہ ہائے پر معاملہ کی تشخیص کرتے وقت مالکان اراضی مطالبہ کا کچھ حصہ اسپر لگانا چاہینگے۔ قابل کاشت بنجر پر صرف اسصورت میں جمع مقرر کرنی چاہئے جبکہ وہ مالک اراضی کے لئے علٰحدہ نفع کا وسیلہ ہو۔ اگر چراگاہ صرف ان کے ہل اور کنوئیں کے بیلوں اور استعمال خانگی کیلئے

دودھ مہیا کرنے والی مادہ گائے اور بکریوں کے لئے ہی کافی ہو تو وہ معاف ہونی چاہئے۔ اس امر کا اطمینان کرنے کے لئے کہ ایسے حالات میں بجز پر جمع مقرر نہ کی جائیگی کیقدر چراگاہ جسکو مزروعہ رقبہ سے مقررہ نسبت ہو تشخیص سے مستثنے کی جاتی ہے اور باقیماندہ پر شرح پتہ لگائی جاتی ہے اسی طرح چراگاہ موضع جو مسلمہ اغراض زراعتی و خانگی سے تجاوز نکرے تشخیص سے مستثنے ہو جاتی ہے ٭

درخت یا کھجور اور خراس

۴۵۹ - بعض اضلاع میں کھجوروں کی فروخت سے جو فائدہ ہوتا ہے اُسپر تشخیص مقرر کی جاتی ہے اور ایک خفیف محصول عموماً ایک آنہ یا کمتر فی ثمردار درخت کھجور پر وصول کیا جاتا ہے[1]۔ پن چکی پر پشاور و کوہاٹ و چند دیگر اضلاع میں تشخیص لگائی جاتی ہے[2]٭

فلزات و معدنیات و کان ہائے سنگ و خود رو پیداوار

۴۶۰ - قانون متعلقہ فلزات و معدنیات و کانہائے سنگ و خود رو پیداوار زمین کے متعلقہ قانون کی فقرہ ۱۹۳ میں تشریح کی گئی ہے۔ فلزات یا معدنیات کے زمین یا ریگ دریا میں سے نکالنے سے جو یافت مالکان اراضی کو ہو وہ قابل تشخیص نہیں لیکن گورنمنٹ کے احکام اس امر کے متعلق حاصل کرنے چاہئیں کہ آیا سرکار کی حقیت مالکانہ کا حقوق شاہی (رایلٹی) لگاکر دعویٰ کیا جائیگا - یہ کانہائے سنگ اور زمین کی خود رو پیداوار وغیرہ پر بھی اطلاق پذیر ہے جنکی ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ (۴۲) بموجب سرکار مالک معلوم ہوتی ہے ٭

سول سٹیشنوں اور چھاونیوں میں زمین کی تشخیص

۴۶۱ - سول سٹیشنوں اور چھاونیوں میں زمین کی تشخیص کے متعلق ہدایات جو مسٹر (اب سر جیمز) لائل صاحب نے مرتب کیں اور لوکل گورنمنٹ نے منظور فرمائیں وہ ضمیمہ ۱۲ میں مندرج ہیں ٭

۴۶۲ - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض صورتوں میں یہ میلان دیکھا گیا ہے کہ کمزور قطعات

---

[1] دیکھو ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست ڈیرہ اسمٰعیلخان فقرات ۵۵۵ لغایت ۵۵۶ - اور او برائن صاحب کی رپورٹ بندوبست مظفر گڈھ صفحہ ۱۱۵ و سٹیڈمن صاحب کی رپورٹ بندوبست جھنگ فقرہ ۲۱۰ ٭

[2] ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست کوہاٹ کا فقرہ ۳۵۰ و تھاربرن کی رپورٹ بندوبست مظفر گڈھ کا فقرہ ۱۹۰ و ڈین صاحب کی رپورٹ بندوبست پشاور کا فقرہ ۶۶ ٭

[3] دیکھو ٹکر صاحب کی رپورٹ بندوبست کوہاٹ کا فقرہ ۵۹ متعلق ریزہ ہائے طلا ٭

طاقتور اور کمزور قطعات اور گاؤں میں فرق کرنے میں قاصر رہنا ۔

و اچھے اور برے محالات کے مابین کافی طور سے تمیز نہیں کیجاتی ۔ بعض ناقص حلقوں پر بہت کم اور بعض زرخیز حلقوں پر بہت زیادہ بوجھ ڈالاجاتا ہے اور حلقہ کی منظور شدہ شرحوں کے بموجب عاید شدہ تشخیص کو دیہات پر تقسیم کرنے میں مختلف محالات کے متزلزل حالات کے انتظام کی غرض سے شرحہاے مذکور میں کافی جرأت کے ساتھ کمی بیشی نہیں کی جاتی یہ ایک ایسا امر ہے جسپر پنجاب میں خاص طور پر غور ہونا چاہیئے جہاں نقد لگان نہیں لیا جاتا بلکہ فصل کو مالک اراضی اور مزارعہ کے مابین تقسیم کرلیا جاتا ہے ۔ اسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مختلف دیہات کی اراضیات کے لگان حاصل کرنے کی خاصیتوں کے اختلاف پر تاریکی چھا جاتی ہے ۔ صاحب مہتمم بندوبست جسقدر زیادہ احتیاط سے معائنہ دیہات کریں گے اُسی قدر اس قسم کی غلطی کرنے کا احتمال کم ہوگا ۔

ستائیسویں فصل

جمع غیر معین

ایسی جمع کی تجویز جو خاص عرصہ کے لئے مقرر ہو

۴۶۳۔ شمال مغربی ہندوستان کے طریق مالگذاری مجوزہ ٹامسن صاحب کا نہایت ضروری اصول یہ تھا کہ مطالبہ کثیر التعداد سالوں کے لئے مستقل طور پر مقرر کیا جاوے اور جو فواید دوران پٹہ میں مالک زمین کو ترقی یا زیادتی کاشت سے حاصل ہوں وہ کلہم مالک کو ہی دیے جائیں۔ یہ تجویز مبنی بر دور اندیشی تھی اور خلائق کی تسکین خاطر اور زمین کی ترقی حیثیت میں اس سے بہت کچھ مدد ملی ہے۔ اگر انقضائے زمانہ سے کچھ ایسی عملی مشکلات اور نقص ظہور میں آئے ہیں جو اس تجویز کے مجوز کرنے والوں کو معلوم نہیں ہو سکتے تھے۔ اور اگر یہ تجویز ایسے حالات کاشت کے مطابق نہیں تھی جو حالات ایسے حصص ملک میں مروج تھے جن کی اُن تجویز کرنے والوں کو واقفیت نہ تھی تو یہ اُن کا قصور نہیں ہے +

ٹامسن صاحب کی تجویز پر جمع غیر معین ایک اہم ایجاد ہے

۴۶۴۔ سب سے بڑی ایجاد جو اس تجویز پر مُلک پنجاب میں کی گئی وہ یہ ہے کہ ملک کے اکثر ایسے حصص ہیں جہاں رقبہ زیر کاشت ہمیشہ از حد متغیر ہوتا رہتا ہے۔ وہاں جمع غیر معین کا طریق جاری کیا گیا ہے اس تجویز کے بموجب ہر ایک فصل کی تشخیص علیحدہ اور اُن پرتہ جات کے بموجب کی جاتی ہے جو پہلے سے ہی مجوز ہوتی ہیں پرتہ جات میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا لیکن جس رقبہ پر اُس پرتہ کا استعمال کیا جاتا ہے وہ حالات موسم کے مطابق بہت تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس قسم کی تبدیلی کی مخالفت ابتدا میں قرین قیاس تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیکھو (فقرہ ۵۱) +

آبپاشی نہری پر جمع غیر معین

۴۶۵۔ ایسے ضلعے میں جہاں قانونی بندوبست ہوا ہو جزدی غیر معین جمع کی سب سے پہلی مثال پرنسپ صاحب کے مجوزہ پرتہ خوش حیثیتی میں پائی جاتی ہے۔ جو اُن اضلاع میں تجویز ہوئی جن میں نہر باری دوآب گذرتی ہے۔ یہ ضرور تھا کہ اُن اضلاع میں کوئی ایسی تجویز کی جاوے جس سے سرکاری مالگذاری توسیع آبپاشی کے فوائد سے متمتع ہو جس کی بہت جلد

امید کی جاتی تھی - بندوبست ہائے پنجاب کے تیسرے زمانہ (۱۸۷۰ء - ۱۸۸۰ء) میں جمع غیر معین کو بڑی وسعت ہوئی - ایکٹ انہار شمالی ہند میں پرتہ مالکانہ نہری تجویز ہوا تھا جو دراصل وہی تھا جو پرنسپ صاحب کا پرتہ خوش حیثیتی تھا اور جن اضلاع میں نہر غربی جمن سے آبپاشی ہوتی تھی اُن اضلاع میں اس مالکانہ کا عملدرآمد کیا گیا - پرنسپ صاحب اور لائل صاحب بہادر نے ضلع منٹگمری میں طغیانی انہار کی غیر محقق آبپاشی کے غیر معین جمع کی خوبیوں کو قبول کیا - اور اُس کے بعد کئی دیگر اضلاع میں اُس قسم کی آبپاشی کے متعلق اس تجویز پر عملدرآمد ہوتا رہا - ضلع مُلتان کی اُن تمام اراضیات کی جمع جو نہر سدھنائی سے سیراب ہوتی ہیں اور اراضیات مشمولہ محالات نو جو سرکاری غیر آباد زمین میں بنائی گئی ہیں اور جن کو نہر چناب سیراب کرتی ہے غیر معین ہے اور پختہ اجناس کے رقبہ پر وصول کی جاتی ہے +

قطعات واقعہ برلب دریا کی غیر معین جمع

۴۶۶ - لائل صاحب بہادر کی تجویز کے مطابق صوبۂ ہذا کے مغربی اور جنوب مغربی چار اضلاع میں دریاے سندھ - چناب - راوی - اور ستلج کے کناروں کے سیلابہ زمین پر غیر معین جمع تجویز کی گئی یہ جدید طریق اب دریاے سندھ کے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف ڈیرہ غازی خاں تک پھیل گیا ہے - اور دریاے راوی اور ستلج کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف ضلع منٹگمری تک پہنچ گیا ہے - اور دریاے ستلج کے متعلق ضلع فیروزپور کے ایک حصہ تک جاری ہوگیا ہے - چنانچہ اب ضلع بنوں سے نیچے کی طرف دریاے سندھ کے دونو کناروں پر اراضیات سیلابہ پر جمع غیر معین لگ گئی ہے اور دریاے راوی اور ستلج کے کناروں پر اُس حصہ میں جاری ہے جو ضلع لاہور اور اُس موقع[1] کے درمیان ہے - جہاں یہ دریاے چناب سے ملتے ہیں اور دریاے چناب پر ضلع ملتان اور مظفر گڈھ میں جاری ہے +

دیگر تشخیص ہاے غیر معین

۴۶۷ - ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں کا بڑا رقبہ جو پہاڑی نالوں کی غیر مقررہ طغیانی کا محتاج ہے - و چند مواضعات برلب گھگر ضلع حصار میں اور چند مواضعات دریاے سرسوتی کے کنارہ پر ضلع کرنال میں اور چند مواضعات جو ندی موسومہ سہبی کے کنارہ پر ضلع رہتک میں ہیں اور کچھ اراضیات اضلاع گورداسپور گوڑگانوں اور دہلی میں جو چھنب یا جھیلوں کے کنارہ پر ہیں سب کی تشخیص غیر معین ہے - باراتی زمین کے وہ قطعات جن پر تشخیص غیر معین عاید ہے صرف چند محالات

---

[1] سیلابہ اراضی بعض دیہات چناب واقع ضلع جھنگ غیر معین تشخیص کی تابع ہے +

کرنال و ونرک اور مواضعات گنڈاپور واقعہ ضلع اسمعیل خاں ہیں۔ مؤخر الذکر موضع میں عملی طور پر بٹائی کا طریق مروج ہے۔ ضلع راولپنڈی میں تحصیل پنڈی گھیب کی بارانی زمین پر غیر معین تشخیص لگانے کی تجویز جہاں کئی سالوں تک بندوبست کے بعد تشخیص مستقل کا بُرا اثر ہوا تھا۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں اس لئے نامنظور ہوئی۔ کیونکہ عملی مشکلات کا سامنا تھا اور مالکان زمین نے مخالفت کی تھی +

براے نام غیر معین چاہی تشخیص

۴۶۸۔ چاہی تشخیص کو جو پابند خاص شرائط کے ہوتی ہے جن کا ذکر دفعہ ۴۳۸ میں گذرا اس کو بعض اوقات تشخیص غیر معین بھی کہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ جس طریق کا ذکر کیا گیا وہ معمولی طریق مستقل تشخیص موضع سے مختلف ہے۔ معیار تشخیص موضع نہیں ہوتا بلکہ چاہ اور اراضی متعلق چاہ ہوتی ہے۔ اور تشخیص کی مشترکہ ذمہ واری درحقیقت کالعدم ہو جاتی ہے جب چاہ جاری نہ رہنے کی وجہ سے چاہ کی آمدنی جاتی رہتی ہے تو چاہ پر کچھ تشخیص نہیں لگائی جاتی اور جدید چاہات تشخیص جمع سے مدت تک مُبرّا نہیں رہتے جیسا کہ معمولی بندوبست کی حالت میں دستور ہے۔ لیکن مطالبہ جب تک کہ وہ قائم رہے مقررہ ہوتا ہے۔ اور حالت موسم اور رقبہ زیر کاشت کے مطابق اس میں تغیر تبدل نہیں ہوتا اراضیات سیلابی میں جن پر جمع غیر معین ہو چاہی فصلوں پر خاص شرح لگائی جا سکتی ہے یا فصلوں پر معمولی شرح لگائی جا سکتی ہے اور علاوہ اس کے ہر ایک چاہ پر مقررہ آبیانہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔ یا یہ ہو سکتا ہے کہ رقبہ متعلق چاہات کی تفریق کی جاوے اور آبیانہ کی شرح سے اُن پر جمع مستقل لگائی جاوے +

وسائل اطلاع

۴۶۹۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس موقعہ پر جمع مستقل کے اُن طریقوں کی تفصیل کی جاوے جو ملک کے مختلف حصص میں مروج ہیں اس امر کے معلوم کرنے کے لئے بڑے بڑے وسائل حسب ذیل ہیں:۔ انتخاب امثلہ جات صاحب فنانشل کمشنر بہادر سلسلہ قدیم نمبر ۲۵ و انتخاب پنجاب گورنمنٹ سلسلہ جدید نمبر ۱۷۔ کارروائی پنجاب گورنمنٹ محکمہ مال نمبر ۳۲ مورخہ جون سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۳ و ۱۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۲۳-۳۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء اور نمبر ۳ و ۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء +

جمع غیر معین کی آمدنی بحساب اوسط جمع مستقل کی آمدنی سے زیادہ ہو سکتی ہے

۴۷۰۔ بارانی قطعات میں جہاں بارش کا کچھ ٹھیک نہ ہو مطالبہ مستقل کی تعداد بہت تھوڑی مقرر کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وصولی معاملہ میں التوا حسب ضرورت جلدی دینے میں شبہ ہوتا ہے۔ لیکن اجناس

پختہ کے اوسط رقبہ کی بنیاد پر غیر معین جمع مقرر کرنے سے مطالبہ کو پیداوار کے مطابق کرنے کے وقت بہت کچھ رفع ہو جاتی ہے اس واسطے یہ قرین انصاف ہے کہ جمع غیر معین کی حالت میں ایسی شرح مقرر کی جاوے جس سے اوسطاً اس آمدنی سے زیادہ آمدنی ہونے کی امید ہو جو جمع مستقل کی حالت میں ہوتی[۵۱] +

دوران میعاد بندوبست میں جمع غیر معین کا اختیاری ہونا

۱۷۴۔ بعض صورتوں میں جہاں کاشت از حد غیر معین ہوتی ہے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے بندوبست کے وقت تشخیص غیر معین کا مقرر کرنا نامناسب خیال کیا جاتا ہے۔ وہاں یہ مشکل اس طرح حل کی جاتی ہے کہ شرائط بندوبست کا یہ ایک جزو قرار دیا جاتا ہے کہ محال کے مالکان کو اختیار ہے کہ دوران بندوبست میں جمع مستقل ترک کر دیں اور اس کی بجائے جمع غیر معین بشرح مجوزہ صاحب مہتمم بندوبست اختیار کریں۔ علاوہ بریں جب کسی گاؤں کا بقایا اتنا ہو جاوے کہ مناسب وقت میں وہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری سے جمع غیر معین جاری کی جا سکتی ہے[۵۲]۔ ایکٹ معاملہ زمین (نمبر ۱۷، ۱۸۸۷ء) کی دفعہ ۵۳، کے احکام کی موجودگی میں شرط مؤخر الذکر ضروری نہیں ہے +

لگان بٹائی کے تجدید کی تجویز

۱۷۵۔ کم از کم ایک صاحب مہتمم بندوبست کا یقین ہو گیا تھا کہ اکثر جماعت زمینداران کی عادات اور اُن کے حالات زندگی مستقل مطالبہ کے اس قدر نامناسب ہیں کہ اس تجویز کا اجرا ممکن ہے کہ جو طریق وصولی غلہ عہد خالصہ میں مروج تھا اس کی تجدید کی جاوے[۵۳]۔ اگر اس طریق پر خوش اسلوبی سے عملدرآمد ہو تو یہ طریق جمع غیر معین کی نہایت کمل صورت ہے۔ لیکن اس طریق میں اس قدر خرابی کا احتمال ہے اور اس کی تجدید اس قدر لوگوں کو بری معلوم ہو گی کہ کبھی امید نہیں کہ اس قسم کی تجویز قبول کی جاوے +

جمع غیر معین کے طریق کو بارانی قطعات پر برتنے کی تجویز

۱۷۶۔ اس بارہ میں بہت کچھ اختلاف رائے کی گنجائش ہے کہ ملک پنجاب میں غیر معین تشخیص نقدی کے دستور کو زمانہ موجودہ کی نسبت زیادہ وسعت دیجاوے خصوصاً اس مسئلہ کے بارہ میں کہ آیا اس دستور کا رواج اُن وسیع علاقوں میں کیا جاوے جہاں بارش کی قلت اور بے ثباتی کے باعث غیر آبپاش کاشت کی

[۵۱] فقرہ ۵۳۔ احکام گورنمنٹ متعلق رپورٹ تشخیص پہلی کارروائی محکمہ حال بابت جولائی ۱۸۸۹ء +

[۵۲] دیکھو برائے تمثیل صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی رپورٹ کرنال انبالہ کے ریویو کا فقرہ ۱۴ +

[۵۳] ولسن صاحب کی رپورٹ تحصیل جھجر کی تشخیص کی نظر ثانی کے فقرہ جات ۴۹ و ۵۰ +

جس پر اُن علاقوں کا انحصار ہوتا ہے نہایت ہی موہوم ہو جاتی ہے - یہ تجویز منجملہ اُن تجاویز کے تھی جو کمیشن قحط ۱۸۸۰ء کی رپورٹ میں غور کے لئے پیش کی گئی تھیں[۵۱] اس واسطے مناسب ہے کہ تشخیص غیر معین کے حق میں اور خلاف جو دلائل ہیں اُن کا ذکر کیا جاوے اور وہ وجوہات بیان کی جاویں جن کے باعث جمع مستقل کا رواج ملک کے مغربی اور جنوب مغربی حصص میں ترک کیا گیا اور وہ امورات بتلائے جاویں جو اس دستور کو غیر معین بارانی قطعات میں مروج کرنے کے مسئلہ سے متعلق ہیں +

دلائل بحق تشخیص ہائے مستقل

۴۷۴ - مدت مدید کے لئے مستقل تشخیص مقرر کرنے کی بڑی خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ مشترکہ ذمہ واری اور حقوق جائداد پابند وراثت و انتقال ایک قسم کی رغبت برائے وسعت کاشت و ترقی حیثیت ہوتے ہیں اور نیز اس سے لوگ اُس جگہ سے بچ جاتے ہیں جو عہدہ داران سرکاری کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے - اور ساتھ ہی کفایت شعاری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور محنتی اور ہوشیار لوگوں کو اس امر کی ترغیب ملتی ہے کہ وہ اپنی حالت کو سدھاریں ممکن ہے کہ بعض کمزور آدمی تباہ ہو جاویں لیکن اُن کے جانشین اُس برادری کے محنتی اور عقلمند لوگ ہو جاوینگے ممکن ہے کہ سُست کاشتکاروں کی بعض قوموں کو کہیں کہیں زیادہ اچھی قومیں مغلوب کرلیں زمین ایک قیمتی جائداد بن جاویگی اور لوگ سرمایہ اس پر لگانے لگینگے - جہاں کاشتکاری کی حالت اچھی تھی وہاں یہ امیدیں بہت کچھ پوری ہوئی تھیں بلکہ بعض صورتوں میں تو وہاں بھی یہ امیدیں برآئیں جہاں یہ حالت اچھی نہیں تھی[۵۲] لیکن ایک ضروری استثناء قابل بیان ہے سرمایہ تو زمین پر ضرور لگایا گیا ہے لیکن جدید خریدار اور مرتہن اکثر محض لگان وصول کرنے والے اور ترقی کے نہ کرنے والے مالکان زمین رہے ہیں - اور بعض علاقوں میں زمینداروں کی جانب سے اراضیات منتقل ہو کر اس حد تک ساہوکاران کے قرضہ میں آگئی ہیں کہ اُس کو ملک کے لئے ایک آفت خیال کرنا چاہیئے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قرضداری اور انتقالات اراضی جو اُس کا نتیجہ ہیں علی العموم اُن علاقوں میں زیادہ ہیں جہاں زمینداروں کی حالت نہایت ہی غیر مستقل ہے یا یہ کہ کوئی قریبی تعلق اُن کے اور مستقل جمع یا وصولی کے سخت طریقہ کے درمیان

---

۵۱ دیکھو رپورٹ قحط فقرہ دوم باب ۱ دفعہ ۳ - فقرہ - ۲ +

۵۲ دیکھو تمثیل کے لئے فقرہ ۱۰۰ صاحب کمشنر بندوبست کے ریویو کا جو اُنھوں نے سرسہ کی تشخیص رپورٹ تشخیص پر کارروائی حال بابت جون ۱۸۸۲ء میں لکھا +

ہو سکتا ہے۔ ٹامسن صاحب نے اس اُمر کو قبول کیا کہ جہاں پنجاب میں اس قسم کی حقیت اراضی میں پائی جاتی ہے وہاں بعض اوقات بُرے موسم کے ہونے پر مالگذاری معاف کرنی پڑیگی۔ اور اُس کی وصولی میں التوا کرنا ضروری ہوگا۔ جمع غیر معین کے مخالف کہتے ہیں کہ معافی اور التوا کے قواعد پر اور اُن اراضیات میں جہاں طغیانی آتی ہو وہاں بُرد برآمد کے قواعد پر عقلمندی سے عمل کرنے سے وہ بات پوری ہو سکتی ہے جس کی ضرورت کمزور علاقوں میں ہے بغیر اُس کے کہ مشترکہ ذمہ واری موقوف کر کے اقوام دیہات کی شراکت میں تفرقہ ڈالا جاوے۔ وہ کہتے ہیں کہ مالکان زمین ایسے طریق مالگذاری کو جو ہر فصل کی پیمایش پر مبنی ہو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور عملہ مال کے ماتحت اہلکار رشوت خوار ہو جاوینگے۔ کیونکہ کام سے دبے ہوئے افسران ضلع کے لئے یہ مشکل ہوگا کہ پوری پوری نگہبانی کریں زمین کی قیمت کم ہو جائیگی اور کاشت کا معیار گھٹ جائیگا۔ کیونکہ ہر ایک شخص صرف اتنی محنت کریگا جتنی اُس کو زمین سے محض گذارہ ملنے کے لئے کافی ہو +

۴۷۵۔ دوسری طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جہاں موسم کی حالت کے ساتھ ساتھ پیداوار بہت کچھ متغیر ہوتی رہتی ہے مستقل مطالبہ کا مقرر کرنا بالکل ناموزون ہے یہ مطالبہ اتنا کم مقرر کرنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کو متوسط غیر مستقل جمع کی نسبت بہت کم آمدنی ہوتی ہے۔ مگر خواہ یہ مطالبہ کتنا ہی کم ہو۔ خراب موسم میں لوگوں کو اُس کی ادائیگی کے لئے قرضہ لینا پڑتا ہے۔ خیال تھا کہ مستقل تشخیص ہونے کی صورت میں اچھے سالوں کی فاضلہ آمدنی خراب سالوں کی کمی کے پورا کرنے کے لئے رکھی جاویگی لیکن لوگوں کے عادات اور ضروریات سے اس امر کی توقع صرف خاص خاص صورتوں میں ہو سکتی ہے۔ اور مستقل مالگذاری کے طریق کا نتیجہ قرض اور مشکلات ہوتے ہیں التوا اور معافی موسمی آفات کے لئے ہیں جو گاہے گاہے حادث ہوں نہ کہ اُن حالتوں کے لئے جہاں رقبہ اور پیداوار کا تغیر و تبدل کاشت کی ایک معمولی بات ہو۔ اگر یہ فرض کیا جاوے کہ کمی پیداوار کی صورت میں کھلے دل سے دئے جاتے ہیں۔ اور عمدہ سالوں میں بقایا وصول کیا جاتا ہے۔ تو صرف یہ بات باقی رہ جاتی ہے کہ دو قسم کے مطالبوں میں سے کون سا اختیار کیا جاوے جن میں سے

دلائل فریق ثانی

سلہ فقرہ ۲۹۔ بابت اس رائے کے انتظام معاملہ زمین مروجہ ممالک مغربی و شمالی کی بابت ارائے کا فقرہ ۲۹ جو صحیح ہدایات برائے افسران بندوبست کے شروع میں لگایا گیا +

ایک تو ہر اثنائے نام مستقل ہے لیکن دراصل بے قاعدہ اور غیر محقق طور پر ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور دوسرا ایسا ہے جو صریحاً متزلزل اور پابند قواعد مختص ہے۔ موجودہ التواکے دوران میں غیر آباد زمین اُس سے جلدی قابل کاشت بنائی گئی ہے جتنی کہ غیر مستقل جمع کی صورت میں بنائی جاتی لیکن یہ ایسا فائدہ نہیں جو نقص سے پاک ہو۔ جب ملک میں امن ہو اور آبادی بڑھتی جاتی ہو تو ہر ایک قسم کی تشخیص کی صورت میں کاشت میں اتنی کافی ترقی ہو سکتی ہے کہ کاشتکاروں کو کافی منافع ملے۔ اس میں شک نہیں کہ مستقل جمع کی صورت میں مالک زمین کو اپنے کھاتہ کی ترقی کی ترغیب ہوتی ہے لیکن ایسے علاقوں میں جہاں پیداوار کا بہت تغیر و تبدل ہوتا ہے وہاں جن ترقیات کا ہونا ممکن ہے وہ ایسے نہیں جن کو الگ الگ مالک زمین کر سکیں۔ خشک اور بلند علاقوں میں چاہات کا بنانا بالکل بیکار ہے اور بڑے بڑے دریاؤں کی طغیانی کے انتظام کا کام تمام دیہات متعلقہ کے مالکان کا مشترکہ کام ہوگا جن کو اہل کاران سرکار مدد دیوینگے زیادہ اغلب یہ بات ہے کہ یہ کام اُس وقت عمدہ طور پر سرانجام پاوینگے اور قائم رہینگے جب گورنمنٹ کو اُن کی کامیابی کا فوراً اور بلا واسطہ خیال پیدا ہو یہ بالکل درست ہے کہ لوگ اکثر غیر مستقل تشخیص کے مخالف ہوتے ہیں لیکن جب اس طریق کے فوائد عملی طور پر معلوم ہو جاوینگے تو یہ نفرت جاتی رہیگی۔ اُن کے آبا ؤ اجداد اسی طرح سے غیر مستقل وصولی غلہ کی بجائے مقررہ تشخیص کے مخالف تھے۔ یہ دلیل کہ ششماہی جمع لوگوں کو ناپسند ہے اور عادات خراب کر دیتی ہے اب بہت کچھ کمزور ہو گئی ہے جب کہ فصل کی گرداور ہر ایک جگہ انتظام محکمۂ مال کی ایک معمولی صفت ہو گئی ہے +

جمع غیر مستقل صرف وہاں مقرر کرنی چاہئے جہاں جمع مستقل ناکام ثابت ہوئی ہو

۶۷۴۔ مطالبہ مستقل کے ساتھ جب ایک معقول طریق وصولی کثرت کے ساتھ کامیاب پایا جائے اور غیر مستقل جمع انتظام کے لئے اور اکثر مالکان زمین کے لئے ایسی تکلیف دہ ہو تو جدید طریقہ صرف خاص خاص صوبوں میں گو مرغوب خاطر نہیں ہوتا لیکن اس کو ضرورتاً اُن قطعات کے لئے اختیار کیا جاتا ہے جہاں سابقہ طریقہ میں کامیابی نہیں ہوئی۔ کس جدید قسم کی تشخیص کی خوبی کا یہ نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا معیار ہے۔ کہ لوگ پہلے پہل اُس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ بہت عجب بات ہے کہ صرف غیر آبپاش زراعت کی صورت میں اور علاقوں کی نسبت ملک کے مغربی اور جنوب مغربی دریائی علاقوں میں غیر مستقل تشخیص لوگوں نے زیادہ خوشی سے قبول کی اور اب اس کو زیادہ اچھا سمجھنے لگے

ہیں +

۷۷۴ ۔ وہ وجوہات جن کی بنیاد پر سر جیمس لائل صاحب بہادر نے متذکرہ بالا علاقوں میں غیر مستقل جمع لگائی جانے کی حق میں رائے دی مندرجۂ ذیل انتخاب سے معلوم ہو سکتی ہے جو صاحب موصوف نے ڈیرہ اسمعیل خاں کی آخری رپورٹ بندوبست کے ریویو میں ظاہر فرمائی +

سر جیمس لائل صاحب بہادر کی رائے

"پنجاب کے شمالی حصہ میں اگر مقررہ طریق دانائی سے برتا جاوے تو بہت اچھی طرح سے چل سکتا ہے قابل کاشت بنجر زمین بمقابلہ رقبہ زیر کاشت کے اتنی وسیع نہیں ہے جتنی کہ جنوبی پنجاب میں ہے اس کے رقبے اور حالت میں کم تغیر ہوتا ہے۔ کیونکہ دریا کا اثر اس قدر غیر معین اور سخت نہیں ہے علاوہ بریں بنجر کی کاشت طغیانی پر منحصر نہیں ہے اس کے لئے زمین کی تری اور بارش ہی کافی ہوتی ہے۔ اس لئے صاحب مہتمم بندوبست شمالی پنجاب کی تشخیص میں قابل کاشت بنجر کا خیال کر سکتے ہیں[۱]" +

لیکن جنوبی پنجاب کی تشخیص میں قابل کاشت بنجر زمین دریا کے کناروں پر مقابلہ رقبہ زیر کاشت کے بہت وسیع ہوتی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب تک قابل کاشت رہیگی۔ اکثر زمین کے بڑے بڑے رقبوں کی حیثیت میں اصلی تغیر ہوتا رہتا ہے اور زمین کی حیثیت میں فرق آنے کے بغیر بھی صرف طغیانی کی حالت اور زد میں آجانے سے جو زمین ایک سال قابل کاشت ہو دوسرے سال اس قابل نہیں رہتی اس واسطے خلاً صاحب مہتمم بندوبست جنوبی پنجاب میں دریا کے کناروں کے مواضعات کی جمع تشخیص کرتے ہیں قابل کاشت بنجر کا خیال نہیں کر سکتے۔ اور عملی طور پر جنوبی پنجاب میں کوئی تفاوت نہیں ہوگا۔ اگر دریا کے کنارے کے مواضعات میں ایسی اراضی پر تشخیص کی جاوے جو قابل کاشت بنجر ہے زیر کاشت لائی گئی ہے۔ گو کہ اُتاڑ کے مواضعات

---

[۱] سر جیمس لائل صاحب بہادر کا اشارہ اس قاعدہ کی طرف تھا جس سے قابل کاشت بنجر کی تشخیص کی تبدیلی اس لئے منع ہے کہ یہ بعد از بندوبست زیر کاشت آگیا گویہ ظاہر ہو کہ جو تبدیلی دریا کے عمل سے واقع ہوئی اس کے باعث سے یہ زیر کاشت ہوا لیکن یہ قاعدہ اُن خاص قواعد کے باعث جو تشخیص ہائے بُرد و برآمد کے لئے بنائی گئی ہیں اور جن کا حوالہ فقرہ ۔۔۷۵ میں ہے معدوم ہو گیا ہے +

ایسی تشخیص سے مستثنےٰ ہیں۔ اس ملک میں جہاں بارانی کاشت یا تو بالکل ممکن نہیں ہے یا بہت کم ممکن ہے۔ صرف دریا کے کنارے کے مواضعات کے سرمایہ کے خرچ کے بغیر بہت وسیع رقبہ بنجر زمین کا زیر کاشت کیا جا سکتا ہے۔ بلند علاقہ (داماڑ) کے مواضعات کے لئے بنجر کی کاشت کرنے سے پہلے ضرور ہے کہ جدید چاہات تعمیر کرائے جائیں یا نہریں کھدوائیں۔ اس واسطے اگر پہلی صورت میں قابل کاشت بنجر کو تشخیص میں شامل کیا جاوے اور دوسری صورت میں چھوڑ دیا جاوے تو عملی طور پر یہ کوئی بے انصافی نہ ہوگی۔ ایک اور امر جس میں پنجاب کا جنوبی حصہ شمالی حصہ سے مختلف ہے یہ ہے کہ مطالبہ کی کمی کے بجائے بطرز تبادل جدید معاملہ از سر نو لگایا جاتا ہے جو مناسب حالات ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں مواضعات بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور قریباً ان میں سے ہر ایک میں ایک یا شاید دو خاندان مالک ہوتے ہیں جنھوں نے اراضیات کو اس طرح سے تقسیم کر لیا ہے کہ ہر ایک شخص کا ہر ایک محال کے جزو میں حصہ ہے اور معمولی برد و برآمد کا ہر ایک کھاتہ پر بہت کچھ یکساں اثر پڑتا ہے۔ ان خاندانوں کے قبضہ میں ضرورت کے واسطے شاملات دیہ اور مشترکہ سرمایہ ہوتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ اس سے جدید باچھ میں بہت کچھ سہولت ہو جاتی ہے مگر جنوبی پنجاب میں رقبہ جات مواضعات عموماً علیحدہ کھاتوں پر منقسم ہوتے ہیں جن پر تشخیص کھاتہ جات بنام چاہات یا پتیات ہوتی ہیں اور ان میں عموماً کوئی شاملات دیہ نہیں ہوتیں اور نہ مشترکہ آمدنی ہوتی ہے۔ یا اگر شاملات دیہ ہوتے ہیں تو ہر ایک کا اس میں حق نہیں ہوتا۔ پس جن صورتوں میں کہ ایک ہی محال میں سے علیحدہ والے مالکان رہتے ہوں ان میں اکثر اوقات ادنیٰ مالک اپنی کھیت مزروعہ پر قابض ہوتا ہے اور اس کو بلا اجازت کوئی اختیار نو توڑ کرنے کا نہیں ہوتا لہٰذا جنوبی پنجاب میں برد برآمد کی وجہ سے واحد محالات میں اس قدر تغیرات واقعہ ہو جاتے ہیں کہ جدید باچھ سے ان کی درستی نہیں ہو سکتی اور ماسوا اس کے جدید باچھ حقیت وہ کی وجہ سے ایک بڑا مشکل کام ہے؎ علاوہ ازیں جو اختیار معافی معاملہ کا بصورت اراضی برد شدہ یا زیر آمدہ ریت کے جو شمالی پنجاب میں

؎ عام قواعد برد و برآمد کے قاعدہ نمبر ۱۰ کے رو سے یہ اجازت ہے کہ از سر نو معاملہ کی کھاتوں پر باچھ ہو کر ایک قسم کی سہولت دی جائے۔ جب کہ بعض کھاتہ ہائے کو نقصان پہنچا ہو لیکن کل محاصل محال میں کمی نہیں آئی ہو اگر محاصل میں کمی آئے تو معاملہ میں اسی تناسب سے کمی کر دینی چاہئے اور نئی باچھیں نافذ العمل کرنی چاہئیں ٭

دیا گیا ہے کافی ہے لیکن جنوبی پنجاب میں اختیار برائے معافی معاملہ بصورت اراضی غیر کاشت بوجہ عدم طغیانی دریا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے مطلوب ہے۔

مجوزہ طریق کے پورا پورا مناسب حال نہ ہونے کی وجہ سے دیگر طریقے بعض اضلاع میں ایک عرصہ سے بطور مروج ہو گئے ہیں۔ مثلاً سالم مواضعات یا مواضعات کے چک ہائے برلب دریا کی جدید سالانہ تشخیص بذریعہ معافی یا ایزادی بہ شرح ہائے مقررہ واقعی کاشت پر۔ یہ طریق بندوبست سے پہلے میانوالی میں مروج تھا اور اس قسم کا ایک طریق محدود ضلع ڈیرہ غازیخاں میں اور نیز تحصیل فاضلکا ضلع سرسہ میں مروج تھا۔ ان حالات کی وجہ سے لائل صاحب کو یہ سوال کرنا پڑا کہ آیا اس قسم کا انتظام جیسا کہ میانوالی میں مروج ہے اضلاع ملتان و قسمت ڈیرہ جات کے اُن تمام مواضعات یا جزو مواضعات کے واسطے بھی جو دراصل بہ بہ دبرآمد ہیں مروج ہونا چاہئے۔ کیونکہ انتظام مروجہ کافی طور پر حاوی نہیں تھا اور نیز اُس کا اثر مختلف مواضعات میں بہت غیر مساوی تھا۔ ایک خاص تعداد مواضعات واقعہ دریائے ستلج و راوی یا تو اس کی وجہ سے بالکل برباد ہو گئے تھے اور یا خستہ حال ہو گئے تھے۔ اُن کی قدیمی اراضیات سیلابہ بوجہ تغیرات سمت یا حالات طغیانی دریا غیر کاشت ہو گئی تھیں اور وہ معافی معاملہ کی رعایت سے بھی محروم تھیں۔ کیونکہ جو موجب اُن کی مصیبت کا تھا وہ ایسا موجب نہیں تھا جس سے بروئے قواعد اُن کا کوئی حق تخفیف یا رعایت طلب کرنے کا ہوتا۔ بعض اوقات تو دریا کی طغیانی مواضعات میں سے بالکل جاتی رہی تھی اور سیلابہ کی کاشت قطعی بند ہو گئی تھی تاوقتیکہ دریا پھر رخ نہ پھیرے اور بعض اوقات دریا کی طغیانی کی سمت میں صرف خفیف سا انقلاب واقع ہو گیا تھا اور اہالیان دیہات نے سیلابہ کی اراضی بجائے قدیم اراضی سیلابہ کے کاشت کرنی شروع کر دی تھی۔ مگر یہ اراضی بندوبست کے بعد برآمد ہوئی تھی۔ پس ایک علیحدہ جمع اُس پر علاوہ جمع سابقہ کے بڑھا دی گئی۔ اور یہ کارروائی گو بالکل خلاف انصاف تھی۔ مگر بروئے منشائے قواعد غلط نہ تھی۔ دریائے چناب و سندھ کے مواضعات جو بوجہ طغیانی دریا واقعی تباہ ہو گئے تھے اُن کی حالت لائل صاحب بہادر کی زیر توجہ نہیں آئی تھی اُن دریاؤں کی طغیانی بہت یقینی ہے اور بر تہ تشخیص بھی کم ہے۔ لیکن جملہ اضلاع ملتان و ڈیرہ جات کے متعلق لائل صاحب نے خیال کیا کہ مجوزہ انتظام سے غیر مساوی اثر پیدا ہونے کا احتمال ہے کیونکہ جیسا کہ بیان ہوا۔ صاحب مہتمم بندوبست عملی طور پر قابل کاشت بنجر پر جمع قائم نہیں کر سکتے جو بندوبست کے وقت موضع میں بنجر کی حالت میں ہو پس وہ موضع

جس میں بہت سا قابل کاشت بنجر بندوبست کے وقت موجود ہو اس کو سالم میعاد بندوبست تک بمقابلہ اس موضع کے جس بندوبست کے موقعہ پر خفیف سا رقبہ بنجر قابل کاشت ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا بہت سا فائدہ پہنچ جاتا ہے“ +

”اُن وجوہات سے جنھوں نے پہلے والس ایگنیو صاحب و کرنیل ہملٹن صاحب و دیگر افسران قسمت ملتان کو ایک خاص تشخیص اراضیات کے لگائے جانے کی ضرورت محسوس کرائی تھی۔ لائل صاحب بہادر کو مجبور کرایا اور اُنھوں نے صاحبان مہتمم بندوبست کا جو ان کی ماتحت کام کر رہے تھے مشورہ لیکر یہ تجویز کی کہ اراضیات برلب دریا واقع اضلاع بنوں ڈیرہ اسمعیل خاں و ملتان و مظفر گڈھ کے واسطے غیر معین تشخیص لگانے کا انتظام ہونا چاہئے“ +

۴۷۸۔ لیکن شروع سے اخیر تک سر جیمس لائل صاحب کو اس غیر مستقل تشخیص کے طریق کو

غیر محفوظ بارانی قطعات کے واسطے غیر مستقل تشخیص کی موزونیت

غیر مستقل بارانی قطعات پر بڑھانے کی نسبت شک رہا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں جب سوال مذکور پر بحث ہوئی تو صاحب موصوف نے یہ رائے دی کہ اراضیات زیر طغیانی و اراضیات بارانی کی ایک علیحدہ صورت ہے اگر طغیانی ہوگی تو کچھ نہ کچھ فصل ضرور ہوگی لیکن ممکن ہے کہ بارانی اراضیات میں بہت وسیع کاشت کی جائے اور اس کا بہت حصہ پیدا نہ ہو۔ اُن قطعات میں جہاں بارش کم و بیش ہوتی ہے کاشت کرنا ایسا ہے جیسے جُوا کھیلنا۔ مستقل جمع کی صورت میں اگر بارش مناسب موسم میں ہو تو کاشتکار ہر ایک ایکڑ پر تخم ریزی کر دیتا ہے اور اگر بکثرت بارش اُس کی زراعت کو پختہ کرنے کے لئے ہو تو وہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے بصورت غیر مستقل جمع کے وہ اپنی کاشت کو ایک بہت چھوٹے سے رقبہ پر محدود کر دیوےگا۔ اور اُن اراضیات کو منتخب کریگا۔ جہاں زیادہ امکان بارش ہونے اور زمین کے تر رہنے کا ہے[۱]۔ لہذا یہ بہت ضروری تھا کہ سالانہ یا ششماہی کاشت کے نقشہ جات جو کسی قدر دقت طلب گرداوری سے تیار کئے جاتے ہیں اگر ممکن ہو تو تیار نہ کئے جاویں بہتر طریق بارانی اراضیات کے واسطے طریق چک[۲] ہا پر عمل کرنا ہے جو اعتراض سنہ ۱۸۸۰ء میں اُٹھائے گئے تھے اُن کا زور بہت کچھ اس وجہ

---

[۱] دیکھو فقرہ ۷۔ ایبٹسن صاحب کے نوٹ کا جو کارروائی مال بابت جولائی سنہ ۱۸۸۰ء نمبر ۹ (الف) میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔ دیکھو لائل صاحب بہادر کی تحریر ظہری جس سے اُنھوں نے ایبٹسن صاحب کی تاکید کی ہے +

[۲] یہ طریقہ ایک فراہمی کا ہے تشخیص کا نہیں ہے۔ اس کے متعلق تشریح کی ضرورت نہیں۔ اگر زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو دیکھو چٹھی کمشنر بندوبست کا نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴۔ اپریل سنہ ۱۸۸۰ء جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے نام تحریر ہوا۔ اور جو کارروائی مال بابت اگست سنہ ۱۸۸۰ء و اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء و جون و اگست سنہ ۱۸۸۰ء و مئی و نومبر سنہ ۱۸۸۰ء میں درج ہے +

سے زائل ہوگیا ہے کہ حال میں ایک جدید وسہل طریقہ گرداوری رائج ہوگیا ہے۔فصلوں کی کمیت وار پڑتال کا اب ہر ایک محال میں خواہ اُن کی تشخیص کی کوئی صورت ہو رواج ہے اور کم وبیش کامیابی کے ساتھ یہ کوشش ہو رہی ہے کہ پختہ شدہ اور کلی یا جزوی خراب شدہ فصلوں کا فرق نکالا جاوے مگر سر جیمس لائل صاحب کی اخیر تک یہ رائے تھی کہ جمع غیر مستقل قطعات بارانی کے واسطے موزون نہیں ہے۔کیونکہ اُن کی فصل اُن دونو ذخیروں میں سے نہیں آتی بلکہ بلحاظ بارش کے نفی کے درجہ سے لیکر بہت اچھے درجہ تک بتدریج اس میں اختلاف ہوتا رہتا ہے۔کوئی فصل ناقص ہوتی ہے۔کوئی متوسط ہوتی ہے اور کوئی اچھی ہوتی ہے[1] ٭

۴۷۹۔ ریواز صاحب بہادر فنانشل کمشنر نے بھی پنڈی گھیپ میں تشخیص غیر مستقل کو رواج دینے کی تجویز پر بحث کرتے ہیں اسی دلیل کو پیش کیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔

ریواز صاحب کی رائے

"یہ ایک غریب خشک اور پتھریلا ملک ہے۔اور اُس کی کاشت کا انحصار خفیف اور نہایت ہی غیر یقینی وموہوم بارش پر ہے۔اور یہ اکثر واقعہ ہوتا ہے کہ ایک ہی موسم میں تحصیل کے بعض حصص پر تو خاطر خواہ مناسب موقعہ پر بارش ہوتی ہے۔اور دیگر حصص میں ہوتی ہی نہیں۔بارانی اور دیگر طغیانی والے قطعات میں یا تو وسیع رقبہ جات پر مطلق فصل ہوتی ہی نہیں۔اور یا جیسا کہ قاعدہ ہے۔خاطر خواہ فصل نہیں ہوتی۔مگر پنڈی گھیپ جیسے علاقہ میں گو کوئی نہ کوئی فصل تو ضرور ہوتی ہے۔مگر اس کی خاصیت میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ مختلف دیہات کا تو کیا ذکر موضع کے مختلف حصص میں بھی ایک جگہ کی فصل دوسری جگہ سے نہیں ملتی۔یہ ظاہر ہے کہ اگر جمع غیر مستقل کو اس قسم کے مُلک میں مُروج کیا جائے تو نہ صرف وہ فصل ہائے استادہ پر لگائی جاوے بلکہ فصل ہائے درو شدہ پر بھی۔اور پوری شرح میں اُس وقت تخفیف کی جاویگی جب کہ پیداوار اوسط سے کم ہو۔تشخیص کے لگانے اور پٹواریوں کی تشخیص لگانی کی نگرانی کرنے کے کام میں عجیب قسم کی مشکلات کا سامنا ہوگا۔خواہ پٹواریان اس کام کو نیک

---

[1] فقرہ ۶۔اُن احکام کا جو مکتسہ کی رپورٹ تشخیص پر کارروائی مال بابت جون ۱۸۹۱ء میں صادر ہوئے مقابلہ کرو۔اور دیکھو فقرہ ۵ مندرجہ کارروائی مال بابت اپریل ۱۸۹۱ء جو شکر گڈھ کی رپورٹ تشخیص کے احکام کے متعلق ہے۔اور فقرہ ۷ مندرجہ کارروائی مال بابت جنوری ۱۸۹۲ء متعلق احکام جو تحصیل پھالیہ پر صادر ہوئی ٭

نیتی سے انجام دینے کی کوشش کریں مگر پھر بھی اُن کو اغراض تشخیص جمع کے لئے فصلہائے کی درجہ بدرجہ مناسب اندراج کرنے میں بہت مشکل پیش آئیگی۔ یعنی ادنیٰ پیداوار کے فصلہائے کی صورت میں جزوی معافی ہائے کے حساب میں اُن کو دقت پیش آئیگی۔ (دیکھو ہدایات مشمولہ نقشہ خسرہ گرداوری) اور اکثر اوقات اُن کو یہ ترغیب ہوگی کہ وہ کاشتکاران کے فائدہ کے لئے بددیانتی سے غلط اندراجات فصل کریں۔ کیونکہ تفصیل وار اُن کے کام کی پڑتال قانونگویاں و اعلے حکام مال مشکل سے عملی طور پر بصورت موجودہ کرسکینگے" +

بغیر عملی آزمائش کے اس معاملہ کا فیصلہ نہیں ہوسکتا

۴۸۰۔ اس امر کے واسطے خاص وجوہات تھیں کہ کیوں پنڈی گھیپ میں غیر مستقل تشخیص کا عمل مشکل سے ہوسکتا تھا۔ لیکن عام دلائل اس قسم کے رواج دینے کے برخلاف قطعی طور پر یقینی معلوم نہیں ہوتیں۔ تاوقتیکہ غیر مستقل تشخیص کا ایک کافی بڑے حصہ پر لگا کر امتحان نہ کیا جاوے یہ کہنا مشکل ہے کہ غیر مستقل جمع کامیابی کے ساتھ بارانی قطعہ پر لگائی جاسکتی ہے۔ فی الحال جیسا کہ دفعہ ۴۷۶ میں درج ہوچکا ہے ضلع کرنال میں بہت تھوڑی بارانی محال ہیں جہاں نقد غیر مستقل تشخیص مروج ہے +

اٹھائیسویں فصل

میعاد بندوبست بندوبست ہائے عارضی و مستقل و معافی مالگذاری

۴۸۱ - اس دستور العمل کی تاریخی رپورٹ میں کچھ حوالہ گذشتہ عمل بابت میعاد مالگذاری بندوبست ہائے شمالی ہندوستان کا دیا گیا ہے - مگر موجودہ احکام متعلق مضمون مذکور کا اقتباس کرنے سے پہلے یہ بتلانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ضروری مضمون کے بارہ میں کون کون سی اہم آراے ہیں - اور کون سے بواعث اُن کا موجد ہیں - اور کیا دلائل ہیں جو اُن میں سے ہر ایک کی تائید میں پیش کی گئی ہیں - گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں بہت چھوٹے چھوٹے بندوبستوں کی تجویز کی جن سے مراد بندوبست ہائے میعادی کم از پندرہ سالہ ہے کچھ تائید نہیں ہوئی - مختلف رائیں یہ ہیں +

مختلف رائیں متعلق میعاد بندوبست

(الف) بندوبست دوامی ہو +

(ب) یا بندوبست ہائے زائد از بیس یا تیس سالہ بنظر حالات موجود الوقت ہو +

(ج) یا تھوڑی میعاد کے بندوبست ہائے ہوں +

تجویز ثانی جس کو ٹامسن صاحب کے ساتھ منسوب کر سکتے ہیں ابتک مروج رہی ہے +

۴۸۲ - موجودہ صدی کے شروع میں جب ممالک شمال مغربی کا الحاق سلطنت انگلشیہ کے ساتھ ہوا تھا - تو اس وقت گورنمنٹ کا یہ منشا تھا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ممالک مذکور کو ایک دوامی بندوبست جس طرح کہ بنگال میں ۱۷۹۳ء میں دیا گیا نافذ کیا جاوے - (فقرہ ۱۶) - اس کی نسبت خصوصیت کے ساتھ کورٹ اوڈائرکٹرز کی طرف سے اعتراض ہوا جنھوں نے کہا کہ اس تجویز کو ایسی جلدی عمل میں لانا قرین مصلحت نہیں ہے - ان کی یہ راے تھی کہ ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۲۲ء کے پہلے

صوبجات شمال مغربی کو دوامی بندوبست دینے کا ابتدائی منشا

جو بندوبست سرسری ہوئے ہیں۔ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے تھے[۵۱]۔ ان بندوبستوں سے جو حال لوگوں کے حقوق کا معلوم ہوا ہے۔ تاوقتیکہ اس سے بہتر حال معلوم نہ ہو جائے۔ اور وسائل ملک کی زیادہ تحقیقات نہ ہولے دوامی بندوبست کے فائدہ مند ہونے میں شک ہے۔ رزولیوشن مورخہ یکم اگست ۱۸۲۲ء[۵۲] سے جس میں ہدایات گورنمنٹ ہند نسبت عملدرآمد ریگولیشن مذکور درج تھیں۔ یہ ظاہر ہے کہ بندوبست دوامی کرنے کا خیال غیر محدود وقت تک ملتوی کر دیا گیا تھا✤

عارضی بندوبستوں کے طویل میعاد کی تجویز پر عمل ہوا

۳۸۴۔ ٹامسن صاحب کے ہم خیال لوگوں میں دوامی بندوبست کی تجویز ایک مناسب جمع کی تجویز کے ذریعہ سے منسوخ کی گئی تھی جس کی تجدید تیس[۵۳] سال یا خاص صورتوں میں بیس سال بعد ہونی تھی۔ زیادہ میعاد کے بندوبستوں کا یہ فائدہ بتلایا گیا تھا کہ بار بار کے بندوبستوں سے جو بے اطمینانی اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے وہ رک جاویگی۔ اور علاوہ ازیں ملک کے وسائل آمدنی کو اس تیس سالہ مستقل جمع کے دوران میں نشو و نما دینے کی ترغیب پیدا ہو جاویگی۔ اس ترقی کے باعث یہ جتلایا گیا کہ سرکار کو کسی زمانہ میں بہت زیادہ جمع وصول ہو جاویگی۔ لیکن اس ترقی کی ایزادی کسی طرح بھی مالکان زمین تک ہی محدود نہیں ہوگی۔ تمام ملک اس میں حصہ لیویگا اور اس طرح سے بالواسطہ محصول کے وسائل بہت بڑھ جاوینگے۔ تھارن ٹن صاحب کے آرٹیکل سے جو کلکتہ ریویو میں دسمبر ۱۸۴۹ء میں شائع ہوا تھا جس میں سے بعض حوالہ جات بھی دئے گئے ہیں۔ (فقرہ ۱۶) ظاہر ہے کہ ٹامسن صاحب دوامی بندوبست کے بالکل برخلاف تھے۔ انھوں نے یہ دکھایا ہے کہ محالات کی طاقت ادائے مالگذاری بہت بواعث سے دوران میعاد بندوبست میں بہت کچھ بدل جاتی ہے۔ بلالحاظ اس تبدیلی کے جو ریلوں کے جاری ہونے یا نہروں کے کھودنے سے ہوگی اور وہ عملی نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ جو تجاویز بہت ہی احتیاط سے کی جاوینگی وہ محتاج مزید غور کے ہونگی۔ جبکہ وہ شرائط جن پر وہ مبنی ہیں اسی طرح

---

۵۱ دیکھو ہولٹ میکنزی کی یادداشت کا فقرہ ۲۳۲✤

۵۲ دیکھو فقرہ جات ۵۸-۵۹-۶۰ لغایت ۶۳-۷۔ اس رزولیوشن کے جو ممالک مغربی و شمالی کی اشتمال بابت ۱۸۱۸ء لغایت ۱۸۲۲ء کے مجموعہ انتخاب کا پہلا پرچہ ہے✤

تغیر پذیر ہوں ✚

دوامی بند وبست کے متعلق تحریک

۴۸۴۔ غدر اور قحط ۱۸۶۰ء سے کچھ عرصہ کے لئے لوگوں کو اس پالسی کی صحت میں شبہ ہو گیا۔ اور بند وبست دوامی پھر مفید سمجھا گیا۔ ملک میں جلدی ہی بڑی بھاری ترقی کا زمانہ شروع ہونے والا تھا۔ مگر ابھی آیندہ زمانہ کی امیدیں مایوس بخش تھیں۔ کسی شخص کو بہت زیادہ مالگذاری کی امید نہیں تھی۔ اور لوگوں کی تسکین بھی ایک ایسی بات تھی جس کے حاصل کرنے کی کوشش مناسب معلوم ہوتی تھی۔ آیندہ کسی قدر نقصان معاملہ کا برداشت کرنا کچھ بڑی بات نہیں تھی۔ اگر ایسا کرنے سے ہم مالکان زمین کو اُن کے ذاتی فائدہ کی مضبوط زنجیر سے اپنا طرفدار کر سکتے۔ خیال کیا گیا تھا کہ وہ لوگ جن کا معاملہ دوامی طور پر قائم کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے بدل جانے کو اسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے جس طرح کہ یورپ کے ملک میں وہ لوگ جن کو فنڈ ہولڈر کہتے ہیں گورنمنٹ کا بدل جانا ناپسند کرتے ہیں[۵۱]۔ مفصلہ ذیل اُمور کے مطالبہ کے لئے مسٹر (اب سر) اکلینڈ کالون صاحب کی یادداشت متعلقہ ترمیم بند وبست مالگذاری ممالک مغربی و شمالی دیکھو[۵۲]۔ یعنی دوامی بند وبست کے حق میں کثرت رائے کا تیزی کے ساتھ بڑھنا۔ ۱۸۶۲ء میں جناب سکرٹری آف سٹیٹ سر چارلس وُڈ کا اس تجویز کے اصول کو قبول کرنا۔ عملی مشکلات کا آہستہ آہستہ دریافت ہونا۔ اُن حالات کی توضیح کے لئے مختلف کوششوں کا کیا جانا (گو یہ سب کم و بیش ناکامیاب رہیں) کہ کب محال پر دوامی بند وبست ہونا چاہئے۔ اور کب نہیں ہونا چاہئے۔ اور روز افزوں آسودہ حال اور گراں قیمت کے باعث رائے کا بدلنا وغیرہ مسٹر اب سر آک لینڈ) کالون صاحب کی یادداشت متعلق ترمیم بند وبست مالگذاری ممالک مغربی و شمالی سے عیاں ہے ✚

۱۸۶۱ء میں سر ولیم مور کی رائے

۴۸۵۔ ۱۸۶۱ء میں جن فوائد کی مسٹر (اب سر ولیم) مور صاحب کو دوامی بند وبست کے مروج کرنے سے اُمیدیں تھیں وہ یہ ہیں:۔

(الف) وقتاً فوقتاً بند وبستوں کے کرنے کے اخراجات کی بچت ✚

(ب) ہر ایک بند وبست ثانی کے موقعہ پر لوگوں کا دقت سے بچنا ✚

---

۵۱ دیکھو صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کا مراسلہ نمبر ۱۴ صیغہ مال مورخہ ۹۔ جولائی ۱۸۶۲ء ✚

۵۲ دیکھو صفحہ ۱۴-۱۶، یادداشت مذکورہ ✚

(ج) ہر ایک عارضی بندوبست کے اخیر پر جائداد کی کم وقعتی کے میلان سے مخلصی +

(د) ترقی کے کثیر فوائد اور وہ آسودہ حالی جو ترقی اور خرچ سرمایہ کی ترغیب سے پیدا ہوگی +

(ھ) زمین کی زیادہ قیمت +

(و) لوگوں میں قناعت +

اُنھوں نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ جس معاملہ کا تیس یا چالیس سال کے بعد دعویٰ ہو سکتا تھا ضائع ہو جائیگا۔ لیکن معاملہ کی ایزادی کی امید اُسے بالواسطہ آمدنی سے ہوگی جو ملکی وسائل کی زیادہ ترقی کے باعث ہو۔ جو ترقی دائمی طور پر مطالبہ مقرر کرنے سے وقوع میں آئیگی +

۴۸۶۔ دوامی بندوبست کا انحصار زیادہ تر اُن دلائل میں سے چوتھی دلیل پر ہے۔

رائج الوقت طریقہ کے متعلق خیالات میں انقلاب

یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ وقتاً فوقتاً بندوبست ہونے سے گورنمنٹ ناجائز طور پر مالکان زمین کی ترقیات کا فائدہ اُٹھاتی ہے اور یہ خیال کیا گیا تھا کہ اگر یہ چھوڑ دیا جاوے تو بہت تھوڑی حقیتیں آیندہ کی ایزادی کے واسطے رہ جاوینگی۔ مگر ملک کی سریع ترقی اور ۱۸۶۵ء کے بعد ایزادی قیمت سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ ایزاد شدہ معاملہ کا مطالبہ اُن بواعث سے جو مالک زمین کے تردد سے نہ ہوں بدرجہا زیادہ ہو سکتا ہے۔ ماسوائے اس کے سر ولیم مور نے ۱۸۶۲ء میں یہ تسلیم کیا تھا کہ ایک مشکوک بات ہے اس میں شبہ ہے کہ آیا کاشتکاری کی آبادی کی موجودہ حالت میں دلیل چہارم میں کافی زور ہے۔ جس دلیل سے اُنھوں نے دوامی بندوبست کو زیادہ میعاد کے بندوبست سے فائق دکھلانے کی کوشش کی۔ ایک پُرزور یادداشت مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۸۸۲ء میں نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے دوامی بندوبست کی کمزوری بخوبی ظاہر کی ہے لیکن سر ہنری ڈیویز صاحب نے ایک ایسی تجویز کے بارہ میں رائے دی تھی جس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک ٹامسن صاحب کی تجویز میں خلل آنے کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہا تھا۔ اور وہ خواب و خیال ہو گئی تھی +

۴۸۷۔ مگر اس بحث کا خاتمہ ۱۸۸۳ء میں ہوا۔ جب عالی جناب سکرٹری آف سیٹ بہادر

۱۸۸۳ء میں اجرائے احکام منجانب

نے دوامی بندوبست کی تجویز کو ذمراسلہ مال نمبر ۲۴ مورخہ

جناب سکرٹری آف سٹیٹ نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۳ء نامنظور کیا۔ ان کے وجوہات مختصراً یہ ہیں :۔

(الف) تجویز مذکور کے متعلق بڑی عملی مشکلات +

(ب) ۱۸۶۲ء سے لیکر بیس سال کے تجربہ سے یہ ثابت ہوگیا تھا کہ اگر اُس وقت کی تجویز منظور کی جاتی تو جس قدر زیادہ معاملہ اُس تاریخ سے وصول ہوچکا ہے وہ ضائع ہوجاتا +

(ج) بالواسطہ ٹکس کی گنجائش ۱۸۶۲ء سے بجائے وسیع ہونے کے کم ہوگئی ہے +

(د) بنگال میں تجربہ کے ذریعہ سے ظاہر ہوچکا ہے کہ کوئی وجہ یہ فرض کرنے کی نہیں ہے کہ دوامی بندوبست مفید ہے۔

(۱) مزارعان یا

(۲) مالکان زمین کے واسطے جنہیں یہ رعایت مفروضہ شروع میں دی گئی تھی تجارت پیشہ قوموں میں انتقال اراضی کا میلان اغلباً زیادہ ہوجائیگا +

(ھ) یہ عموماً تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ زراعت پیشہ لوگ دوامی بندوبست کی صورت میں بمقابلہ عارضی بندوبست کے اضلاع ممالک مغربی وشمالی میں زیادہ آسودہ حال ہونگے +

۱۸۸۳ء سے قیمتوں کی حالت اور چاندی کی قیمت کی کمی دوامی بندوبست کی مخالفت کی سخت وجہ ہوتی ہے[۵۱] +

۴۸۸۔ صوبجات مغربی وشمالی میں بندوبست دوامی کی تجویز کے متعلق زور شور کی بحث بندوبست ہائے پنجاب کی تاریخ کے دوسرے حصہ میں کم ہوگئی تھی۔ اور پرنسپ کی رائے متعلق سوالات مالگذاری پر اُن کے اپنے اس اعتقاد کی وجہ سے بہت کچھ رنگ چڑھا ہوا تھا کہ اچھے محال میں مطالبہ دوامی طور پر مقرر ہونے والا ہے لیکن جب اُن کے بندوبست ہائے کی میعاد کے متعلق آخری فیصلہ ہوگیا تو ٹامسن صاحب کی تجویز غالب آگئی۔ جیسا کہ اب تک وہ رہی ہے۔ اگرچہ عام بندوبست ہائے پنجاب میں بیس سال

میعاد و بودہ بندوبست ہائے پنجاب

۵۱ خلاصہ کاغذات متعلق بندوبست دوامی و معافی معاملہ زمین ہند گورنمنٹ آف انڈیا کے صیغہ مال و زراعت نے ۱۹۰۶ء میں جاری کیا +

رہتی ہیں۔ اور مثل اضلاع ممالک مغربی و شمالی تیس سالہ نہیں ہیں تاہم موجودہ تشخیص آئے ونو اضلاع و جزو کرنال کے لئے تیس سال کے واسطے منظور کی گئی ہیں +

جملہ اضلاع ہذا باستثنائے بنوں و ہزارہ اس صوبہ کے اس حصے میں واقع ہیں۔ جو سکھوں کی دوسری لڑائی سے پہلے ملحق ہو چکا تھا۔ فیروز پور کے ایک جز میں حال میں پچیس سال میعاد مقررہ دی گئی۔ جبکہ باقی صوبہ میں بیس سال میعاد مقرر تھی۔ چند مستثنے صورتیں بھی ہیں۔ جن میں بوجوہات خاص اس سے کم میعاد مقرر کی گئی پوری تفصیل میعاد ہائے بندوبست سابق و حال ضمیمہ ۴ میں مندرج ہے +

کم میعاد کے بندوبست ہائے کی تجویز پر حال میں بحث کی گئی

۴۸۹ ۔ اس ملک کی تیز ترقی اور گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں قیمتوں کے بڑھ جانے کے باعث یہ امر مشکل ہو گیا ہے کہ حال کے بندوبست میں سرکار کے لئے پورا حصہ صاحب زمین کے منافعہ کا جس کا وہ مستحق ہے لے لیا جاوے۔ اُن زیادہ میعاد کے بندوبست ہائے میں جن کی تجدید میعاد کا زمانہ جلد جلد تغیر پذیر رہتا ہے جو مشکلات ہیں وہ اس وجہ سے پنجاب میں زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ کہ نئی جمع تشخیص پورانی تشخیص کی میعاد کے اختتام پر جلدی نہیں لگائی جاتی - سنہ ۱۸۸۵ء سنہ بعد کے بندوبستوں میں ایزادی تشخیص اکثر اوقات حد جائز سے متجاوز ہو گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے مطالبہ مقررہ عموماً نصفی محاصل پختہ کے معیار سے بھی کم رہا ہے۔ اس اختلاف کی خاص وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس قاعدہ کے رو سے کہ خالص منافعہ کا نصف لیا جاوے۔ بھاری تشخیص کا ایک ہی مرتبہ بڑھا کر وصول کر لینا ناممکن ہوتا ہے۔ اس امر کی بابت ابھی شک ہے کہ آیا اختلاف مذکور جو درمیان واقعی وصول کردہ اور مقررہ تشخیص کے ہے۔ وہ گذشتہ بارہ سال میں اس اختلاف سے زیادہ تھا یا نہیں جو بندوبست مابین سنہ ۱۸۶۵ء اور سنہ ۱۸۸۵ء کی تکمیل کے وقت تھا۔ لیکن زیادہ فوقیت جو اب بطور رقم مفوضہ تشخیص نصفی محال پختہ کے معیار کو دی جاتی ہے اس سے اُن اختلافات پر جو پہلے نظر انداز کر دئے جاتے تھے سختی سے نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ بنا بریں کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ بندوبست کی معمولی میعاد کو بیس اور تیس سال سے تخفیف کر کے پندرہ اور بیس سال کرنے متعلق بحث کی گئی ہے۔ جو صاحبان کم میعاد کے بندوبست کے مؤید ہیں اُنھوں نے حسب ذیل دلائل دئے ہیں:۔

سرکار کے پورے مطالبہ کا التواء اس میعاد سے جو واقعی ضروری ہو زیادہ عرصہ تک نہیں رہنا چاہئیے - ورنہ مشکلات آیندہ زیادہ تیزی کے ساتھ عود کرینگی - بار بار کی تجدید تشخیص کے متعلق جو دو بڑے اعتراضات ہیں - ان میں سے ایک تو لوگوں کی گھبراہٹ اور دوسرا زراعتی ترقیات میں کمی تھا - لوگوں کی گھبراہٹ تو بہت کچھ بہتر انتظام کاغذات اراضی کی وجہ سے جو کہ جاری کیا گیا ہے - کم ہوگئی ہے - نسبت امر دوئم تجربہ سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ لگان لینے والے مالکان زمین بہت شاذ و نادر اپنے محالات کی ترقی میں زر خرچ کرتے ہیں - اور چھوٹے چھوٹے خود کاشت صاحب زمین جو ترقیات کرتے ہیں اور جواز قسم نالہ وغیرہ کے ہوتی ہیں - وہ بذریعہ پٹہ جات رعایتی کے ہوتی ہیں - اور بنجر زمین کا مزروعہ کرنا خاص ضرورت کے وقت ہوتا ہے - اور اس پر بہت کم مضر اثر بندوبست کی میعاد کی تخفیف کرنے سے ہوگا - لمبی میعاد کے بندوبستوں سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ایک مشتبہ بات تھی - اس سے مالکان زمین کا قرضہ ناجائز حد تک بڑھ جاتا تھا - اور وہ دن بدن مقروض ہوتے جاتے تھے - دوسری طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ عمل سابقہ سے پنجاب کے مالکان زمین کو بندوبست کی میعاد کے متعلق ایک معقول امید تیس سال یا کم از کم بیس سال کی ہوگئی ہے - اور اگر اس میعاد کے متعلق کچھ تبدیلی کی جاویگی تو وہ نفرت یا شبہ کی نگاہ سے دیکھی جائیگی - اور یہ امر اس صوبہ میں جہاں مالکان زمین آبادی کا جزو اعلی ہیں قابل لحاظ ہے - اور مزید برآں خواہ ہم کتنا ہی اپنے انتظام کی اصلاح کریں لیکن ضلع میں دوبارہ بندوبست جاری ہونے کی وجہ سے ضرور بہت ہی تکلیف لوگوں کو محسوس ہوگی ✤

احکام جناب سکرٹری آف سٹیٹ بہادر

۴۹۰ - مراسلہ نمبری ۱۱۷ مورخہ ۲۴ - اکتوبر ۱۸۹۵ء میں جناب سکرٹری آف سٹیٹ بہادر نے ان اضلاع میں میعاد بندوبست کے تخفیف کرنے کی تجویز کو نامنظور کیا ہے - جن میں اس سے پہلے بیس یا تیس سال بندوبست کی میعاد تھی اور جو تخفیف محض اس وجہ سے کی گئی تھی کہ حکام مال پوری تعداد ایزاد شدہ تشخیص کا لگانا غیر مناسب سمجھتے تھے جو بندوبست کے ہونے پر بذریعہ تحقیقات و تخفیفات حسابیہ ممکن ہوسکتی ہے

۴۹۱ - احکام ہذا کی ترسیل کے وقت گورنمنٹ ہند نے حسب ذیل تحریر کیا ہے ✤

ہدایات گورنمنٹ ہند

جس جگہ کہ میعاد کے متعلق کوئی معقول امید (خواہ تیس سال کی یا بیس

سال کی) گذشتہ عمل کے رو سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہو وہاں میعاد مذکور کو بطور مقررہ میعاد بندوبست قائم رہنے دینا چاہئیے۔ اُن اضلاع میں جن کی خراب حالت ہے یا جن کی خاص مستثنیٰ صُورت ہے۔ وہاں تھوڑی میعاد بندوبست مقرر کی جا سکتی ہے۔ اور اس قسم کے حالات اور شرطیں متقضی اس امر کی ہو سکتی ہیں کہ کسی واحد ضلع یا ضلع کے جزو میں بندوبست کی مقررہ میعاد کو کم کیا جاوے۔ مگر اس صورت میں یہ ظاہر کر دینا کافی نہیں ہے کہ فی الحال ایزاد شدہ تشخیص کی پوری مقدار لگانا نامناسب ہے۔ بلکہ یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہو گا کہ موجودہ حالت علاقہ مذکور کی ایسی ہے اور اس کی ترقی کی اس قدر جلدی امید ہو سکتی ہے کہ معمولی میعاد کے اختتام پر بشرطیکہ وہ کم نہ کی جائے۔ یہ غالباً ناممکن ہو گا کہ گورنمنٹ کے واسطے معقول پورا حصہ پیداوار کا جو اس وقت موجود ہو ملنے کی اُمید ہو سکے۔ (گورنمنٹ ہند صیغۂ مال و زراعت چٹھی سرکلر نمبر $\frac{۲۷}{۲-۳۳۳}$ مورخہ ۱۶- دسمبر ۱۸۹۵ء فقرہ ۲-) +

۴۹۲- ہدایت نمبر ۱۰ متعلق تشخیص بابت ۱۸۹۳ء (ضمیمہ ۱) یہ ہے کہ کوئی جدید بندوبست

اخیر بندوبست کی رپورٹ پر احکام صادر ہونے کے بعد میعاد کا مقرر ہونا

بیس سال سے زیادہ عرصہ کے واسطے بجز منظوری گورنمنٹ ہند کے نہیں مقرر ہو گا۔ جدید تشخیص کی میعاد کا قطعی طور پر فیصلہ نہیں ہوتا تاوقتیکہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنے احکام رپورٹ آخری بندوبست پر صادر نہ فرما لیں۔ جو احکام کہ مالگذاری کی رپورٹوں پر ریویو لکھتے وقت دئے جاویں وہ عارضی ہونگے اگر کوئی صاحب مہتمم بندوبست جمع سُناتے وقت مالکان زمین کو اس میعاد سے آگاہ کریں جس کے واسطے جمع مذکور لگائی گئی ہے چاہئیے کہ زمینداروں کو اصل صورت واقعہ سے بھی مطلع کر دے +

۴۹۳- یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ مہتمم بندوبست کے سامنے دو اور تجاویز کے آثار موجود

انفکاک معاملہ زمین و نیلام اراضی بنجر جو ادائیگی معاملہ سے بری ہے

ہوں جن کے موجود ہی باعث ہیں۔ جن کے سبب سے بندوبست دوامی کی تحریک ہوتی ہے۔ یعنی انفکاک معاملہ زمین و نیلام اراضی بنجر سرکار جن کا معاملہ ہمیشہ کے واسطے معاف ہے۔ یہ تجاویز کچھ تو یورپین

آبادکاران کی خاطر ہندوستان میں مروج کرنے کے لئے لارڈ کیننگ صاحب کی چٹھی نمبر ۲ (مال) مورخہ ۳۱- دسمبر ۱۸۵۸ء میں قابل غور درج کی گئی تھیں۔

اور ان تجاویز پر لارڈ کیننگ نے سنہ ۱۸۶۱ء میں ہندوستان سے جانے سے کچھ پہلے عملدرآمد کا حکم صادر کیا۔ بحوالہ تجویز انفکاک اُنھوں نے حسب ذیل تحریر کیا ہے ÷

"جائداد مقررہ کی زیادہ مضبوطی اور سرکاری مالی افسران کی مداخلت سے مقابلتًہ آزادی کی وجہ سے ایک ایسی جماعت پیدا ہوجاویگی کہ جن میں اگرچہ مختلف نسلوں اور قوموں کے لوگ ہونگے مگر وہ سلطنت انگلشیہ کے حامی ہوجاوینگے۔ نیز خاص قواعد کے رو سے تجویز مذکور سرکار کے عام معاملہ[۵۱] کی ترقی میں بھاری امداد دیویگی" ÷

قواعد متعلق انفکاک مطالبہ گورنمنٹ پنجاب نوٹیفکیشن نمبر ۵۵۶ مورخہ ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء میں شائع ہوئے تھے۔ مگر تھوڑے عرصہ بعد منسوخ کئے گئے۔ کیونکہ جس مراسلہ[۵۲] میں سر چارلس وڈ صاحب نے دوامی بندوبست کا اصل منظور کیا اُس میں اُنھوں نے اختیار انفکاک کا لوکل گورنمنٹ کے ہاتھ میں بصورت اراضی مطلوبہ برائے اغراض مکانات رہایش و کارخانہ جات و باغات وذخیرہ ودیگر ہمچو اغراض کے لئے محدود کردیا تھا۔ قواعد نسبت امر مذکورہ پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۳۱۷۔ مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۸۶۹[۵۳]ء میں درج ہیں۔ ان ہدایات پر کچھ عمل نہوا اور معاملہ زمین انفکاک کرکے منظوری کا اختیار بصورت مندرجہ بالا تھوڑے عرصہ سے منسوخ کردیا گیا ہے[۵۴]۔

اراضی بنجر سرکار جو ادائیگی معاملہ سے بری ہے۔ اس کے خرید کی اجازت قواعد نیلام سنہ ۱۸۶۳ء وسنہ ۱۸۶۵[۵۵]ء میں درج ہے۔ لیکن سنہ ۱۸۶۲ء میں گورنمنٹ ہند نے حکم دیا تھا۔ کہ دوران تجدید قواعد متعلق فروخت اراضی بنجر آیندہ کوئی زمین نیلام نہ کی جاوے جس کا معاملہ دوامی طور پر واگذار ہو۔ سوائے اُن چھوٹے چھوٹے ٹکروں کے جو دس ایکڑ سے وسعت میں زیادہ نہ ہوں۔ اور جو اغراض عمارت و باغات کے واسطے مطلوب

ف۵۱۔ رزولیوشن مورخہ ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء ÷

ف۵۲۔ نمبر ۱۴ بابت ۹۔ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء ÷

ف۵۳۔ دیکھو پنجاب گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۱ مارچ و ۸۔ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء ÷

ف۵۴۔ گورنمنٹ ہند کا صیغہ مال وتجارت کا رزولیوشن نمبر ۱۲/۱۷۔۳۶ مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۷ء ÷

ف۵۵ دیکھو صاحب فنانشل کمشنر کا کتابی سرکلر ۱۱۔ الف سنہ ۱۸۶۳ء و ۳۱ بابت سنہ ۱۸۶۵ء ÷

ہوں"[۱۵] +

وہ اراضی جس کا معاملہ واگذار کیا گیا ہو یا جو کہ سرکار سے بری از معاملہ حاصل کی گئی ہو۔ وہ ادائیگی جبوب و چوکیدارہ و ملبہ سے بری نہیں ہوگی +

۱۵ دیکھو گورنمنٹ ہند کا نمبر ۴۔۳۷ مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۸۷۲ء صیغہ زراعت و مال و تجارت لوکل گورنمنٹ کا اختیار ایسی اراضیات کی فروخت کے متعلق جو معاملہ سے بری ہوں۔ اس محدود حد تک بھی اب نہیں ہے۔ دیکھو گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن نمبر $\frac{12}{17-3}$ مورخہ ۷ ستمبر ۱۸۹۶ء مال و زراعت +

اُنتیسویں فصل

جمع رسدی وپٹہ جات رعایتی

۴۹۴- جمع رسدی سے کبھی یہ کام لیا گیا ہے کہ زیادہ ایزاد کے اثر کو زائل کیا جائے- اور سرکار کے نقصان کو کم کیا جائے جس کا احتمال زیادہ عرصہ کے بندوبست سے ہوتا ہے۔ جمع رسدی کی تجویز پر بعض صورتوں میں عمل کیا گیا ہے-اس ترکیب سے جدید مطالبہ کی پوری تعداد مالکان زمین کو سنادی جاتی ہے مگر ایزادی مذکور کی جزو کی واقعی وصولی چند سالوں تک ملتوی کی جاتی ہے - اگر کچھ وقفہ دیا جاوے۔ تو وہ بہت کم نہیں ہونا چاہئے - ابتدائی مطالبہ میں ایزادی نہیں ہونی چاہئے -تاوقیتکہ پانچ سال تک اُس پر عمل نہ کیا جاوے- اور اگر پوری تعداد کے معاملہ کا دو دفعہ کرکے وصول کرنا مطلوب ہو تو مرتبہ ثانی کی وصولی پانچ سال کے گذرنے پر ہونی چاہئے -ایک فہرست مجوزہ جمع رسدی برائے منظوری بخدمت صاحب فنانشل کمشنر بہادر مُرسل ہونی چاہئے +

جمع رسدی کا مدعا

۴۹۵- خیالی قسم کی جمع رسدی ناپسند کی گئی ہے -جس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ دوران بندوبست میں ایزادی رقبہ زیر کاشت سے اغلباً گورمنٹ کو نفع اور ترقیات کو نقصان سے بچنے کی نیت سے بڑھایا جائے- نہ کہ فائدہ کی اُمید پر- یہ بالکل مخالف اس اصول مالگذاری بندوبست کے ہے جس کا حوالہ فقرہ ۴۶۳ میں دیا گیا- اور اُن کا عمل اس لئے خطرناک ہے- کیونکہ وہ اس پیداوار پر جمع لگاتے ہیں- جو ممکن ہے کہ کبھی وقوع میں نہ آئے - اگر یہ امید ہو کہ رقبہ اراضی مزروعہ کا جلدی بڑھ جائیگا تو میعاد بندوبست کی تھوڑی ہو سکتی ہے- اُن اراضیات کی حالت جن کو سرکاری نہر سے پانی ملتا ہے- اور جس کا حوالہ فقرہ نمبر ۴۴۶ میں دیا گیا ہے- بعض صورتوں میں مستثنیات سے ہے +

خیالی قسم کی جمع رسدی خطرناک ہوتی ہے

۴۹۶- جمع رسدی تشخیص بعض اوقات اس واسطے تجویز کی جاتی ہے- کیونکہ فی الحال وہ قطعہ ابتر حالت میں ہے- لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ چند

ایک خراب حال قطعہ اراضی میں

بتدریج تشخیص کو ناپسند کیا گیا ہے

سالوں میں وہ اپنی حالت درست کر لیویگا۔ اگر علاقہ مذکور کے عام حالات مقتضی اس امر کے ہوں کہ زیادہ جمع اس سے وصول کی جاوے۔ مگر اس وقت وہ کسی آفت میں مبتلا ہو۔ یعنی مرض مویشی یا قحط سالی ہو۔ تو بہتر تجویز یہ ہوتی ہے کہ جدید جمع کا عملدرآمد کچھ عرصہ تک مثلاً ایک سال کے لئے ملتوی کیا جاوے اور اس اثنا میں سابقہ مطالبہ کا ایسا جزو معاف کر دیا جاوے جو ضروری معلوم ہو۔ لیکن اگر سابقہ زاید از حد جمع یا خراب انتظام وصولی معاملہ یا اگر رُخ گردانی دریا یا دلدل کے باعث کافی حد تک کمی واقع ہو جاوے اور مطالبہ کی کمی ضروری ہو تو یہ فرض کرنا خلاف دانشمندی ہے۔ کہ جلدی وصولی ہو جائیگی۔ اور اس صورت میں جمع رسدی لگانا مناسب نہیں ہے۔ اس صورت میں اگر آفت زدہ قطعہ بہت بڑا ہو تو یہ قرار دینا مناسب ہے کہ اُس کی جمع مقابلتہً تھوڑے عرصہ مثلاً دو سال کے بعد ترمیم ہوگی۔ اگر بندوبست کی میعاد بحالت مجموعی بہت زیادہ عرصہ کے لئے مقرر کی گئی ہو تو یہ سہولت بخش ہوگا۔ اگرچہ ضروری نہیں ہے کہ ضلع کے ہر ایک حصہ میں بندوبست مساوی میعاد کے لئے ہو۔

وہ جمع رسدی جو مناسب ہے

۴۹۷۔ جمع رسدی یا ملتوی شدہ جمع جو کچھ عرصہ کے واسطے اُس جزو مطالبہ کی ادائیگی کو ملتوی کر دیتی ہے جو موجودہ پیداوار پر لگایا جاتا ہے اُس کی صورت اُن صورتوں سے مختلف ہے جن کے رو سے آیندہ کے منافعوں پر جمع کا لگانا مطلوب ہوتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں اُن کا اختیار کرنا پسند کیا گیا ہے۔ دیکھو حضور ملکہ معظمہ کی جناب سکرٹری آف سٹیٹ صاحب بہادر کا مراسلہ حال دنمبر ۱۱ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء فقرہ ۷) "یہ منشا نہیں ہے کہ کسی قسم کی ایزادی جمع خواہ جمع رسدی ہو یا اس کی ضد ہو لگائی جاوے۔ اس خیال سے کہ دوران بندوبست میں مالکان زمین کو زیادہ آمدنی کی امید ہوگی۔ بموجب قواعد موجود الوقت صاحب مہتمم بندوبست پیداوار محققہ پر مناسب اور کافی جمع قائم کرینگے۔ عام صورتوں میں جمع مذکور بندوبست کے شروع سے قابل ادائیگی ہوگی۔ مگر بعض صورتوں میں یہ نامناسب ہوتا ہے۔ کہ کسی محال یا علاقہ سے پورا ایزاد شدہ معاملہ فوراً وصول کر لیا جاوے۔ اور خاص شرح فی صدی سے جو زیادہ رقم وصول کی جاوے وہ دوران بندوبست کے پہلے دس سال پر بطریق مناسب پھیلا دی جاتی ہے۔ ہمارا اتفاق

رساے ہے - کہ اس قسم کی جمع رسدی کی ایزادی میں کوئی نقص نہیں ہے +

ان احکام کی اطلاع دینے میں گورنمنٹ ہند نے التماس کی ہے کہ زیر تحت اُن شرائط اور قیود کے جو جناب سکرٹری آف سٹیٹ صاحب بہادر نے قائم کیا ہے - جمع رسدی کا طریقہ زمانہ حال کی نسبت زیادہ باقاعدہ طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے - جہاں یہ نامناسب ہو کہ اتنی ایزادی فی الفور کرائی جاوے - جو موجودہ پیداوار کی بُنیاد پر مناسب جمع کے باعث ہو اور خصوصًا جب میعاد بندوبست تیس سالہ ہو - یا مالگذاران مالدار اشخاص ہوں - منشا اس کا صرف یہی نہیں کہ معاملہ مذکور کا جزو وصول کیا جاوے جس کا فی الفور وصول کرنا نامناسب ہو - بلکہ ایزادی کی تکلیف کو کم کرنے کے واسطے جو آیندہ بندوبست کی تجدید کے وقت ہوگی جن صورتوں میں کہ میعاد بندوبست کی تیس سال ہے - اُن صورتوں میں یہ طریقہ (ایزادیوں کو پندرہ سال پر پھیلا دیا جاتا) اختیار کرنا چاہئے - (گورنمنٹ ہند محکمہ مال و زراعت سرکلر نمبر ۲۷/۳۸۴ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۸۹۵ء) +

۴۹۸ - لیکن آخری قسم کی جمع ہائے رسدی بھی خالی از خطرہ نہیں ہیں - یہ امر کہ وہ دل کی تشویش کو کم کرتی ہیں - ایک ایسی خوبی ہے جس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے - چھوٹے چھوٹے زراعت کار مالکان مثل دیگر لوگوں کے خوشی سے منحوس دن کو ملتوی کر دیتے ہیں - لیکن اگر پہلے ہی وہ اس قدر اراضی کاشت کر لیں جس کا وہ انتظام کر سکتے ہیں - یا اگر کچھ زیادہ زمین موجود نہ ہو تو یہ یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ موجودہ کی نسبت اس وقت زیادہ اچھی حالت میں ہونگے - اگر بالفرض اس قابل ہوں بھی تو یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ اس قدر دور اندیشی کریں کہ آیندہ کی ایزادی کے لئے اپنے اخراجات کم کر کے تیار ہو جائیں - اور اگر اُس وقت جبکہ التوا شدہ ایزادی کی وصولی کا وقت ہے ایک یا دو فصل اُن کے خراب ہو جائیں تو اَور بھی زیادہ تکلیف ہوگی - جب جمع رسدی کی تجویز پر عمل کیا جاتا ہو تو یہ ضرور شرط ہونی چاہئے کہ ملتوی شدہ معاملہ صاحب کمشنر کی منظوری کے ساتھ جبکہ صاحب کلکٹر نے مواضعات آفت رسیدہ کی خاص رپورٹ بخدمت صاحب موصوف ارسال کی ہو لگایا جاسکتا ہے - ایک سال کے

قبل اس کے کہ ملتوی شدہ معاملہ وصول کیا جاوے اس کی رپورٹ بخدمت صاحب کمشنر مرسل ہونی چاہئے +

ایزاد شدہ معاملہ کا نقصان برداشت کرنا بہتر ہے۔ بہ نسبت اُس کے کہ وہ ناموزون وقت پر وصول کیا جاوے۔ اور اُس سے آیندہ اَور بھی نقصان اُٹھانا پڑے +

ترقیات کی وجہ سے پٹہ جات رعایتی

۴۹۹- ایک اَور قسم کی ایزاد شدہ یا ملتوی شدہ جمع ہوتی ہے۔ جس کی منظوری کے متعلق صاحب مہتمم بندوبست کا کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ مثلاً وہ جمع جو بعض ترقیات کی خاطر جو مالکان زمین کے خرچ پر کی جاویں مقرر کی گئی ہو۔ کیونکہ سرکار کے لئے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو زمین کا زیادہ معاملہ لینے سے محروم کرے۔ اس وجہ پر کہ اُس کی پیداوار میں قابضان کے سرمایہ اور محنت کے باعث ترقی ہوئی ہے ناقابل العمل اور مخالف دستور قدیم کے ہے۔ سرکار مثل اُس ذی اقتدار حصہ دار کے ہے جو خود کوئی حصہ کام میں نہیں لاتا۔ اور جس نے دیگر حصہ داران کو جائداد کا انتظام کرنے اور ترقی دینے کا حق دیا ہوا ہے۔ مگر جس نے اپنے تئیں بالکل محروم نہیں کر دیا کہ کچھ حصہ بھی اس آمدنی میں سے نہ لیوے جو دوسروں نے پیدا کی ہو۔ لیکن جو بالواسطہ نتیجہ اُس کے اپنے اعتدال کا ہو۔ اور نیز اُس کی اُس طاقت کا جس سے وہ اپنے دیگر حصہ داران کو اس قابل کرتا ہے کہ وہ اپنی محنت کا پورا فائدہ امن کے ساتھ اُٹھاویں۔ انصاف اور دانائی مقتضی اس امر کے ہیں کہ اُن کو بھی مناسب نفع اُن کے خرچ کا ملے۔ مگر کسی دیہاتی کو اس امر کی شکایت کرنے کا خیال بھی نہیں آیا کہ اُس کے کھیتوں پر اُن کی اصلی مالیت کے مطابق جمع نہیں لگائی گئی۔ یا یہ کہ چاہی زمین پر غیر آبپاش زمین کی نسبت زیادہ شرح سے معاملہ لگتا ہے +

وہ احکام جو کورٹ آف ڈائرکٹران نے ۱۸۵۱ء میں جاری فرمائے

۵۰۰- مراسلہ (نمبر ۹ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۵۱ء) کے فقرہ ۴۸۹ میں اس امر کی وضاحت پورے طور کی گئی ہے۔ اور اس مراسلہ میں کورٹ آف ڈائرکٹران نے اضلاع صوبجات شمال مغربی کے ابتدائی بندوبست ہائے کا زیر ریگولیشن ۹ ۱۸۳۳ء ریویو کیا ہے +

"ایک اور ضروری سوال یہ ہے کہ آیا کسی زراعت کار کو تجدید بندوبست کے موقعہ پر اُس کی ترقیات کا پورا فائدہ اُٹھانے کا موقعہ دینا چاہئے یا گورنمنٹ کو مستحق اُس ایزادی کا تصور کرنا چاہئے جو اُس کے سرمایہ اور محنت نے بامداد دیگر حالات کے زمین سے پیدا کیا ہے

ہماری رائے ہے کہ صرف وہ اطمینان بخش اصول جس پر تمام آیندہ کی تجدید ہائے بندوبست ہو سکتی ہیں یہ ہوگا کہ اس وقت زمین کی قیمت کے متعلق استصواب کیا جائے۔ اور اُن ترقیات پر جو محض مزارعہ[۵۱] کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ فراخدلی سے غور ہونا چاہئے۔ اور خصوصاً بلحاظ ایسی ترقیات کے جو مقابلتہً حال کی ہوں۔ اور جن کے متعلق اُن بندوبست ہائے سابق کے دوران میں بہت تھوڑے عرصہ تک اس نے فائدہ اٹھایا ہو۔

۵۰۱ ۔ مراسلہ ہذا کے شائع ہونے سے پہلے بورڈ انتظامیہ پنجاب نے ایک عملی کارروائی بغرض ترقی و مرمت چاہات واحداث نالہ جات از دریا ہائے و جھیل ہائے کی تھی۔ اور یہ اس قسم کی ترقیات ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے زراعتکار لوگ بھی کر سکتے ہیں۔ بروئے سرکلر نمبر ۱ مہ ۱۸۵۱ء تقاویات بغرض کاموں کے دی گئی تھیں اور صاحبان کمشنر کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ بذریعہ پٹہ جات اُن ترقیات کو خاص عرصہ کے لئے ایزادی جمع سے محفوظ کر دیویں۔

احکام مجریہ بورڈ آف ایڈمنسٹریشن

۵۰۲ ۔ قواعد موجودہ متعلق مضمون مذکورہ جو ان قواعد سے جو اس وقت جاری ہوئے تھے بہت کم اختلاف رکھتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

قواعد بغرض انتظام عطائے پٹہ جات رعایتی

(۱) جہاں تعمیرات آبپاشی غیر سرکاری سرمایہ سے بنائے جاویں یا گورنمنٹ سے تقاوی ہا لیکر بنائی جاویں۔ اور ایسی تقاوی ہائے حسب ضابطہ ادا کی جاویں۔ تو صاحبان کلکٹر کو اختیار دیا گیا ہے کہ اُن کے مالکان کو پٹہ جات دیویں کہ اُن پر اراضی غیر آبپاش کی شرح سے زیادہ جمع ایک خاص میعاد تک نہیں لگائی جاویگی۔ وہ شرح اور میعاد ذیل میں درج ہے:۔

برائے جدید چاہات و مستقل بند ہا و تالاب یا حوض ہائے ——— بیس سال۔

برائے مرمت چاہات کہنہ ——— دس سال۔

برائے مرمت بند ہائے یا تالاب ہائے غیر مستعملہ ——— ایضاً۔

---

[۵۱] یہ قابل لحاظ ہے کہ ۱۸۵۱ء تک مالک زمین کی تعریف لفظ مزارعہ سے کی جاتی تھی۔

[۵۲] فصل ۳۷ ہدایات بندوبست سہارنپور اور فصل ۱۲ ہدایات بندوبست گورکھپور مندرجہ ضمیمہ ا ملاحظہ طلب۔

برائے نالہائے دریاو جہیل — پانچ سال سے دس[۵۱] سال تک +

صاحب فنانشل کمشنر بصورت خاص وجوہات زیادہ میعاد کے واسطے رعایت کر سکتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ کوئی پٹہ حسب ذیل صورتوں میں منظور نہیں کیا جاویگا:-

(الف) چاہات خام کے واسطے- کیونکہ اُن پر کم لاگت آتی ہے- اور مستقل نہیں[۵۲] ہوتے +

(ب) بوجہ کسی چاہ یا دیگر کار کے جو اُس اراضی کی آبپاشی کرنے کے لئے بنایا گیا ہو- جس پر آبپاشی کی شرح پر جمع لگائی گئی ہو- کیونکہ پٹہ کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ مالک کی جمع ایزاد ہووے اور یہ نہیں ہوتا کہ بموجب مطالبہ کا کوئی جزو معاف کیا جاوے + یہ بھی شرط ہے کہ اگر جملہ اقساط ادائیگی زر تقاوی کو گورنمنٹ کے واجب الادا ہونے سے پہلے ترمیم جمع وقوع میں آوے تو بھی پٹہ دیا جا سکتا ہے- اگرچہ کُل تقاوی وصول نہ ہوئی ہو بشرطیکہ وہ اقساط جو اُس وقت واجب الادا ہوں ادا کی گئی ہوں +

(۲) اُن قطعات میں شلاً بعض جنوب مغربی اضلاع میں جہاں عملی طور پر کوئی جمع اُس کے غیر آبپاشی کی حیثیت پر نہیں ہے- شرح تشخیص مندرجہ پٹہ حسب ذیل ہوگی +

(الف) اگر اراضی مذکور جس میں چاہ تعمیر کیا گیا ہے یا مرمت کیا گیا ہے ایسے موقع پر واقع ہے کہ وہاں دریا کی طغیانی کا پانی پہنچ سکتا ہے تو — شرح سیلاب +

(ب) اگر نہر کا پانی اُس کو مل سکتا ہے تو خاص — نہری پر تہ +

(ج) اگر وہ طغیانی دریا یا نہر پانی کے امکان سے باہر ہو تو — الف چاہی خالص شرح لگائی جائیگی +

مفوض الیہ کے معاملہ زمین جنس میں وصول کرنے میں دقت

۵۰۳- شاذونادر صورتوں میں دقت واقع ہوتی ہے- جبکہ مفوض الیہ معاملہ زمین جنس میں ترقی کرنے والے مالک زمین سے وصول کرتا ہے- اس قسم کا انتظام بالکل بے قاعدہ سا ہے- اور اُس کا اجراء ایک اس قسم

---

۵۱ ان مستثنات کے لئے جو دی جائیں جب کہ ترقی قرضہ کی امداد سے بموجب ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء کی جاوے دیکھو صحت نامہ نمبری ۱/۲ ۱۲۹ مندرجہ صفحہ ۱۹۹ سرکلر مال ان میں متصرح بالا مستثنات سے بھی زیادہ سہولت ہے +

۵۲ پشاور میں ۱۰ سال کی رعایت ایسے چاہات کے لئے خصوصاً منظور کی گئی ہے جن کا ایک حصہ تو پختہ ہے اور دوسرا خام +

کی رعایت ہے جو واپس لی جاسکتی ہے۔ شرح ہائے بٹائی وضبطی تا میعاد پٹہ رعایتی اُس حد تک کہ جو مناسب ہو ترمیم کی جاسکتی ہیں۔ اور اگر جاگیر دار یا معافیدار اس قسم کے کسی واجب مصالحت سے انکار کرے تو نقد جمع غیر آبپاش شرح پر بجائے جنسی جمع وصول کرنے کی قائم کی جاسکتی ہے +

۵۰۴۔ اُن اضلاع میں جہاں بندوبست جاری ہے پٹہ جات رعایتی کے دینے کا کام بذمہ صاحب بندوبست لگا یا گیا ہے۔ مالکان اراضی کو ایسے پٹہ جات طلب کرنے میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا تاوقتیکہ اُن کی اراضی کی مکرر جمع قائم نہ ہونے والی ہو۔ پس ضروری ہوتا ہے کہ موضع وار فہرست ہائے چاہات، و دیگر تعمیرات آبپاش اُس تاریخ سے جبکہ مطالبہ جدید کا اجراء ہوگا بیس سال کے اندر بنائی جائیں۔ یہ منجملہ ان متفرق معاملات کے ہے جن کا سہولت کے ساتھ بندوبست کے شروع میں فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جب کبھی کہ تحصیلدار بندوبست کسی موضع میں جاوے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ یہ دریافت کرلے کہ کون کون سی تعمیرات ہیں۔ جن کے متعلق کوئی دعویٰ ہو سکتا ہے اور معمولی تحقیقات کرے جو اس قسم کے دعوےٰ کے لئے ضروری ہو۔ جس قدر دعاوی ایک ہی محال کے متعلق ہوں وہ سب ایک ہی شکل میں جو رجسٹر کے نمونہ پر ہو درج ہونا چاہیئے اور جس قدر پٹہ جات بندوبست سے پہلے عطا ہو چکے ہیں جن کی میعاد جدید جمع کے شروع ہونے سے پہلے ختم نہیں ہوگئی وہ بھی اس نقشہ میں درج ہونی چاہیئے۔ اگر آخری احکام جملہ پٹہ جات محفوظ کے متعلق باچھ ہونے سے پہلے صادر نہ ہونگے تو بہت تکلیف ہوگی +

عطائے پٹہ رعایتی ہنگام بندوبست

۵۰۵۔ پٹہ کی محفوظی کی میعاد فصلی سال کے اختتام پر ختم ہو جانی چاہیئے۔ اور فصل خریف سے پوری جمع لگائی جانی چاہیئے۔ پٹہ مذکور میں وہ چاہ یا دیگر کام درج ہونا چاہیئے۔ جس کی بابت پٹہ دیا گیا ہے۔ اور تاریخ تعمیل بھی درج ہونی چاہیئے۔ وہ میعاد کہ جب تک یہ رعایتی جمع قائم رہیگی۔ اور جب صاحب مہتمم بندوبست پٹہ مذکور عطا کریں تو وہ اراضی جس پر بصورت دیگر آبپاشی کی شرح پر پرتہ لگتا ہے۔ اور وہ زائد جمع جو بعد اختتام میعاد پٹہ رعایتی کے لگائی جاویگی۔ یعنی کل مدارج اسی پٹہ میں درج ہونے چاہئیں +

امورات قابل ملاحظہ متعلق پٹہ

۵۰۶۔ احکام متعلق رعایتی تشخیص جمع بابت باغات و ذخیرہ ہا کا ذکر کرنا بھی سہولت بخش

احکام صدرہ ۱۸۵۲ء متعلق تشخیص جمع بابت باغات و ذخیرہ ہائے

ہوگا۔ پنجاب میں چوب عمارتی اور میوہ دار درختوں کی کمی کی طرف پہلے بھی گورنمنٹ کی توجہ مبذول ہوئی تھی۔ اور بورڈ انتظامی نے جو وسایل اس کی اصلاح کے واسطے تجویز کئے تھے جس کی گورنمنٹ ہند نے منظوری دی تھی۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ہر بندوبست کی تجدید پر اراضی زیر آمد جنگل یا ذخیرہ درختان خورد پر اس بندوبست کی میعاد تک جمع نہیں لگائی۔ جاویگی۔ اگر بوقت بندوبست اس سے کچھ پیداوار نہیں ہوئی تھی۔ اور جب بوقت آیندہ بندوبست کے اس سے کچھ پیداوار حاصل ہو تو پھر بھی اس پر اس اراضی کی اصلی حیثیت کے مطابق جمع لگائی جائیگی (سرکلر بورڈ نمبر ۱۵ ۱۸۵۲ء)+

۵۰۷۔ اس سے بڑھکر اور بھی زیادہ فیاضانہ قواعد ۱۸۶۰ء میں جاری ہوئے تھے:۔

قواعد ۱۸۶۰ء

باغات اور درختوں کے جھنڈ جو بندوبست کے وقت موجود ہونگے ان پر اس شرط پر جمع نہیں لگائی جاویگی۔ کہ اگر درخت کاٹ ڈالے جاویں یا کہ وہ سوکھ جاویں۔ اور فوراً اُن کی بجائے جدید درختان نہ لگائے جائیں تو آیندہ اراضی مذکور پر اس پر شرح موضع کے مطابق جمع لگائی جاویگی جو ہر قسم اراضی کے لئے مقرر ہو"+

باغات اور درختوں کے جھنڈ جو بڑے بڑے شہروں۔ صدر مقامات و چھاونیوں کے قریب ہوں اور جن کی پیداوار برائے فروخت بڑی بڑی منڈیوں میں جاتی ہے۔ یا بہت وسیع اور منافع والے جھنڈ جو اور جگہ پر ہوں وہ پورے تو معاف نہیں ہو سکتے مگر نصف شرح موضع کے حساب سے اُن پر جمع لگائی جاویگی۔ (کتابی سرکلر صاحب فنانشل کمشنر بہادر نمبر ۱ بابت ۱۸۶۰ء)+

۵۰۸۔ اس مضمون کے متعلق مزید احکام ۱۸۷۵ء میں نافذ ہوئے تھے۔ احکام مذکور

احکام مجریہ ۱۸۷۵ء

متعلق احاطہ جات و باغات واقع سول سٹیشن نہیں ہیں۔ ان پر قواعد مندرجہ ضمیمہ ۱۲ کا اطلاق ہوتا ہے۔ کسی محال کی جمع یا ترمیم جمع کے لگائے جانے کے وقت ذخیرہ درختان برائے چوب عمارتی و باغات درختاں میوہ دار جو آہستہ آہستہ بڑھتے ہوں اور جن میں معمولی فصل ہائے کاشت نہیں ہوتیں ان کو رقبہ قابل جمع سے خارج کیا جا سکتا ہے یا جزو میعاد بندوبست کے واسطے اُن کو ادائگی جمع سے بری کیا جا سکتا ہے۔ یا بموجب حالات متعلقہ کے ان پر نصف شرح اس جمع کی لگائی جا سکتی ہے جو اس اراضی پر لگائی جاوے۔ جس میں فواید مذکور موجود ہوں۔ مگر زیر آمد درختان نہ ہو۔ شرط یہ ہے کہ اگر بعدہٗ اراضی مذکور پر معمولی کاشت

کی جاویگی - یا درختان سے صاف کی جاویگی - تو اس پر پورا پرتہ لگیگا[۵۱] - بصورت درختان میوہ دار معافی جمع کی میعاد بحوالہ اس وقت کے مقرر کی جاویگی جو باغ مذکور کے فایدہ مند ہونے سے پہلے منقضی ہو جائے - اراضی مذکور جس کے واسطے اس قسم کی رعایتی شرایط مقرر کی جاویں - محال مذکور کے کاشت شدہ رقبہ کے دس فی صدی سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے - اور جس صورت میں کہ حصص جداگانہ ہوں تو محال مذکور کے اس حصہ کی بابت جس کا کہ وہ جزو ہو شرایط رعایتی ایسے باغات میوہ دار کے واسطے مقرر کرنے کی ضرورت نہیں جو جلدی جوان ہوتے ہوں - اور جلدی پھل لاتے ہوں - مگر کسی صورت میں شرح جمع اراضی زیر آمد چوب عمارتی یا درختان میوہ دار اس شرح جمع موضع سے تجاوز نہیں کریگی جو اس اراضی کے واسطے ہو جس سے ہیچ قسم فواید حاصل ہوتے ہوں - مگر جس پر درخت نہ ہوں - (کتابی سرکلر صاحب فنانشل کمشنر بہادر نمبری ۱۰ بابت ۱۸۷۵ء) - آخری شرط تھوڑے عرصہ سے اُن باغات کی غرض سے تبدیل کی گئی ہے - جن سے مالکان زمین فواید کثیر اُٹھاتے ہیں - قاعدہ موجودہ حسب ذیل ہے :-

شرح جمع بابت اراضی زیر آمد چوب عمارتی یا درختان میوہ دار بالعموم اس شرح موضع سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے جو ہیچ قسم کے فواید کی اراضی کے لئے مقرر ہو - جس پر درخت نہ ہوں لیکن جب باغات میوہ دار کا منافعہ جن پر پورا پورا غور تخمینہ پیداوار میں ہو چکا ہے - اس زمین کے جن منافعہ سے بہت زیادہ ہو - جن میں ہیچ قسم فواید بصورت ضبطی و دیگر فصلہائے کے ہوں تو صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ بلا تامل ایسے باغات کو معمولی باچھ سے علیحدہ کر کے ان پر علیحدہ پرتہ لگا وے - اس شرط کے لفظی معنی نہیں لینے چاہئیں کہ معمولی فصلہائے کاشت نہیں ہوا کرتیں - جب درختوں کا جھنڈ درختان انبہ چھوٹے ہوں تو پہلے تھوڑی سی فصل گندم عموماً اس میں کاشت ہوتی ہے اور مالک باغ کو ان قواعد سے فایدہ اُٹھانے سے اس وجہ پر

---

۵۱ مابعد کے قواعد کی رو سے جب اراضی پر چوب عمارتی کا ذخیرہ ہو تو اُس کو قطعی تشخیص سے بری سمجھنا چاہئے - جس کا ذکر دستور العمل مال میں کیا جاویگا +

روکنا چاہئیے کہ وہ اس میں کچھ چارہ چاہ کے بیلوں کے واسطے بونا[لہ] ہے +

معافی بصورت نقصان درختان برلبِ سڑک

۵۰۹- جس قدر نقصان کہ درختان برلب سڑک ہائے کے نصب ہونے سے کھیت ہائے ملحقہ کے اندر فصلات کاشت شدہ کو پہنچا ہے وہ اکثر توجہ طلب ہوتا ہے۔ اس قسم کی معافی معاملہ پہلے کپتان ویس صاحب کے بندوبست جہلم میں ہوئی ہے۔ قاعدہ مجوزہ یہ تھا کہ پرتہ غیر سیلابہ کا اور نصف پرتہ سیلابہ اراضی کا درختان کے تنہ سے لیکر ۵۵ فٹ دو کل جریب تک معاف کیا جاتا تھا۔ صاحب کلکٹر کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی معافیات کو ضبط کرلیویں۔ اگر مالکان کی مرضی یا غفلت کی وجہ سے ایسے درختان کو نقصان پہنچ گیا ہو جن کی وجہ سے رعایت مذکور کی گئی تھی۔ یا درختان مذکور سوکھ گئے ہوں یا اٹھائے گئے ہوں۔ صاحب فنانشل کمشنر کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس ضلع میں وہ چاہیں اس قسم کی معافیات عطا کریں۔ مگر ہر ایک معافی کی صورت میں ان کو ایک رپورٹ اطلاعی بخدمت گورنمنٹ بھیجنی پڑتی ہے۔ یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ جب وہ اراضی کہ جس میں یہ معافی دی جاویں بغرض مرمت سڑک ہائے لے جائے تو اراضی بطور معافی کے شمار نہیں کی جائیگی۔ اور یہ شرط اس وقت مقرر کی جاویگی جب معافی ہا عطا کی جاویں۔ قدرتاً ایسی اراضی کی صورت میں جو معاوضہ دیا جاویگا وہ وہی ہوگا جو اُن اراضیات ملحقہ کے واسطے جن کو درختان سرکاری سے نقصان نہیں پہنچتا۔ مناسب تصور ہو۔ قواعد مذکور جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے ان کا ایک اتفاقیہ وصف یہ بھی ہے کہ مالکان زمین درختان برلب سڑک کی حفاظت میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ساتھ ہی جو ضابطہ کہ ان قواعد میں مندرج ہے وہ بہت تکلیف دہ ہے۔ اور اس میں وہ بے ضابطگی موجود ہے جو کسی اراضی پر ایسی پیداوار کی بنیاد پر معاملہ لگانے سے عاید ہوتی ہے۔ جو دراصل نہیں ہوتی۔ اور پھر اس بے انصافی کی اصلاح اس طرح سے کی جاتی ہے کہ جزو پرتہ کا معاف کیا جاتا ہے۔ رقبہ نقصان رسیدہ اکثر اوقات اس قدر کم ہوتا ہے کہ اس کل جمع پر جو کسی بحال پر بنظر مناسب لگائی جاوے اس کا بہت کم اثر پڑتا ہے۔ اگر ایسا رقبہ بہت زیادہ ہو تو پرتہ قائم کرتے وقت

لہ دیکھو صاحب کمشنر بندوبست کا نمبر ۲۸۵ مورخہ ۷- اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء و صاحب فنانشل کمشنر کا نمبر ۸۲۹۱ مورخہ ۳۱- اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء +

اس میں رعایت کی جاتی ہے۔ اُن دونو صورتوں میں سے خواہ کوئی صورت ہو واحد مالکان جن
کے کھیتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مستحق رعایت کے ہیں۔ اور رعایت مذکور سہولت کے ساتھ
اُن کے ساتھ باچھ میں اراضی مذکور کی کچھ کم شرح لگانے کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے +

تیسویں فصل

رپورٹ ہائے تشخیص

۵۱۰ - صاحب مہتمم بندوبست کو نسبت طریق تشخیص صاحب فنانشل کمشنر بہادر سے منظوری حاصل کرنی چاہئیے - (دفعہ ۵۰ (۲) ایکٹ نمبر ۱۷ شہ۱۸۸۷ء) صاحب موصوف اپنی تجاویز کو رپورٹ تشخیص میں درج کر کے بخدمت صاحب کمشنر بندوبست بھیجینگے - اور صاحب مؤخر الذکر مع اپنی راے کے صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیجینگے - ہدایت بندوبست ۱۸۹۳ء نمبر ۹ (ضمیمہ ۱) میں درج ہے کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر اپنے احکام کی اطلاع صاحب مہتمم بندوبست کو دینے سے پیشتر احکام مذکور بخدمت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر براے منظوری ارسال کرینگے - اور نیز ان کے ہمراہ صاحب مہتمم بندوبست کی رپورٹ اور صاحب کمشنر بندوبست کا ریویو ارسال کرینگے +

رپورٹ تشخیص

۵۱۱ کل تحصیل کے متعلق جس قدر تجاویز تشخیص ہوں وہ عموماً ایک ہی رپورٹ میں جمع ہونی چاہئیں - اگر کسی چھوٹے رقبہ کی رپورٹ مثلاً ایک چک کی ہو تو صاحب مہتمم بندوبست ایک چک کو دوسرے چک کے ساتھ مقابلہ کرنے کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے - اور پھر ممکن ہے کہ مساوات نہ رہے - اکثر متعدد رپورٹ ہائے کا بھیجنا بھی بلحاظ اس بات کے کہ وہ بہت سے ہاتھوں میں سے گذرتی ہیں پیشتر اس کے کہ آخری احکام ان پر صادر ہوں مضر ہے - اور پھر عموماً یہ شیوۂ دانشمندی نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ تحصیل کا کام ایک ہی وقت شروع کرایا جاوے +

ہر ایک رپورٹ میں تحصیل کی تشخیص درج ہونی چاہئیے

۵۱۲ - رپورٹ ہائے کی تیاری میں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئیے کہ وہ مکمل اور مختصر ہوں - پہلی بات جو مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ مسلہ جمع اور ان واقعات کو سمجھنا چاہئیے جو کسی خاص حالت میں زیر بحث ہوں اور

رپورٹ ہائے مختصر ہونی چاہئیں

اس مسئلہ اور واقعات کو حل کریں۔ انسان سادہ اور مختصر طور پر اُن واقعات کو بیان کر سکتا ہے ۔ جن کو اس نے بخوبی سمجھ لیا ہو۔ صاحب مہتمم بندوبست اس صورت میں اپنی رپورٹ متوسط حد کے اندر رکھ سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی نگاہ اُن نقاط پر رکھیں جن کا تشخیص پر ایک صریح اور اہم اثر ہو اور خفیف خفیف امورات اور تجویز کی عام بحث کی طرف توجہ نہ کریں۔ شرح ہائے مجوزہ کی تائید میں دلائل پیش کردہ جس قدر زیادہ وسیع اور زیادہ سادہ ہوں۔ اُسی قدر زیادہ قابل یقین ہوتے ہیں۔ تمام ضلع کی جدید تشخیص کے متعلق جو بڑے بڑے امور تنقیح طلب ہونگے۔ اکثر اوقات اُن کا تصفیہ پہلے ہی تحصیل کی رپورٹ پر بذریعہ احکام ہو جاویگا۔ اور رپورٹ ہائے مابعد میں مختصر اُن مضامین کا ذکر ہوگا جو پہلی رپورٹ مفصل طور پر ذکر کئے جانے چاہئے تھے +

۵۱۳۔ یہ منشا نہیں ہے کہ کسی خاص نمونہ کی پُوری پوری پیروی کی جاوے

رپورٹ ہائے تشخیص کے مطالب

لیکن ساتھ ہی یہ ایک مفید بات ہے کہ یہ رپورٹ ہا ایک ہی عام دستور پر مبنی ہوں۔ اور ایک ہی ترتیب کے ساتھ مضامین کے متعلق ان میں ذکر درج ہو۔ لہذا ایک سرسری تجویز متعلق رپورٹ تشخیص۔ ضمیمہ ۱۳ میں مندرج ہے۔ نقشہ جات کوائف بھی جہانتک ممکن ہو مطابق رجسٹر ہائے مال کے ہونے چاہئیں۔ البتہ شرح پیداوار ان میں ایزاد کرنی چاہئے (ضمیمہ ۱۰) ان رجسٹروں سے نقشہ جات تشخیص جمع کے بنانے میں وہ امور جو رجسٹروں میں درج ہوتے ہیں اس حدتک جو سہولت سے ہو سکے مجمل کر دینے چاہئیں۔ مثلاً ختم ہونے والے بندوبست کی ایک سالانہ تفصیل درج کرنی غیر ضروری ہوگی بلکہ بسا اوقات پانچ سالہ یا دس سالہ اوسط ہی کافی ہوگی۔ دیگر کوئی نقشہ جات مقرر نہیں کئے گئے ہیں۔ لیکن رپورٹ مذکور کے درمیان چند معاملات کے متعلق ذکر کرنا قرین مصلحت ہے۔ مثلاً بارش کا بصورت نقشہ کے درج کرنا اور اسی طرح سے عام نقشہ جات میں جو اندراج ہوں ان کا خلاصہ مندرج کرنا کم از کم ایک چھوٹے پیمانہ کا نقشہ جس سے تحصیل کے متعلق بڑی بڑی باتیں ظاہر ہو سکیں اور سابقہ و حال کے چک ہائے تشخیص بھی اس سے

ظاہر ہوں - رپورٹ مذکور کے ہمراہ آنا چاہیئے چند دیگر امورات مثلاً تحصیل مذکور کی
زراعت پیشہ اقوام کی تقسیم یا تحصیل مذکور کے مختلف حصص کی سطح آب بھی نقشہ
جات میں دکھلائی جانی چاہیئے - اور ایک فرہنگ جملہ ہندوستانی اصطلاحات کی جو رپورٹ
میں استعمال کی جاویں ہمراہ ہونی چاہیئے ؎

اکتیسویں فصل

محالات پر معاملہ کی باچھ اور نئی جمع سُنانا

۵۱۴۔ معاملہ مشخصہ کی محالات پر باچھ کرنے کے لئے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست اپنی رپورٹ تشخیص معاملہ کی نسبت احکام کا انتظار کریں۔ صاحب موصوف تشخیص جمع دیہی کو اس قیاس پر کرسکتے ہیں کہ ان کا مجوزہ برتہ علاقہ منظور ہو جاویگا۔ اور صاحب موصوف ہر ایک گاؤں کی لال کتاب میں مندرجۂ ذیل اندراجات کے درج کرنے سے اپنی کیفیت مکمل کر سکتے ہیں۔ یعنی وہ رقم مالگذاری سرکار جو اُنھوں نے مقرر کی ہے اور نیز یہ بیان کرنے سے کہ رقم مذکور کس تخمینہ جات پر مبنی ہے۔ اور کن وجوہات پر تشخیص معاملہ درست ہے۔ جمع مجوزہ کی نسبت جس وقت صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی ہدایات موصول ہو جاویں اُس وقت صاحب مہتمم بندوبست اُن ایزادیہا یا تغیرات کو جو کہ ہدایات مذکور کی رو سے ضروری معلوم ہوں لال کتاب میں درج کرسکتے ہیں۔ اور زیر دفعہ ۵۱ (۱) ایکٹ معاملہ زمین پنجاب ۱۸۸۷ء فرداً فرداً محال کی تشخص کی نسبت حکم مناسب صادر کر سکتے ہیں +

جمع دیہی کی تشخیص

۵۱۵۔ جب کہ جمع دیہی کا آخیری فیصلہ ہو چکے تو اُسے فی الفور سُنا دینا چاہئے۔ سوائے ایسی صورت کے کہ جب کسی علاقہ کی جمع مشخصہ رقم منظور شدہ کی نسبت تین فی صدی سے زیادہ یا کم ہو۔ ایسی حالت میں تشخیص علاقہ مذکور کا سُنایا جانا اس وقت تک ملتوی رکھنا چاہئے۔ جب تک اس بارہ میں رپورٹ ہو کر احکام صادر نہ ہو لیویں۔ (ضمیمہ نمبر ۱ میں نوین ہدایت تشخیص معاملہ مصدرہ ۱۸۹۹ء ملاحظہ ہو)۔ جب ہر ایک شے مکمل ہو جاوے تو نمبرداران اور دیگر اشخاص متعلقہ کو کسی ایسی جگہ پر بُلا کر جہاں وہ سہولت سے جمع ہو سکیں معاملہ مشخصہ سُنا دینا چاہئے۔ اور ہر ایک محال کے نمبردار کو ایک یادداشت دیدینی چاہئے۔ جس سے علاوہ دیگر امور کے جو ضروری معلوم ہوں یہ بھی ظاہر ہو کر آیندہ

جمع دیہی کا سُنانا

کے لئے اُن کے گاؤں سے کس قدر معاملہ واجب الطلب ہوگا۔ ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء کے نفاذ سے پیشتر معاملہ مشخصہ کو منظور کرنے کا یہ طریق تھا کہ نمبرداران ایک درخواست مالگذاری پر اپنے دستخط یا مُہریں لگا دیتے تھے۔ اس پُرانے ضابطہ میں یہ فائدہ تھا کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوجاتی تھی کہ معاملہ اراضی ٹیکس سے ایک مختلف شئے ہے۔ مالکان اراضی کو یہ امر بھی بتلا دینا چاہیئے کہ فلاں فصل سے جدید معاملہ واجب الادا ہوگا۔ اور یہ امر اُس یادداشت میں بھی درج ہونا چاہیئے۔ جو اُن کے نمبردار کو دی جائیگی۔ بندوبست جدید کی شرائط کے بارہ میں کوئی خاص اطلاع نہیں ہونی چاہیئے۔ (دیکھو فقرہ نمبر ۲۹۱)

تشخیص معاملہ کے خلاف عرائض یا درخواستہائے واپیل

۵۱۶۔ تشخیص سُنانے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر مالک زمین اور جس حالت میں کہ معاملہ زمین تفویض کیا گیا ہو۔ اُس کا مفوض الیہ مجاز ہوگا۔ کہ صاحب مہتمم بندوبست کے پاس بدیں مراد عرضی گذرانے کہ تعداد یا طرز یا شرائط تشخیص معاملہ دیہہ متعلقہ پر دوبارہ غور کیا جاوے اور صاحب ممدوح کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ درخواست مذکور پر احکام صادر کرنے کے وقت اس کی منظوری یا نامنظوری کی نسبت اپنی وجوہات قلمبند کریں۔ (دیکھو دفعہ نمبر ۲۵ ایکٹ نمبر ۱۷ ۱۸۸۷ء)۔ ہر ایک شخص جس سے کہ تشخیص معاملہ خواہ بہ حیثیت مالک اراضی خواہ بہ حیثیت مفوض الیہ متعلق ہو۔ مجاز ہوگا کہ صاحب کمشنر بندوبست کے حضور میں رقم مشخصہ کی نسبت احکام کے برخلاف یا حکم نامنظوری درخواست برائے غور ثانی کے برخلاف اپیل کرے۔ (دفعہ ۱۳)۔ ان ہر دو صورتوں میں میعاد سماعت اپیل ساٹھ دن ہے۔ (دفعہ ۱۴)

تشخیص کے مستوجب ہونے سے مالکان کا انکار

۵۱۷۔ تشخیص کے سُنانے کی تاریخ سے نوّے دن کے اندر ہر ایک مالک یا مالکان اراضی جو منفرداً یا مجتمعاً رقم مشخصہ کے نصف سے زیادہ کے ذمہ وار ہوں۔ صاحب مہتمم بندوبست کو ذمہ واری ادائیگی جمع مذکور کو نامنظور کرنے کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ (دفعہ ۵۵) خوش قسمتی سے آجکل اس رقم کی عرائض مالکان کی طرف سے شاذونادر ہی گذرتی ہیں۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست درخواست برائے غور ثانی کو پیشتر نامنظور کرچکے ہوں تو ان کے لئے

صرف اتنا ہی کافی ہوگا۔ کہ مالکان اراضی کو اُن کے بجا اسرار کے نتائج سے آگاہ کر دیں۔ اور اگر باوجود اس فہمائش کے پھر بھی وہ ضد کریں تو صاحب ممدوح صاحب کلکٹر کو محال متعلقہ پر قبضہ کرنے کے لئے تحریک کر سکتے ہیں۔ (دفعہ ۵۵) صاحب کلکٹر مجاز ہیں کہ اس محال کو خواہ براہ راست اپنے زیر اہتمام رکھیں۔ خواہ ایسی شرائط پر جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر منظور کریں۔ مستاجری پر دیدیں۔ لیکن ہر دو صورت میں میعاد پندرہ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ اور اس میعاد کے اختتام پر جائز ہوگا کہ محال مذکور کی دوبارہ تشخیص کی جاوے۔ (دفعہ ۴۷) ان ایام میں جب کہ محال خواہ براہ راست زیر اہتمام ہو یا مستاجری پر دیا گیا ہو حقوق مالکان التوا کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور نامبردگان کو اس عرصہ کے لئے محال مذکور کی خالص آمدنی سرکار میں سے حسب فیصلہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر پانچ سے دس فی صدی تک گذارہ لینے کا استحقاق حاصل ہے۔ (دفعہ ۵۵)

۵۱۸ ۔جمع کے سُنانے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو صاحب مہتمم بندوبست کو نقشہ جمع دیہی تفصیل وار۔ (دیکھو ضمیمہ ۱۴) صاحبان کمشنر بندوبست و فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں اُن کی منظوری کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ ہر صورت میں جہاں کہ موجودہ جمع کم تشخیص کی گئی ہو یا جہاں کہ کسی محال کی تشخیص کا اس رقم کے ساتھ بیس فی صدی سے زیادہ تفاوت ہو جو منظور شدہ پرتہ جات کی روسے آنی چاہئے تھی وہاں اس فرق کی وجہ آخری خانہ نقشہ میں مفصل درج کرنی چاہئے۔ دیگر محالات کی نسبت کوئی کیفیت دینی ضروری نہیں ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست کو عموماً اس امر کی ضرورت پڑتی ہے کہ وہ اپنے دیہات کی تشخیص کے معاملہ میں پرتہ علاقہ کی نسبت آزادانہ طور پر کم و بیش تشخیص کرے۔ اور صاحب کمشنر بندوبست مجاز ہونگے کہ نقشہ جمعبندی دیہہ تفصیل وار کو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں اس وقت تک پیش نہ کریں۔ جب تک کہ وہ اپیل کا فیصلہ نہ کر دیں۔ یا جب تک کہ صاحب ممدوح کو اس بات کا اطمینان نہ ہو جائے کہ اُن کے پاس اب اغلباً کوئی اور اپیل پیش نہ ہوگا۔

نقشہ جمع دیہی تفصیل وار

۵۱۹ - اگر یہ تجویز ہو کہ ایزادی جمع کا کچھ حصہ آیندہ کسی وقت عمل پذیر ہوگا تو اس جمع رسدی کی خاص رپورٹ امر کا ذکر رپورٹ تشخیص معاملہ میں مفصل کر دینا ضروری ہے اس قسم کی جمع رسدی (یعنی جو جمع جو بتدریج بڑھائی جاتی ہے - ان کی بابت منظوری کے لئے کوئی علیحدہ رپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے - جس کی نسبت صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے احکام مصدرہ صاف طور پر متعلق ہوں - ایسے حالات میں صرف اتنا ہی کافی ہوگا کہ نقشہ جمع کو درج کیا جاوے - اور خانہ کیفیت میں اس طریقہ کا ذکر کیا جاوے - جس میں کہ بتدریج سالم جمع تک نوبت پہنچیگی - اگر کوئی جمع رسدی اس قسم کی ہو جس پر احکام موصولہ عاید نہ ہوں - تو اس کی رپورٹ خاص طور پر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں کرنی چاہیئے - اور اس قسم کی جمع کو نہ سنانا چاہیئے - جب تک کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری حاصل نہ ہو جائے - اس مطلب کے نمونہ اس قسم کا استعمال کیا جائیگا - کہ جو نقشہ جمع دیہی تفصیل وار کے لئے مقرر ہے - اور ضرورت تجویز کی نسبت چٹھی متعلقہ میں مکمل کیفیت دینی چاہیئے +

بتیسویں فصل

معاملہ کی باچھ کھاتہ ہائے پر

۵۲۰۔ شمال مغربی ہند کی مالگذاری اراضی کے انتظامیہ اصول کی رو سے تشخیص معاملہ محال پر نہ کہ کھیت یا کھاتہ ملکیت پر کی جاتی ہے۔ اور بالآخر جملہ محال کے مالکان اراضی جمع مشخصہ محال مذکور کے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ اِلّا ہر ایک متفرد مالک ابتداءً اُسی قدر معاملہ کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ جو اُس کے اپنے کھاتہ ملکیت پر جائز طور پر واجب الطلب ہو۔ (دیکھو دفعہ ۶۱۔ ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۳ء اور جمعبندی میں) ہر ایک کھاتہ ملکیت کی رقم مشخصہ دکھلائی جاتی ہے۔ عملی طور پر کس محال یا جزو محال یا پتی کے جملہ مالکان کی مجموعی ذمہ واری کو شاذ و نادر ہی عمل میں لایا جاتا ہے۔

> محالات کی نہ کہ کھاتہ جات یا کھیتوں کی تشخیص کی جاتی ہے

۵۲۱۔ محال[۱] کی تشخیص خام کی مقدار کی نسبت معاملہ مشخصہ کی عمدہ باچھ یا تفریق مالکان اراضی کے لئے زیادہ ضروری ہے۔ جب ہمارے شروع زمانہ کے بندوبست کئے گئے تھے اس وقت کے مستعمل اصول کی رو سے کھاتہ ہائے ملکیت پر باچھ کرنا بالکل مالکان کی مرضی پر ہی چھوڑا جاتا تھا۔ اور یہ بات قابل غور ہے کہ اس بارہ میں "ٹامسن صاحب کی ہدایات"۔ ایکٹ مالگذاری مصدرہ ۱۸۷۳ء اور قواعد موضوعہ زیر ایکٹ مذکور میں ایک لفظ تک بھی درج نہیں ہے کہ باچھ کس طرح کرنی چاہئے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں کہ صاحبان مہتمم بندوبست

> کھاتہ جات پر باچھ معاملہ کی ضرورت

---

[۱] کارروائی مال ۱۸۹۴ء میں تھاربرن صاحب کمشنر راولپنڈی کی رائے متعلقہ تشخیص تحصیل رعیہ ملاحظہ ہو۔ عمدہ افسر بندوبست وہ ہے جو اپنے گاؤں سے اچھی طرح واقف ہو۔ اور جو پوری مقامی معلومات کی بناء پر تشخیص تجویز کرے۔ اور تشخیص کرنے کے بعد اندرونی باچھ کی چاہ وار یا اگر ضروری سمجھے تو کشت وار نگرانی کرے۔ اور یا اختیار طریق سے اس کو اپنے زیر اہتمام رکھے +

اس امر کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ وہ اس معاملہ کو زیادہ تر اپنے ماتحتوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیتے تھے۔ حالانکہ اب ایسا نہیں ہوتا۔

آجکل باچھ کے معاملہ میں بغور نگرانی بکار ہے۔

۵۲۲۔ گذشتہ پچاس سال کے تغیرات کے باعث جماعتہائے میں بہت سی تبدیلیاں واقعہ ہوگئی ہیں۔ آزادی انتقالات کے باعث بہت سے بیرونی اشخاص جماعتہائے مذکور میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور موروثی یا رواجی حصص قبضہ اراضی کی فی الواقعہ حالت کے ساتھ اب بہت کم مطابق پائے جاتے ہیں۔ حصص کے مطابق معاملہ کی باچھ جو پہلے بکثرت عام طور پر مروج تھی اب ناپسند کی جاتی ہے۔ موجودہ زمانہ میں قبضہ کے متعلق مالکان اراضی کو اس قسم کے تغیرات پر رضامند کرنا ایک ناممکن امر ہے۔ جن تغیرات کی سبب (گو وہ سرسری طور پر کئے ہوں) ہر ایک شخص کا فی الواقعہ کھاتہ ملکیت اُس کے قبضہ کے ساتھ مطابق ہوسکے اس بارے میں جو زیادہ سے زیادہ مالکان اغلباً منظور کرینگے وہ یہ احکام ہونگے۔ کہ بصورت تقسیم شاملات دیہہ ہر ایک شخص کا قدیمی حصہ جو اُس کو محال میں حاصل تھا بطور ایک پیمانہ کے سمجھا جائے جس کے مطابق شاملات دہ میں اس کا حق مانا جائے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے سرسری پرتہ کا وہ پورانا سیدھا سادا طریق جس میں حصص کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا اور بلا لحاظ اقسام اراضی ایک ہی سادی شرح (پرتہ) پر معاملہ مشخصہ کو اراضی مزروعہ پر تقسیم کیا جاتا تھا اب عام پسند نہیں رہا ہے۔ بجز اُن علاقجات کے جن میں زراعت کے حالات غایت درجہ سیدھے سادے ہیں۔ طریق مذکور بیشک اس قیاس پر مبنی تھا کہ ہر ایک مالک کے قبضہ میں آبپاش و غیر آبپاش و نیز دیگر ہر ایک قسم کی اراضی کا ایک معقول حصہ ہے۔ لیکن یہ بات معلوم ہوگی کہ فی الحقیقت ایسی صورت نہ ہوتی تھی بلکہ زیادہ تر طاقتور اشخاص جو کہ اپنے لئے بہترین قسم کی اراضی مہیا کرلیتے تھے اپنے رسوخ کے ذریعہ اس قسم کا طریقہ باچھ اجراء کرالیتے تھے جو ان کے لئے مفید ہوتا تھا اگر ابتدائی اصلی تقسیم درست طور پر بھی کی گئی ہو تاہم اس وجہ سے کہ شاملات دیہہ نامناسب طور سے تقسیم کی گئی ہے یا اعلیٰ قسم کی اراضیات کا انتقال بذریعہ بیع اور رہن غیر اشخاص کے پاس ہوگیا ہے یہ ممکن تھا کہ سرسری پرتہ کو مزروعہ اراضی پر لگانے سے غایت درجہ

کی نا انصافی ہو۔ آزادی یا نااتفاقی (جو چاہو اُس کا نام رکھو) کے خیالات کے بڑھ جانے سے بھی ممکن ہے کہ لوگ باچھ معاملہ کی بابت اس طریق کی نسبت جو کہ کسی زمانہ میں بلاشکایت تسلیم کیا جاتا تھا زیادہ تر مفصل طریقہ پر عملدرآمد ہونے کے لئے زور دیویں۔ اس قسم کے خیالات کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مختلف اقسام کی اراضیات کے لئے تفریقی شرحوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور صاحب مہتمم بندوبست کے لئے بہ نسبت سابق کے زیادہ تر سخت نگرانی کرنے اور دخل دینے کی ضرورت ہو گئی ہے +

۵۲۳ - زیر دفعہ ۵۶ (۱) موجودہ ایکٹ معاملہ زمین پنجاب (نمبر ۱۷ ۱۸۸۷ء)

احکام زیر ایکٹ معاملہ زمین و قواعد ایکٹ مذکور

صاحب مہتمم بندوبست کے لئے یہ لازم ہے کہ قبل از تاریخ ادائیگی اول قسط تشخیص جدید ایک حکم مشعر بر باچھ معاملہ بر کھاتہ ہائے ملکیت واقعہ محال متعلقہ صادر کرے۔ اور باچھ مذکور کی ایک فرد تیار کرکے اُس کو مشتہر کرے یہ حکم فرد مذکور کا جزو ہوگا۔ قواعد مجریہ زیر دفعہ ۵۶ (۴) قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین و ایکٹ دخل رعیتا نہ پنجاب کے حصہ دوم کے باب نہم میں درج ہیں۔ قواعد مذکور میں درج ہے کہ باچھ جدید کے طریق کی نسبت فیصلہ کرنے کے لئے جہاں تک ممکن اور قرین انصاف ہو طریق قدیم کا اور مالکان کی مرضی کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ اور نیز یہ کہ فرد متذکرہ دفعہ ۵۶ (۱) کا کیا مضمون ہونا چاہئے۔ اور اسے کس طرح مشتہر کرنا چاہئے۔ دانائی سے چند ہی فروعات قواعد مذکور میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک افسر اختیار حاصل ہے کہ جس طرح اس کو سہل معلوم ہو فرد مذکو کسی شکل میں اور کسی طریق پر تیار کرے۔ صرف شرط یہ ہے کہ فرد مذکور جس شکل میں تیار کی جاوے اُس میں وہ جملہ امور ضرور درج ہونے چاہئیں جو کہ از روے قواعد زیر ایکٹ ہائے مذکور درج ہونے ضروری ہیں۔ ذیل کے فقرات سے صرف یہ غرض ہے کہ اس کام کے متعلق چند اشارے دیئے جاویں +

۵۲۴ - طریق باچھ جدید کی نسبت فیصلہ کرنے کے لئے موزون وقت وہ ہوتا ہے جب

جمع کے سنانے سے پہلے باچھ کے متعلق کس قدر کام کیا جاسکتا ہے

تشخیص جدید سُنائی جاوے۔ بعض اوقات صاحبان مہتمم بندوبست نے جنہیں قدرتاً یہ خیال ہوتا ہے کہ منظوری

کے موصول ہونے کے بعد حتی الوسع جلدی سے جمع جدید عمل میں لائی جاوے جمع جدید کے آخری طور پر مقرر کرنے سے پیشتر ہی باچھ معاملہ کے لئے کارروائی کی ہے۔ اس قسم کی کارروائی بعید از فراست معلوم ہوتی ہے مالکان اراضی سے بمشکل یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ محاصل خام اور اقسام اراضی پر صاحب مہتمم بندوبست کے مجوزہ پرتہ کو جاننے سے پیشتر کھاتہ ہائے ملکیت پر باچھ کرنے کے متعلق سوچ سمجھکر بحث کرسکیں۔ بجائے اس کے کہ باچھ جلدی سے اور خراب طور پر کی جاوے یہ بہتر ہوگا کہ جمع جدید کا عمل پذیر ہونا عرصہ چھ ماہ تک ملتوی رکھا جاوے۔ جمع کے سُنانے سے پیشتر بہت کچھ ابتدائی کام کرنا پڑتا ہے صاحب مہتمم بندوبست کی اُن کے ماتحتوں کے لئے ہدایات پیشتر ہی احتیاط سے تیار ہو جانی چاہئیں۔ یہ ہدایات اغلباً آہستہ آہستہ خودبخود ہی مکمل ہوتی جاوینگی۔ کیونکہ متداول کئے جانے کے بعد اور خصوصاً جب کہ ان ہدایات پر عملدرآمد شروع ہو۔ ہدایات مذکور کے متعلق یقیناً اکثر سوالات دیسی عہدہ داران کی طرف سے ہوتے رہتے ہیں۔ فرد یا نقشہ باچھ ہر ایک محال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔ لیکن فرد مذکور کے وہ خانجات جو کہ پرتہ جدید یا پیمانہ باچھ اور جمع جدید کے متعلق ہوں خالی چھوڑ دینے چاہئیں۔ فرد مذکور کے لئے کوئی خاص نمونہ مقرر نہیں ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ اس میں ہر ایک کھاتہ ملکیت کے لئے ہر دو بندوبست ہائے کا رقبہ حسب ضرورت قسم وار دکھلایا جاوے اور نیز پرتہ یا پیمانہ باچھ مستعملہ اور جمع واجب الطلب بھی فرد مذکور میں درج کرنی چاہئے۔ الغرض فرد مذکور اس طرح پر تیار ہونی چاہئے کہ اس کے مکمل ہونے کے بعد جب صاحب مہتمم بندوبست اس پر اپنی نظر دوڑاویں توفی الفور ایسے کھاتہ ہا ملکیت کو پہچان لیں جن میں باچھ جدید کے باعث دعاوی مالگذاری سرکاری میں اس طریق کی نسبت بھاری اختلاف پڑگیا ہے جس میں کہ جملہ محال کی جمع میں کمی یا بیشی ہوتی ہے۔ اور نیز فرد مذکور ایسی ہونی چاہئے کہ صاحب موصوف اختلاف ہذا کے باعث کو فوراً پہچان سکیں۔ جب فرد مذکور میں ایسے تمام اندراجات جو کہ طریق باچھ جدید کے فیصلہ سے پیشتر درج کئے جاسکتے ہیں مکمل ہو جاویں۔ تو تحصیلدار بندوبست کو فرد مذکور ایک ایسی رپورٹ کے ساتھ مہتمم بندوبست کی خدمت میں ارسال کرنی چاہئے جس سے یہ ظاہر ہو کہ سابقہ بندوبست میں باچھ کس

طرح کی گئی تھی۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست نے اپنے کام کو درست طور پر ترتیب دیا ہوا ہوگا تو یہ ضروری ہے کہ باچھ کے کام کے شروع کرنے سے پیشتر جملہ سوالات متعلق بٹہ جات حفاظتی فیصل پاچکے ہونگے اور جملہ احکام متعلق معافی یا تو صاحب مہتمم بندوبست کی طرف سے صادر ہو چکنے ہونگے یا جن صورتوں میں حکام اعلی کی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے احکام مذکور صاحب فنانشل کمشنر بہادر سے موصول ہو چکے ہونگے +

۵۲۵ - صاحب مہتمم بندوبست کے لئے یہ ایک عمدہ تجویز ہے کہ کسی گاؤں کی جمع سُنانے کے وقت ہی صاحب موصوف مالکان اراضی کو باچھ کے طریق قدیم سے مطلع کر دیں۔ اور اُن کے ساتھ اس بارے میں ایک مختصر سی بحث کریں۔ کہ آیا یہ قرین مصلحت ہے کہ اب بھی طریق مذکور کو ہی برتا جاوے یا کہ اُس میں کچھ ترمیم کی جاوے۔ اور کہ طریق مذکور سے ایک بالکل علیحدہ طریق اختیار کیا جاوے۔ البتہ یہ بات قرین مصلحت نہیں ہے کہ مالکان کو اپنا فیصلہ قطعی طور پر دینے کے لئے اُسی وقت مجبور کیا جاوے - اُن کو کچھ مُہلت دینی چاہئے تا کہ وہ اس بارہ میں آپس میں بحث مباحثہ کر سکیں۔ اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ اگر صاحب مہتمم بندوبست اور مالکان اراضی اپنی توجہ کو مضمون ہذا پر جمع دیہہ کے سُنانے کے وقت لگائینگے تو اس طریق سے کارروائی آیندہ میں بہت آسانی ہو جائیگی۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست اس طریق پر عمل درآمد کرنا چاہیں تو صاحب موصوف کو کسی ایک تحصیل کی جمع سُنانے کے لئے بجائے ایک دن کے دو ہفتہ تک خرچ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے مالکان کے ساتھ بحث ابتدائی کے وقت پتی ہائے کے تحتی حصوں کے مابین (اگر محال میں اس قسم کے تحتی حصص موجود ہوں) جمع کو منقسم کرنے کے سوال پر خاص غور کرنی چاہئے۔ مثلاً اگر ہر ایک پتی پر پہلی جمع کا خاص حصہ قابل مواخذہ رہا ہو تو فرد باچھ کے ملاحظہ سے[۵۱] یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاویگی۔ کہ آیا باچھ حصص مستقل میں بلا نقصان بحال رکھی جاسکتی ہے۔ یہ امر ممکن ہے کہ مختلف پتی ہائے کے ذرائع ترقی کے اختلاف کے باعث اور دریا کے فعل کے باعث یا انتقالات کے باعث اس قسم کی تبدیلیاں عمل میں آئی ہوں جن کے

> جمع جدید کے سنانے کے وقت باچھ کی نسبت بحث

[۵۱] فقرہ ۱۶۶ رپورٹ صاحب اوڈ وایر صاحب متعلق بندوبست ضلع گوجرانوالہ +

لحاظ سے قدیمی طریقہ پر باچھ کا کرنا موزون نہ ہو۔لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ بعض حالات میں مالکان بجائے ایک قدیمی طریق کو توڑنے کے مختلف پتی ہائے پر جمع کی باچھ کرنے میں پرتہ کا استعمال پسند کریں۔ ایسی وجوہات جن کی وقعت کو مالکان خود ہی بہتر جانتے ہیں موجود ہوسکتی ہیں جن کی روسے باچھ کا حصص میں کیا جانا بہ نسبت اُس کے جو سرسری طور پر نظر آتا ہے زیادہ تر قرین انصاف ہو۔ رقبہ کی کمی عمدہ قسم کی اراضی کے قبضہ سے پوری ہوسکتی ہے۔ اور صاحبان مہتمم بندوبست مقدار اراضی کی طرف تو نہایت ہی زیادہ اور حیثیت کی طرف نہایت ہی کم توجہ دیتے ہیں۔ باچھ کے متعلق جملہ کارروائی بین بجز اس کے کہ باچھ مجوزہ عملی طور پر چند اشخاص کے لئے مضر ثابت ہو مطابقت باچھ کا خیال چھوڑکر سہولت اور اشخاص متعلقہ کی رائے کو زیادہ تر مدنظر رکھنا چاہئے +

۵۲۶-تحصیلدار بندوبست کو کم سے کم ایک ہفتہ کے بعد محال یا اُس کے گردونواح میں اس غرض سے جانا چاہئے۔تاکہ مالکان کے ساتھ باچھ کی نسبت آخری طور پر بحث کرکے صاحب مہتمم بندوبست کی خدمت میں ایک رپورٹ مشعر برخواہش مالکان بمعہ اپنی تجاویز کے پیش کرے۔جب مالکان کے ساتھ فیصلہ ہوجائے اور یا بصورت اختلاف رائے جب تحصیلدار اپنے دل میں اس بات کا فیصلہ کرلیوے کہ وہ فلاں عمدہ طریق پر عملدرآمد کریگا تو اُس وقت یہ بہتر ہوگا کہ ہر ایک کھاتہ کے بالمقابل مِنسل سے فرد باچھ کے اُن خانجات کو پُر کیا جاوے جن سے پرنہ طریق باچھ اور جمع جدید ظاہر ہو۔ اور جمع جدید لوگوں کو کھاتہ وار سنائی جاوے۔نہ لوگ اور نہ صاحب مہتمم بندوبست مجوزہ جمع کے جائز ہونے کی نسبت کوئی صحیح رائے قائم کرسکتے ہیں جب تک کہ ہر ایک کھاتہ کی نسبت جدید اور قدیم دعاوی کا مقابلہ نہ کیا جاوے۔یہ ممکن ہے کہ مالکان ایک ایسے طریق باچھ کو جسے کہ پہلے اُنھوں نے ٹھیک بتلایا تھا بعدہٗ جب کہ انہیں یہ معلوم ہو کہ طریق مذکور عملی طور پر درست ثابت نہیں ہوا مسترد قرار دیں۔ اگر اس قسم کے تنازعات جنھیں کہ تحصیلدار بندوبست خود فیصل نہ کرسکا ہو موجود ہوں تو تحصیلدار بندوبست کو چاہئے کہ فریقین کو ایک ایسی تاریخ سے اطلاع دیوے جس تاریخ کہ وہ صاحب مہتمم بندوبست کی خدمت میں پیش ہوں۔ تحصیلدار صاحب کو یہ امر مثل میں نوٹ کردینا

طریق باچھ کی نسبت آخری فیصلہ

چاہئے کہ اُنھوں نے اس طرح سے تاریخ مقرر کی ہے۔ عملی طور پر بندوبست کی عمدہ کارروائی کا انحصار ایک معقول حد تک صاحب مہتمم بندوبست کے اس استقلال پر مبنی ہوتا ہے۔ جس سے کہ صاحب ممدوح اس قسم کے تنازعات کی تحقیقات کرتے اور فرد باچھ کے متعلقہ معاملات کو غور سے جانچتے ہیں۔ جب صاحب ممدوح اپنا حکم صادر کردیں تب فرد مذکور میں ضروری تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں۔ اب ہر ایک پتی دار کو ایک پرچہ اس قسم کا دینا چاہئے جس سے اُس کے کھاتہ کے متعلق جمع قدیم اور جدید اور حبوب ظاہر ہوں۔ یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اس کارروائی کے بعد بھی چند نئے تنازعات پیدا ہوجائیں۔ آخرکار اُن تنازعات کا فیصلہ بھی صاحب مہتمم بندوبست کو کرنا چاہئے۔ بہتر ہوگا کہ فرد باچھ کی ترمیم کے بعد کچھ وقفہ دیکر ہر ایک کھاتہ کی ترمیم شدہ معاملہ کی نسبت آخری فرد جمعبندی میں جو کہ دوران بندوبست میں تیار کی گئی ہو اندراجات کئے جاویں ◆

ضمنی ہدایات

۵۲۷۔ پرتہ باچھ میں پائیوں کی کسر کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ جس صورت میں کہ پرتہ کو آنوں میں سہولت سے بیان کیا جاسکتا ہو پرتہ کو آنوں میں ہی بیان کرنا چاہئے۔ لیکن جہاں اس طرح نہ ہوسکے وہاں حتی المقدور ایک آنہ کی ۱/۴ سے کم کسر کو چھوڑ دینا چاہئے۔ جن صورتوں میں کہ کاغذات مالگذاری میں گھماؤں یا زمینداری بیگہ پیمائش میں ایکڑ کے ۵/۲۴ حصہ کے مساوی ہو ایسی صورت میں سوائے اس کے کہ اراضی بہت بہت قیمتی ہو خفیف سے خفیف رقبہ جو حساب میں محسوب کرنا چاہئے کنال یا بیگہ کا ۱/۴ حصہ ہوگا۔ تین یا چار مرلوں کو ۱/۴ کنال اور اسی قدر بسوؤں کو ۱/۴ بیگہ محسوب کیا جاسکتا ہے۔ اور (۲) دو مرلہ یا بسوہ کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اِلّا جس جگہہ پر کہ شاہجہانی بیگہ کا جو کہ ایکڑ کا ۵/۸ حصہ ہوتا ہے دستور ہو وہاں بعض اوقات ایک بسوہ کو بھی حساب میں مجرا لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ پرتہ باچھ سے جو رقبہ جات پر لگایا جاوے محال کی جمع جدید ٹھیک ٹھیک پیدا ہو۔ اگر ایک یا دو روپیہ کی کمی بیشی ہو تو اس سے کچھ ہرج نہ ہوگا۔ البتہ اس بارے میں یہ اس قسم کا انتظام کیا جاسکتا ہے کہ اگر پرتہ باچھ میں جمع محال کی نسبت کچھ زیادتی ہوجاوے تو یہ کسی لمبہ سے یا مشترکہ کھاتہ سے پوری کی جاویگی۔ ہر ایک کھاتہ کی مالگذاری اور حبوب کی بابت جو کُل رقم واجب الطلب ہو اُسے روپیہ آنہ اور پیسہ میں ظاہر کرنا چاہئے۔ ایک پیسہ سے کم قیمت کے

سکہ کو بالکل نظر انداز کر دینا چاہئیے +

۵۲۸ - لاہور کے بعض حصوں میں کیسن واکر صاحب نے یہ عجیب طریقہ اختیار کیا کہ کسی

کیسن واکر صاحب کا نیا طریقہ

محال کی رقم مالگذاری کی ٹھیک ٹھیک تشخیص کرنے سے پیشتر صاحب موصوف نے محال مذکور کے مالکان کے ساتھ مشورہ کر کے پرتہ باچھ کو مقرر کر لیا - رپورٹ بند و بست ضلع مذکور کے فقرہ ۱۰۹ میں صاحب ممدوح تحریر فرماتے ہیں :-

" بجائے اس کے کہ پرتہ باچھ فی گھماؤں کو میں بعدہٗ مقرر کرتا تاکہ اس سے مالگذاری مقررہ کی ٹھیک رقم حاصل ہو - میں نے پہلے یہ کارروائی کی کہ مالکان اراضی کے ساتھ مشورہ کر کے ہر ایک چاہ آبپاشی کے لئے اور ہر ایک قسم کی اراضی کے لئے پرتہ باچھ مقرر کیا اور تب اس رقم کو جو کہ پرتہ مذکور کے کسی خاص محال کے چاہ اور اراضی پر پھیلانے سے حاصل ہوئی محال مذکور کی نسبت ٹھیک جمع تصور کر لیا - تحصیل لاہور کے جملہ محالات دریائے راوی میں اور کل تحصیل شرقپور میں میں نے اس طرح پر کام کیا - اس طریق سے جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے میں اس کی رو سے خیال کرتا ہوں کہ باچھ مالگذاری اراضی کے لئے یہ طریق نہایت ہی عمدہ اور قابل اعتبار ہے - افسر تشخیص کنندہ جو اس طریق پر عمل کرتا ہے اس بات سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے کہ اُس کی تشخیص کا اثر کہاں اور کس طرح پڑیگا - اور اس علم کے باعث اُسے اکثر اس بات کی جُرات ہوتی ہے کہ وہ زیادہ جمع تشخیص کرے جس کی اُسے دوسری صورت میں جُرات نہ ہوتی" +

۵۲۹ - جبوب کی مفصلہ ذیل طریق پر باچھ کرنی چاہئیے - کُل رقم قابل مواخذہ کا اندازہ

جبوب

کر کے یہ حساب کر لینا چاہئیے کہ جمع پر فی روپیہ کتنی پائیاں لگانی چاہئیں تاکہ رقم مذکور حاصل ہو - اس کے بعد ہر ایک کھاتہ ملکیت کی نسبت جس قدر جبوب قابل مواخذہ ہوں اُن کو بلا تفصیل کے درج کرنا چاہئیے - یہ کافی ہے کہ گاؤں کے مجموعات میں جبوب کو مختلف سُرخیوں میں تقسیم کیا جائے +

۵۳۰ - حکم مصدرہ زیر دفعہ ۵۶ (۱) ایکٹ معاملہ زمین میں مختصراً سابقہ طریق باچھ

حکم زیر دفعہ ۵۶ (۱) ایکٹ معاملہ زمین و فرد باچھ

و موجودہ طریق باچھ اور وجوہات بابت مؤخر الذکر درج ہونی چاہئیں - علاوہ ازیں اگر اس مضمون پر کوئی عذرداری کی گئی

اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہو تو اُس کا بھی مختصراً ذکر کرنا چاہیئے۔ اصلی حکم کو اسثلہ موجودہ کے ساتھ شامل کرنا چاہیئے۔ اور یہ اُس کی ایک نقل مثل باچھ کا آخری کاغذ ہونا چاہیئے۔ اس مثل کو قانون گو صدر کے دفتر میں گاؤں کے بستے میں محفوظ رکھنا چاہیئے +

۵۳۱۔ ہر ایک شخص جس پر کہ فرد باچھ معاملہ کھاتہ ہائے اثر پذیر ہو مجاز ہے کہ فرد مذکور کے شائع ہونے کی تاریخ سے تیئس دن کے اندر صاحب مہتمم بندوبست کی خدمت میں فرد مذکور کی غور ثانی کے لئے درخواست گذرانے۔ اور درخواست مذکورہ پر احکام صادر کرنے کے وقت صاحب موصوف کو منظوری یا نامنظوری درخواست کی بابت وجوہات دینی ضروری ہیں (دیکھو دفعہ ۵۷۔ ایکٹ معاملہ زمین) اصل بات تو یہ ہے کہ صاحب مہتمم بندوبست کو اختتام بندوبست سے پیشتر باچھ کے متعلق ہر ایک شکایت کی تحقیقات کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے سوائے اس کے کہ شکایت مذکور صریحاً خلاف عقل ہو۔ حکم مصدرہ زیر دفعہ ۵۷۔ کے برخلاف صاحب کمشنر بہادر بندوبست کی خدمت میں اپیل ہو سکتا ہے۔ اور صاحب ممدوح کے حکم کے برخلاف اپیل صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں ہو سکتا ہے (دفعہ ۵۸) +

عرضی برائے غور ثانی و باچھ و اپیل ہائے

۵۳۲۔ اُن سوالات کے متعلق جو کھاتہ ہائے ملکیت پر باچھ معاملہ کی نسبت پیدا ہوتے ہیں کچھ اور تصریح کی جا سکتی ہے۔ چند اس قسم کے ٹکڑہ جات اراضی بھی ہو سکتے ہیں جنھیں کہ مالکان باچھ سے بالکل ہی علیحدہ رکھنا چاہتے ہوں مثلاً چھوٹی چھوٹی معافیات جو کہ جہاں تک کہ گورنمنٹ کا تعلق ہے ضبط ہو چکی ہوں۔ یا کھیت جو کہ گاؤں کے کمین لوگوں کے زیر کاشت ہوں۔ وہ رقم مالگذاری جو کہ اس قسم کے ٹکڑہ جات سے واجب الادا ہو اگر دیگر کھاتہ جات پر تقسیم کی جاوے تو اس سے مالکان اراضی کو چنداں بوجھ نہیں معلوم ہوگا۔ اس قسم کے ٹکڑہ جات کی تشخیص سے بری رکھے جانے کے لئے جماعت دیہی کے خیالات عملی طور پر عام ہوں تو گو اس بارہ میں چند عذر داریاں پیش ہوں اُنھیں نامنظور کیا جا سکتا ہے +

ٹکڑہ جات اراضی مستثنیٰ از باچھ

۵۳۳۔ کارروائی باچھ کے متعلق عموماً نہایت ہی سوال برتہ اراضیات چاہی ہوتا ہے۔ ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے جس

برتہ اراضیات چاہی کی نسبت احتیاط کی ضرورت

ہیں کہ افسران سرکاری کے خیالات اور رعایا کی خواہشات کے مابین زیادہ تر تفاوت ہوتا ہے۔ اور جس میں خواہشات رعایا کا خیالات افسران سرکاری کی نسبت زیادہ تر لحاظ رکھنا چاہیئے۔ یہ بات عام طور پر تجربہ میں آتی ہے کہ مالکان باچھ میں مابین اراضی چاہی وغیرہ آبپاش شدہ کے اس قدر زیادہ فرق ملحوظ خاطر رکھنے کے برخلاف ہوتے ہیں جیسا کہ پرتہ تشخیص منظور شدہ میں ہوتا ہے۔ اُن لوگوں کو جو کہ ہر روز اپنے کھیتوں کو کاشت کرتے ہیں روزانہ تجربہ نے یہ بات سکھلادی ہے کہ انہیں کہاں سے نقصان ہوتا ہے۔ وہ مثل سرکاری ملازمان کے چاہی آبپاشی کے نتائج پر بغیر خرچ اخراجات اور تکالیف کے سوچے سمجھے گردیدہ نہیں ہو جاتے۔ چونکہ چاہات کی حیثیت میں بہت فرق ہوتا ہے لہذا باچھ کے کام میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ چاہات کی قدر اور حیثیت میں امور ذیل کے باعث فرق آجاتا ہے۔ یعنی اُن کی حالت کیا ہے۔ کس زمانہ کے کھدے ہوئے ہیں۔ عمق کتنا ہے۔ پانی والی تہ کس قسم کی ہے۔ آیا پانی شیریں ہے یا نمکین۔ آیا چاہ گاؤں کے نزدیک ہے یا دور۔ اس پر کتنے بیل لگے ہوتے ہیں۔ اور کس حیثیت کی اراضی کی یہ چاہ آبپاشی کرتا ہے۔ منجملہ ان کے وہ اسباب جو رقبہ اراضی آبپاشی شدہ سے متعلق ہیں سرسری طور پر اس طرح معلوم ہو سکتے ہیں۔ کہ نقشہ جات گرداوری سے ایک نقشہ اس قسم کا تیار کیا جاوے جس سے ہر ایک چاہ کی نسبت گذشتہ تین یا چار سال کی اوسط رقبہ آبپاش شدہ معلوم ہو جاوے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اقسام فصل پیدا شدہ پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ محال کے ایک حصہ میں ایک چھوٹے سے رقبہ اراضی میں بباعث قیمتی فصل کے بہت زیادہ آبپاشی کی جاوے۔ اور دوسرے حصہ میں معمولی قسم کی فصل کے لئے بہت وسیع رقبہ میں آبپاشی کی جاوے۔ چاہ کے دوہرے رہٹ یا دوہرے چرسوں پر بھی فیصلہ کا بہت زیادہ مدار نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر بیتی داران کی تعداد بہت ہو تو ممکن ہے کہ چاہ کا دوہرا انتظام زیادہ آبپاش کے کرنے کی بجائے محض اس لئے کیا گیا ہو کہ بیتی داران اُسے آرام سے استعمال کر سکیں۔ رعایا کی اس بارہ میں خوب اچھی طرح رائے دریافت کرنا چاہیئے اور انہیں کہنا چاہیئے کہ وہ خود یا ثالثین کی مدد سے اپنے چاہات کو قسم وار تقسیم کریں۔ ضلع گوجرانوالہ کے بڑے بڑے

محالات میں جن میں ساٹھ ساٹھ یا ستر ستر چاہ موجود ہیں چاہات کی آٹھ بلکہ دس قسمیں کرنے کی ضرورت پڑی تھی بلکہ ایک ایک ایسے گاؤں کی نظیر دی گئی ہے[۱] جس میں اکاسی چاہات موجود تھے جن کی بارہ قسمیں مقرر کی گئی تھیں ان میں پرتہ ایک روپیہ ایک آنہ فی ایکڑ سے لیکر نو روپیہ نو آنہ فی ایکڑ تک لگایا گیا تھا۔ بعض اوقات چاہات کو اقسام میں تقسیم کرنے کی نسبت ایک چاہ کے لئے علیحدہ جمع تشخیص کرنا زیادہ تر اچھا ہوتا ہے +

۵۳۴۔ باچھ کے متعلق چاہات کا پرتہ مقرر کرنے کے لئے تین بڑے طریقے ہیں :-

| پرتہ اراضی چاہی کی بابت ضروری طریقہ جات |

(الف) پرتہ آبپاشی کو چاہی کھیتوں پر عاید کرنا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ پرتہ کل رقبہ دیہہ پر مساوی ہو +

(ب) زمین پر علیحدہ پرتہ لگانا۔ اور اس پرتہ کے علاوہ ایک خاص رقم بطور آبیانہ کے مقرر کرنی +

(ج) رقبہ چاہی پر ایک خاص رقم لگانی +

طریق نمبر ۲ میں قدرتاً یہ عمل روح ہے کہ زر آبیانہ کو مالکان کے مابین اُن کی بیخ ہائے چاہ کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ بات کہ جہاں طریق اول پر عملدرآمد کیا گیا ہو وہاں ایسا نہیں ہو سکتا اس سے سخت ہرج ہوتا ہے۔ فی الحقیقت یہ صرف اُسی جگہہ کے لئے موزون ہے جہاں کہ اراضی چاہی اور چاہ کا پانی عنقریباً مساوی حصص میں تقسیم ہو +

۵۳۵۔ عموماً طریق دوم نہایت سہل ہے لیکن جہاں یہ پہلے رائج نہ ہو وہاں اس بات پر غور کر لینا چاہئے کہ آیا اس طریق کے باعث باچھ معاملہ کھاتہ ہائے مروجہ میں سخت ہرج تو واقعہ نہیں ہوگا۔ اور اس بات کا امتحان اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ طریق ہذا کی تاثیر کو ایک یا دو محالات میں امتحاناً دیکھا جاوے۔ پور اسنے طریق باچھ کو رعایا کی کثرت رائے کے برخلاف سوائے اس وجہ کے تبدیل نہ کرنا چاہئے کہ طریق جدید کے سوائے کوئی دیگر قرین انصاف طریقہ موجود نہیں ہے۔ صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ تحصیلدار یا بندوبست کو اُس رقم آبیانہ سے اطلاع دیویں جس کا کہ اُنھوں نے کل محال کے لئے اندازہ لگا ہے۔ اور نیز یہ حکم دیویں کہ وہ رقم مذکورہ کو چاہات پر ہر ایک چاہ کے اوسط رقبہ فصل آبپاش شدہ

| تجویز آبیانہ |

[۱] دیکھو فقرہ ۱۷۰ رپورٹ بندوبست ضلع گوجرانوالہ مؤلفہ وڈسائر صاحب۔

کے مطابق تقسیم کرے۔ اوسط رقبہ مذکور اُس نقشہ میں ہوتی ہے جو فقرہ ۳۸۵ میں درج ہے ان اعداد سے جو کہ اس طرح تیار کئے جاتے ہیں صرف یہ غرض ہے کہ اُن سے زمینداروں کو ٹھیک باچھ کرنے میں امداد ملے۔ اور افسران بندوبست اس قابل ہوں کہ اگر کوئی شخص کسی خاص چاہ پر آبیانہ کا ناجائز حصہ تشخیص کرنے کی کوشش کرے تو اس کو روکیں۔ شلاً اس قسم کے چاہات جو کہ لاخراج ہوں یا وہ جو کہ مزارعان دخیلکار کے زیر قبضہ ہوں جو معمولی پرتہ مالگذاری کے علاوہ مالکانہ بھی ادا کرتے ہیں۔ تحصیلدار بندوبست کو اس بات سے مطلع کر دینا چاہیئے کہ رعایا کو اختیار ہے کہ آبیانہ کی کُل رقم مجموعی کو تبدیل کرے یا چاہات پر آبیانہ کی باچھ کو بدل دیوے۔ جس کے لئے کہ اُن کے پاس معقول وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مثلاً زمیندار ان یہ امور ظاہر کرنے کے قابل ہوں کہ فلاں چاہ کو اراداتاً بندوبست کے ایام میں ناکارہ کر دیا گیا ہے۔ یا کہ فلاں چاہ اُن سالوں کے درمیان جن کی کہ اوسط لگائی گئی ہے چند سال تک خراب حالت میں رہا ہے۔ یا اُس کی جوگ کے لئے بیل کافی نہیں رہی ہیں یا اس کے برعکس فلاں چاہ حال ہی میں سارا یا تھوڑا ٹوٹ گیا ہے - یہ بات دانشمندی کے خلاف ہوگی کہ غیر مستعمل چاہات پر پورا آبیانہ لگایا جاوے گو وہ چاہات قابل استعمال ہی کیوں نہ ہوں۔ الغرض بات یہ ہے کہ ہر ایک موقعہ پر بموجب واقعات ہی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اراضیات جو کہ رقبہ چاہی میں شامل ہوں بذات خود محض بارانی اراضی سے عمدہ حیثیت کی ہوں۔ اور اگر کوئی صورت اس قسم کی ہو تو یہ عین مناسب ہوگا کہ لوگوں کی خوشی سے بارانی اراضیات کی نسبت چاہی اراضیات پر زیادہ تر سخت خشک پرتہ لگایا جاوے +

عملی طور پر طریق سوم میں اور طریق دوم میں بہت فرق نہیں ہے۔ پنجاب کے بہت سے مغربی حصوں میں ایک چاہ بمعہ اراضیات متعلقہ کے عملی طور پر ایک علیحدہ محال ہوتا ہے اور حدود چاہ سے پرے بارانی کاشت بالکل نہیں ہوتی - ایسی حالت میں طریق سوم کا اختیار کرنا موزون ہوتا ہے۔ اور صاحب مہتمم بندوبست دیکھیگا کہ ایسی حالت میں اُن کے لئے ہر ایک چاہ کی تشخیص علیحدہ کرنی ضروری ہے +

۳۸۶۔ نہایت پیچیدہ اور تکلیف دہ سوالات ایسی حالتوں میں پیدا ہوتے ہیں

جہاں لوگ ایسے چاہات سے آبپاشی کرتے ہیں جن میں اُن کی پتی نہیں ہے مشکلات کا سامنا۔

جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض چاہات جن کی برابر باقاعدہ آبپاشی کی جاتی ہے ایسے اشخاص کی ملکیت ہیں جن کا چاہات میں کوئی حصہ نہیں۔ ضلع جالندھر میں اس قسم کے کھیت ملتے پر گو کہ اُن کے مالکان نے عذرداری بھی کی باچھ میں اکثر پرتہ آبپاشی لگایا گیا تھا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آبپاشی بندوبست سابقہ کے وقت سے کی جاتی ہو یا کہ مالک چاہ کسی اور چاہ سے جس کا کہ عذردار حصہ دار ہو پانی استعمال کرتا ہو۔ لیکن دیگر صورتوں میں خصوصاً جب کہ رقبہ خفیف[۵۱] ہوتا تھا اس قسم کے کھیتوں پر بطور غیر آبپاش کھیتوں کے پرتہ لگایا جاتا تھا۔ کرنال اور انبالہ میں جہاں کہ باچھ کا طریق آبیانہ برتا گیا تھا مالکان چاہات سے یہ پوچھا گیا کہ آیا وہ آیندہ بندوبست تک اپنے چاہات سے آبپاشی کرنے کی اجازت دینگے۔ اگر مالکان مذکور اپنی رضامندی ظاہر کرتے تھے تو آبیانہ جملہ آبپاشی کنندگان پر ڈالا جاتا تھا۔ لیکن اگر رضامندی کا اظہار نہ کرتے تھے تو ادائیگی آبیانہ کے لیئے صرف وہ آبپاشی کنندگان قابل مواخذہ سمجھے جاتے تھے جن کا کہ آب چاہ میں حق ہوتا تھا[۵۲]۔

اراضیات پر مختلف قسم کا پرتہ

۵۳۷۔ جہاں لوگ دو کہ اقسام اراضی کے لئے ہی علیحدہ پرتہ جمع مقرر کیا گیا ہو۔ باچھ کے متعلق اراضیات پر مختلف پرتہ کی درخواست کریں تو اُن کی خواہشات پر لحاظ کرنا چاہئے۔ تحصیلدار بندوبست کو رقبہ محال کی پڑتال کر کے قسم بندی اراضی کرنی چاہئے۔ اس کام پر بہت عرصہ خرچ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اراضیات اکثر چکوں میں واقع ہوتی ہیں +

اراضیات جاگیردار

۵۳۸۔ اراضیات مزروعہ مملوکہ جاگیردار (سر جاگیر) کے ساتھ باچھ کے متعلق اسی طرح برتاؤ کرنا چاہئے گویا کہ وہ بھیاچارہ دیہہ کے کسی ممبر کی ملکیت میں۔ اگر اس قسم کی اراضیات خاص حیثیت کی ہوں تو اُن پر دیگر اراضیات ہمچو قسم کی نسبت مختلف پرتہ لگانا چاہئے۔ لیکن کسی اور صورت میں ایسا نہیں کرنا چاہئے +

---

۵۱ دیکھو پرسر صاحب کی رپورٹ بندوبست ضلع جالندھر کا صفحہ ۱۷۶ +

۵۲ دیکھو فقرہ ۳۷ رپورٹ بندوبست ضلع کرنال انبالہ +

۵۳۹ - گو صاحب مہتمم بندوبست نے جدید یا قدیم بنجر قابل کاشت پر کوئی تشخیص

جدید اور قدیم بنجر کاشت

نہ کی ہو لیکن لوگ ممکن ہے کہ یہ خواہش ظاہر کریں کہ تشخیص کا کچھ حصہ اس قسم کے بنجر پر لگایا جاوے - یہ ممکن ہے کہ لوگ یہ بھی کہیں کہ بنجر جدید اور قدیم کا کم سے کم اتنا حصہ بطور اراضی مزروعہ کے تشخیص کیا جاوے جو کہ علیحدہ کھاتہ ہائے ملکیت میں شامل ہے - ان درخواستوں پر حسب حالات کارروائی کرنی چاہئے - یہ بات اکثر قرین انصاف ہوگی کہ بنجر جدید پر اراضی مزروعہ کی طرح پر تہ لگایا جاوے اور بنجر قدیم پر ہلکا پرتہ قائم کیا جاوے - بعض اوقات جاگیر دار اراضیات چراگاہ یعنی بیر کے مالک ہوتے ہیں جو کہ گاؤں کی معمولی چراگاہ کی نسبت بہت زیادہ قیمتی ہوتے ہیں اس قسم کی اراضیات پر اُن کی قابلیت کے لحاظ سے تشخیص کرنی عین قرین انصاف ہوگی - اس بارہ میں بہت سا حصہ اس جمع پر منحصر ہوگا (اگر کوئی ہو) جو ان پر پہلے واجب الوصول رہی ہے - ایسی کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہئے جس سے مفوض الیہ کو ذرا سا بھی شک پیدا ہو کہ پیچیدہ طریقوں سے اُن کی جاگیرات کی آمدنی گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے ✦

۵۴۰ - اراضی شاملات دیہہ کا کچھ حصہ ایسا پایا جائیگا جس پر کہ مالکان اراضی علیحدہ

اراضی شاملات دیہہ

طور پر قابض ہوں اور جو اسے خود کاشت کرتے ہوں - اور یا معرفت مزارعان کے کاشت کراتے ہوں - اور کوئی حصہ اراضی مذکور کا ایسا بھی دیکھنے میں آویگا جس کی ایسے مزارعان کاشت کرتے ہوں جو کل مالکان دیہہ کو لگان ادا کرتے ہیں - لہذا بہتر ہوگا کہ باچھ میں جملہ اراضی شاملات دیہہ جو کہ زیر کاشت ہو شامل کر لی جاوے - لیکن یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ منافع اراضی شاملات دیہہ فی الحقیقت جملہ پتی داران میں ٹھیک ٹھیک تقسیم کیا جاتا ہے - اور کہ ہر ایک پتی دار اس حصہ اراضی شاملات کے لئے جائز طور پر ذمہ وار گردانا جا سکتا ہے جو کہ بصورت تقسیم اراضی مذکور اُس حصہ میں آتا ہو ✦

۵۴۱ - رقوم جمع وجبوب جو باچھ جدید کی رو سے ہر ایک پتی دار سے واجب الادا

معاملہ وجبوب جدید کا آخری فرد جمعبندی میں درج ہونا

ہوں فرد جمعبندی مفصل میں جو کہ

اشلہ کا جزو ہوگا پتی دار مذکور کے کھاتہ کے بالمقابل درج کرنی چاہئے - اگر جمع ترمیم شدہ کے سُنانے سے پیشتر فرد جمعبندی تیار کی گئی ہو تو اس سے وہ رقوم مالگذاری وجبوب پہلے سے معلوم ہو سکینگی جو اُس سال واجب الادا نہ تھیں جب کہ فرد مذکور تیار ہوئی ہو پس ایسی حالت میں جدید جمع وجبوب کو پورا نے فرد کے نیچے سُرخ سیاہی سے لکھنا چاہئے یہ ایک عمدہ تجویز ہے کہ فرد باچھ و جمعبندی میں ہر ایک شخص کے کھاتہ ملکیت کے بالمقابل علاوہ اس کی رقم مالگذاری کے اور دیگر رقوم بھی درج کی جاویں جو شخص مذکور سے کسی مشترکہ کھاتہ میں اس کی پتی کے لئے واجب الطلب ہوں - اس طرح پر ایک نگاہ میں وہ کل رقم نظر آسکتی ہے جو ہر ایک مالک اراضی سے واجب الادا ہو - وہ رقم جو ہر ایک کھاتہ کی نسبت واجب الطلب ہو اور نیز جملہ کھاتہ جات کی نسبت جو کل رقم واجب الادا ہو اس کی میزان درج کرنی چاہئے +

٥٤٢ - زیر احکام دفعہ ٥٦ (٢) ایکٹ معاملہ زمین صاحب کلکٹر مجاز ہیں کہ جس وقت چاہیں کافی وجہ پر فرد باچھ کی ترمیم کے لئے حکم صادر کریں لیکن یہ بات قرین مصلحت نہیں ہے کہ اس قسم کے اختیار کا اکثر استعمال کیا جاوے لیکن - ممکن ہے کہ ایسے حالات واقعہ ہو جاویں جب کہ اختیار مذکور کا استعمال کرنا مفید ثابت ہو (برائے تمثیل دیکھو نقرہ ٤٣٨) +

باچھ بند وبست کی ترمیم

٥٤٣ - جمع رسدی کی حالت میں یہ بہتر ہوگا کہ جب دعاوی مالگذاری کا ملتوی شدہ حصہ عاید کیا جائے اس وقت دوبارہ باچھ کی جائے - اور ہر ایک کھاتہ کی بابت قابل مواخذہ جمع کو اس کے موجودہ محاصل کے مطابق مقرر کیا جاوے - بہرحال یہ تجویز بہ نسبت اس کے بہتر ہے کہ ہر ایک کھاتہ کی جمع میں پرتہ وار ایزادی کی جاوے - گوکہ تجویز اول الذکر میں یہ نقص بھی بیشک موجود ہے کہ ایزادی جمع کا زیادہ تر بوجھ اُن اشخاص پر پڑتا ہے جو زیادہ محنتی ہوتے ہیں +

جمع رسدی کی حالت میں باچھ

تینتیسویں فصل

کارروائی اختتامی

جمع جدید کا فرد مالگذاری میں درج کرنا

۵۴۴۔ جب باچھ کا کام ختم ہو جاوے اس وقت یہ بات ٹھیک ٹھیک طور پر بتائی جاسکتی ہے کہ ہر ایک محال میں حصہ سرکار (خالصہ) اور حصہ مفوض الیہ (جاگیر) کتنا کتنا ہے اور کہ پٹہ جات رعایتی کی بابت کس قدر کمی ہوگی۔ اس کے بعد لال کتاب دیہہ کے نقشہ نمبر ۱ میں اندراجات اعداد ہو سکیگا اور جمع جدید کو نقشہ مالگذاری ضلع میں درج کرنے کے لئے کارروائی ہو سکیگی۔ موخر الذکر کارروائی میں بہت احتیاط رکھنی لازم ہے ورنہ نقصان کا امکان اور بے ترتیبی کا اندیشہ ہے۔ اس بارہ میں ہدایات ضمیمہ ۱۵ میں درج ہیں +

خرچ بندوبست کا جاگیرداراں سے وصول کرنا

۵۴۵۔ ملک پنجاب میں یہ دستور رہا ہے کہ جاگیرداران سے اُن محالات کے بندوبست کی بابت خرچہ طلب کیا جاتا ہے جن کی جمع اُنھیں تفویض کی گئی ہو۔ لہذا ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۱۴۸ (۱) میں حکم ہے کہ "اگر اس زمین کی تشخیص جدید ہو جس کا معاملہ کلاً یا جزواً تفویض ہوا ہے تو مفوض الیہ نسبت اخراجات تشخیص جدید اُس مقدار تک ذمہ وار ہوگا جو تعداد صاحب فنانشل کمشنر کے نزدیک مناسب ہو"۔ جوں ہی کہ جدید جمع کی باچھ ختم ہو چکے صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ ایک نقشہ اُن رقوم کا تیار کرکے جو کہ قابل وصول ہوں صاحب کمشنر بندوبست کی خدمت میں برائے گذارش بخدمت صاحب فنانشل کمشنر بہادر ارسال کرے۔ مضمون ہذا کی نسبت جو احکام ہیں وہ ضمیمہ نمبر ۱۶ میں درج ہیں +

موجودہ اشلہ بندوبست کی تحویل

۵۴۶۔ جس وقت ہر ایک تحصیل میں کارروائی بندوبست ختم ہو اس کی اشلہ متعلقہ قانون گو صدر کے دفتر میں رکھی جانی چاہئیں۔ پٹواریاں کو اُن جملہ اشلہ کی مکمل نقول رکھنی چاہئیں۔ جو کہ اُن کے حلقہ جات کے محالات سے متعلق

ہوں۔ مفصلۂ ذیل کاغذات کی جو کہ امثلہ بندوبست کا جزو ہوتے ہیں نقول کا دفتر تحصیل میں رکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ یعنی

(الف) جمعبندی۔

(ب) واجب العرض دیہہ۔

۵۴۷۔ بندوبست کے ختم ہونے سے پیشتر خط وکتابت متعلقہ بندوبست کی پڑتال کرنی چاہیئے۔ اور غیر ضروری کاغذات کو تلف کرنے کے بعد باقی دیگر کاغذات صاحب ڈپٹی کمشنر کو سپرد کرا دینے چاہئیں

خط وکتابت وغیرہ کا دفتر ضلع میں منتقل کرنا

یہ عمدہ تجویز ہے کہ دفتر ضلع میں اس قسم کے جملہ کاغذات کو ایک علیحدہ کتاب کی شکل میں رکھا جاوے۔ اور شائع شدہ رپورٹ ہائے مالگذاری کو بمعہ دیگر جملہ خط وکتابت متعلقہ کے اُن کاغذات کے ساتھ شامل کر کے اُن سب کو ایک کتاب کی شکل میں مجلد رکھا جائے۔ وہ حلقہ دار تشخیص اور مالگذاری تحصیلات کے رجسٹر ہائے جو انگریزی میں ہوں بمعہ جلد ہائے نقشہ جات جو عملہ سرویراں نے مرتب کئے ہوں۔ اور اخیری رپورٹ بندوبست کو بھی ایک ہی جگہ رکھا جاسکتا ہے۔ صاحب مہتمم بندوبست کو اس بارہ میں صاحب کمشنر بندوبست سے احکام حاصل کرنے چاہئیں۔ کہ وہ اپنے دفتر کے کُتب خانہ کا کیا فیصلہ کریں۔ اپنی کارروائی کے ختم ہونے سے کم سے کم ایک سال پیشتر صاحب مہتمم بندوبست کو اس بارہ میں اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ ضلع کے دفتر میں اُن کاغذات کے لئے کافی جگہ موجود ہے جو صاحب کلکٹر کی تحویل میں سپرد کرنے ہونگے۔

۵۴۸۔ آخری رپورٹ بندوبست اگر ممکن ہو تو صاحب مہتمم بندوبست کے ضلع سے روانہ ہونے سے پیشتر لکھی جانی چاہیئے۔ موجودہ احکام کی رو سے رپورٹ ہذا عموماً کارروائی بندوبست کے ختم ہونے سے تین ماہ پیشتر چھپوا کر صاحب کمشنر بندوبست کی خدمت میں ارسال کرنی چاہیئے۔ اور اس کے بعد عرصہ دو ماہ تک صاحب فنانشل کمشنر کے پاس پہنچ جانی چاہیئے۔ مکمل رپورٹ جیسی کہ پہلے تیار کی جاتی تھی اب ضروری نہیں ہے کیونکہ اب اگر کسی ضلع کے متعلق عام امور سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو اس کا گزیٹر دیکھنا

رپورٹ بندوبست

۵۱ قلمی رپورٹ کو دفتر گورنمنٹ میں چھپوانے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔

چاہیئے اور نہ کہ رپورٹ بندوبست مؤخرالذکر سنے صرف یہ منشا ہے کہ وہ ایک مختصر سرکاری تحریر ہو جس میں بندوبست کی کارروائی اور نتائج کا ہی ذکر ہو +

۵۴۹ - رپورٹ بندوبست کو عموماً چھ حصص میں تقسیم کرنا چاہیئے اور ہر ایک حصہ کا علیحدہ علیحدہ باب ہونا چاہیئے

مضامین رپورٹ بندوبست

(الف) ضلع کا عام بیان۔

(ب) اس کی سابقہ پولیٹیکل اور مالی تواریخ۔

(ج) ترقی بندوبست خصوصاً بحوالہ ترمیم امثلہ حقیت۔

(د) تشخیص کی نظر ثانی۔

(ھ) باچھ معاملہ کھاتہ ہائے پر۔

(و) متفرقات۔

مضامین اول و دوئم کا بیان بہت مختصر سا ہونا چاہیئے۔ ان کی بابت تفصیل دینی بے فائدہ ہے کیونکہ تفصیل کا دنیا گیزیٹیر یا رپورٹ تشخیص معاملہ میں ہی زیبا ہوتا ہے۔ اس میں صرف اسی قسم کے معاملات کا ذکر کرنا چاہیئے جو بندوبست مکرر کے حالات کے سمجھنے کے لئے جنکا بابہا ئے مابعد میں ذکر ہوگا ضروری ہوں۔ آخری باب میں وہ اُمور درج کئے جا سکتے ہیں۔ جن کا تشخیص معاملہ یا امثلہ حقیت کے ساتھ براہ راست کچھ تعلق نہ ہو لیکن جن کی نسبت دوران بندوبست میں بحث ہو کر فیصلہ ہو چکا ہو مثلاً قواعد دربارہ یا بُرد و برآمد اراضی انتظام نہر ہائے یا جنگلات سرکاری۔ تحقیقات معافیات۔ ملبہ دیہہ انتظام متعلقہ عہدہ ہائے ذیلدار و نمبردار اور پٹواری صاحبان مہتمم بندوبست کو حکم ہے کہ وہ اپنی آخری رپورٹ میں "ضلع کے مالی انتظام کے متعلق جملہ ایسے اُمور کی نسبت خاص توجہ دلاویں جن کی بابت افسران مال کو خاص احتیاط کرنی چاہیئے۔ ہدایات ہذا کی رو سے جو رپورٹ تیار کی جاوے وہ چھپنے کے بعد شاذ و نادر ہی نشتر انشی تختہ ورق سے زیادہ ہوگی البتہ اس حجم میں نقشہ جات اور ضمیمہ جات شامل نہیں ہیں۔ نقشہ جات صرف چند ایک اور مختصر ہونے چاہئیں بلکہ عموماً صرف ایک ہی نقشہ کافی ہوگا جس میں تحصیلوار آبادی رقبہ اراضی دمیزان کل اور مزروعہ۔ اور آخرالذکر کے دو یا تین بڑے بڑے اقسام بھی دکھلا دینے چاہئیں)

رقبہ فصلی اور معاملہ سرکاری درج ہونا چاہیئے۔ ایک ضمیمہ میں وہ خاص قواعد (اگر کوئی ہوں) جو بوقت بندوبست یا اراضیات بُرد و بہ آمد کی تشخیص کی نسبت منظور ہوئے ہوں درج کرنے چاہئیں۔ اور دوسرے ضمیمہ میں وہ خاص خاص اشتہارات گورنمنٹ یکجا کر دینے چاہئیں جو بندوبست کے متعلق ہوں۔ تقرر اور اختیارات کے اشتہارات کا صرف حوالہ دینا ہی کافی ہوگا اور وہ اشتہارات جن میں ہدایات یا دیگر ضروری معاملات درج ہوں ضمیمہ میں کلاً شامل کئے جانے چاہئیں۔ ایک تیسرے ضمیمہ میں اخراجات بندوبست کا خلاصہ درج ہونا چاہیئے۔ رپورٹ کے ساتھ ضلع کا ایک چھوٹے پیمانے کا نقشہ بھی شامل ہونا چاہیئے جس سے کہ بڑے بڑے حالات طبعی۔ تحصیلات اور حلقہ جات تشخیص ظاہر ہوں۔ ان اصطلاحات دیسی زبان کے فرہنگ بھی شامل ہونی چاہئیں جن کا رپورٹ میں استعمال کیا گیا ہو۔

چوتیسویں فصل

متفرقات

۵۵۰۔ اس آخری فصل میں بعض اس قسم کے متفرق امور کا ذکر کیا جاویگا جو صاحب مہتمم بندوبست کو کرنے پڑتے ہیں۔ ان میں سے بہت امور تو اس قسم کے ہیں جو محض سہولت کے لحاظ سے مہتمم بندوبست کے متعلق کئے گئے ہیں نہ اس لئے کہ تشخیص معاملہ اراضی کے ساتھ کوئی خاص تعلق ہے +

صاحبان مہتمم بندوبست کے متعلق متفرق کام

۵۵۱۔ صاحب مہتمم بندوبست کا فرض ہے کہ گیزیٹیر ضلع کی نئی طبع تیار کرے + وہ دفعہ جس کی سرخی "اراضی اور مالگذاری اراضی" ہوتی ہے رپورٹ بندوبست کا ایک صاف اور واضح خلاصہ ہونا چاہئے +

ترمیم گیزیٹیر ضلع

۵۵۲۔ صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ ہر ایک تحصیل کے محالات کو مفصلۂ ذیل طریق پر قسم وار تقسیم کرے۔ یعنی:-

محالات کی تقسیم بحیثیت "محفوظ" و غیر "محفوظ"

(الف) زیر جمع غیر مستقل۔

(ب) محفوظ اور۔

(ج) غیر محفوظ۔

صاحب ممدوح کو چاہئے کہ ایسے نقشہ جات تیار کرے جن میں اقسام مندرجۂ بالا علیحدہ علیحدہ رنگوں سے ظاہر ہوں۔ جس حالت میں کوئی محال صرف جزواً ہی زیر جمع غیر مستقل ہو تو اس کا باقی حصہ قسم (ب) یا قسم (ج) میں دکھلایا جاویگا۔ اس بارہ میں ہدایات ریونیو سرکلر نمبر ۳۱ کے ضمیمہ (ج) میں درج ہیں +

۵۵۳۔ احکام مذکورہ کی رو سے صاحب مہتمم بندوبست کا یہ بھی فرض ہے کہ التوائے معاملہ اراضی کی نسبت جو آفات موسمی کے باعث ضروری ہو گیا ہو ایک تجویز مرتب کرے۔ اُن جملہ تجاویز کا جو کہ اس بارہ میں کی جا چکی ہیں ایک مجموعہ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ دیکھو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے انتخابات کے کاغذات۔ دفتر کے

التوائے معاملہ کا طریق

انتخابات بسلسلہ نو نمبر ۲) آیندہ جب کبھی کسی ضلع کا بندوبست کیا جاوے تو صاحب مہتمم بندوبست کا فرض ہو گا کہ اگر ضرورت ہو تو موجودہ نقشہ جات اور قواعد کی ترمیم کرے۔

۵۵۴۔ صاحب مہتمم بندوبست کا فرض ہے کہ اس بارہ میں غور کرے کہ آیا

احکام گورنمنٹ ہند نسبت اقساط معاملہ

تحصیل معاملہ سرکار کی نسبت موجودہ انتظام مفصلۂ ذیل امور کے لحاظ سے سہل ہے یا مشکل یعنی:-

(الف) حصہ معاملہ جو ہر ایک فصل پر وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) تعداد اقساط جن میں مطالبہ سرکاری وصول کیا جاتا ہے۔ اور

(ج) تاریخہائے جن پر کہ معاملہ واجب الادا ہوتا ہے +

۱۸۸۲ء میں گورنمنٹ ہند نے اپنی رائے کا یوں اظہار فرمایا تھا کہ "جہاں کہیں کہ موجودہ انتظامیہ بندوبست میں نمایاں طور پر تبدیلی پیدا کرنے کے بغیر اور نیز عملہ کے فرائض میں خاص تکالیف کے ایزاد کرنے کے بدوں یہ ممکن ہو کہ پیداوار فصل اور دعاوی نقد سرکار کے مابین تناسب برقرار رکھنے کی کوشش کی جاوے تو اس موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔ اور موجودہ محاصل اور دعاوی کے مابین ایک زیادہ نزدیکی تعلق قائم کر دینا چاہئے"۔ (دیکھو سرکلر صیغۂ مال و زراعت نمبر ۱۵ آر مورخہ ۳ مئی ۱۸۸۲ء کا فقرہ نمبر ۳) گورنمنٹ موصوف نے اس وقت یہ بھی حکم دیا تھا کہ جب کبھی موقعہ ملے اس بارہ میں ہر ایک ضلع میں تحقیقات ہونی چاہئے۔ (دیکھو فقرہ ۱۱ سرکلر مذکور) اس کے متعلق انتظام ایسا ہونا چاہئے جس سے لوگوں کو بہت سہولت ہو اور کہ ادائیگی معاملہ کے لئے اُس وقت زور دینا چاہئے جب زمینداران کے ہاتھ میں روپیہ کی معقول تعداد ہو تاکہ وہ ساہوکاران کے ہاتھ میں نہ گرفتار ہوں۔ (دیکھو فقرہ ۴ سرکلر مذکور) یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ تحصیل یا حلقہ تشخیص کے سارے حصوں میں ایک ہی تجویز پر عملدرآمد کیا جاوے۔ نہ صرف ہر ایک علاقہ کے بلکہ ہر ایک گاؤں کے حالات پر غور کرنا ضروری ہے۔ (دیکھو فقرہ ۷ سرکلر مذکور)۔ اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر اقساط کی تاریخوں میں تفاوت رکھا جاوے تو اس سے یہ لازمی فائدہ ہو گا کہ ساہوکاران سے قرضہ کی مانگ بہت شدّومد سے ایک ہی وقت میں نہ کی جائیگی۔ اور اس لئے شرح

سود کی ایزادی غیر اغلب ہوگی اور نہ غلہ ارزاں ہو جائیگا کہ یک لخت روپیہ کی بازار میں کمی ہونے سے ہوا کرتا ہے۔ (دیکھو فقرہ ۸ سرکلر مذکورۂ) *

۵۵۵۔ جس حالت میں فصل خریف اور ربیع کے مابین دعاوی مالگذاری سرکاری مساوی طور پر تقسیم نہ ہوسکیں تو بعض سادہ کسور مثلاً ⅓ اور ⅔ کو استعمال میں لانا چاہئے۔ گذشتہ ایام میں ہر ایک فصل کی جمع کو دو اقساط میں ادا کرنے کے انتظام کا رواج تقریباً عام طور پر مروج تھا۔ ان اقساط کے مابین کم سے کم ایک ماہ کا وقفہ ہوتا تھا۔ الّا بعض اضلاع میں عملی طور پر لوگ عموماً ہر ایک فصل کا پورا زر معاملہ سرکاری ایک ہی وقت تحصیل میں لے آتے تھے۔ تاہم کچھ عرصہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ کم سے کم فصل ربیع کے وقت ادائگی معاملہ بذریعہ اقساط کو ہی زیادہ مستحکم کیا جاوے۔ سوال ہذا پر غور کرنے کے وقت یہ بات بھی خیال میں رکھنی ضروری ہے کہ اگر کل زر معاملہ سرکاری ایک ہی وقت وصول کیا جاوے تو اس سے گویا روپیہ کی ایک ہی وقت میں ایک بڑی بھاری مانگ متصور ہے جس کے باعث جیسا کہ اوپر تحریر ہو چکا ہے ممکن ہے کہ روپیہ کی قیمت بڑھ جائے۔ فصل خریف میں خصوصاً جہاں کہ نیشکر کی بہت کاشت ہوتی ہو دو اقساط کا مقرر کرنا اکثر ضروری ہوتا ہے *

دعاوی مالگذاری کی فصل اور تعداد اقسام کے مابین نسبت

۵۵۶۔ ہر ایک صورت میں ادائگی معاملہ کے لئے جو تاریخ مقرر کی جاوے وہ ایسی ہونی چاہئے کہ مالکان کو ایک معمولی فصل کی حالت میں اس قدر کافی وقت ملے کہ وہ اپنے غلّہ کو فروخت کرکے زر قیمت وصول شدہ سے جمع سرکاری تاریخ

تاریخہائے اقساط

---

۵۱ خالی از دور اندیشی نہ ہوگا کہ صاحب مہتمم بندوبست کے بغیر یہ فرض نہ کرلیں کہ اگر کسی خاص ضلع میں عارضی طور پر بقدر ضرورت مالگذاری سرکاری روپیہ کھینچ لیا جاوے تو اس سے نتائج مذکورہ پیدا ہونگے۔ (دیکھو فقرہ ۱۰۲ ولسن صاحب کی رپورٹ بندوبست ضلع شاہ پور) *

۵۲ دیکھو بورڈ انتظامیہ کا سرکلر نمبر ۵۴ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۵۱ء *

مقررہ پر ادا کر سکیں - لیکن تاریخ ہذا اس قدر پیچھے بھی نہیں ڈالنی چاہئے کہ مالکان اراضی کو اپنی فصل کی پیداوار کے ضائع کرنے یا اپنی کُل پیداوار کو ساہوکار یوہہ کو دیدینے کی ترغیب ملے۔ فصلوں کی سرسری طور پر اس طرح سے تفریق کی جاسکتی ہے کہ فلاں تو زمیندار اپنے کُنبہ اور مویشیان کی پرورش کے لئے رکھتا ہے یا رکھنا چاہتا ہے اور فلاں اُس نے فروخت کے لئے کاشت کی ہیں۔ تقرری تاریخ قسط کے لئے خصوصاً اس وقت کا لحاظ کرنا چاہئے جب کہ فصل قابل فروخت کو زمیندار کھتوں میں بھرتے ہیں +

مالکان اراضی سے مشورہ کرنا +

۵۵۷ - رعایا کے ساتھ اقساط کے بارہ میں گفتگو کرنے کے لئے بہترین موقعہ وہ ہوتا ہے جب کہ تشخیص جدید کے کھاتہ ہائے پرباچھ کا طریق قرار پارہا ہو۔ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں مالکان اراضی غایت درجہ رواج قدیم کو پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اس امر کی دریافت کرنے کے لئے بُردبارانہ کوشش کرنی چاہئے کہ کسی مجوزہ تغیر کے متعلق زمینداران فی الحقیقت کس بات سے خوف زدہ ہیں یہ ممکن ہے کہ مالکان اراضی اس بات سے واقف ہوں کہ بلحاظ اُن واقعی حالات کے جن کی بنا پر خزانہ سرکاری میں ادا کرنے کے لئے روپیہ لیا جاتا ہے مختلف موسموں میں بہ نسبت غیر مساوی رقم کے مساوی رقم کا حاصل کرنا زیادہ سہل ہوتا ہے۔ اگرچہ غیرِ مساوی رقم ہر دو فصلوں کی واقعی پیداوار کے لحاظ سے زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔ جملہ معاملات متعلقہ قسط بندی میں مالکان اراضی کی خواہشات پر بہت توجہ دینی چاہئے اِلّا ایسے موقعے بھی ہوسکتے ہیں جب کہ محض ایک تغیر کو ناپسند کرنے کے باعث وہ اپنے نفع کی طرف سے اندھے ہوگئے ہوں۔ پس ایسی حالت میں اُن کے عذرات کو جائز طور پر رد کیا جاسکتا ہے +

رپورٹ بابت مجوزہ تغیرات قسط بندی

۵۵۸ - زیر احکام دفعہ ۶۳ (۱) ایکٹ معاملہ زمین صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو اختیار حاصل ہے کہ صاحب ممدوح اقساط کی تعداد۔ رقم۔ اور تاریخیں مقرر کریں۔ صاحب مہتمم بندوبست کی تجاویز کو رپورٹ ہائے مالگذاری میں شامل نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ سارے ضلع کے لئے ایک علیحدہ رپورٹ میں درج کرنا چاہئے۔ اس معاملہ پر رپورٹ کرنے سے پیشتر صاحب صاحب ڈپٹی کمشنر کے ساتھ گفتگو کرلینی ضروری ہے۔

اور صاحب مؤخر الذکر سے ایک یادداشت کی تحریر کے لئے درخواست کرنی چاہئے جو کہ رپورٹ کے ساتھ صاحب کمشنر بندوبست کی خدمت میں ارسال کی جاویگی ✦

۵۵۹- مراسلہ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۸۴۹ء میں جس کی رو سے بورڈ انتظامیہ کا انضباط عمل میں آیا لارڈ ڈلہوزی نے اس مصلحت ملکی کو صاف صاف الفاظ میں تحریر کیا تھا کہ "آئین ہائے و رواج عام دیسی کو جہاں تک کہ عوام کے حق میں قرین انصاف ہوں بر قرار رکھا جاوے جماعت ہائے دیہی کو اُن کی اصلی حالت میں کُلّا بحال رکھا جاوے۔ اور عام پسند آئین ہائے کو ترقی دیجاوے اور مستحکم کیا جاوے"۔ لہذا اس غرض کی انجام دہی کے لئے یہ ضروری تھا کہ عام زمینداران کے مابین وراثت۔ حق شفع اور دیگر امور ہیچو قسم کی بابت جو رواج جاری تھا اس کو بغور مطالعہ کیا جاوے۔ رواج مذکور قانون ہنود اور شرع محمدی سے بہت مختلف تھا۔ اور ہمارے پورانے زمانہ کے صاحبان مہتمم بندوبست اپنے پیشروان یعنی ممالک مغربی وشمالی کے مہتممان بندوبست کی تقلید کر کے قدیم بندوبست ہائے کے وقت دیہات کی واجب العرض کے کاغذات میں معاملات متذکرہ بالا کی نسبت موجود الوقت رواج عام کو بھی درج کرتے تھے ✦

> زمانہ اولین کے بندوبستوں کے کاغذات واجب العرض میں رواج عام کا منصبط ہونا

۵۶۰- ۱۸۶۴ء میں پرنسپ صاحب نے بہ حیثیت کمشنر بندوبست کے رواج عام قومی کو منضبط کرنے کا طریق جاری کیا[۵۱]۔ اور اس تجویز کو گورنمنٹ پنجاب نے بھی منظور فرمایا۔ گورنمنٹ عالیہ ہند نے تجویز مذکور کو منظور فرماتے وقت یہ حکم صادر فرمایا[۵۲] کہ صرف وہی رواج عام منضبط ہونا چاہیئے "جو کہ فی الواقعہ قائم اور مستقل ہو"۔ پرنسپ صاحب نے اپنے ماتحت افسران بندوبست کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ ہر ایک تحصیل کی بابت علیحدہ علیحدہ

> پرنسپ صاحب کا رواج قومی اور مقامی کے کاغذات کو رواج دینا

---

۵۱ دیکھو صاحب موصوف کا سٹلمنٹ پیپر ۱۳ جس کا ٹپر صاحب کے "قانون رواج عام پنجاب" کی جلد اول کے صفحہ ۶۸ میں حوالہ دیا گیا ہے ✦

۵۲ گورنمنٹ ہند نمبر ۲۰ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۶۶ء۔ دیکھو صفحہ ۸۸ "رواج عام پنجاب" جلد اول ✦

رواج عام تیار کریں۔ جس میں زراعت کے متعلق بعض ضروری امور کی نسبت موجود الوقت رواج مقامی درج کیا جاوے شلاً درختوں کا بونا یا کاٹنا اور کاشتکاران جدید کے حقوق[۵۱]۔ اس قسم کے رواج عام کے تیار کرانے میں صاحب ممدوح کی دو قسم کی غرض تھی۔ اول یہ کہ علاقہ جات اور فرقہ ہائے کے متعلق وہ رواج عام جو کہ اشلہ محالات میں درج ہو چکا تھا ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے منضبط کیا جاوے۔ اور دوم یہ کہ اس قسم کا مصالح مہیا کیا جاوے جس سے عدالت ہائے معدلت گستری میں مستفید ہوں +

پنجاب سول کوڈ

۵۶۱۔ پنجاب سول کوڈ جسے مسٹر (اب سر رچرڈ) ٹمپل صاحب نے زیر ہدایات سر جان لارنس تیار کیا تھا اور جو کہ ۱۸۵۴ء میں افسران جوڈیشل کی رہنمائی کے لئے متداول کیا گیا تھا۔ اُس میں رواج مقامی کا بہت حصہ شامل تھا اور یہ تحریر تھا کہ عدالت ہائے دیوانی اپنے فیصلہ جات میں رواج عام اور شرع محمدی و دھرم شاستر ہنود کی جائز طور پر پیروی کر سکتی ہیں[۵۲]۔ رواج عام کو شروع ایام میں عملی اغراض کے لئے بطور اصلی قانون کے تسلیم کیا جاتا تھا۔ اور جب یہ شک پیدا ہوا کہ آیا رواج عام اس حیثیت کا مستحق ہے یا نہیں تو جملہ نقائص کا علاج اس طریق سے کیا گیا کہ "انڈین کونسل ایکٹ ۱۸۶۱ء" میں ایزادی کر کے جملہ قوانین و احکام۔ اور ریگولیشن ہائے کو جو کہ صوبجات غیر آئینی کے لئے اس وقت تک مترتب ہو چکے تھے ان کو تسلیم کیا گیا +

تاثیر نفاذ ایکٹ قوانین پنجاب نمبر ۴ ۱۸۷۲ء

۵۶۲۔ ایکٹ قوانین پنجاب مصدرہ ۱۸۷۲ء کے نافذ ہوتے ہی پنجاب سول کوڈ کی لازمی تعمیل مفقود ہو گئی۔ الا ایکٹ مذکور میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ "وراثت یا عورتوں کی خاص املاک یا منگنی یا ازدواج یا جہیز یا تبنیت یا ولایت یا نابالغی یا ولد الحرامی یا قرابت داری متعلق خاندان یا وصیت نامے

---

۵۱ دیکھو سٹلمنٹ پیپر ۳۶ جس کا ٹپر صاحب کی کتاب کی جلد مذکور میں صفحہ ۸۸ پر حوالہ دیا گیا ہے۔ پیپر ہذا کا جلد مذکور میں غلطی سے نمبر ۳۹ تحریر ہے +

۵۲ دیکھو دفعہ ۱۳ پنجاب سول کوڈ جس کا صفحہ ۶۱ جلد اول "قانون رواج عام پنجاب" میں حوالہ دیا گیا ہے +

یا وصیت یا ہبہ یا تقسیم حصّہ یا کسی رواج یا مقررہ مذہبی رسم و رواج یا دستور کی بابت تکرار ہو (اولاً) قاعدۂ انفصال ان رسموں کے بموجب ہونا چاہیئے "جو کہ کسی جماعت یا گروہ اشخاص سے متعلق ہو اور جو عدل یا انصاف یا دیانت کے خلاف نہ ہو اور کسی حاکم مقتدر کی طرف سے باطل نہ قرار دی گئی ہو" (دیکھو دفعات ۵ و ۷)+

۵۶۳۔ پنجاب سول کوڈ کی تغیر شدہ حالت کے باعث جو وقفہ پیدا ہوا اُس کے باعث بندوبست کے وقت تیاری کاغذات میں قومی رواج کی طرف زیادہ تر توجہ دینی شروع کی گئی ۱۸۷۲ء میں صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے مضمون ہذا پر ایک سرکلر جاری کیا اور قواعد مرتبہ زیر ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء میں یہ حکم جاری کیا کہ جس صورت میں خاص تعلقات کی نسبت کوئی حکم کسی سارے فرقہ یا گروہ دیہات پر حاوی ہو اس قسم کے رواج عام کو نقشہ جات علاقہ وار میں درج کر لینا چاہیئے[۵۱]۔ اس نقشہ میں صرف وہی رواج عام درج کیا جاتا تھا جو کہ فی الحقیقت عمل پذیر ہوتا تھا۔ اور حتی الوسع اس میں نظائر بھی درج کرنی پڑتی تھیں۔ اس وقت یہ تحریر کیا گیا تھا کہ "کسی شئے کو رواج نہیں کہہ سکتے جب تک کہ اس پر عملدرآمد نہ کیا جاتا ہو۔ یا جو اس طرح کا نہ ہو کہ جس کو وہ لوگ جن کے مابین کہ اس کا عمل پذیر ہونا بیان کیا جاتا ہے حسب ضرورت موقعہ عادتاً قانون کی طرح استعمال نہ کرتے ہوں۔ اور کہ کسی فرقہ یا گروہ دیہات کے نمبرداران اگر کسی جدید قاعدہ کو جو کہ موجودہ رواج پر مبنی نہ ہو بطور رواج عام کے اختیار کرنا چاہیں تو اس قسم کا قاعدہ کچھ تاثیر نہیں رکھیگا۔ بایں باعث کہ نمبرداران مذکور کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ ان جماعت ہائے دیہی کے اشخاص کو جن سے کہ وہ خود تعلق رکھتے ہیں[۵۲] کسی معاملہ میں پابند کریں"+

قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء

۵۶۴۔ ۱۸۸۱ء میں سی۔ ایل۔ ٹپر صاحب نے ایک تجاویز بدیں مضمون پیش کیں کہ "تحقیقات رواج عام زیادہ تر باقاعدہ طریق پر اور صحت سے کی جاوے"۔ تجویز ہذا کا بالآخر یہ نتیجہ ہوا کہ دو قسم کے سوالات کا مجموعہ تیار کیا گیا جن میں سے ایک تو رواج قومی کی بابت یعنی نسبت تعلقات

اس تحقیقات کو باقاعدہ کرنے کے لئے ٹپر صاحب کی تجویز +

---

[۵۱] قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء سی۔ وی ۴۴ +

[۵۲] قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۷۱ء سی وی ۳۶ +

خانگی و وراثت وغیرہ تھے اور دوسرے رواجات مقامی متعلقہ زراعت تھے مضمون ہذا پر جو کچھ فقرہ جات مندرجہ بالا میں تحریر ہے اس کی نسبت اگر اور زیادہ واقفیت حاصل کرنی ہو تو ٹپر صاحب کی کتاب "قانون رواج عام پنجاب" کی جلد اول کو اور خصوصاً اس کے باب تمہیدی کو ملاحظہ کرنا چاہیئے +

۵۶۵ - جس ضلع میں رواج تمام تیار نہ کیا گیا ہو - وہاں صاحب مہتم بندوبست کا یہ فرض ہے کہ رواج تمام تیار کروائے اور یہ صرف ہر ایک تحصیل کے بڑے بڑے فرقہ جات کی بابت ہی تیار کرنا ضروری ہے - صاحب مہتم بندوبست کو اول فرقہ جات منتخب کر کے سوالات کی فہرست تیار کرنی چاہیئے - صاحب موصوف ٹپر صاحب کی فہرست کے چند سوالات کو زیادہ آسان اور ان میں بہتوں کو بالکل قلم انداز کر سکینگے اِلّا یہ ضروری ہے کہ صاحب موصوف ان سوالات کو اُسی ترتیب سے رکھیں جیسے کہ ٹپر صاحب کی فہرست میں ہیں - اس کے متعلق تحقیقات تحصیلدار بندوبست یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست کو سپرد ہو سکتی ہے - اور افسران مذکور چاہیئے کہ سربرآوردہ اشخاص کو جن میں ہر ایک فرقہ کے کل نمبرداران شامل ہوں ایک مناسب موقع پر جمع کریں ان کو سوالات سمجھاویں - اور اُن کے جوابات کو قلم بند کریں - افسر تحقیقات کنندہ کو خصوصاً ایسے معاملات میں احتیاط سے نظائر پوچھنے چاہئیں جن کی نسبت یہ خیال ہو کہ عدالتہائے میں ان پر جھگڑا ہوگا - مثلاً جب کہ کوئی قوم یا قوم کا کوئی حصہ یہ دعوے کرے کہ ان کے ہاں ایسی زمین کی تقسیم کا ابتدائی رواج یہ ہے جس کا مالک دو بیبیوں سے اولاد نرینہ چھوڑ مرے کہ اس زمین کے دو برابر حصہ کئے جاویں اور دو نو بیبیوں کی اولاد کو ایک ایک حصہ دیا جائے - (جس کو چونڈہ ونڈ کہتے ہیں) اور یہ اس عام رواج تقسیم کے خلاف ہے - جس کی رو سے اراضی سب لڑکوں میں تقسیم ہوتی ہے (اس کو پگ ونڈ کہتے ہیں) صاحب مہتم بندوبست کو چاہیئے کہ جوابات کی غور سے پڑتال کریں - اور اس قسم کے جوابات کو جو بے معنی یا اغلباً غلط ہوں یا جن کی نسبت ان کا یہ خیال ہو کہ اصلی سوال کے معنی درست نہیں سمجھے گئے نشان لگاویں - صاحب ممدوح کو ہر ایک تحصیل کے فرقہ جات کے سربرآوردہ اشخاص کو خود ایک جگہ جمع کرنا چاہیئے - اور اس قسم کے مشکوک معاملات کی نسبت اُن سے

رواج عام

دوبارہ سوال کرنے چاہئیں۔ نقشہ رواج عام کی جو صاف نقل کی جاوے اس میں سوالات وجوابات ونظائر پیش کردہ۔ اور صاحب مہتمم بندوبست کی یادداشت کے لئے علیحدہ علیحدہ خانے ہونے مناسب ہیں۔ جہاں صاحب مہتمم بندوبست کو یہ معلوم ہو کہ کوئی جواب اس قسم کا دیا گیا ہے جو کہ مہمل اور محض عوام کے خیال کو ظاہر کرتا ہے یا جو کہ فی الواقعہ موجودہ رواج کو نہیں ظاہر کرتا۔ بلکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کیا رواج ہونا چاہئے تو صاحب مہتمم بندوبست کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس امر کی یادداشت رکھ لیں[۵۱]+

جس حالت میں کسی سابقہ بندوبست میں رواج عام تیار ہو چکا ہو اس حالت میں رواج عام مذکور کے مضامین کی نوعیت کی نسبت اور اس بارہ میں کہ کاغذات رواج عام مذکور کس حد تک معتبر اور مکمل ہیں۔ صاحب کمشنر بندوبست کی خدمت میں رپورٹ گذارش کرنی چاہئے اور اس بارہ میں ہدایات کی خواستگاری کرنی چاہئے+

زمانۂ حال کے بندوبستوں میں صاحبان مہتمم بندوبست نے رواج عام کے انگریزی میں گوشوارہ جات تیار کئے ہیں اور ان کو ٹپر صاحب کی کتاب رواج عام پنجاب" کے ضمیمہ ہائے کی شکل میں شائع کیا ہے+

۵۶۶۔ جس حالت میں خاص ضروری معاملات کی نسبت علاقہ کے بہت سے رقبہ میں یا دیہات کے بہت سے گروہوں میں ایک ہی جیسا زراعتی رواج جاری ہو۔ تو اس قسم کے رواج کو رواج مقامی کے ایک عام گوشوارہ میں آسانی سے درج کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک پہاڑی ندی کے پانی کی باچھ کے بارہ میں قواعد رواج عام بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک محال کے کاغذات واجب العرض کی بابت جن کی نسبت کاغذات رواج عام میں مفصل بیان ہے ایک مختصر سا اندراج کیا جا سکتا ہے۔ جس میں "رواج عام کے صرف نمایاں اور معین امور[۵۲]" کا ذکر کیا جا سکتا

رواج مقامی بابت امور زراعتی

---

۵۱ دیکھو چٹھی صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب نمبر ۲۱۹۵۔ ایس مورخہ اپریل ۱۸۸۳ء کا فقرہ نمبر ۵ جس کا ٹپر صاحب کے رواج عام پنجاب کی جلد اول کے صفحہ ۱۴۲ پر حوالہ دیا گیا ہے +

۵۲ دیکھو فقرہ ۲ چٹھی صاحب فنانشل کمشنر بہادر نمبر ۶۔ ایس سی۔ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۳ء جس کا ٹپر صاحب کی کتاب "قانون رواج عام پنجاب" کے صفحہ ۲۱۷ پر حوالہ دیا گیا ہے +

ہے۔ لائل صاحب بہادر نے بحیثیت فنانشل کمشنر کے یہ قرار دیا۔ کہ مقامی "رواج عام" کو محض حوالہ جات کی شکل میں کاغذات واجب العرض میں درج کرنے کا اختیار اگر استعمال کیا بھی جاوے تو نہایت احتیاط سے گاہے گاہے استعمال کرنا چاہئیے۔ کیونکہ یہ پرخطر ہے اور اس سے اغلب ہے کہ غلط تعمیم قائم کی جاوے[۵۱] +

۵۶۷۔ جیسا کہ زیر دفعہ ۴۴۔ ایکٹ معاملہ زمین مصدرہ ۱۸۸۷ء واجب العرض کے اندراجات صحیح قیاس کئے جاتے ہیں رواج عام کے اندراجات صحیح قیاس نہیں کئے جاتے لیکن اگر کاغذات رواج عام قومی کو بظاہر کوشش سے تحقیقات کے بعد تیار کیا گیا ہو۔ اور خصوصًا اگر جوابات کو مستحکم کرنے کے لئے نظائر کا حوالہ دیا گیا ہو تو یہ امید کی جاتی ہے کہ عدالتہائے جوابات حاصل کردہ نسبت رواج عام کو بطور قیمتی شہادت کے استعمال کرینگی +

اندراجات رواج عام پر قانونًا صحیح ہونے کا قیاس نہیں ہو سکتا

۵۶۸۔ صاحب مہتمم بندوبست کا یہ فرض ہے کہ موجودہ معافیات یا جاگیرات کی پڑتال کرکے اُن کی تصدیق کرے۔ اس کام کو کارروائی بندوبست کے شروع میں ہی ہاتھ میں لے لینا چاہئیے۔ گو یہ کام اس سے پہلے نہ شروع کرنا چاہئیے جب تک کہ صاحب مہتمم بندوبست کو اپنے ضلع کے مختلف حصص کے حالات سے عام واقفیت حاصل نہ ہو جائے۔ بہتر ہوگا کہ اس کام کو اس طرح شروع کیا جاوے کہ اول تو یہ معلوم کیا جاوے کہ اس بارہ میں بندوبست سابقہ کے وقت بطور امر واقعہ کیا کچھ کیا گیا تھا۔ اور سابقہ رجسٹر ہائے اور خط و کتابت کا پتہ لگایا جاوے۔ کیونکہ بوقت اصدار احکام صاحب مہتمم بندوبست کو ان کا حوالہ دینے کی ضرورت پڑیگی۔ اس بارہ میں تحقیقات پہلے تحصیلدار بندوبست کو کرلینی چاہئیے جس کو اس ضابطہ کی نسبت مکمل ہدایات دی جانی چاہئیں جن پر کہ اُسے عمل کرنا ہوگا۔ اور خصوصًا اس بارہ میں کہ کس قسم کے مقدمات کو فہرست ہائے دیہی میں جمع کرنا ہوگا۔ اور کس قسم کے معاملات کی علیحدہ اشلہ تیار کرنی ضروری ہونگی۔ افسران مذکور کو اس اصول انتظامی سے بھی باخبر کردینا چاہئیے جس کے مطابق تفویجیاں کی جائینگی۔ اس قسم کے معاملات میں دیر کرنے سے تکلیف اور

تحقیقات نسبت تفویض معاملہ

---

۵۱ دیکھو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی چٹھی نمبر ۶ - ایس - سی - مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۹۹ء ۶ کا فقرہ +

ابتری پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض اوقات کسی خاص عطیہ کی واگذاری کی بابت احکام کے پتہ لگانے میں مشکل ہوتی ہے اور کہ جب تک کہ کسی تحصیل کے جملہ مقدمات کا فیصلہ نہ ہولے صاحب مہتمم بندوبست ان کے رجسٹر تیار نہیں کرسکتا۔ جن میں اُس کو افسران بالا کے احکام کی ضرورت ہو۔ صاحب مہتمم بندوبست کو اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ ممکن ہے کہ رجسٹر ہائے معافیات وجاگیرات کے افسران بالا کی خدمت میں پیش کرنے اور ان پر احکام مصدرہ کے وصول ہونے کے درمیان بہت سا وقت خرچ ہوگا۔ اور اگر احکام مذکور کی موصولی سے پیشتر ہی کسی تحصیل میں کھاتہ ہائے ملکیت پر باچھ معاملہ کا وقت آجاوے تو اس میں بہت تکلیف ہوگی۔ لہذا یہ امر ضروری ہے کہ اس تحصیل کے مقدمات کو جس کی تشخیص معاملہ پہلے کرنی ہو بزودی تمام ہاتھ میں لیا جاوے ؛

مختلف اقسام کے عطیہ جات کا برتاؤ

۵۶۹ - بعض اوقات چند ایک اس قسم کے کھاتہ ہائے بھی پائے جاتے ہیں جن کا معاملہ غیر سرکاری اشخاص بغیر باضابطہ اختیار استعمال کرتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں یا تو ضبطی کا حکم دینا چاہیئے اور یا اس کے لئے منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔ جس حالت میں کوئی عطیہ مدام کے لئے ہو یا قائمی مکان کے عرصہ کے لئے یا گورنمنٹ کی مرضی تک معاف ہو۔ ایسی حالت میں ایک عام تحقیقات اس بارہ میں ضروری ہوگی کہ آیا شرائط عطیہ پوری کی جاتی ہیں یا نہیں۔ جس حالت میں شرائط مذکور کی ارادتاً اور اصراراً خلاف ورزی کی گئی ہو تو اس حالت میں عطیہ مذکور کی ضبطی کی سفارش کرنی چاہیئے۔ عطیہ جات تاحین حیات کی نسبت کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے اِلّا سوائے اُس صورت کے جب کہ مفوض الیہ موجودہ کی وفات کے بعد ان کا جاری رکھنا جائز خیال کیا جاوے۔ عطیہ جات تامیعاد بندوبست کی نسبت عموماً اجرائے کے لئے سفارش کرنی چاہیئے۔ اِلّا اس صورت میں کہ وہ محض ذاتی قسم کے ہوں۔ وہ شرائط جن پر اس قسم کے عطیہ جات بحال رکھے جاتے ہیں اس طرح سے تیار ہونی چاہئیں تاکہ گورنمنٹ فرائض کے متعلق ثابت شدہ لاپرواہی یا بداستعمالی کے باعث موجودہ مفوض الیہ کو اپنی عنایت شاہانہ سے جس وقت چاہیئے آسانی سے محروم کردے۔ لیکن اگر

جماعت دیہی یا دیگر جماعت اشخاص مکان مذکورہ کے آیندہ انتظام کرسکتے ہوں یا اس کے قیام میں دلچسپی رکھتے ہوں تو مکان مذکور کے عطیہ کو منسوخ کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی ایسی حالت میں تفویض معاملہ مکان مذکور کی نسبت اس کے موجود الوقت مہتمم کے نام پر ہوگی اور یہ ضروری ہے کہ تفویض معاملہ مذکور نیک چلنی۔ وفاداری گورنمنٹ اور مکان مذکور کے باقاعدہ قائم رکھنے پر مشروط ہو +

عطیہ جات قلیل برائے خدمات دیہی۔

۵۷۰۔ اس قسم کے عطیہ جات کی جو کہ خدمات دیہی کے لئے اور تا میعاد بندوبست ہوں یا جو کہ گاؤں کے مذہبی مقامات کے لئے ہوں اور جو مالیت میں بیس روپیہ سال سے زیادہ نہ ہوں یا تو ضبط ہو کر معمولی طور پر ان کی تشخیص کی جانی چاہئے اور یا ان کو فہرست معافیات سے خارج کر دینا چاہئے لیکن اراضی کو یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا زمینداران اس کو باچھ سے خارج کر کے معافی مذکور کو اپنی طرف سے جاری رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں ایک بندوبست کی میعاد کے لئے بغیر تشخیص معاملہ کے رکھ چھوڑنا چاہئے + چونکہ محال کی تشخیص جمع بحیثیت مجموعی خالصہ و معافیات ہوتی ہے لہذا اس کا عملی طریقہ صرف یہ ہے کہ اول معمولی طریقہ میں تشخیص کی جاوے اور بعد ازاں اس قسم کے عطیہ کے رقبہ کی بابت مناسب کمی کی جاوے + جب کھاتہ جات پر معاملہ کی باچھ کی جائے تو لوگوں کو اطلاع دینی چاہئے کہ گورنمنٹ آنے والے بندوبست کی بابت اس مطالبہ کو معاف کرتی ہے جو ضبط شدہ عطیہ جات پر لگایا جا سکتا تھا۔ اور لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وہ زمین کو تقسیم باچھ سے علیحدہ رکھینگے (فقرہ ۲۵۲) + اس عطیہ جات کا رقبہ اکثر نہایت ہی قلیل ہوتا ہے۔ جب ان کا انتظام اس طریقہ میں کیا جاوے تو افسران مال تکلیف سے بچ جاتے ہیں اور نہ زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ معافیات اپنی اصلی حالت بطور عطیہ جات از طرف جمہور دیہہ اور زیر جمہور دیہہ پر بحال کی جاتی ہیں +

اگر لوگ ان حصص زمین کی باچھ سے علیحدہ کرنے سے انکار کریں تو یہ ظاہر ہے کہ تشخیص ان کا کام ہے نہ کہ ہمارا + یہ تجویز کرنا بعض اوقات مقتضائے مصلحت ہوتا ہے کہ اس قسم کی معافی تاحین حیات موجودہ مالکان کی موت پر آیندہ بندوبست سے پیشتر عطیہ جات

تامیعاد بندوبست کی صورت میں تبدیل کردی جائے تاکہ جب تشخیص جدید کا وقت آئے ۔ تو معافیات تاحین حیات بھی ایک مناسب صورت میں دکھائی جاسکیں +

محالات جاگیر میں معافیات

۵۷۱ - محالات جاگیر میں معافیات کے انتظام کے لیئے پنجاب کے سرکلر مال نمبری ۳ کے فقرہ ۱ (۲) و (۲۲) اور کرنال و انبالہ کے بندوبست کی رپورٹ کے فقرہ ۹۹ کا (جس میں مرحوم کرنیل ویس صاحب کے شائع کئے ہوئے چند احکام جب کہ وہ فنانشل کمشنر تھے درج ہیں) حوالہ دیا جاسکتا ہے ۔ ان احکام میں اولاً اینروئے ستلج کی جاگیروں کا ذکر ہے ۔ لیکن وہ اصول جن پر کہ ان کا حصار ہے اغلباً پنجاب خاص کی پرانی جاگیروں پر بھی اطلاق پذیر ہو سکیگا +

مقدمات محتاج اصدار احکام کی رپورٹ

۵۷۲ ۔ وہ مقدمات جن کے متعلق کسی اعلے حاکم کے احکام کی ضرورت ہے انگریزی رجسٹروں میں یکجا درج ہونے چاہئیں ان کی مناسب سرخیوں میں ترتیب دینی چاہیئے ۔ ایک تحصیل کے تمام مقدمات یکجا بھیجنے چاہئیں مندرجہ ذیل کے لئے علیحدہ رجسٹرات تیار ہونے چاہئیں +

(الف) عطیہ جات جن کی ضبطی کی تجویز بسبب خلاف ورزی شرائط کی گئی ہو۔

(ب) عطیہ جات جن کی برقراری کے لئے تجویز کی گئی ہو اور جن کے لئے صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے احکام ہی کافی ہیں۔

(ج) عطیہ جات جن کی برقراری کے لئے تجویز کی گئی ہے اور جن کے لئے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے احکام حاصل کرنے کی ضرورت ہے +

نئی معافی کے رجسٹروں کا مرتب کرنا

۵۷۳ ۔ نئی معافی کے رجسٹروں کا تیار کرنا عموماً اس وقت مناسب ہوتا ہے جب کہ صاحب مہتمم بندوبست اُن تمام مقدمات کا فیصلہ کرچکے ہوں جن کے فیصلہ کرنے کا انہیں اختیار حاصل ہے ۔ اور اُن تمام مقدمات کے متعلق جن کی رپورٹ اُنھوں نے صاحب فنانشل کمشنر بہادر اور گورنمنٹ کے حضور کی ہو احکام اُن کے پاس پہنچ چکے ہوں +

یہ رجسٹر دیسی زبان میں فراخ سیاہ سرخیوں کے ہونے چاہئیں اور انگریزی اعداد کا استعمال کیا جانا چاہیئے ۔ ہر تحصیل کے لئے علیحدہ علیحدہ رجسٹر ہونا چاہیئے نمونہ جات اس قسم کے ہونے چاہئیں جن میں تبدیلیوں کی لگاتار روئداد مندرج ہو سکے تاکہ

رجسٹر تا حال مکمل ہوں + معافیات مندرجہ ذیل سُرخیوں کے نیچے باآسانی ترتیب دی جاسکتی ہیں :-

(الف) عطیہ جات دوام بلاشرط۔

(ب) عطیہ جات دوام شرطیہ۔

(ج) عطیہ جات تامرضی سرکار۔

(د) عطیہ جات تامیعاد بندوبست۔

(ھ) عطیہ جات تاحین حیات یا برائے دوتین پُشت۔

(و) عطیہ جات برائے قطار درختاں برلب سڑک یا چاہات۔

عطیہ جات جو کسی کام کی برقراری کے لئے دیئے گئے ہوں دوسری سرخی کی ذیل میں آئینگے۔ مندرجہ بالا ترتیب مال کے رجسٹروں کے نقشہ ہ کے عین مطابق ہے + بعض اضلاع میں پولیٹیکل نوعیت کی جاگیروں کے لئے علیحدہ رجسٹر ہونے ضروری ہیں +

سرکلر مال نمبر ۳۷ کا حوالہ

۵۷۴۔ مندرجہ بالا فقروں میں صاحب مہتمم بندوبست کے فرائض متعلقہ معافی اراضی کا مختصر ذکر کیا گیا ہے اُن وجوہات کے لئے جن پر کہ اس فیصلہ کا کہ آیا کوئی عطیہ ضبط کیا جانا چاہیئے یا اس کی برقراری کی تجویز ہونی چاہیئے انحصار ہے اُن ارا‌ضیات کے متعلق اطلاع کے لئے جو کہ گذشتہ زمانہ میں مختلف اوقات اور مختلف اقسام کی معافیوں کے لئے کافی ہیں اور رجسٹروں کے نمونہ جات اور عطائے اسناد وغیرہ کے لئے افسر مذکور کو پنجاب ریونیو سرکلر نمبر ۳۷ دیکھنا چاہیئے +

فیاضانہ برتاؤ مقتضائے وقت ہے

۵۷۵۔ عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ گورنمنٹ کا نشاان تمام مقدموں میں فیاضانہ برتاؤ کرنے کا ہے جن میں معافیوں کا تعلق مذہبی یا خیرات کے کاموں سے ہے یا جن کے عوض میں کوئی خاص خدمت کی جاتی ہے یا جو پرانے خاندان کے آدمیوں کے قبضہ میں ہے جن کو اب تک ان کے اہل شہر عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں چھوٹے چھوٹے عطیہ جات کی دقت طلب برقراری پر بہت زور نہیں دینا چاہیئے۔ لوگ اکثر ان خفیف عطیہ جات کا اُن کی اصلی حقیقت سے بڑھ کر خیال کرتے ہیں اس لئے ایسی کارروائی کا کرنا بالکل نامناسب ہے کہ جس سے یہ شک پیدا ہو کہ سرکار آجکل بہ نسبت زمانہ گذشتہ کے کم فیاض ہے +

۵۷۶ - ایکٹ معاملہ زمین کے دفعہ ۲۹ میں ذکر ہے کہ لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار کے

عہدہ داران دیہی کے جبوب اور پٹواری اور قانون گو کا عملہ

عہدہ داران دیہی کو تنخواہ دینے اور دیگر اخراجات متعلقہ مذکورہ عہدہ داران و نگرانی فرائض عہدہ داران مذکور کے سرانجام دینے کے لئے جبوب مقرر کر سکتی ہے جو ½ ۱۲ فی صدی کی شرح سے زیادہ نہ ہوگا۔ ان جبوب میں سے گاؤں کے نمبردار۔ ان اعلیٰ نمبرداران و پٹواریان اور قانون گویان کے عملہ کے خاص حصہ کی تنخواہیں جن میں گرداور قانون گو اور قانون گو ضلع شامل ہیں دیجاوینگی - اور حتی الوسع جبوب نامناسب طور پر وصول نہ کئے جاوینگے + نمبردار قریباً ہمیشہ معاملہ کا پانچ فیصدی لیتے ہیں اور اعلیٰ نمبردار کا دفتر (اگر کہیں ہو) تو رفتہ رفتہ بڑے محالات تک محدود رکھا جاویگا اور غالباً آخر کار بالکل بند کر دیا جاویگا + اس لئے ½ ۷ فی صدی کا بقیہ پٹواریوں اور قانون گویاں کی تنخواہ کی ادائیگی کے لئے باقی رہ جاتا ہے + لیکن یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ عملاً ½ ۶ فیصدی سے زیادہ شاذ و نادر ہی معاملہ لگانا چاہئے۔ پٹواریوں اور قانون گویاں کی تعداد اور اُن کے حلقوں کی حدود کے متعلق تمام سوالات کا صاحب مہتمم بندوبست کو صاحب ڈپٹی کمشنر و صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین اور صاحب کمشنر بندوبست کے ساتھ خط و کتابت کے بعد فیصلہ کرنا چاہئے + قانون گو کے عملہ میں ایزادی کے لئے گورنمنٹ کی منظوری ضروری ہے (معاملہ زمین قاعدہ ۱۰۰) جب ان معاملات کا فیصلہ ہو جائیگا تو صاحب مہتمم بندوبست گورنمنٹ سے عہدہ داران دیہی کے جبوب کے اجراء کی شرح کے متعلق احکام کے لئے درخواست کریگا۔ صاحب ڈائرکٹر کاغذات زمین کی رائے بھی منسلکہ رپورٹ ہونی چاہئے۔ صاحبان مہتمم بندوبست کا اب گاؤں کی چوکیداری اور پہرہ کے عملہ کے متعلق اخراجات کے ذرائع سے کچھ تعلق نہیں ہوتا +

۵۷۷ - بعض اضلاع میں نمبرداران کی کثرت تعداد کی خرابی کو عرصہ سے تسلیم کیا گیا ہے

نمبرداران دیہہ کی تعداد میں

لیکن علاوہ ازیں آسامیوں کے خالی ہونے کے موقعہ پر بلا سوچے

سلہ حال میں تجاویز کی گئی ہیں کہ تمام صوبہ میں پٹواریوں کے جبوب جاری کر دینے چاہئیں۔ اگر اس کی منظوری مل گئی تو غالباً ½ ۶ فیصدی کی شرح رفتہ رفتہ تمام اضلاع میں اجرا کی جاویگی +

بتدریج کمی کی تجویز

سے مجھے تعداد میں کمی کرنا ناراضگی اور ناموافقت کا موجب ہوگا حسب مشورہ صاحب ڈپٹی کمشنر مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ نمبرداران کی تعداد میں بتدریج کمی کرنے کے لئے تجویز تیار کرے۔ ایسی تجویز بلا منظوری صاحب فنانشل کمشنر بہادر عمل میں نہ لائی جاسکیگی +

ذیلداروں اور انعامداروں کی تقرری کے متعلق ابتدائی رپورٹ

۵۷۸۔ حسب منظوری لوکل گورنمنٹ ذیلدار کا دفتر کسی مقامی رقبہ میں قائم ہوسکتا ہے اور لوکل گورنمنٹ ہی اس دفتر کو بند کرسکتی ہے جس نے کہ اسے قائم کیا تھا۔ (معاملہ زمین قاعدہ ۱۶۵) اس لئے کسی ضلع میں طریقہ ذیلداری کا رواج اور بعدازاں ذیلداروں کی تعداد میں کمی اور بیشی جناب نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر کی منظوری سے کی جانی چاہئے۔ اگر ذیلداروں کی تقرری کے متعلق پہلے نہیں سوچا گیا ہے اور نامنظوری نہیں دی گئی ہے تو صاحب مہتمم بندوبست کو جب کہ وہ سمجھتا ہے کہ اُسے اپنے ضلع کے حالات سے کافی واقفیت حاصل ہے تمام مضمون پر ایک ابتدائی رپورٹ تیار کرنی چاہئے۔ اس میں اُسے بیان کرنا چاہئے کہ کیوں ایسا عملہ ابھی تک نہیں مقرر کیا گیا ہے اور اس کے انضباط کے متعلق سرسری تجاویز پیش کرنی چاہئیں + ذیل کی حدود کے مقرر کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں ہونی چاہئے لیکن انضباط اقوام و دیگر اہم امورات علاقہ مفصل طور پر بیان ہونے چاہئیں تاکہ گورنمنٹ اس امر کا فیصلہ کرسکے کہ آیا طریقہ مذکورہ کو رائج کرنا چاہئے یا نہیں۔ انعامداروں کی تقرری کے متعلق تجاویز ایسی رپورٹ میں درج کی جاسکتی ہے + صاحب مہتمم بندوبست اور صاحب ڈپٹی کمشنر دونو کی رائے رپورٹ میں دینی چاہئے + رپورٹ بذریعہ صاحب کمشنر و صاحب کمشنر بندوبست اور صاحب فنانشل کمشنر بہادر گورنمنٹ کو ارسال ہونی چاہئے۔ اور ہر ایک کو اپنی رائے تجاویز پیش کردہ پر لکھنی چاہئے +

انضباط ذیل

۵۷۹ - اگر ذیلداری کے اجرا کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اپنی منظوری دیدیں تو صاحب مہتمم بندوبست کو حسب مشورہ صاحب ڈپٹی کمشنر ہر تحصیل کو ذیلوں میں تقسیم کرنا چاہئے۔ تقسیم کرتے وقت حتی الامکان یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک حلقہ میں ایک قوم کے اور اُن گاؤں کے لوگ جو آپس میں کچھ تعلق یا یگانگت رکھتے ہوں شامل

گئے جائیں تاکہ مخالفانہ اجزاء حتی الامکان دور ہوسکیں۔ ذیل کی حدود کا کوئی خاص پیمانہ مقرر کرنا عملی کارروائی نہ ہوگا اس میں عموماً چار سے آٹھ تک پٹواریوں کے حلقے شامل ہوتے ہیں جو معاملہ پر بحساب ایک فیصدی ۱۵۰ روپیہ سے ۲۵۰ روپیہ تک سالانہ معاوضہ خدمت ادا کرتے ہیں (معاملہ زمین قاعدہ ۱۷۱) اور جہاں ہر ایک ذیلدار کو اپنی ذیل کے معاملہ پر مذکورہ بالا شرح پر انعام ملتا ہے[۵۱]۔ بعض بڑی ذیلوں کا انتظام بعض اوقات آرام سے ہوسکتا ہے لیکن وسعت کا سوال کم اہم ہے بہ نسبت اس کے کہ آیا ذیلوں کی ترتیب ایسی صورت میں دی گئی ہے کہ اولاً آسانی سے علاقہ کی سربرآوردہ اقوام کا انتخاب ہوگیا ہے۔ اور ثانیاً ذیلدار کو اتنا زیادہ کام یا ذمہ داری برداشت نہیں کرنی پڑتی جس کو وہ کامیابی سے نہ کرسکے جن حالتوں میں ایک زبردست چھوٹی قوم دیہات کے ایک اکٹھے جھنڈ میں رہتی ہو تو ایسے دیہات ایک علیحدہ ذیل میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اگر یہ ذیل دو تھانوں میں یا ایک تھانہ دو ذیلوں میں منقسم نہ ہو اور پٹواری کا تمام حلقہ ایک ہی ذیل میں شامل ہونا چاہیے تاہم آخر الذکر کی نسبت اول الذکر بہت کم اہم ہے گو ذیلوں اور تھانوں کی حدود عموماً ایک دوسرے پر محیط نہیں ہونی چاہئیں لیکن قاعدہ کے متعلق آزادی سے مستثنیات کی اجازت دینا مناسب ہے بہ نسبت اس کے کہ پرانی اقوام کی تاریخی یا باہمی تعلقات کو توڑا جاوے +

۵۸۰۔ جب ذیلوں کی ترتیب ہوچکے تو ہر ایک تحصیل کے لئے ایک علیحدہ کتاب تیار ہونی چاہیئے۔ ہر کتاب کے شروع میں تحصیل کا ایک چھوٹا سا نقشہ دینا چاہیئے۔ جس میں گاؤں کی حدود۔ پٹواریوں کے حلقوں کی حدود۔ بڑی بڑی اقوام (رنگوں میں) اور مجوزہ ذیل دکھلائی گئی ہوں + جتنی ذیلیں ہوں کتاب کے اتنے ہی حصے کرنے چاہئیں۔ ہر ایک حصہ ضروری سرخی سے شروع ہونا چاہیئے۔ اور بعد ازاں ذیل کا ایک نقشہ ہونا چاہیئے جس میں مؤخر الذکر نقشہ کے تمام امورات دکھائے گئے ہوں مگر یہ بڑے پیمانہ پر ہونا چاہیئے۔ اس میں پنجاب ریونیو سرکلر نمبر ۲۷ میں دئے ہوئے نقشہ کے مطابق ایک فہرست کوائف بھی شامل کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد یادداشت

ذیل کی کتابیں

[۵۱] یہ انعام ذیل کے مشمولہ معاملہ میں سے ادا ہونا چاہیئے۔ (معاملہ زمین قاعدہ ۱۷۱ (۶)) +

کے لئے (جس کا ذکر اس سرکلر میں ہے) کافی خالی جگہ چھوڑنی چاہیئے۔ ذیلدار کے چال چلن کے متعلق رپورٹ یا دیگر امورات متعلقہ ذیل (جن کا اندراج ڈپٹی کمشنر وقتاً فوقتاً مناسب خیال کرے) کے لکھنے کے لئے علیحدہ خالی صفحے بھی شامل کئے جانے چاہئیں۔

رپورٹ بخدمت صاحب فنانشل کمشنر بہادر

۵۸۱۔ ذیل کی کتابیں بمع تجویز شدہ ترتیب کی اصلیت پر ایک مختصر رپورٹ کے صاحب کمشنر بہادر کو بھیجنی چاہیئے جس کی منظوری ہر ایک ذیل کی تجویز شدہ حدود کے لئے ضروری ہے (معاملہ زمین قاعدہ ۱۶۵)۔ رپورٹ میں اس بات کا بیان ہونا چاہیئے کہ ذیلدار کو تنخواہ دینی کی کیا تجویز کی گئی ہے آیا ہر ایک آدمی کو اپنی ذیل کے معاملہ کا ایک فیصدی دیا جاویگا یا درجہ وار انعاموں کے طریقے سے ادا کیا جاویگا جس طریقہ عمل سے کل ضلع کے معاملہ میں سے مجموعاً ایک فیصدی دینا پڑیگا۔ تجویز شدہ ذیلدار کی آسامیوں کی تعداد کی منظوری کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک رپورٹ ارسال کرنی چاہیئے۔ جہاں ذیلداری کا طریقہ پہلے سے قائم ہو وہاں ذیل کی حدود میں تبدیلی کے لئے صرف صاحب کمشنر کی منظوری کی ضرورت ہے +

ذیلداروں کی تقرری

۵۸۲۔ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے احکام حاصل ہوجانے پر صاحب مہتمم بندوبست اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دونوں کو ذیلداروں اور انعامداروں کی پہلی تقرریاں بموجب طریقہ مندرجہ قواعد ایکٹ معاملہ زمین کرنی چاہئیں۔ ذیلداروں اور انعامداروں کی تقرری عوض خدمت اور فرائض وغیرہ کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے قواعد مندرجہ ایکٹ معاملہ زمین (۱۶۵ لغایت ۱۷۴ اور ۱۸۶ لغایت ۱۹۲ تک) اور پنجاب ریونیو سرکلر نمبر ۲۷ دیکھے جا سکتے ہیں +

ضمیمہ نمبر ۱

ہدایات جو وقتاً فوقتاً تشخیص کے متعلق جاری ہوئیں

الف انتخاب از ہدایات متعلق نظر ثانی بندوبست ضلع شاہپور مجریہ ۱۸۵۵ء

۳۴- مطالبہ سرکار کا تصفیہ ایسا معاملہ نہیں جس کا از روئے حساب اندازہ لگایا جا سکے اور نہ اس بارہ میں صاحب کلکٹر کی رہنمائی کے لئے کوئی مختص قواعد مرتب ہو سکتے ہیں بلکہ صاحب موصوف کو ایک بڑی حد تک اپنی رائے پر بھروسہ کرنا ہوگا اور حالات دریافت کرنے کے لئے اپنی ہی طریقوں کو استعمال کرنا ہوگا اس (یعنی یکسانی تشخیص) کی غرض سے نقشہ جات پرگنہوار فوراً تیار کرانے چاہئیں جن سے ظاہر ہو کہ ہر ایک موضع واقعہ پرگنہ میں کس قدر رقبہ کاشت شدہ اور قابل کاشت اور نیز بنجر ہے اور کل رقبہ کتنا ہے اور جمع کتنی ہے اور کل رقبہ مالگذاری اور مزروعہ رقبہ پر جو بندوبست کے وقت قلمبند ہوا تھا اور اب جو دہے شرح جمع بحساب ایکڑ کیا ہے ٭

۳۵- اس تدبیر سے صاحب کلکٹر کی توجہ فوراً ان مواضعات کی طرف معطوف ہو جائے گی جہاں بندوبست کے بعد کاشت بہت بڑھ گئی ہو یا جہاں پرتہ جات غیر معمولی طور پر کم ہوں یا برخلاف اس کے جہاں رقبہ مزروعہ میں کسی نہ کسی وجہ سے قابل محسوس کمی واقع ہوئی ہو یا پرتہ جات اوسط سے بہت بڑھکر ہوں ٭

۳۶- محال کا محاصل شاذ و نادر ہی مفصل طور پر معلوم ہو سکتا ہے لیکن سابق کی نسبت زمانہ حال میں محال کے محاصل پختہ کی اوسط کی نسبت زیادہ تر یقینی حالات معلوم ہو سکتے ہیں اس سے احتمال ہو سکتا ہے کہ جمع زیادہ لگائی جائے کیونکہ اس میں شبہ نہیں کہ دو تہائی یا ۶۶ اس اصلی آمدنی سے نسبتاً زیادہ ہوگی جس کو کہ مالکان یا جماعت ہائے دیہی ایک عرصہ دراز تک ادا

کر سکتے ہیں اس وجہ سے گورنمنٹ نے قاعدہ مندرجہ فقرہ ۵۲ ہدایات برائے صاحبان مہتمم بندوبست کی اس طرح سے ترمیم کردی تھی کہ مطالبہ سرکار کو ۵۰ فیصدی یا نصف اوسط محاصل پختہ محال تک محدود کردیا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر ایک محال کی جمع نصف اوسط محاصل پختہ محال کے برابر مقرر کی جائے بلکہ اس سے یہ غرض ہے کہ جب صاحب کلکٹر ان محاصل محال اور دیگر حالات پر غور کریں تو ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ مطالبہ سرکار خوب طور تشخیص شدہ محاصل پختہ کا ایک نصف ہونا چاہئے نہ کہ دو تہائی جیسا کہ ابتک رواج تھا۔ ہدایات منذکرہ بالا کے فقرہ ۴۷ تا ۵۰ میں جو تنبیہات درج ہیں صاحب کلکٹر کو انہیں پر عمل کرنا چاہئے اور اس امر کی باریک اور بے سود تحقیقات کرنے میں وقت نہ ضائع کرنا چاہئے کہ محال زیر بندوبست کا ٹھیک ٹھیک اوسط نفع محال پختہ کیلئے ؟

۷۳۔ جن دیہات میں بندوبست کے بعد جدید زمین کے نوتوڑ ہونے سے زراعت میں بہت ترقی ہوگئی ہو یا جدید چاہات کی کھدائی اور دیگر ترقیات کی وجہ سے نہری آبپاشی بڑھ گئی ہو وہاں اس امر کا خیال کرلینا چاہئے کہ کس قدر راس المال لگایا گیا ہے اور جمع واجبی تشخیص ہونی چاہئے ۔

۷۸۳۔ علاوہ تصفیہ مطالبہ سرکار کے اس امر کا علیحدہ تعہد کرلینا چاہئے کہ مطالبہ سرکار پر بحساب ایک فیصدی سڑکانہ اور اسی قدر مدارس کے لئے اور ۱۲؍ یا چار آنہ فیصدی ڈاک ضلع کے لئے دیا جائیگا ۔

نوٹ۔ قاعدہ ۲۵ میں درج تھا کہ یہ امر فرض کرلینا چاہئے کہ یہ ہرسہ حبوب اور تنخواہ چوکیداران دیہہ قبل از تعین مطالبہ سرکار خالص آمدنی سے واجب الادا ہوگی جس گاؤں کا لگان ایک ہزار روپیہ ہو اور ایک چوکیدار تین روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہو اس کا حساب حسب ذیل ہوتا تھا ۔

	پائی	آنے	روپے
معاملہ	۹	۶	۴۷۶
حبوب سڑک مدرسہ و ڈاک	۵	۴	۱۱
چوکیدار	..		۳۶

ضلع گورکھپور کی تشخیص مکرر کی ہدایات مجریہ سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء کا انتخاب

۱۲۔ تشخیص ان عام اصول کے مطابق ہونی چاہیئے جن پر قواعد سہارنپور میں زور دیا گیا ہے آئندہ قابلیتوں اور موجودہ محاصل کا مناسب طور پر خیال رکھنا چاہیئے اور نیز اس سرمایہ کے خرچ کا خیال رکھنا چاہیئے جو کسی مالک نے کیا ہو جس کے لئے پورا منافع حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس ذرائع موجود نہ ہوں ؛

ب ۔ ہدایات تشخیص مجریہ سنہ ۱۸۷۳ء

مندرجہ ذیل ہدایات دفعہ ۱۹ اوّل ایکٹ معاملہ زمین پنجاب (ایکٹ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء) مجریہ سنہ ۱۸۷۲ء بنام صاحبان مہتمم بندوبست دہلی ۔ کرنال و گڑگاؤں ۔ دیگر بندوبستوں کی صورت میں بھی اختیار کی گئیں جو اس ایکٹ کے بموجب ہوئے ؛

(۱) ۔ تشخیص کا عام اصول قابل عملدرآمد یہ ہے کہ سرکار کا مطالبہ معاملہ زمین محال کی نصف پیداوار خالص کی مالیت تخمینے سے یعنی جس قدر حصہ پیداوار کسی محال کا عموماً صاحب زمین کو نقد یا بذریعہ جنس کے ملتا ہو ۔ اُس حصہ کے نصف سے زیادہ نہ ہوگا ؛

(۲) ۔ جہاں کہیں ضلع کے ایک حصہ میں لگان بٹائی کا رواج ہے وہاں اس اصول کے برتنے میں صاحب مہتمم بندوبست کو تخمینہ پیداوار کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ؛

(۳) ۔ صاحب مہتمم بندوبست معاملہ اراضی کے مطالبہ کا تخمینہ کرنے میں ان امور پر غور کرینگے یعنی جملہ حالات پر جو صریح یا غیر صریح تشخیص پر مؤثر ہوں ۔ مثلاً شرح لگان جہاں نقدی کا رواج ہو ۔ لوگوں کے عادات و اطوار ۔ پیداوار کی فروخت کے لئے منڈیوں کا قرب ۔ آمدورفت کی سہولت گذشتہ تشخیص معاملہ کا پرتہ ۔ آمدنی چراگاہ و دیگر مراتب ہمچو قسم ان ہی اس قسم کے دیگر امور کا قرار واقعی لحاظ ہونا چاہیئے ؛

(۴) ۔ جب صاحب مہتمم بندوبست اصول مندرجہ بالا کے مطابق ہر ایک چکلہ کے لئے خام تشخیص تجویز کر چکیں تو اُس تشخیص سے قسموار پرتہ معاملہ قایم کیا جائے ۔ اس کے بعد تشخیص مجوزہ معہ ترمجوزہ کی رپورٹ بمراد منظوری ابتدائے بخدمت صاحب فنانشل کمشنر بہادر بھیجنی چاہیئے ۔ بعد آنے اس

منظوری کے ہر محال واقع چک مذکور کی تشخیص پر شرح مذکور بالا پر تجویز کی جائیگی لیکن تشخیص نتیجہ قایم ہونے سے ہر ایک محال کی حالات مختص کا پورا لحاظ کیا جائیگا ہر قسم کی تشخیص میں اصول مندرجہ قاعدہ ۱ کا لحاظ رہنا چاہیئے +

(ج) ہدایات تشخیص مجریہ سنہ ۱۸۹۰ء

ہدایات ذیل سنہ ۱۸۹۰ء میں صاحبان مہتمم بندوبست کے لئے جاری کی گئی تھیں لیکن ان کے واسطے گورنمنٹ ہند کی آخری منظوری حاصل نہیں ہوئی اور یہ ان ہدایات سے منسوخ ہو گئیں جنکی منظوری سنہ ۱۸۹۳ء میں حاصل ہوئی اور جو اب نافذ ہیں +

(۱) تشخیص کا عام اصول قابل عملدرآمد یہ ہے کہ سرکار کا مطالبہ معاملہ ہر محال کی نصف پیداوار خالص کی مالیت تخمینے سے زیادہ نہ ہو +

(۲) - ہر علاقہ زیر تشخیص کے محالات کا معاملہ تجویز کرنے میں ہر ایک محال اور سالم علاقہ کی تشخیص کا ابتدائی تخمینہ حسب طریقہ مندرجہ ذیل کیا جائیگا - علاقہ زیر تشخیص اس قدر چکوں میں تقسیم کیا جائیگا جس قدر بلحاظ وسیع اختلاف زرخیزی اور حقوق یا ملکیت کے مطلوب ہوں اور پھر ہر ایک چک کیلئے اس قدر مختلف پرتے تجویز کئے جائینگے جس قدر مختلف زمینوں کے تمیز کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوں اور زمینوں کا باہم مختلف ہونا بلحاظ قسم زمین - طریقہ کاشتکاری - آبپاشی یا عدم آبپاشی سمجھا جائیگا بشرطیکہ یہ اختلافات اس قدر بھاری ہوں کہ اُن کے سبب سے پیداوار خالص کی مالیت میں اختلاف عظیم معلوم ہو - یا شرح لگان مروجہ میں صاف صاف ان اختلافات کا لحاظ ہوتا ہو یہ چکوار پرتے اس طور پر قایم کئے جائیں کہ ہر چک میں ہر قسم زمین کی نصف خالص پیداوار فی ایکڑ کسی سالانہ اوسط کے تخمینہ کے قریب قریب برابر ہو +

(۳) - ہر قسم کی زمین مزروعہ کی خالص پیداوار کے تخمینہ کرنے میں عام اس سے کہ وہ زمین زیر کاشت مالکان ہو یا رعیت اُس اوسط لگان پر زیادہ تر حصر ہوگا جو معمولی رعیت تابع مرضی بشرح نقدی یا بٹائی بابت زمین واقع محال زیر تشخیص دیتی ہو +

(۴) مگر جہاں بروئے رواج کسی علاقہ کے خاص خاص اخراجات مالک زمین پر ایسے پڑتے ہوں جو واجبی طور پر زر لگان میں سے وضع ہو سکتے ہیں - (مثلاً لاگت چاہات یا خرچ صفائی انہار یا خسارہ

زر نقداوی جو رعیت کو دیا گیا وغیرہ وغیرہ) اس قسم کے اخراجات کی نہایت کا پورا لحاظ کیا جائیگا۔

اور جن زمینوں کا لگان یا خالص پیداوار بوجہ آبپاشی چاہات یا بوجہ دیگر ترقیات زمین جو ذاتی خرچ سے ہوئی ہوں بڑھ جائے ان کی نسبت اس بات کی احتیاط رہے کہ جو روپیہ حسب بالا ترقی زمین پر صرف کیا گیا ہو اُس کے سبب سے ناحق تخمینہ نہ بڑھایا جائے اور اس قسم کی ترقی کے سبب سے جو بیشی لگان یا خالص پیداوار میں ہوئی ہو اور اس کی وجہ سے جو ایزادی تشخیص میں واجب آئے اُس کو اُس عرصہ کے واسطے معاف کیا جائے جو بموجب قواعد خاص متعلق مضمون ہذا کے لئے مقرر ہو ✦

۵۔ صاحب مہتمم بندوبست اُن زمینوں کی تشخیص جن کی آبپاشی انہار سرکاری سے ہوتی ہو جہانتک ممکن ہو اُس شرح سے کرینگے جس شرح سے اُس علاقہ یا ضلع میں اُسی قسم اور فوائد کی زمین کی تشخیص بصورت نہ ہونے آبپاشی نہر کے عمل میں ائے بجز اُس صورت کے کہ لوکل گورنمنٹ کچھ اور حکم دے اور جو فائدہ مالک زمین کو آبپاشی نہر سے حاصل ہوگا۔ اس کا محصول بشرح محصول مالک وصول کیا جائیگا ✦

۶۔ جب صاحب مہتمم بندوبست اصول مندرجہ بالا کے مطابق ہر ایک چک کی اقسام زمین کے لئے پرتہ معاملہ او تشخیص خام تجویز کر چکیں تو اُس کی رپورٹ بمراد منظوری ابتدائے بخدمت صاحب فنانشل کمشنر بہا کی جائے مگر تشخیص پختہ قائم ہونے سے پہلے ہر ایک محال کے حالات مختص کا پورا لحاظ کیا جائیگا ✦

۷۔ مثلاً ہر محال کی تشخیص پختہ قائم کرنے میں افسر تشخیص کنندہ علاوہ تخمینہ رونیو ریٹ کے جملہ حالات پر جو صریح یا غیر صریح طور پر لگان زمین کے منافع اور لگان پر مؤثر ہوں اور بالخصوص حالات مندرجہ ذیل پر غور کریگا ✦

(الف) مختلف قسم کے لگان جو محال میں مروج ہوں۔ یا اگر یہ تحقیق نہ ہو سکیں تو قرب وجوار کے محال کے لگان جہانکہ حالات متشابہ ہوں۔ اگر یہ لگان مروجہ لگان سے زیادہ یا کم معلوم ہوں تو چک کی اوسط شرح لگان ✦

(ب) جملہ اقسام منافع جو زمین مزروعہ یا غیر مزروعہ سے حاصل ہوں ✦

ف۔ جیسا کہ ۱۸۹۰ء میں ترمیم ہوا ✦

(ج) طریقہ کاشتکاری و اوسط پیداوار محال ✤

(د) عادات و اطوار مالکان و رعیت ✤

(ہ)۔ منڈیوں کا قرب و سہولت آمد و رفت براہ فروخت پیداوار ✤

(و) تشخیص سابقہ کا پرتہ اور کیفیت وصول ✤

افسر تشخیص کنندہ مجاز ہے کہ ان حالات کے لحاظ سے جہانتک مناسب ہو ہر ایک محال کی تشخیص میں چک کے روینیو ریٹ سے کمی بیشی کر دے ✤

(د) ہدایات متعلق تشخیص جو ۱۸۹۳ء میں منظور ہوئیں

مراتب ابتدائی (۱) زیر احکام دفعہ ۴۹ ایکٹ معاملہ زمین پنجاب ۱۸۸۷ء کسی ضلع یا تحصیل کی عام تشخیص جدید بغیر گورنمنٹ ہند کی پیشتر منظوری حاصل کئے شروع نہیں کی جا سکتی ✤

(۲) اس قسم کی تشخیص کی منظوری حاصل کرتے وقت لوکل گورنمنٹ تشخیص جدید سے جو مالی نتائج پیدا ہونیکی امید ہو ان کا اندازہ لگا کر بشکل ایک تجویز ارسال کریگی۔ اس تجویز میں تحصیل وار وہ روینیو ریٹ درج ہونگے جن پر مختتمہ تشخیص مبنی تھی اور نیز اس میں موجودہ مالیہ کی واقعی مقدار اور وہ بیشی جو مجوزہ تشخیص جدید سے توقع کی جاتی ہے اور عام وجوہات جن پر اس بیشی کا تخمینہ لگایا گیا ہے درج ہونگے ✤

(۳)۔ اگر کسی تحصیل کی تشخیص جدید گورنمنٹ ہند کی منظور شدہ تجویز متعلق تشخیص سے بقدر ۱۵۔ فیصدی کم ہو تو لازم ہو گا کہ تشخیص جدید سنانے سے پہلے گورنمنٹ ہند کی ہدایات حاصل کر لیجاویں لیکن اس قسم کی ہدایات کی اس صورت میں ضرورت نہ ہو گی جب یہ کمی دیگر تحصیلوں کی فاضل واصلات سے جن کی مذکورہ منظوری کے مطابق تشخیص کی گئی ہو پوری ہو گئی ہو ✤

عام اصول (۴)۔ تشخیص معاملہ زمین کا اصلی اصول یہ ہے کہ ملک کے قدیم دستور کے مطابق سرکار پیداوار اراضی کے ایک حصہ کا جو وہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے مستحق ہے۔ اس حصہ کی ٹھیک مقدار ہر ایک قطعہ اور محال زیر تشخیص کے حالات کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ مقرر ہوتی ہے ✤

۵۔ اگر لوکل گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۴۸ (۲) ایکٹ معاملہ زمین ۱۸۸۷ء کچھ اور حکم نہ دیدیا ہو یا غیر معین طریق تشخیص کے لئے ہدایات نافذ نہ کر دی ہوں تو ہر ایک محال کے لئے ایک خاص عرصہ

کے واسطے حصہ پیداوار کے بدلے گورنمنٹ کا حصہ بشرح مقررہ نقدی رقم ہوا کرے گی +

(۶)۔ کسی محال کے محاصل خالص سے مراد وہ اوسط فاضل آمدنی ہے جو اخراجات کاشت کے منہا کرنے کے بعد باقی رہے۔ اخراجات کاشت میں مزدوری اور منافع راس المال بھی شامل ہے۔ رعیت تابع مرضی مالک کا پورا و کامل لگان گو بعض اوقات محاصل خالص سے کم ہوتا ہے لیکن اغراض تشخیص کے لئے اس کو عملی طور پر اس اراضی کے محاصل خالص کا تقریباً مساوی سمجھنا چاہئے جس کی بابت یہ پورا لگان ادا ہوتا ہو۔ اس لئے جب کبھی کسی قطعہ کی تمام اراضی اسی رعیت کو دیجائے جو پورا لگان ادا کرتے ہوں تو اس قطعہ کے محاصل خالص آسانی سے معلوم ہو سکتے ہیں بشرطیکہ رعیت لگان نقدی میں ادا کرتی ہو۔ اگر لگان بذریعہ چکوتہ (مقررہ جنسی مقدار) ادا ہوتے ہوں تو محاصل خالص نکالنے میں دقت پیش آئیگی کیونکہ اس عرصہ میں قیمتیں لازمی طور پر بدلتی رہی ہوں گی۔ اگر لگان بذریعہ بٹائی ادا ہوتے ہوں تو اور بھی زیادہ دقت پیدا ہو جائیگی کیونکہ نوعیت و مقدار و قیمت غلہ مختلف ہوتی ہے اکثر اضلاع پنجاب میں آخر الذکر قسم کی دقت پیش آتی ہے اور علاوہ ازیں یہ مشکل اور ہوتی ہے کہ اراضی مزروعہ کا ایک بڑا حصہ کاشتکاران کو نہیں دیا جاتا بلکہ ادنیٰ مالکان خود کاشت کرتے ہیں۔ اس صورت میں محاصل خالص کا اندازہ لگانا نہ صرف دشوار بلکہ ایک قیاسی امر ہو جاتا ہے جو قابل قدر کم ہوتا ہے اور شستہ زیادہ +

۷۔ محال کی تشخیص حالات کے لحاظ سے مقرر ہوتی ہے لیکن بہ کسی صورت میں نصفی محاصل خالص سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے +

۸۔ قطعہ زیر تشخیص جدید کو مفصل ہدایات مندرجہ سرکلرات مال کے مطابق چکوک میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ تحصیل یا دیگر رقبہ کی بابت رپورٹ تشخیص ارسال کرتے وقت افسر تشخیص کنندہ ہر ایک چک کے نصفی محاصل خالص کی مالیت جو اس نے اپنے اندازہ سے نکالی ہو رپورٹ مذکور میں درج کریگا اور نیز تشخیص جدید کی مقدار جسکے نفاذ کی۔ افسر مذکور تجویز پیش کرے اور مستقل ریٹ جنکے مطابق یہ تشخیص مختلف اقسام اراضی پر باچھ کی جائے اس رپورٹ میں درج کئے جائینگے۔ افسر مذکور یہ بھی تحریر کریگا کہ نصفی محاصل خالص کس طرح نکالے گئے ہیں اور نیز اپنی وجوہات بابت واقعی تشخیص جدید و ریٹ جو وہ استعمال کرنا چاہتا ہے تحریر کریگا۔ یہ تمام امور نمونہ ہائے مندرجہ سرکلرات مال کے مطابق تحریر کئے جائینگے اور نیز جو مزید امور سرکلرات مال کے مطابق ضروری ہوں

وہ بھی تحریر کئے جائیں گے۔ نصفی محال خالص سے کمتر تشخیص بھی جائز ہوگی ٭

۹۔ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو لازم ہوگا کہ تشخیص مجوزہ افسر تشخیص کی افسر مذکور کو زیر دفعہ ۵۰ (۲) ایکٹ معاملہ زمین منظوری کی اطلاع دینے سے پہلے صاحب مہتمم بندوبست کی رپورٹ کو معہ صاحب کمشنر کے ریویو اور ان احکام کے جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر اس پر دینا چاہیں لوکل گورنمنٹ کی منظوری کے لئے ارسال کریں۔ افسر تشخیص سے اُمید کی جاتی ہے کہ رپورٹ تشخیص بابت چک کے احکام کے مطابق جو رقم مقرر کی گئی ہو اس سے تین فیصدی کم یا زیادہ تک جمع وصول کرے۔ اگر تین فیصدی سے زیادہ کمی یا بیشی کرنا اس کے نزدیک مناسب معلوم ہو تو اس کو لازم ہے کہ تشخیص جدید سنانے سے پہلے اس امر کو جدید احکام کے لئے افسران اعلیٰ کی خدمت میں ارسال کرے۔ خاص خاص محال کی تشخیص کی صورت میں افسر تشخیص کنندہ کو اختیار حاصل ہے کہ اپنی صوابدید کے مطابق باتباع مفصل ہدایات مندرجہ سرکلرات مال مقررہ ریٹ سے زیادہ یا کم جمع مقرر کردے ٭

۱۰۔ گورنمنٹ ہند کی منظوری بغیر کوئی تشخیص جدید ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ کے لئے مقرر نہیں کی جائے گی ٭

ضمیمہ نمبر ۲

ہدایات درباب دریافت نرخ مجریہ کرنیل ای جی ویس صاحب بہادر جبکہ صاحب موصوف کمشنر بندوبست تھے اور موجودہ ہدایات درباب تجربہ ہائے فصل

الف قیمتن میجر ویس صاحب کی ہدایات

صاحب کمشنر بندوبست کے سرکلر نمبر ۷ مجریہ ۱۸۶۹ء کا فقرہ ۲

یہ تحقیقات تین مختلف ذریعوں پر مبنی ہونی چاہئیے

(الف) نرخ جو گزٹ میں ہر دو ہفتہ کے بعد درج ہوتا ہے ۔

(ب) ضلع کی خاص خاص منڈیوں کا تجارتی نرخ ۔

(ج) نرخ جس پر فصل کے وقت زراعت پیشہ لوگ دیہاتی بنیوں کو پیداوار زمین دیتے ہیں ۔

۳...... گذشتہ بیس۲۰ سال میں خاص خاص منڈیوں کے نرخ دریافت کرنیکا کام اکسٹرا اسسٹنٹ افسر مال کے سپرد کرنا چاہئیے ۔ افسر مذکور آپ کی منظوری لیکر ہر ایک تحصیل کا سب سے بڑا تجارتی قصبہ یا بڑے بڑے قصبہ جات کو اس غرض سے منتخب کرے گا اور ہر ایک سال کی بارہ تاریخوں پر جو نرخ تھا وہ بڑے بڑے غلہ فروشوں کی بہیوں کو خود ملاحظہ کر کے دریافت کرے گا یہ نرخ وہ ہوگا جس پر غلہ فروشوں نے بیوپاریوں کے ہاتھ غلہ فروخت کیا ہو نہ وہ نرخ جس پر انہوں نے زراعت پیشہ لوگوں سے غلہ خریدا ہو ۔

۴۔اس تحقیقات کا تیسرا حصہ (یعنی وہ قیمت جو زراعت پیشہ لوگوں نے وصول کی ہو) سپرنٹنڈنٹوں کے سپرد ہونا چاہئے۔ سپرنٹنڈنٹ کو چاہئے کہ آپ سے مشورہ کرکے ہر ایک تحصیل کے تین یا چار بڑے بڑے دیہات انتخاب کرے جن اضلاع میں میں نے کام کیا ہے ہاں تو ہمیشہ دو تاریخوں پر زراعت پیشہ لوگوں کے حساب کا تصفیہ کیا جاتا تھا یعنی بعد فصل ربیع اور بعد فصل خریف اگر اس تاریخ پر حساب نہ بھی ہوتا تاہم پچھلے فصل کی پیداوار کی قیمت انہیں تاریخوں کے نرخ سے مجرا ہوتی تھی۔ سپرنٹنڈنٹوں کی تحقیقات کی یہ غرض ہونی چاہئے کہ ہر ایک سال میں دیہاتی بیوپاریوں نے کس نرخ سے غلہ بعد ہر ایک فصل کے خریدا۔ اور اگر تصفیہ حساب کے لئے کوئی تاریخیں معین ہوں تو وہ بہت کارآمد ہوں گی۔ سپرنٹنڈنٹ کو متنبہ کردینا چاہئے کہ نرخ جو فصل کے وقت تھا وہ جلدی سے فرض نہ کرے بلکہ ہر ایک صورت میں بہت سے نرخوں (حسابات) کا باہم مقابلہ کرے ٭

۵۔سپرنٹنڈنٹ کو اس امر کے دریافت کرنے کی بھی ہدایت کرنی چاہئے کہ کس شرح سے دیہاتی بنئے زمینداروں سے حساب روزمرہ میں سود لگاتے ہیں اور کن شرائط پر تخم ریزی کے لئے تقاوی دیتے ہیں اور آیا اکثر زراعت پیشہ لوگوں کو ایسے تقاوی لینے کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے یا نہیں اور اس کو اس کی رپورٹ کرنی چاہئے ٭

۶۔جب ہر ایک تحصیل کے متعلق اس تحقیقات کے نتائج آپکے پاس موجود ہونگے تو آپ امور ذیل کی نسبت رائے قائیم کرسکیں گے :۔

(۱) ضلع کے مختلف حصوں میں کس قدر نرخ میں فرق ہو ٭

(۲) قیمت جو زمینداروں کو وصول ہوئی وہ تجارتی نرخ اور اوسط سالانہ نرخ سے کس قدر کم ہے ٭

(۳) پچھلے تیس سال میں اس قیمت میں کس قدر ترقی ہوئی ہے جو زمینداروں کو وصول ہوئی ٭

(۴) آپ کے تخمینہ پیداوار میں کیا نرخ فرض کرلینا مناسب ہے ٭

۷۔جہاں تک مجھے تجربہ ہے ہر ایک تحصیل کے علیحدہ علیحدہ نرخ پر غور کرنا ٹھیک نہیں بلکہ اس بارے میں عمدہ تر اور زیادہ صحیح رائے اس طرح پر قائیم ہوسکتی ہے کہ کل ضلع کے نتائج پر ایک

ہی وقت غور کیا جائے ۔

چنانچہ اسی خیال سے حکم دیا گیا تھا کہ کل ضلع کے نرخ کے متعلق ایک رپورٹ ابتدائی پیش ہو ۔

۸۔ یہ منشا نہیں کہ یہ تحقیقات محض بیس سال تک ہی محدود ہو بلکہ یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ تحقیقات کو اس گذشتہ زمانہ تک وسعت دی جائے جبکہ بندوبست جس کی میعاد ہو چکی ہے کیا گیا تھا اور جو نرخ اوسط ہم اب فرض کرنا تجویز کرتے ہیں اُس کا مقابلہ اُس زمانہ کے اوسط نرخ سے کیا جائے ۔

ب فصل کے متعلق تجربہ موجودہ ہدایات

کمشنر بندوبست کا سرکلر $\frac{5}{226}$ مورخہ ۴ مارچ ۱۸۹۸ء

صاحب ڈائرکٹر کے سرکلر نمبر ۱۴ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۲ء میں اس بارہ میں ہدایات درج ہیں کہ بعض منتخب اضلاع میں بڑی بڑی فصلوں کی اوسط پیداوار کس طرح دریافت کرنی چاہیئے ان ہدایات کے مطابق تحقیقات کی گئی ہے اس کے نتائج ایک حد تک بہت مفید ہیں مگر اُن سے ہر ایک ضلع کے متعلق حالات نہیں معلوم ہوتے اور نہ ان تجربات سے جو حسب منشاء سرکلر مذکور چھوٹے چھوٹے رقبوں پر کئے گئے ہیں صحیح حالات معلوم ہو سکتے ہیں تا وقتیکہ چند سال یہ تجربے برابر نہ ہوتے رہیں ۔ چونکہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ضلع کے بڑے بڑے فصلوں کے صحیح حالات معلوم ہوں لہذا ہدایات ذیل صاحبان مہتمم بندوبست کی رہنمائی کے لئے جاری کی جاتی ہیں ۔

۲۔ اس بارے میں جن بڑے بڑے اصولوں پر کاربند ہونا چاہیئے وہ حسب ذیل ہیں ۔

(۱) جب تک کسی ضلع میں بندوبست ہوتا رہے تب تک پیداوار کے متعلق ہر ایک فصل کے موقعہ پر تجربے کرنے چاہئیں ۔

(۲) تجربے ایسے طریق سے کرنے چاہئیں کہ معلوم ہو جائے کہ ہر ایک حلقہ تشخیص میں بڑی بڑی اجناس کی پیداوار ہر ایک قسم کی زمین میں کس قدر ہوتی ہے ۔

(۳) جن کھیتوں کا تجربہ کیا جائے وہ علی العموم ایک ایکڑ سے کم نہ ہونے چاہئیں اور اگر اس سے زیادہ رقبوں پر تجربے ہو سکیں تو اور بھی بہتر ہے ۔

(۴) یہ تجربے صرف ایسے افسروں کو کرنے چاہئیں جن کی نسبت یقین ہو کہ وہ تحقیقات

کرکے اسکے نتیجہ کی رپورٹ دانشمندانہ طریق سے کر سکینگے وراُس زمین کے مالک کو دق نکرینگے جس پر تجربہ کیا جائیگا

(۵)- اُن تجربوں کے نتائج کی فوراً رپورٹ کی جائے +

۳- یہ امر ضروری ہے کہ جب تک بندوبست ہوتا رہے تجربے برابر جاری رہیں کیونکہ اُن تجربوں سے جو حالات معلوم ہوں گے وہ صرف رپورٹ ہائے تشخیص کے لئے ہی مفید کار نہ ہوں گے بلکہ آئیندہ بھی کارآمد ہوں گے اور جس قدر زیادہ عرصہ تک تجربے ہوں گے اسی قدر حالات دریافت شدہ زیادہ مفید ہونگے اگر جدید تشخیص کے سُنائے جانے کے بعد تجربے جاری رکھے جائیں اور صاحب مہتمم بندوبست کی رائے اوسط پیداوار کے نسبت تبدیل ہو جائے تو صاحب موصوف کو بلا تامل اس امر کا ذکر اپنی آخری رپورٹ میں کر دینا چاہیئے اور ان تجربات کے عام نتائج کا ذکر ہر حال میں درج رپورٹ ہونا چاہیئے +

۴- کارروائی بندوبست کے شروع ہونے سے تھوڑے عرصہ کے بعد صاحب مہتمم بندوبست کو ایک نقشہ صاحب کمشنر بندوبست کے پاس بھیجنا چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ ضلع کی ہر ایک تحصیل میں کن کن اجناس کی فصل ہوتی ہے اور جس قدر رقبہ میں ہر ایک جنس کی کاشت ہوتی ہے اُسکی اوسط کیا ہے صاحب موصوف کو نیز بیان کرنا چاہیئے کہ اُن کی دانست میں وہ بڑی بڑی اجناس کونسی ہیں جن کی پیداوار کی مقدار دریافت کرنی ضروری ہے جو اجناس تھوڑے سے رقبہ میں کاشت ہوں ان کی نسبت تجربہ کرنا ضروری نہیں بلکہ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ بڑی بڑی اجناس کی مقدار اوسط پیداوار معلوم ہو جائے +

۵- فصل کے پک جانے سے تھوڑے عرصہ پہلے صاحب مہتمم بندوبست کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ کن کن مقامات میں پیداوار کے متعلق تجربے کرنے چاہئیں اس امر کی احتیاط کر لینی چاہیئے کہ جو کھیت اس غرض کے لئے منتخب کئے جائیں وہ ایسے ہوں کہ اُن کی پیداوار اس فصل کے اوسط پیداوار کے برابر ہو جو ہر ایک قسم کی زمین میں ہوتی ہے - اس مدعا کے حاصل کرنے کے لئے صاحب مہتمم بندوبست اور ریونیو اکسٹرا اسسٹنٹ کو چاہیئے کہ اکثر کھیتوں کا ملاحظہ خود کریں اور باقی کے کھیتوں کا معائنہ تحصیلدار یا کسی اور اعلےٰ افسر کے سپرد ہونا چاہیئے جس کی نسبت اس امر کا اطمینان ہو کہ وہ واقعی اوسط درجہ کے کھیت تجربہ کے لئے انتخاب کرے گا +

۶- صاحب ڈائرکٹر کے سرکلر متذکرہ بالا میں جو عام ہدایات ان تجربوں کے متعلق درج ہیں اُن کی تعمیل

کرنی چاہئے لیکن یہ امر ظاہر ہے کہ بڑے بڑے رقبوں کے پیداوار کا ایک ہی دن میں دریافت کرنا ناممکن ہوگا اور اس کارروائی میں ضرور ہے کہ کئی دن لگ جائیں ایسا کرنا قابل اعتراض نہیں بشرطیکہ اس بات کا انتظام کرلیا جائے کہ پیداوار دریافت ہونے سے پہلے فصل اُٹھایا نہ جائے علاوہ بریں جہاں تک ممکن ہو اس بات کا تدارک کرنا چاہئے کہ مالکان فصل کو تکلیف نہ ہو اور جس وقت نتائج تجربہ قلمبند ہو جائیں تو اُن کو فوراً فصل اُٹھانے کی اجازت دی جائے ✚

۷۔ ایک ایک جنس کا تجربہ ایک ایک منتخب افسر کے سپرد ہونا چاہئے۔ صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو ایک جنس کا تجربہ خود بھی کریں اور اکسٹرا اسسٹنٹ افسر بندوبست اور افسران گزٹ شدہ دبشرطیکہ کوئی ہو کو بھی اس کام میں شامل کرلینا چاہئے ہر ایک تجربہ کا نتیجہ نمونہ الف منسلکہ میں درج ہونا چاہئے یہ نمونہ وہی ہے جو صاحب ڈائرکٹر نے مقرر کیا ہوا ہے البتہ اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ جب تمام رپورٹیں آجائیں تو اُن کو انگریزی رجسٹر میں درج کرنا چاہئے جو تحصیلوں میں اسی نمونہ پر رکھا جائیگا تجربوں کے نتائج رجسٹر میں حلقہ ہائے جمع کے مطابق درج ہونے چاہئیں صاحب مہتمم بندوبست اُن کو غور سے پڑھ کر آخری خانہ میں لکھینگے کہ آیا اُن کی دانست میں یہ تجربات قابل اعتبار ہیں یا نہیں اگر تجربات میں کوئی اصولی غلطی ہو یا اگر یہ کہ وہ اوسط پیداوار سے بالکل مختلف ہیں تو اس صورت میں ان پر ایک بڑا خط چلیپا کا نشان سرخ سیاہی سے یہ امر ظاہر کرنے کے لئے لگا دینا چاہئے کہ وہ مسترد کئے گئے ہیں اور مسترد کرنے کی وجوہات قلمبند کرنی چاہئیں ✚ یہی رجسٹر صاحب کمشنر بندوبست کے پاس بغرض ملاحظہ بھیج دینے چاہئیں اور ان کے ساتھ نتائج کی ایک مختصر رپورٹ معہ اندراجات رجسٹر ب متذکرہ ذیل روانہ کرنی چاہئے فصل ربیع کی رپورٹ ماہ جون کے اخیر تک اور فصل خریف کی رپورٹ کسی ایسی تاریخ تک جو ماہ جنوری کے بعد نہ ہو بھیج دینی چاہئے یہ رجسٹر بعد ملاحظہ واپس کئے جائیں گے ✚

۸۔ ہر ایک فصل کے منظور شدہ تجربوں کے نتیجے ایک عام رجسٹر میں لکھے جائیں جو مطابق نمونہ منسلکہ ب ہوگا ہر ایک فصل کے لئے جس کا تجربہ کیا گیا ہو علیحدہ علیحدہ صفحے رکھے جائینگے نمونہ منسلکہ گندم کے تجربوں کیلئے ہے اس رجسٹر میں ہر ایک فصل کے کل تجربے ہر ایک قسم کی زمین کے متعلق یکجا دکھانے چاہئیں اور اوسط ایک تجربہ سے نہیں نکالنی چاہئے بلکہ کل تجربے جو ہر ایک قسم کی زمین پر اس فصل میں کئے گئے ہوں اُنکی کل پیداوار سے اوسط لگانی چاہئے

(الف) نقشہ نتائج تجربہ ہائے فصل بابت موسم سنہ ۱۹ء

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
نمبر شمار	ضلع و تحصیل	موضع	قسم فصل	قسم زمین آیا چاہی یا بارانی	کیفیت دو سال کا کاشتکار	گذشتہ تین فصلوں کی کاشت کی تفصیل	فصل موجودہ کے لئے کھاد اور آبپاشی وغیرہ کی تفصیل	نام و مقدار فی ایکڑ تخم کشتہ مع تاریخ تخم ریزی	رقبہ تجربہ و تعداد کیاریاں	وزن پیداوار: دانہ	وزن پیداوار: بھوسہ	پیداوار فی ایکڑ: دانہ	پیداوار فی ایکڑ: بھوسہ	کیفیت

نوٹ۔ خانہ ۵ میں لکھو کہ جس فصل کا تجربہ کیا گیا ہے اُس کی آبپاشی از روے گرداوری کس قسم کی ہے۔ خانہ ۶ میں لکھو کہ آیا کاشتکار کے پاس مویشی مزدور وغیرہ کثرت سے ہیں یا اوسط درجہ کے یا کم۔ اس کے کھاتے کس قدر ہیں آیا وہ مقروض ہے یا نہیں۔ اس کی ذات بھی لکھدو بشرطیکہ یہ امر متعلق سمجھا جائے ؛

خانہ ۷ میں فصلوں کی تفصیل از روے گرداوری درج کرو اور قسم آبپاشی بھی لکھو اور بیان کرو کہ آیا فصل پختہ ہو گئی یا ماری گئی ؛

خانہ ۸ میں اگر کسی پہلی فصل میں کھاو ڈالی گئی ہو مثلاً گیہوں جو فصل مکی کے بعد جس میں کھاو ڈالی گئی ہو تو اس امر کا ذکر کرو اور لکھو کہ کتنی دفعہ قلبہ رانی اور نلائی وغیرہ ہوئی اور درصورت فصل ربیع بیان کرو کہ آیا قلبہ رانی موسم برسات سے پہلے یا پیچھے ہوئی۔ اگر ایک ہی دفعہ پانی دیا گیا ہو تو بیان کرو کہ آیا کاشت سے پہلے دیا گیا یا پیچھے ؛

خانہ ۱۱ و ۱۳ میں لکھو کہ پیداوار خالص جبکہ تیار ہو کر منڈی میں بھیجی جانے کے قابل ہوئی تو اس کا وزن کتنے سیر تھا۔ اگر فصل کپاس ہو تو روئی کا وزن لکھو۔ اگر نیشکر ہو تو گڑ یا راب کا وزن اور اگر مکی ہو تو سٹے سے نکلے ہوئے دانوں کا وزن لکھو ؛

خانہ ۱۲ و ۱۴ میں دیگر اجناس قابل فروخت کا وزن سیروں میں درج کرو اور ان کے نام بھی لکھو روئی کی صورت میں بنولوں کا وزن اور جوار کی صورت میں خشک ٹانڈوں کا وزن درج کرو ؛

خانہ ۱۵ میں لکھو کہ کن وجوہات سے یہ موقعہ تجربے کے لئے منتخب کیا گیا اور نیز ایسے دیگر حالات لکھو جن سے نتائج تجربہ کی وقعت پر اثر پڑتا ہو اگر جھاڑ بہت ہی زیادہ یا بہت ہی کم ہو تو لکھو کہ اس کی اغلب وجہ کیا ہے مثلاً یہ کہ فصل دیر سے یا قبل از وقت کاشت ہوئی۔ نیز لکھو کہ زمین کس قسم کی ہے آیا ہلکی یا بھاری بلندی پر ہے یا نشیب میں آیا موسم زمین کے لئے موزون تھا اور آیا کوئی نقصان ہوا۔ اولہ۔ ککر۔ کیڑا یا دیگر سبب سے وقوع میں آیا ؛

اگر کسی ایک قسم کی فصل کے متعلق ایک سے زیادہ تجربے کئے گئے ہوں تو ہر ایک کا حال علیحدہ علیحدہ درج کرو البتہ یہ ضروری نہیں کہ کل کا اوسط دیا جائے ؛

(ب)۔ نقشہ گیہوں کی پیداوار کے تجربے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
تحصیل	چکلہ	زمین		۱۸۹۸					۱۸۹۹					۱۹۰۰					۱۹۰۱			
				کل پیداوار رقبہ معائنہ شدہ		اوسط فی ایکڑ			کل پیداوار رقبہ معائنہ شدہ		اوسط فی ایکڑ			کل پیداوار رقبہ معائنہ شدہ		اوسط فی ایکڑ			کل پیداوار رقبہ معائنہ شدہ		اوسط فی ایکڑ	
			میزان رقبہ معائنہ شدہ	اناج	بھوسہ	اناج	بھوسہ	میزان رقبہ معائنہ شدہ	اناج	بھوسہ	اناج	بھوسہ	میزان رقبہ معائنہ شدہ	اناج	بھوسہ	اناج	بھوسہ	میزان رقبہ معائنہ شدہ	اناج	بھوسہ	اناج	بھوسہ

ضمیمہ نمبر ۳

کلنڈرہ معاملہ زمین بندوبست ہائے پنجاب

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نمبر	ضلع	اول بندوبست قانونی جو میعاد ذیل کے لئے منظور ہؤا		اول بندوبست مکرر جو میعاد ذیل کے لئے منظور ہؤا		دوئم بندوبست مکرر جو میعاد ذیل کے لئے منظور ہؤا	
		سے	تک	سے	تک	سے	تک
۱	کوڑگانوں	۱۸۳۲ء سے ۱۸۴۲ء تک	۱۸۷۲	۱۸۷۷	۱۹۰۷	..	..
۲	رہتک (الف) ضلع کا بڑا حصہ	۱۸۳۸ء سے ۱۸۴۰ء تک	۱۸۷۰	۱۸۷۹	۱۹۰۹	..	--
	(ب) علاقہ جھجھر اور علاقہ بہادرگڈھ	۱۸۶۳	۱۸۷۰	..	..	..	..
۳	دہلی (الف) ضلع کا بڑا حصہ	۱۸۴۲ء سے ۱۸۴۳ء تک	۱۸۷۰	۱۸۸۰	۱۹۰۹	--	..
	(ب) حصہ تحصیل بلب گڈھ	۱۸۶۴	..	--	..	..	--
۴	کرنال (الف) تحصیل پانی پت اور حصہ تحصیل کرنال	۱۸۴۲	۱۸۷۲	۱۸۷۸	۱۹۰۸	--	..
	(ب) علاقہ منڈل	۱۸۵۶					
	(ج) ضلع کا باقی حصہ	۱۸۵۶	۱۸۷۹	۱۸۸۸	۱۹۰۸	..	--
۵	حصار (الف) (سوائے سرسا) ضلع کا بڑا حصہ	۱۸۴۰	۱۸۶۰	۱۸۶۳	۱۸۸۴	۱۸۹۰	۱۹۱۰
	(ب) علاقہ نالی	۱۸۵۲	..	..	..	..	..
۶	سرسہ	۱۸۵۳ء سے ۱۸۶۳ء تک	۱۸۶۷ء سے ۱۸۷۱ء تک	۱۸۸۱	۱۹۰۱	..	..
۷	انبالہ (الف) ضلع کا بڑا حصہ	۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۳ء تک	۱۸۸۳	۱۸۸۸	۱۹۰۸	..	--
۸	لدھیانہ	۱۸۵۰ء سے ۱۸۵۳ء تک	۱۸۸۰	۱۸۸۲	۱۹۱۲	--	--
۹	جالندھر	۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۱ء تک	۱۰۸۱	۱۸۸۵	۱۹۱۵	..	..
۱۰	ہشیارپور (الف) ضلع کا بڑا حصہ	۱۸۵۲	۱۸۸۲	۱۸۸۴	۱۹۱۴	--	..
	(ب) علاقہ جات کوہستانی	۱۸۵۰	۱۸۷۹	۱۸۸۱	۱۹۱۱	..	..
۱۱	کانگڑہ	۱۸۵۰	۱۸۷۹	۱۸۹۳	۱۹۱۳	--	..
۱۲	فیروزپور (الف) تین شمالی تحصیلیں	۱۸۵۳	۱۸۸۳	۱۸۸۸	۱۹۱۳	--	..
	(ب) مکتسر	۱۸۵۵	۱۸۶۵	۱۸۷۰	۱۸۹۳	۱۸۹۳	۱۹۱۳

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نمبر شمار	ضلع	اوّل بندوبست قانونی جو میعاد ذیل کے لئے منظور ہوا		اوّل بندوبست مکرر جو میعاد ذیل کے لئے منظور ہوا		دویم بندوبست مکرر جو میعاد ذیل کے لئے منظور ہوا	
		سے	تک	سے	تک	سے	تک
۱۳	امرتسر	۱۸۵۲	۱۸۶۲	۱۸۶۵	۱۸۸۵	۱۸۹۳	۱۹۱۲
۱۴	سیالکوٹ (الف) ضلع کا بڑا حصہ	سنہ ۱۸۵۲ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک	سنہ ۱۸۶۳ء سے سنہ ۱۸۶۵ء تک	۱۸۶۵	۱۸۸۵	۱۸۹۴	۱۹۱۴
	(ب) بجوات	۱۸۶۲	۱۸۷۲	۱۸۶۴	۱۹۱۴	..	..
۱۵	گورداسپور (الف) ضلع کا بڑا حصہ	۱۸۵۲	۱۸۶۲	۱۸۶۵	۱۸۸۵	۱۸۹۱	۱۹۱۱
	(ب) حصہ تحصیل پٹھانکوٹ	۱۸۵۰	۱۸۶۹	۱۸۹۱	۱۹۱۱	..	..
۱۶	لاہور	۱۸۵۶	۱۸۶۶	۱۸۶۸	۱۸۸۸	۱۸۹۳	۱۹۱۲
۱۷	گوجرانوالہ	۱۸۵۶	۱۸۶۶	۱۸۶۸	۱۸۸۸	۱۸۹۲	۱۹۱۲
۱۸	گجرات	۱۸۵۸	۱۸۶۸	۱۸۶۸	۱۸۸۷	۱۸۹۳	۱۹۱۲
۱۹	جھنگ	۱۸۵۶	۱۸۶۶	۱۸۸۰	۱۸۹۹	..	..
۲۰	منٹگمری (الف) راوی کی تحصیلیں (ب) ستلج کی تحصیلیں	۱۸۵۶	۱۸۶۶	۱۸۷۳	۱۸۹۳	..	..
۲۱	ملتان	۱۸۵۸ء	۱۸۶۸	۱۸۸۰	۱۸۹۹	..	..
۲۱	شاہپور	سنہ ۱۸۵۶ء سے سنہ ۱۸۶۰ء	۱۸۶۶	۱۸۹۳	۱۹۱۲	..	..
۲۳	جہلم	۱۸۵۹	۱۸۶۴	۱۸۷۹	۱۸۹۶	..	..
۲۴	راولپنڈی	سنہ ۱۸۵۹ء سے سنہ ۱۸۶۳ء تک	۱۸۸۰	۱۸۸۵	۱۹۰۵	..	..
۲۵	ہزارہ	۱۸۷۲	۱۹۰۲	..	..	..	..
۲۶	پشاور	۱۸۷۴	۱۸۹۴	۱۸۹۵	۱۹۱۶	..	..
۲۷	ڈیرہ غازیخاں	۱۸۷۴	۱۸۹۳	۱۸۹۶	۱۹۱۵	..	..
۲۸	مظفرگڈھ	۱۸۷۸	۱۸۹۸	..	..	..	..
۲۹	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۸۷۸	۱۸۹۸	..	..	..	..
۳۰	بنوں	۱۸۷۷	۱۹۰۷	..	..	..	..
۳۱	کوہاٹ	۱۸۸۱	۱۹۰۱	..	..	..	..
۳۲	شملہ	۱۸۸۳	۱۹۱۳	..	..	..	..

ضمیمہ نمبر ۴

جوڈیشل اختیارات جو مہتممان بندوبست کو مختلف اوقات میں حاصل ہوتے رہے

الحاق پنجاب کے تھوڑے عرصہ کے بعد بورڈ آف ایڈمنسٹریشن نے اس مضمون کا حکم جاری کیا تھا کہ عدالت ہائے دیوانی دریائے بیاس کے مغربی اضلاع میں زمین کے متعلق کسی دعویٰ کی سماعت نہ کریں تاوقتیکہ قانونی بندوبست نہ ہو جائے اور ساتھ ہی اس کی عدالتہائے دیوانی ضلع کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی توجہ مسئلہ قبضہ تک ہی محدود رکھیں اور حقوق متنازعہ کا تصفیہ بعد میں صاحب مہتمم بندوبست پر چھوڑ دیں" (بورڈ کا سرکلر ۱۲ مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۴۹ء) اس سے کچھ عرصہ بعد ریگولیشن نمبر ۲ مجریہ ۱۸۲۲ء کے احکام جن کی رو سے فریق ناراض شدہ اس امر کا مجاز تھا کہ صاحب مہتمم بندوبست کے فیصلہ کو توڑنے کی غرض سے عدالت ضلع میں دیوانی دعویٰ کرے بمنظوری نواب گورنر جنرل بہادر منسوخ کیا گیا اور صاحب مہتمم بندوبست کا حکم جملہ مقدمات میں جن کا فیصلہ کامل تحقیقات کے بعد روئداد کے مطابق ہو قطعی قرار دیا گیا البتہ صیغہ مال میں فریق ناراض شدہ کو معمولی اپیل کرنیکا حق حاصل تھا[۱]۔

صاحبان مہتمم بندوبست کو اراضی کے مقدمات میں عدالت ہائے دیوانی کے کامل اختیارات دیئے گئے[۲] مدت میعاد ۱۲ سال مقرر کی گئی تھی۔ اور یہ میعاد کبھی تو تاریخ الحاق پنجاب سے پہلے

---

[۱] گورنمنٹ ہند کی چٹھی نمبر ۱۶۰۲ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۴۹ء جو بارکلے صاحب کی کتاب مسمی غیر آئینی قانون پنجاب کے صفحہ ۱۴ پر درج ہے۔ یہ حکم صرف ریاست ہائے این روئے دآنر دئے ستلج کے متعلق تھا کیونکہ اس وقت پنجاب کے انہی حصوں میں قانونی بندوبست ہو رہے تھے۔

[۲] دیکھو ٹمپل صاحب کی رپورٹ بندوبست کا فقرہ ۲۲۰ اور جوڈیشنل کمشنر بہادر کا کتانی سرکلر ۲۶ ۱۸۶۰ء کا فقرہ ۱۰۔

شمار کی جاتی تھی اور کبھی اُس تاریخ سے جبکہ ضلع کی عدالت ہائے مال میں پہلے پہل دعوی دائر ہوا جب پہلا ایکٹ عدالت ہائے پنجاب نمبر ۱۹ ۱۸۶۵ء نافذ ہوا تو اس امر کی احتیاط کی گئی تھی کہ صاحبان مہتمم بندوبست کے اختیارات متعلق مقدمات زمین برقرار رہیں۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲ میں یہ حکم درج تھا کہ جب کسی ضلع میں بندوبست ہورہا ہو تو وہاں کسی خاص افسر کو کمشنر ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ کمشنر یا تحصیلدار کے اختیارات اس غرض سے عطا ہونے چاہئیں کہ وہ ایسے مقدمات کا فیصلہ کرے جو زمین یا لگان یا معاملہ یا پیداوار زمین کے متعلق ہوں اس قسم کے احکام عدالت ہائے پنجاب کے دوسرے ایکٹ نمبر ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۴۹ اور عدالت ہائے پنجاب کے ایکٹ سوئم نمبر ۱۸۷۷ء کے باب ششم میں درج کئے گئے تھے۔ ۱۸۷۷ء تک مہتمان بندوبست کو عموماً ڈپٹی کمشنر کے اختیارات ان مقدمات یا اپیلوں میں ملتے رہے جن کا تعلق زمین یا لگان یا معاملہ یا پیداوار زمین سے تھا۔ لیکن پرانی دہلی کے علاقہ کے اضلاع میں جن کی تشخیص ثانی ۱۸۷۱ء اور ۱۸۸۰ء کے مابین کی گئی تھی اُن کی نسبت یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہاں عدالت ہائے بندوبست کے اختیارات مقدمات زیر ایکٹ دخل رعیتانہ ۱۸۶۸ء تک محدود ہو جائیں کیونکہ اضلاع مذکور کا بندوبست کئی سال پہلے ہو چکا تھا اور سب فریقوں کے حقوق کا فیصلہ یا تو قدامت قبضہ کے لحاظ سے یا ڈگری ہائے عدالت کی رو سے ہو چکا ہوگا۔ ۱۸۸۰ء میں یہ تجویز ہوئی کہ یہی طریق ان تمام اضلاع میں برتا جائے جن کا بندوبست ہونے والا تھا مگر آخرکار یہ قرار پایا کہ مقدمات

(الف) زیر ایکٹ دخل رعیتانہ

(ب) متعلق تبدیلی یا منسوخی اندراج اسمائے مالکان ادا کنندہ معاملہ زمین از رجسٹر

(ج) زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ دادرسی خاص ۱۸۷۷ء

(د) بغرض استقرار ملکیت زمین یا لگان یا معاملہ یا پیداوار زمین جو اُس فریق کی جانب سے دائر ہوں جو حق متدعوی پر قابض ہے

عدالت ہائے بندوبست کے زیر اختیار سماعت کر دیئے جائیں ٭

یہ بھی ارادہ تھا کہ سماعت مقدمات زیر شق (ب) جہاں کہیں کہ مدعی قابض ہو صرف عدالتہائے بندوبست ہی کر سکیں۔ مقدمات زیر شق (ب) کا بیان کافی طور پر صریح نہیں خیال کیا گیا تھا اور رفتہ رفتہ اس کی توسیع کی گئی لیکن جو تغیر تبدل کیا گیا تھا اس کا منشاء یہ تھا کہ جو اختیارات مہتمان

بندوبست کو مقدمات مابین مالکان اور مزارعان تک حاصل نہ ہوں اُن کی صراحت کی جائے اور یہ غرض نہ تھی کہ اُن کو محدود کیا جائے سنہ ۱۸۶۶ء میں ایک نئی قسم کا اشتہار جاری ہؤا جس کی رُو سے مہتمان بندوبست کو زیر دفعہ ۴۶ (۱) ایکٹ عدالت ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۴ء اختیارات ڈپٹی کمشنر ان جملہ اقسام مقدمات میں باستثنا چھ قسم کے مقدمات کے دیئے گئے جو ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۵ میں مذکور ہیں۔ اس کا اثر یہ ہؤا کہ اختیارات جو مہتمان بندوبست کو شق (ب) و (د) کے مقدمات میں حاصل تھے وہ تو واپس لئے گئے لیکن وہ ان تنازعات کے فیصلہ کرنے کے مجاز ہو گئے جو حدود اراضی معینہ عدالت یا افسر مال کے متعلق ہوں۔ ایکٹ ۱۸۷۱ء کا باب ششم ایکٹ معاملہ زمین سنہ ۱۸۸۷ء کی رو سے منسوخ ہو گیا لیکن ایکٹ آخر الذکر کے باب یازدہم کی رو سے گورنمنٹ اگر چاہے تو کسی مقامی رقبہ کے مقدمات زمین کی نسبت حکم دے سکتی ہے کہ اُن کی سماعت صرف وہی افسر کر سکے جو رقبہ مذکور میں مثل حقیقت تیار کر رہا ہو یا اس کی خاص طور نظر ثانی کر رہا ہو۔ اب تک اس بات سے کوئی کام نہیں لیا گیا اور مہتمان بندوبست کو صرف کلکٹر کے اختیارات زیر ایکٹ دخل رعیتانہ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء دیئے جاتے ہیں اور از روے ہدایات انتظامی صاحبان موصوف ان اختیارات کو محدود علاقوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ (دیکھو ضمیمہ نمبر ۶)۔

ضمیمہ نمبر ۵

تجویز کارروائی بندوبست جو سنہ ۱۹۰۹ء اور سنہ ۱۹۱۸ء کے مابین جاری کئے گئے

پنجاب گورنمنٹ کی چٹھی نمبر ۷۰۰ مورخہ ۱۱۔ نومبر سنہ ۱۸۹۷ء

بنام صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

بحوالہ اس خط و کتابت کے جو آئندہ طریق بندوبست کے بارے میں آپ کی چٹھی نمبر ۵۲۵ مورخہ ۲۶۔ اگست گذشتہ کے ساتھ ختم ہوئی مجھے اس امر کے بیان کرنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ چٹھی مذکور میں جو تجاویز درج ہیں وہ کلی طور پر نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کو پسند نہیں کیونکہ اُن کی روسے چھ فریق والا انتظام سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے پورے طور پر عمل میں نہ آئیگا اور بعد میں بسبب کثرت کار کے اُن بندوبستوں میں بہت دیر ہو جائے گی جن کی میعاد سنہ ۱۹۱۰ء اور سنہ ۱۹۱۵ء کے مابین ختم ہوگی اور اس دیر کے سبب سے مالی نقصان عائد ہوگا۔

۲۔ تاہم نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے اس بارے میں ریواز صاحب سے گفتگو کی ہے اور عام طور پر تجویز منسلکہ کو پسند فرمایا ہے جو بجائے اس تجویز کے جو گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۹۴ء میں منظور فرمائی تھی اختیار کی جا سکتی ہے۔ یہ تجویز جو اب منظور ہوئی ہے اس کے روسے چھٹی فریق کا اجرا سنہ ۱۹۰۲ء سے ہو جائیگا اور بندوبست ہائے کوہاٹ و سرسہ فاضلکا حسب تجویز صاحب فنانشل کمشنر بہادر سنہ ۱۸۹۹ء میں شروع ہو جائیں گے حالانکہ سنہ ۱۸۹۴ء کی تجویز کی روسے وہ ایک سال بعد شروع ہونے چاہئیں تھے اور منجملہ ان امور کے جن کے لحاظ سے ریواز صاحب نے تجویز آخر الذکر کی تبدیلی کی درخواست کی تھی یہ ایک اہم امر سمجھا گیا ہے کہ کل تعداد جماعت ہائے کیلئے سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۰۸ء کے مابین کام مہیا کرنے کے متعلق جو دقت تھی اس کا تدارک اس طرح سے ہو گیا ہے کہ گوڑگاؤں کا بندوبست ایک سال بیشتر شروع کیا جائے اور اس انتظام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ

جدید شرح مطالبہ کے نفاذ سے پہلے ضلع مذکور میں بندوبست کا کام ختم ہو جائیگا بیشک اس قسم کے انتظام سے علی العموم اجتناب کرنا چاہئے لیکن جہاں تک نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو علم ہے یہ امر قانوناً قابل اعتراض نہیں کہ جدید مطالبہ کا ایک سال اسکے نفاذ سے پہلے اعلان کیا جائے جب وقت آئے اور ضرورت ہو تو بجائے گوڑگاؤں کے ۱۹۰۲ء میں بنوں میں بندوبست شروع کیا جاسکتا ہے ۔ یہ امر ظاہر ہے کہ سرسہ فاضلکا اور منٹگمری گوگیرہ میں تین تین سال میں بندوبست کے کام کے ختم ہو جانے کی توقع ہے حالانکہ اور سب اضلاع میں چار چار سال لگیں گے ۔

(الف) سے مراد ہے آغاز کارروائی بندوبست ۔

(ب) سے مراد ہے اختتام کارروائی بندوبست ۔

تجویز ہے کہ بندوبست کا کام ہر ایک ضلع میں فصلی سال کی ابتداء یعنی یکم اکتوبر سے شروع ہوکر سال ہذا کے آخیر پر ختم ہو ۔

۱۸۹۸	۱۸۹۹	۱۹۰۰
منٹگمری (ب) جہلم ملتان مظفر گڈھ ڈیرہ اسمٰعیل خاں (الف)	جہلم (ب) ملتان مظفر گڈھ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سرسہ فاضلکا (الف) کوہاٹ (الف)	ملتان (ب) مظفر گڈھ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سرسہ فاضلکا کوہاٹ ہزارہ (الف)
۱۹۰۱	۱۹۰۲	۱۹۰۳
مظفر گڈھ (ب) ڈیرہ اسمٰعیل خاں سرسہ فاضلکا کوہاٹ ہزارہ جھنگ حافظ آباد (الف)	ڈیرہ اسمٰعیل خاں (ب) سرسہ فاضلکا (ب) کوہاٹ ہزارہ جھنگ راولپنڈی (الف) منٹگمری گوگیرہ (الف) گوڑگاؤں (الف)	کوہاٹ (ب) ہزارہ جھنگ راولپنڈی منٹگمری گوگیرہ گوڑگاؤں بنوں (الف)

۱۹۰۴ ہزارہ (ب) جھنگ راولپنڈی منٹگمری گوگیرہ گوڑگاؤں بنوں کرنال (الف)	۱۹۰۵ جھنگ (ب) راولپنڈی منٹگمری گوگیرہ (ب) گوڑگاؤں بنوں کرنال انبالہ (الف) رہتک (الف)	۱۹۰۶ راولپنڈی (ب) گوڑگاؤں (ب) بنوں کرنال انبالہ رہتک دہلی (الف) حصار (الف)
۱۹۰۷ بنوں (ب) کرنال انبالہ رہتک دہلی حصار گورداسپور (الف)	۱۹۰۸ کرنال (ب) انبالہ رہتک دہلی حصار گورداسپور شاہپور (الف)	۱۹۰۹ انبالہ (ب) رہتک (ب) دہلی حصار گورداسپور شاہپور لدھیانہ (الف) لاہور (الف)
۱۹۱۰ دہلی (ب) حصار (ب) گورداسپور شاہپور لدھیانہ لاہور فیروزپور (الف) امرتسر (الف)	۱۹۱۱ گورداسپور (ب) شاہپور لدھیانہ لاہور فیروزپور امرتسر گجرات (الف)	۱۹۱۲ شاہپور (ب) لدھیانہ لاہور فیروزپور امرتسر گجرات ہوشیارپور (الف)

۱۹۱۳	۱۹۱۴	۱۹۱۵
لدھیانہ	فیروزپور (ب)	گجرات (ب)
لاہور (ب)	امرتسر (ب)	ہوشیارپور
فیروزپور	گجرات	سیالکوٹ
امرتسر	ہوشیارپور	جالندھر
گجرات	سیالکوٹ	گوجرانوالہ
ہوشیارپور	جالندھر (الف)	کانگڑہ
سیالکوٹ (الف)	گوجرانوالہ (الف)	پشاور (الف)
	کانگڑہ (الف)	
۱۹۱۶	**۱۹۱۷**	**۱۹۱۸**
ہوشیارپور (ب)	سیالکوٹ (ب)	گوجرانوالہ (ب)
سیالکوٹ	جالندھر (ب)	کانگڑہ (ب)
جالندھر	گوجرانوالہ	پشاور
گوجرانوالہ	کانگڑہ	ڈیرہ غازیخاں
کانگڑہ	پشاور	منٹگمری
پشاور	ڈیرہ غازیخاں	جہلم
ڈیرہ غازی خاں (الف)	منٹگمری (الف)	ملتان (الف)
	جہلم (الف)	مظفرگڈھ (الف)

ضمیمہ نمبر ۶

تفصیل اُن کاموں کی جن کا تصفیہ مہتممان بندوبست و صاحب کمشنر بندوبست کریں گے

(الف) نقشہ ان کاموں کا جو ایکٹ معاملہ زمین پنجاب و ایکٹ دخل ریعیتانہ کی رُو سے پیدا ہوں گے اور جن کا تصفیہ صاحب کلکٹر بندوبست کریں گے

نمبر شمار اندراج	کام زیر
۱	**ایکٹ معاملہ زمین** باب سوئیم ایکٹ معاملہ زمین متعلق نمبرداران (باستثناء اعلے نمبرداران) قانونگویان پٹواریان نیز اشخاص کی جانب سے جو زیر باب ہذا کسی عہدہ پر ملازم ہوں غفلت فرایض یا حکم تبدولی کے مقدمات جہاں تک کہ ان فرایض یا احکام کا تعلق اس کام کے ساتھ ہو جس کی نگرانی صاحب کلکٹر کے سپرد ہے ؞ صاحب کلکٹر کو چاہئے کہ ذیلداری کی اسامیاں پُر کرنے سے پہلے صاحب کلکٹر بندوبست سے مشورہ کرے مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ اُن کی سفارش پر عمل کریں تجاویز متعلق ترمیم انتظامات ذیلداری ہردو کلکٹران مل کر کریں گے ؞
۲	باب چہارم ایکٹ معاملہ زمین (امثلہ) ؞
۳	باب پنجم ایکٹ معاملہ زمین (تشخیص) ؞
۴	باب ششم ایکٹ معاملہ زمین (پیمایش وحدود) ؞

نمبر شمار اندراج	کام زیر
۵	باب نہم ایکٹ معاملہ زمین (تقسیم) ؛
۶	ایکٹ معاملہ زمین کے باب دوازدہم کی دفعات ذیل یعنی دفعہ ۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸ اور ۱۵۰ انیز دفعہ ۱۴۹ جہاں تک کہ اس دفعہ کا تعلق کار مفوضہ کلکٹر سے ہے ؛
	زیر ایکٹ دخل رعیتانہ
۷	دفعہ ۶ کی ماتحتی دفعہ (۱) ضمن الف اور دفعہ ۷ کی ماتحتی دفعہ ۳ ضمن الف - ب دج نیز ضمن م جہاں تک ضمن مذکور کا تعلق قانونگویاں و پٹواریاں سے ہے ؛

نوٹ - اسسٹنٹ کلکٹر بندوبست کو کوئی اختیار زیر باب ششم و ہفتم ایکٹ معاملہ زمین نہیں ہے۔ لیکن صاحب کلکٹر ضلع کو چاہئے کہ ان سے جملہ ایسے امور کے متعلق رپورٹیں طلب کریں جن میں ہوسم کی خرابی یا دیگر محاصلات کے نہ ہونے کی وجہ سے معافی یا التواء معاملہ کی ضرورت ہو علی ہذا القیاس کلکٹر بندوبست کو چاہئے کہ ایسے معاملات کی رپورٹ صاحب کلکٹر ضلع سے بغرض احکام خود کریں۔ یہ امر ضروری ہے کہ جس افسر کو تشخیص کی نظر ثانی کا کام سپرد ہو وہ اس قسم کے جملہ معاملات کی تحقیقات کرے اور صاحب کلکٹر کو چاہئے کہ بغیر منظوری صاحب کمشنر کے اسکی کسی سفارش کو نامنظور نہ کریں ؛

۳ - سہ ماہی وار اور سالانہ نقشہ جات کارروائی میں سے حصہ پنجم جو کاغذات دہ کے متعلق ہے اور نیز تمام نقشہ جات متعلق فصل و حالات کاشت رسوائے ان کے جو نرخ اور بارش کے بارے میں ہوں) صاحب کلکٹر بندوبست پیش کرے گا اور جملہ دیگر نقشہ جات صاحب کلکٹر ضلع بھیجے گا ؛

(ب) کار متعلق بندوبست جس کو صاحب کمشنر بندوبست انجام دیں گے ؛

۱ - جملہ اضلاع میں جہاں بندوبست عنقریب ہونے والا ہو یا ہو رہا ہو وہاں کا کل کام متعلق امثلہ زمین بلا واسطہ صاحب کمشنر بندوبست کے تحت میں ہوگا اور جب صاحب موصوف اس غرض سے دورہ پر جائیں کہ کارروائی بندوبست کے متعلق سب امور کی نگرانی کریں اور مقامی افسروں سے مشورہ کریں اور ان کو مشورہ دیں تو اس وقت وہ تمام کام جو ایسے اضلاع میں امثلہ زمین کے متعلق ہوگا طے کریں گے ؛

۲ - جملہ امور متعلق بندوبست کے بارے میں جس قدر رپورٹیں حوالہ جات اور نقشہ جات جو ایسے

اضلاع سے آئیں جن میں بندوبست ہونے والا یا ہو رہا ہو وہ صاحبان ڈپٹی کمشنر یا صاحبان مہتمم بندوبست کی طرف سے براہ راست صاحب کمشنر بندوبست کے پاس بھیجے جائیں گے اور صاحب موصوف اُن رپورٹوں اور حوالوں کا فیصلہ زیر ہدایات صاحب فنانشل کمشنر بہادر کریں گے اور اُن افسروں سے براہ راست خط و کتابت کریں گے جن کی طرف سے ایسی رپورٹیں اور حوالجات ارسال ہوئے ہوں لیکن جب کوئی تجویز و تشخیص یا آخری رپورٹ بندوبست صاحب کمشنر بندوبست کے پاس بھیجی جائے تو افسر رپورٹ کنندہ کو چاہیئے کہ ایک نقل صاحب کمشنر قسمت کے پاس بھی بھیج دے اس سے یہ غرض نہیں کہ صاحب کمشنر رپورٹ مذکور پر مفصل نکتہ چینی کریں بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ صاحب موصوف کو اس امر کا موقعہ ملے کہ وہ مجوزہ تشخیص کی شرح اور مناسبت کے بارے میں عام وجوہات پر اور جہاں تک معاملات پولیٹیکل مصلحت یا امور متعلق انتظام ضلع پر اُن کا اثر پڑتا ہو اپنی رائے قلمبند کر سکیں اگر صاحب کمشنر کوئی رائے قلمبند کرنا چاہیں تو اُن کو ایسا کرنا چاہیئے اور نقل رپورٹ کے پہنچنے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اندر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں روانہ کر دیں +

۳- بجٹ و حساب بندوبست کی نگرانی اور کل انتظامی اختیارات متعلق بندوبست فی الحال صاحب کمشنر بندوبست کو باتباع احکام صاحب فنانشل کمشنر بہادر حاصل ہیں سابقہ مقررشدہ ضابطہ بندوبست سے بلا منظوری صاحب فنانشل کمشنر بہادر انحراف نہیں کرنا چاہیئے +

۴- کمشنر بندوبست کا فرض ہوگا کہ کسی ضلع کے بندوبست کے اختتام سے کم از کم ایک سال پہلے اس امر کا انتظام کر لیں کہ کل رپورٹیں در باب تفویض معاملہ حلقہ جات و مواجبات پٹواریان و ذیلداران و اجارہ ہائے اراضیات سرکار وغیرہ وقت پر پہنچ جائیں تا کہ قبل اس کے کہ صاحب مہتمم بندوبست اُس ضلع سے جائے رپورٹ ہائے مذکور پر احکام نافذ ہو کر اُن کی تعمیل ہو جائے۔ اگر کارروائی بندوبست کے اختتام پر صاحب مہتمم بندوبست رخصت کی درخواست کرے تو صاحب کمشنر بندوبست کو چاہیئے کہ جب اُن کی درخواست حکام بالادست کی خدمت میں روانہ کرنے لگیں تو اس امر کا تذکرہ کر دیں کہ آیا کوئی کام بندوبست کے متعلق باقی تو نہیں +

۵- اپیلیں اور استصواب در باب ان جملہ معاملات کے جن کا تعلق ایسے کاموں سے

ہے جو زیر ایکٹ معاملہ زمین و ایکٹ دخل رعیتا نہ افسران بندوبست انجام دیتے ہیں براہ راست صاحب کمشنر بندوبست کی خدمت میں کیا جائے گا البتہ نمبرداروں کے متعلق اپلیں اور استصواب پہلے کی طرح صاحبان کمشنر قسمت سنا کریں گے[۵۱]

۵۱ دیکھو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی چٹھی نمبر ۲۶۱ مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۶ء اور پنجاب گورنمنٹ کی چٹھی نمبر ۹۳ مورخہ ۱۰۔ مئی ۱۸۹۷ء

ضمیمہ نمبر

ضابطہ متعلق مکمل پیمایش جدید موضع

ا قبل از پیمایش کشتوار کسی گاؤں کے ضرور ہے کہ مکمل اور صحیح کھتونیاں مرتب کی جاویں۔

کھتونی و شجرہ نسب کا مرتب کرنا — اگر سال گذشتہ کا سالانہ احتیاط سے مرتب ہؤا ہو اور جمعبندی صحیح ہے تو کام تحریر کھتونی جدید آسان ہوگا اگر جمعبندی سابق صحیح نہیں ہے تو جو انتقالات حقیت جمعبندی سے رہ گئے ہوں وہ سب رجسٹر انتقالات سال روان میں درج ہونے چاہئیں۔ اس طور پر جو جمعبندی صحیح کی جاوے اس کے مطابق کھتونی ہوگی باستثناء تغیرات متعلقہ رعیت تابع مرضی مالک۔ بمراد اطمینان اس امر کے کہ کھتونی صحیح اور مکمل مرتب ہو گئی ہے اسیوقت شجرہ نسب مالکان کا تیار کیا جائے گا[1]۔ پس عمل حسب ذیل کرنا چاہئے ۔

قانونگوے یا پٹواری مالکان کو گاؤں میں جمع کر کے جمعبندی گذشتہ کو اپنے سامنے رکھ کر شجرہ نسب مالکان کا تحریر کرے گا۔ اگر کاغذات سابق میں شجرہ نسب موجود ہو تو اُسی کو تاریخ تحریر تک مکمل کرے گا۔ اس کام کے واسطے قانونگوے یا پٹواری شجرہ نسب کو اور جمعبندی کو کھاتہ بکھاتہ مقابلہ کرے گا۔ اور مالکان کو ساتھ کے ساتھ اندراجات سناتا جائے گا اس مقابلہ میں جو فروگذاشت متعلق نسب مالکان جمعبندی میں ہوں گی وہ ظاہر ہو جائیں گی اور دیگر فروگذاشت متعلق انتقالات و تقسیم و تبدیل مزارعان وغیرہ زبانی مالکان کے معلوم ہو جائیں گی۔ شجرہ نسب و کھتونی انڈکس ردیف وار اور نمبران کھاتہ وار کے نمونجات مع ہدایات ضروری معطوف ہیں ۔

[1] نمونہ شجرہ نسب اور اس کے مرتب کرنے کی ہدایات کے لئے ضمیمہ نمبر ۹ دیکھو ۔

(۱الف) کھتونی

تحصیل	موضع	پتی	طرف

نمبر جمعبندی سابق	ایک مالک
نمبر کھتونی حال	
نمبر کھاتہ رجسٹر انتقالات	کاشتکار

۱		۲	۳	۴	۵
نمبر اور نام کھیت		نام چاہ یا دیگر وسائل آبپاشی	تعداد زمین بتفصیل قسم و میزان کھاتہ وار	لگان	کیفیت
سابق	حال				

(۱) یہ نقشہ تختہ کاغذ کے آٹھویں حصے پر یعنی ۱۰ - انچ طول اور ۱۶½ انچ عرض کے کاغذ پر صرف اُس کے ایک طرف چھاپا جائیگا - اور بشرط ضرورت پٹواری اس نقشے کی پشت پر بھی نمبر لکھ سکتا ہے اور رول کشی مطابق نمونہ ہذا خانہ نمبر ا لغایت ۴ میں ضرور چھاپی جاوے گی - تاکہ ہر کھیت علیحدہ علیحدہ درج ہو - اور کل اوراق معہ انڈکس ردیف وار سر پر سے مثل بہی کے سئے جاویں گے اور چمڑے کا پٹھہ جو بہیوں پر لگایا جاتا ہے واسطے حفاظت کے ساتھ لگایا جاوے گا اور فی کھاتہ ایک ورق علی العموم کافی ہوگا ◆

۲ - نمبر کھتونی جدید قبل از پیمایش پختہ کیا جاوے گا اور کوئی وجہ نہیں . کہ تعداد کھاتہ ہائے صحیح دریافت نہ کی جاوے - اگر شاذو نادر ایک دو کھاتہ رہ جاویں تو اپنے اپنے موقع پر

بذریعہ مِن نمبر بڑہائے جاسکتے ہیں اور بوقت آخری تصدیق تحصیلدار بعد ختم پیمایش سلسلہ نمبروں کا ایک دفعہ درست کیا جا سکتا ہے ٭

۳- اسمائے اور حصص مالکان و کاشتکاران بہت صحت کے ساتھ اور بعد تصدیق مکمل لکھنے چاہئیں- اگر اسمائے اور حصص کی تشریح ایک کھاتہ میں مفصل درج ہو جاوے اور پھر دوسرے کھاتے میں اس کا حوالہ دینا منظور ہو- تو بعبارت مختصر لکھا جا سکتا ہے- مثلاً شام سنگھ وغیرہ مندرجہ کھاتہ نمبر تین لیکن ایسے موقع پر نمبر محولہ صرف ہندسے میں لکھنا نہیں چاہئے بلکہ عبارت میں درج ہو کر اوپر اُس کے ہندسہ مطابق عبارت کے لکھا جاوے اور اسما کو بھی ایسی صورت میں باحتیاط اختصار کرو کہ جس سے اندیشہ غلطی کا نہ ہو- یعنی دو کھاتوں کا اختصار ایک ہی طرح پر نہ ہو اور اُس قسم کا حوالہ ہمیشہ بہ نمبر کھتونی دیا جاوے پیمایش کرنے والے کو نمبر جمعبندی سے کچھ علاقہ نہیں رکھنا چاہئے ٭

۴- تفصیل حصص کی بہت سادہ طور پر اسطرح لکھنی چاہئے جیسے کہ پٹواری اپنے معمولی کاغذات سالانہ میں لکھتا ہے- چنانچہ بطور نظیر تین نمونے ذیل میں لکھے جاتے ہیں ٭

(۱) امام بخش ولد رحیم بخش و بدھو ولد خواجہ قوم راجپوت بھٹی ساکن دیہہ بحصہ برابر) ٭

(۲) ساون ولد بھاونصف و نہالا و کانشی پسران دیس راج بحصہ برابر نصف قوم برہمن ساکن دیہہ ٭

(۳) قمر الدین ولد فرید بخش و نور احمد ولد علم دین ساکنان دیہہ و احمد شاہ و رحمت شاہ پسران عالم شاہ ساکنان کانگی و محمد حیات ولد مراد شاہ ساکن موضع عالم شاہ قوم قریشی صدیقی بو دلہ بحصص ذیل ٭

قمر الدین و نور احمد بحصہ برابر	احمد شاہ وغیرہ نصف برسہ حصہ	
نصف	پسران عالم شاہ بحصہ برابر	محمد حیات
	دو حصے	یک حصہ

اگر حصہ داران کثرت سے ہیں تو اُن کی تفصیل کھتونی کی پشت پر لکھنی چاہئے- اور خانہ مالک میں ایک مختصر حوالہ اس صورت سے لکھنا چاہئے- شام سنگھ وغیرہ پندرہ حصہ داران حسب تفصیل مندرجہ پشت کھتونی ہذا ٭

یہ امر بہت ضروری ہے کہ جو حساب حصص کا زمینداران کی زبان سے ادا ہوتا ہے- وہی حساب کاغذات دیہی میں دکھایا جاوے- بوجہ خیالات علمی حصص اور الفاظ معمولہ زمینداران کو

ترک نہ کیا جاوے یہ بھی خیال رہے۔ کہ تحریر کی وہ صورت اختیار کی جاوے کہ جس کا لکھنا کاغذات سالانہ میں آسان ہو اور کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کھاتے کے حصص سب ایک قسب نما سے بنئے جاویں۔ بلکہ جیسا کہ زمینداران حصص کو کاٹتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے کاغذات میں لکھنے چاہئیں ✦

(۵)۔ بیع اور رہن باقبضہ کھتونی میں اُس تفصیل سے درج ہونے چاہئیں کہ جس کی ہدایت باب پنجم قواعد معاملہ زمین میں دی گئی ہے ✦

(۶)۔ رہن بلا قبضہ یعنی آڑ رہن فقط اُس صورت میں اور اُس تفصیل سے درج ہو۔ جو باب پنجم قواعد معاملہ زمین ہذا میں درج ہے ✦

(۷)۔ اگر مزارعہ موروثی نے زمین بیع یا رہن کی ہے اور اُس کا عمل موجود ہے۔ تو رجسٹر انتقالات میں درج ہو کر کھتونی میں اس کا عمل ہونا چاہئے۔ لیکن اگر اس قسم کے انتقالات کی نسبت کوئی حکم عدالت کا برآمد ہو۔ تو اُس کا لحاظ ہونا چاہئے ✦

(۸)۔ لگان رعیت کا بہت احتیاط سے درج کرو اگر لگان بٹائی ہے تو علاوہ از حصص بٹائی یہ بھی لکھو کہ کل پیداوار سے کیا خرچ قبل از بٹائی نکالا جاتا ہے اگر لگان نقدی ہے تو ایسی تصریح سے بیان کیا جاوے کہ جس سے معلوم ہو کہ آیا لگان بالمقطع ہے یا بحساب بگھڑی یا کنال ہے اور شرح بگھڑی یا کنال کیا ہے اور آیا لگان فی فصل مقرر ہے یا فی سال؛ فی فصل بطور ضبطی لیا جاتا ہے یا کنکوت کا دستور ہے اور قاعدہ کنکوت کیا ہے۔ الغرض اندراج مختصر ہونا چاہئے۔ لیکن باصفائی ✦

(۹)۔ علی العموم کوئی کیفیت نسبت درختان لکھی نہیں جائے گی۔ لیکن جہاں درخت موجود ہیں۔ اور پٹواری کو دریافت سے معلوم ہو کہ وہ ملکیت مالک یا کاشتکار نہیں ہیں۔ بلکہ غیر شخص کی ملکیت ہیں۔ تو یہ واقعات پٹواری خانہ کیفیت کھتونی میں لکھے گا ✦

(۱۰)۔ اگر کسی کھاتے کا معاملہ از جانب سرکار معاف ہے تو اُس واقعہ کو معہ نام معافی دار سُرخی سے بخانہ کیفیت مختصر طور پر لکھو ✦

(۱۱)۔ کھاتہ جات معافی آخر پر جمع مت کرو بلکہ ہر کھاتہ کو اس جگہ پر رکھو کہ جہاں بلحاظ ملکیت اس کا درج ہونا واجب ہے ✦

(۱۲)- جو زمین زیر آمد کار سرکار بصورت مستقل ہو اُس کا اندراج کھتونی میں مطابق ہدایات ترتیب جمعبندی مندرجہ باب ششم قواعد معاملہ زمین ہوگا - اور جو انتقالات اسماء نسبت مدارجات بالا عمل میں آویں - اُن کا اندراج رجسٹر انتقالات میں ضرور نہیں ہے ❖

(۱۳)- نمبر خسرہ کے ساتھ نام کھیت کا ہر جگہ لکھنا ضرور نہیں ہے البتہ جہاں کھیت کسی نام سے مشہور ہوں - وہاں اُن کے نام لکھے جاویں اور جہاں زمینداروں کے آپس میں کھیتوں کے علیحدہ نام مقرر نہیں ہیں وہاں نام لکھنا چھوڑ دیا جاوے ❖

(۱۴)- اقسام زمین حسب ذیل درج کھتونی ہوں گی ❖

(۱) غیر ممکن - بنجر قدیم - بنجر جدید - حسب ہدایت مندرجہ نقشہ گرداوری و میلان رقبہ ❖

(۲) چاہی وہ زمین ہے کہ جس کو کسی چاہ کا پانی بطور مستقل ملتا ہے - خواہ چاہ پختہ ہو خواہ خام - خواہ چرسے سے خواہ رہٹ سے خواہ ڈھینگلی سے پانی نکالا جاتا ہو - اور واضع رہے کہ پانی دینے کی صورت اکثر علاقہ جات میں مختلف ہے - کچھ زمینات ایسی ہیں کہ جن کو ہر فصل یا ہر سال آبپاش کیا جاتا ہے اور کچھ ایسے ہیں کہ جن کو صرف دوسرے برس پانی ملتا ہے - قاعدہ یہ ہے کہ جس زمین کو چاہ سے بطور مستقل پانی ملتا ہے وہ سب چاہی درج ہونی چاہیئے - صحیح تعداد اجناس آبپاش شدہ کی کاغذات پیمائش سے دریافت نہیں ہوگی بلکہ خسرہ گرداوری فصلیں سے معلوم ہو جاوے گی ❖

(۳) نہری وہ زمین ہے کہ جس کو نہر سے آبپاش کیا جاتا ہے اور اُس زمین کی حدود اُسی قاعدہ - دریافت کی جائیں گی جو اوپر نسبت چاہی کے بیان کیا گیا ہے ❖

(۴) آبی وہ زمین ہے کہ جس کو تالاب یا جھیل - یا شاخ دریا - یا چشمے سے آبپاش کیا جاتا ہے اور جو چاہی اور نہری میں داخل نہیں ہے اور حدود اُس زمین کی اُسی قاعدے سے دریافت کی جاویں گی - جو اوپر نسبت چاہی کے بیان کیا گیا ہے ❖

(۵) سیلاب وہ زمین ہے کہ جس پر علی العموم بموسم برسات طغیانی دریائے کلان یا اُسکی شاخوں سے پانی بھر جاتا ہے ❖

(۶) بارانی دیگر کل زمین مزروعہ ہے کہ جس کی تشریح اوپر نہیں ہوتی - صاحب کلکٹر اگر ضرورت سمجھیں تو دیگر اقسام زمین کی بھی درج کرا سکتے ہیں[۵] +

زیادہ تر یہ لکھا جاتا ہے کہ دریا یا نہر یا جھیل کے قریب چند جگہ زمین ہمیشہ تر رہتی ہے - اگر ایسا رقبہ کثیر اور معتبر ہو - تو اُس کو بھی سیلاب لکھنا چاہیے - لیکن اگر رقبہ خفیف ہے تو اُس کی تری کا لحاظ کرنا ضرور نہیں ہے - ایسی زمین بارانی درج ہو - باغات میوہ دار کے رقبہ کو مزروعہ شمار کرنا چاہیئے اور قسم اُس رقبے کی حسب صورت موقع چاہی - نہری - بارانی وغیرہ درج ہوگی - جنگلی ہائے درختان میوہ دار وغیرہ کا رقبہ بنجر قدیم میں داخل ہوگا +

(ب) انڈکس ردیف وار متعلق کھتونی

	مالکان		مزارعان موروثی		مزارعان تابع مرضی مالک	
حروف تہجی	نام	نمبر کھتونی	نام	نمبر کھتونی	نام	نمبر کھتونی

(ج) میزان کھاتہ وار

۱	۲	۳						
نمبر کھتونی	تعداد نمبر	ان خانوں میں تفصیل اُن رقبوں اور چاہات کی لکھو جو نقشہ میلان رقبہ کے واسطے مطلوب ہیں						
								میزان

[۵] تیرھویں فصل دستور العمل ہذا +

خانہ نمبر ۳ - یاد رکھو کہ یہ تفصیل مندرجہ نقشہ میلان رقبہ (دیکھو آخیر باب ششم قواعد معاملہ زمین) باہم مطابق ہونی چاہیئے ٭

زمینداروں کو پرچہ دینا

۲ - جب کھتونی تیار ہو جاوے تو پٹواری ہر زمیندار کو نقل اُن کھاتہ ہائے کی دیوے گا جو اس کے متعلق ہیں - نقول مذکور پرچوں کے نام سے نامزد ہیں کھاتہ مرہونہ کی ایک نقل راہن کو اور دوسری نقل مرتہن کو دینی چاہیئے بصورت آڑ رہن مرتہن کو پرچہ دینا ضروری نہیں ہے جس کھاتہ میں چند حصے دار ہیں اُس کا پرچہ عموماً ایک حصہ دار کو دینا کافی ہے - الا اگر کوئی دوسرا حصہ دار پرچہ مانگے - تو اُس کو بھی دیا جاوے اور کاشتکاران کے کھاتہ کے پرچہ کی ایک نقل مالک کو اور ایک نقل کاشتکار کو دینی چاہیئے ٭

موجودگی مالکان و کاشتکاران

۳ - جب شجرہ نسب اور کھتونی تیار ہو جاوے اور پرچہ ہائے زمینداران تقسیم ہو جاویں تو پٹواری کام پیمایش شروع کرے گا - ہر روز شام کے وقت پٹواری نمبردار کو اطلاع دے گا - کہ کون کون سے کھیت اگلے دن پیمائیش ہوں گے اور نمبردار اُسی وقت مالکان و کاشتکاران اُن کھیتوں کو اطلاع دے گا اور فہمایش کرے گا کہ وہ صبح پٹواری کے ساتھ حاضر رہیں ٭

جریب کش

۴ - نمبرداران دیہہ دو جریب کش برائے کار پیمایش پٹواری کے ساتھ تعینات کریں گے اور اُن کی تنخواہ مالکان زمین ادا کریں گے ٭

کاغذات جو پٹواری اپنے ساتھ رکھیگا

۵ - پٹواری بوقت پیمایش کشتوار کاغذات ذیل اپنے ساتھ رکھے گا - شجرہ سابق تفصیل مفصل جمعبندی سابق - (معہ کاغذات بردہی برآمدی اگر ہون) شجرہ نسب جدید - رجسٹر انتقالات سوائے کاغذات مذکورہ کاغذات زیر کار رکھے پٹواری دیگر کسی کاغذ کو اپنے ساتھ موقع پیمایش پر نہ لے جاوے ٭

ضابطہ برائے پیمایش کشتوار

۶ - جس کھیت کی پیمایش درپیش ہے اس کی ہیئت شجرہ پر مع تعداد قدم پنسل سے درج کرو - پھر فیلڈ بک میں رقبہ نکالا اور مالک اور کاشتکار کو رقبہ سناؤ - اگر اُن کو صحت رقبہ میں عذر ہے تو بذریعہ جریب اندازی و حساب مکرر اُن کے عذر کو رفع کرو - اور بعد صحت رقبہ اور تصفیہ عذرات نمبر مذکور کو کھتونی اور پرچہ مالک و کاشتکار میں درج کرو - نمونہ فیلڈ بک - ذیل میں درج ہے :-

فیلڈ بک

نمبر کھیت	نمبر سابق	نمبر کھتونی	حساب استخراج رقبہ

فہرست کھیت ہا جو کہ شجرہ کشتوار کے حاشیہ پر لکھی جاتی ہے

۷۔ بغرض اس امر کے کہ شجرہ کشتوار سے اندراجات جمعبندی کے حوالہ دینے میں آسانی ہو۔ شجرہ مذکور کے ہر تختہ کے حاشیہ پر فہرست کھتونی مطابق نمونہ ذیل لکھی جانی چاہئیے ٭

نمبر کھیت	نمبر کھتونی جس میں کھیت درج ہے ٭

ضابطہ بوقت عدم موجودگی مالک و کاشتکار

۸۔ اگر کسی کھیت کی پیمائش کے وقت مالک یا کاشتکار غیر حاضر ہو تو پٹواری ایک نشان چلیپا کھتونی کے خانہ کیفیت میں اس کھیت کے مقابل کرے گا اور نشان کے اوپر حرف م یا ک لکھیگا تا کہ ظاہر ہو کہ غیر حاضری مالک کی ہے یا کاشتکار کی اور نشان کے نیچے اپنی العبد کرے گا اگر بعد پیمائش کسی ایسے کھیت کے شخص غیر حاضر جریب پر پہنچ جاوے تو اس کے پرچہ میں اس کھیت کے واسطے جگہ خالی چھوڑ دی جاوے گی اور جو کھیت اس کی حاضری میں پیمایش ہوویں وہ جگہ مذکور کے نیچے پرچہ میں درج ہوویں گے لیکن پٹواری کسی پرچہ میں وہ کھیت نہیں لکھے گا جو پرچہ والے کی غیر حاضری میں پیمائش ہوئے ہوں اور نہ کھیت ہائے مذکور پر واسطے سنانے پیمائش کے واپس جاویگا۔ ایسے کھیت کا رقبہ غیر حاضر کو سنانا قانون گو کے ذمہ ہے ٭

تنبیہ۔ مذکورہ بالا ضابطہ حقدار ان کو حاضر کرانے کا اور ان کی اراضی کے اندراجات

سے جو کاغذات پیمایش میں درج ہوئے ہوں اُن کو باخبر رکھنے کا ان صورتوں پر حاوی نہ ہو گا جبکہ اراضی سرکار زیر قبضہ صیغہ سرکاری کی پیمایش ہو رہی ہو۔ صاحب مہتمم بندوبست یا حسب ضابطہ کلکٹر کو لازم ہے کہ کسی ضلع یا قطعہ کی پیمایش جدید شروع ہونے سے پیشتر اراضی قسم مذکور کے اس ضلع یا قطعہ میں واقع ہونے کی صورت میں اس صیغہ سرکاری کے اگزکٹو افسر سے جو اس اراضی کے اہتمام پر مامور ہو یہ امر دریافت کرلیں کہ آیا وہ پیمایش کے وقت کسی اپنے ماتحت افسر کو مقرر کرنا چاہتے ہیں اگر افسر صیغہ مذکور کسی اپنے ماتحت کو مقرر کرنا پسند کریں تو صاحب مہتمم بندوبست یا حسب ضابطہ کلکٹر کو لازم ہو گا کہ حتی الامکان ایسا انتظام کریں کہ اراضی سرکار کی پیمایش ایسے وقت کی جائے جس میں اس صیغہ کے لئے جس کے وہ اراضی زیر قبضہ ہے اور بندوبست کے افسران ماتحت یا مال کے افسران ماتحت کے لئے سہولت ہو۔ صاحب مہتمم بندوبست کو یہ بھی لازم ہو گا (بشرطیکہ افسر صیغہ مذکور اس کی خواہش کریں) کہ افسر موخر الذکر کو بلا ادائیگی قیمت سرکاری اراضی زیر اہتمام افسر مذکور کے اندراجات کاغذات پیمایش اور شجرہ جات کی نقول دیں اور نیز ان اندراجات اور شجرہ جات کے متعلق جو اعتراضات افسر صیغہ مذکور پیش کرے ان پر غور کریں +

۹۔ حد مستقل کی صورت میں اگر مقام حد کے متعلق کوئی خفیف تنازع پیدا ہو جائے تو پٹواری اس حد کے مطابق پیمایش کرے گا اور اگر حد موجود نہ ہو تو وہ سابقہ شجرہ سے حد قائم کرے گا پٹواری کو جائز ہو گا کہ سابقہ اور حال کی پیمایش میں اگر کچھ فرق ہو تو اس کو ہر ایک موضع کے حالات کو پیش نظر رکھ کر نظر انداز کر دے تاکہ زمینداران بیکار تنازعات میں اپنا وقت ضایع نہ کریں۔ لیکن اگر کسی مالک نے اپنے کھیت میں وہ اراضی شامل کرلی ہو جس پر اس کی مشترکہ مالکیت ہے تو اس اراضی کی بطور علیحدہ پیمایش کرنی چاہئے لیکن اگر یہ اراضی تقسیم ہو جانے کی وجہ سے اس نے شامل کرلی ہو تو علیحدہ پیمایش کی ضرورت نہیں۔ ایسے مقامات میں جہاں اراضی کی زیادہ قدر نہ ہو کسی رعیت دخیلکار نے اپنے کھیت کے باہر تک قلبہ رانی کرکے اپنے کھیت کو بڑھا لیا ہے اور اراضی جدید و قدیم کے درمیان کوئی حد فاصل موجود نہیں اور نہ کسی صریح شہادت (مثلاً مختلف لگان ادا کرنا جس سے جدید اراضی کو قدیم اراضی سے علیحدہ کرنا ممکن ہے) سے اس کا پتہ چل

ضابطہ در صورت خفیف تنازعات و اختلافات

سکتا ہے وہاں پٹواری جدید و سابق اراضی کو ملا کر بطور ایک نمبر کے پیمائش کرے گا - ایسی صورتوں میں پٹواری کو لازم نہ ہوگا کہ جدید و سابق اراضی کے درمیان فرق کرے +

کھیتوں کے نام اور ان کے نمبر دینے کی ترتیب

۱۰- شجرے کے اندر نمبر سلسلہ وار ڈالے جانے چاہئیں اگر زمین کسی کھاتہ کی ایک موقع پر واقع ہے تو نمبر ہا اس کے ایک سلسلہ سے پیمائش کرنے چاہئیں اور جہاں تقسیم کھیتوں کی مطابق اقسام زمین کے ہو وہاں بلحاظ اقسام مذکور سلسلہ کھاتہ کا شکست نہ کرنا چاہئے - اسی طرح اگر ملکیت پتی وار یا چاہ وار بطور چک بٹ کے واقع ہے تو نمبر ہر پتی اور ہر چاہ کے ایک سلسلے سے ہمپود کئے جاویں - پتی اور چاہ ملحقہ کے ساتھ پیمایش میں مخلوط نہ کئے جائیں اور حدود پتیان اور چاہات کو کسی رنگ سے دکھلانا چاہئے اور اگر ایک نمبر دوسرے نمبر کلان کے درمیان واقع ہو تو پیمائش حسب صورت موقع کی جاوے اور ایسے موقع پر نمبر کلان کو بخیال سلسلہ روان دو نمبر پر ہمپود نہ کیا جاوے - جس جگہ کھیت کا نام مروج ہو وہاں اس کو نمبر خسرہ کے نیچے لکھ دینا چاہئے +

آبادی

۱۱- آبادی دیہہ ایک نمبر پر ہمپود ہوگی اور جو چھوٹے چھوٹے قطعات مقبوضہ ملحق آبادی کے ہوتے ہیں جن میں مویشی باندھے جاتے ہیں اور گوبر و کوڑا جمع ہوتا ہے اور نیار و بھوسہ رکھا جاتا ہے اور دیگر قطعات بنجر جو مشمولہ آبادی دیہہ ہوتے ہیں اُن سب کو آبادی دیہہ میں شامل کیا جاوے اور بخانہ ملکیت و کاشت اس نمبر کے صرف لفظ آبادی دیہہ درج ہو +

شارع عام دیہاتی

۱۲- جہانتک اس قسم کا راستہ گورہ دیہہ سے یا زمینات چاہی سے گذرے یا جس کسی جگہ پر راستہ کے صاف اور مستقل حدود ہوں اُس کو مطابق حدود موجودہ کے پیمائش کرنا چاہئے اور جس جگہ رستے کی کوئی حد نہ پائی جاوے تو عرض اُس کا تین قدم ہمپود کرنا چاہئے لیکن اگر راستہ اس قسم کا ہے جو ہر سال حسب ضروریات کاشت اور فصل ادھر اُدھر ہو جاتا ہے تو شجرہ میں صرف ایک خط سُرخ کھینچا جاوے اور کھتونی میں بخانہ کیفیت محاذ میں ایسے نمبر کے کہ جس میں سے راستہ گذرتا ہے حوالہ اس امر کا لکھا جاوے - مثلاً راستہ بجانب موضع فلان اس کھیت سے گذرتا ہے اگر کسی جگہ بروے تعمیل اس ہدایت کے زیادہ اختلاف بمقابلہ پیمائش سابق پایا جاوے اور جس کے سبب سے عام خلقت کا ہرج متصور ہو تو حسب ہدایات بالا پیمائش ہو کر ریونیو افسر کی خدمت میں رپورٹ بھیجی جاوے شاذ خاص خاص موقع پر بحکم ریونیو افسر ایسے ہرج کی

اصلاح ہوسکے اِلّا عموماً ایسے استہ ہائے کی حدود مستقل کو بدلنا امر محال ہے *

۱۳ - جہاں نمبر خسرہ کی حد معلوم ہو لیکن بوجہ ریتلی زمین یا کثرت کاشت زمین پر قائم نہ کی گئی ہو وہاں اس حد کو شجرہ پر شکستہ خط میں دکھانا چاہیئے *

کھیتوں کی حدود جو زمین پر قائم نہ کی گئی ہوں کس طرح دکھائی جاویں گی۔

۱۴ - بوقت شروع یا ختم ہونے ہر دن کے کام کے پٹواری کو چاہیئے کہ اپنے اطمینان کے لئے حسب ذیل پڑتال کرے *

ضابطہ بوقت شروع و اختتام کار روزانہ۔

(الف) پڑتال جریب *

(ب) پڑتال صحت نمبر سابق (سابق نمبر خسرہ) *

(ج) مقابلہ رقبہ مندرجہ فیلڈ بک یا کھتونی *

۱۵ - بعد پڑتال تانونگو ہفتہ بہفتہ کھیت ہا کو شجرہ میں پختہ کیا جاوے گا۔ یعنی نمبر ہائے کھیت سرخی سے اور دیگر سب لین و ہندسہ و رقوم سیاہی سے پختہ کی جاویں گی *

کھیت ہا کو پختہ کرنا

۱۶ - پیمائش ہند کی ضروریات کے خیال سے مندرجہ ذیل حدبست وار اندراجات شجرہ کشتوار میں دکھائے جائیں گے *

حدبست وار تفصیل مندرجہ شجرہ کشتوار

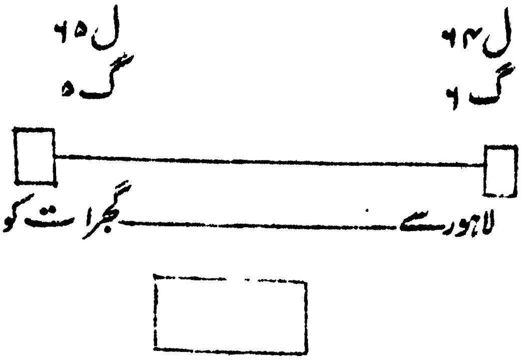
(الف) رقبہ زیر عمارات کا ٹھیک مقام اور شکل جو واقعی آبادی دیہہ ہو اس کو شجرہ مونضع میں اندر کی طرف نقطہ دار خط کھینچ کر دکھانا چاہیئے۔ یہ خطوط آبادی دیہہ کے اندر مطابق ہدایات مندرجہ فقرہ ۱۱ مذکور الصدر دکھائے جائیں گے۔ فقرہ ۱۱ کی ہدایات پر نہایت پابندی کے ساتھ عمل ہونا چاہیئے۔ اور واقعی عمارات آبادی دیہہ کو جن کو نقطہ دار خطوط سے دکھایا جائیگا یہ محض ایک حدبست وار تفصیل سمجھنی چاہیئے۔ اس کو کوئی نمبر وے کر نہیں دکھایا جائے گا۔ (دیکھو فقرہ ۱۰۵ دستور العمل مساحت پٹواریان) *

(ب) ایسے پل جو نہروں پر واقع ہوں اور بڑی بڑی ڈسٹری بیوٹری (شاخوں) کو بھی شجرہ مونضع میں نقطہ دار خطوط سے دکھانا چاہیئے۔ علیحدہ نمبر دینے کی کچھ ضرورت نہیں بجز اس صورت کے جس کا انتظام دستور العمل مساحت میں درج ہے *

(ج) ریلوے اسٹیشنوں اور ریلوے پر کے کراسنگ (جہاں سڑکیں ایک دوسری کو کاٹتی ہوئی گذریں) کو بھی شجرہ میں دکھانا چاہیئے خواہ وہ مسطح ہوں یا ایک شکمی سڑک وہاں سے

کٹتی ہو یا اس جگہ پر پل بنا ہو +

(د) آیندہ شجرہ موضع میں بذریعہ مندرجہ ذیل رسمی نشانات کے جو محکمہ سرویری والے عام طور پر استعمال کرتے ہیں استادہ میل کے پتھروں کے مقام جو شارع عام پر گڑے ہوئے ہوں اور شہروں اور ریلوے کی سڑکوں پر میل کے پتھروں اور بنچ کے نشانوں کو دکھایا جائے گا +



بنچ کا نشان

تنبیہ۔ واضع رہے کہ یہ ہدایات کسی نہج پر ان ہدایت کو منسوخ نہیں کرتی ہیں جو ایکٹ معاملہ زمین یا قواعد زیر ایکٹ مذکور یا دستور العمل مساحت میں درج ہیں ۔ یہ صرف حدبست وار زاید تفصیل ہوتی ہیں اور محکمہ سرویری کی درخواست ہے کہ ان کو بھی شجرہ میں دکھایا جائے ۔ اگر پٹواریان اس زاید حدبست وار تفصیل کو شجرہ میں درج کریں تو خرچ میں ایک معقول بچت ہو جائے گی +

۱۷۔ نسبت اندراج حقیت مندرجہ جمعبندی سابق پٹواری کو بہت احتیاط رکھنی چاہئے لیکن

درستی کاغذات سالانہ

اس کو لازم ہے کہ سب امورات مشتبہ و متنازعہ کو برائے تصفیہ پیش کرے۔ اگر کوئی اندراج حقیت کاغذات سالانہ میں متنازعہ یا مشتبہ ہے تو پٹواری کو چاہئے کہ مقدمہ درج رجسٹر انتقال کرے جس کو ریونیو افسر اپنے آیندہ دورے میں فیصلہ کرے گا اور اسی اثنا میں گرداور قانونگو اندراج قبضہ جہاں تک کہ اس کو معلوم ہو سکے کر سکتا ہے +

۱۸۔ حقوق رعیت کی بابت تحقیقات نہیں کی جاوے گی ہر رعیت اسی صفت سے درج ہوگی

حقوق رعیت کی بابت تحقیقات نہیں کی جاویگی

جو اس کے نام کے ساتھ آخیر سالانہ میں درج ہے لیکن پٹواری کا ذمہ ہے کہ جو اختلاف نسبت حقوق رعیت درمیان شمل حقیت اور سالانہ آخیر کے بغیر کسی حکم حاکم مجاز کے ہو اس کو رجسٹر انتقالات میں درج کرے ایسے مقدمات کو ریونیو افسر

فیصل کرے گا ۔

۱۹- جب پیمایش کشتوار ہو رہی ہو تو پٹواری ساتھ کے ساتھ نقشہ چاہات بہ نمونہ مندرجہ ضمیمہ نمبر تیار کیا جائیگا اور نقشہ پیمایش سے پہلے نہ بنایا جاویگا ۔

نقشہ متفرق چاہات

۲۰- جب کام پیمایش کشتوار کسی گاؤں کا ختم ہو جاوے تو پٹواری فیلڈ بک کا ساتھ کھتونی اور کھتونی کا ساتھ پرچہ زمین داران کے پھر مقابلہ کرے گا۔ اگر کوئی ہیر پھیر برآمد ہو تو اس کی فرد بنا کر قانون گو کے سامنے برائے درستی پیش کرے گا۔ ازاں بعد فہرست کھتہ داران کی میزان کرے گا ۔

مقابلہ فیلڈ بک و کھتونی و پرچہ

۲۱- فیلڈ بک پٹواری کے پاس رہیگی شجرہ کشتوار یا کھتونی اور نقشہ ہائے چاہات مع کاغذات جمعبندی کے ساتھ شامل کئے جاویں گے اور پٹواری ایک نقل شجرہ کی برائے استعمال خود اپنے پاس رکھے گا جب پیمایش کسی گاؤں کی ہو چکے تو خسرہ گرداوری جدید ضرور تیار ہو گا اور خریف آیندہ سے اس کا استعمال کیا جاویگا ۔

کاغذات جو جمعبندی کے ہمراہ داخل کئے جاوینگے

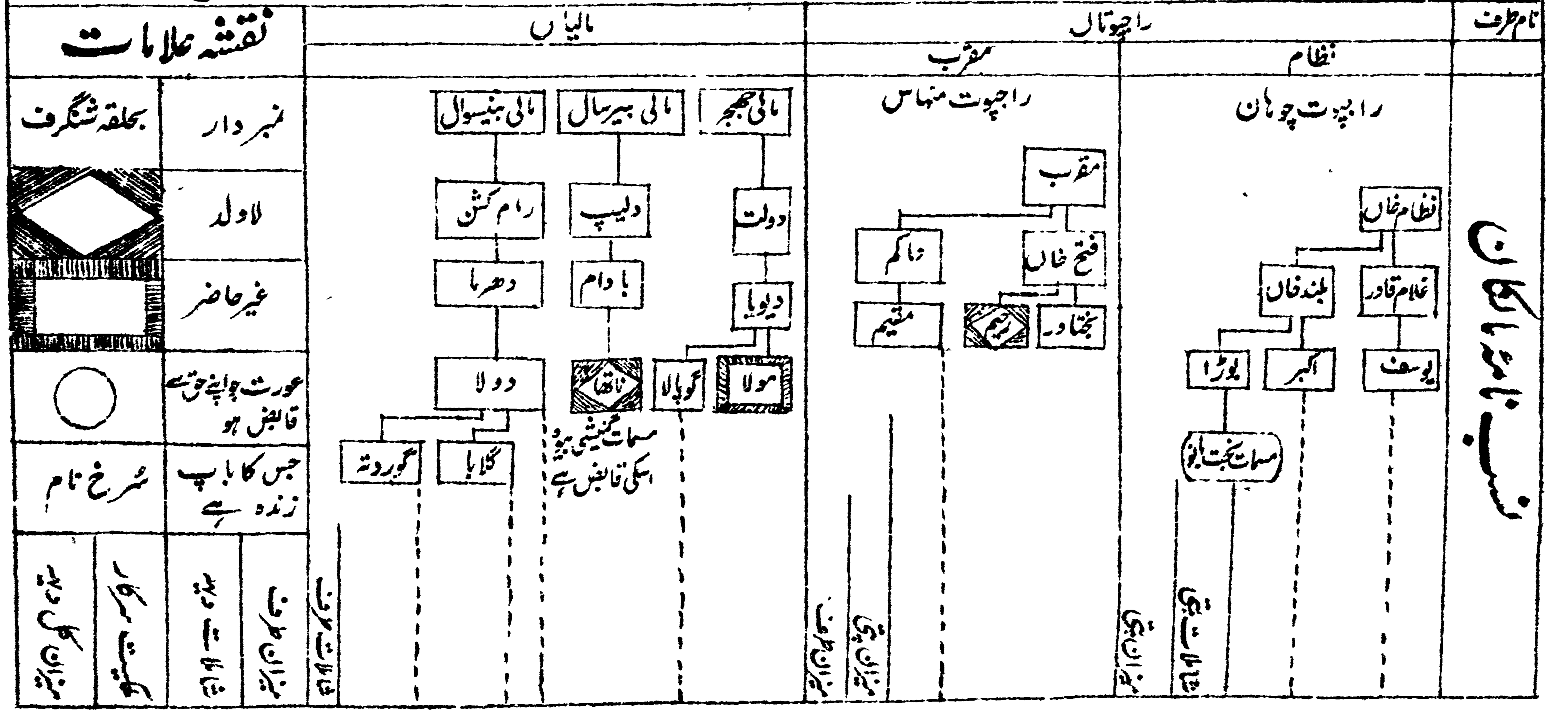
۲۲- جب کسی گاؤں کی پیمایش جدید حسب طریق مندرجہ بالا ہو جاوے تو سوائے ضرورت کافی کے ترمیم شجرہ کشتوار کی نہ کرنی چاہئے اور نہ جدید حساب استخراج رقبہ کا ہونا چاہئے ۔

سوائے ضرورت کے ترمیم شجرہ کشتوار نکرنی چاہئے

ضمیمہ نمبر ۸

دستاویزات مشمولہ کاغذات موجودہ

الف۔ شجرہ نسب وحقوق مالکان موضع .... **پرگنہ** .... **یا تحصیل** .... **ضلع** ....



نمبر کھیوٹ	کیفیت حقیت	تعداد زمین	تعداد معاملہ	بیان مالکان نسبت طرز ادائے	بیان مالکان نسبت پابندی قواعد
۱	حصہ ساتواں	[illegible] ۶-۱۹ ۴-۱۱	[illegible]		
۲ لغایت ۱۳ من ۱۶	نصف ساتویں سے	[illegible] ۶-۵ [illegible] ۱-۱۲	[illegible]		
۱۴ و ۱۵ من ۱۶	نصف ساتویں سے	[illegible] ۶-۵	[illegible]		
۱۷	۰	[illegible] ۵-۱۷	۰		
۰	۰	[illegible] ۳-۱۹	[illegible]		
۱۸	ساتواں حصہ	[illegible] ۱-۸	[illegible]		
۱۹	ساتواں حصہ	[illegible] ۱-۱۰	[illegible]		
۰	۰	[illegible] ۳-۱۹	[illegible]		
۰	۰	[illegible] ۶-۱۲	[illegible]		
۲۰	ساتواں حصہ	[illegible] ۱-۲	[illegible]		
۲۱	ساتواں حصہ	[illegible] ۱-۲	[illegible]		
۲۲	ساتواں حصہ [illegible] تہائی	[illegible] ۳-۱	[illegible]		
۲۳	ساتواں [illegible] تہائی	[illegible] ۳-۱	[illegible]		
۲۴	ساتواں حصے تہائی	[illegible] ۳-۱	[illegible]		
۲۵	۰	[illegible] ۲-۷	۰		
۰	۰	[illegible] ۵-۱۴	[illegible]		
۲۶ لغایت ۳۵	۰	[illegible] ۲-۱۸	۰		
۳۶	۰	[illegible] ۳-۱۰	۰		
۰	۰	[illegible] ۳	[illegible]		

ہدایات ترتیب شجرۂ نسب

۱۔ شجرہ نسب ایک سالم کاغذ پر کھینچا جاوے۔ جدا جدا ورقوں پر بطور کتاب کے نہ بنایا جاوے اور اسی قسم کے مضبوط کاغذ پر لکھا جاوے جس پر خسرہ گردا وری تحریر ہوتا ہے اور شکن کی پشت پر ایک انچ خاصہ مضبوطی کے واسطے چسپاں کیا جاوے۔

۲۔ تصریح حصہ یا پیمانہ ملکیت۔ اس میں وہ حصہ یا پیمانہ درج ہونا چاہیئے کہ جو کل گاؤں یا کل طرف سے نسبت رکھتا ہے اور جس پر کھیوٹ بنی ہے بھیا چارہ گاؤں میں لفظ قبضہ درج ہو جانا چاہیئے اور جس جگہ حصص پر عمل ہے وہاں وہ حصص درج کئے جانے چاہئیں جو زمینداران کی بول چال میں مروج ہیں فرضی حصص غیر مروج بنظر صفائی کاغذات نہیں لکھنے چاہئیں اور سب افسران اور اہلکاران احتیاط رکھیں، کہ حسابی حصص غیر معمولہ زمینداران درج نہ ہوں۔

۳۔ تعداد زمین و تعداد معاملہ۔ جب کوئی کھاتہ ملکیت مشترک چند مالکان متفرق نسب کا ہے زمین اس کھاتہ کی فرضی طور پر شجرہ نسب میں تقسیم نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ جو نام پہلے آوے اس کے سامنے کل زمین بلفظ منجملہ درج ہو اور دیگر اسماء کے سامنے بجائے زمین لفظ مندرجہ ماتحت کھاتہ نمبری فلان لکھا جاوے اندراجات معاملہ مندرجہ شجرہ نسبت جمعبندی کے مطابق ہونی چاہئیں۔ چنانچہ خانجات زمین اور معاملہ دونو کی خانہ پری بعد اختتام پیمائش ہونی چاہیئے میزان ہر پتی اور ہر طرف کی دکھائی جاوے اور اگر شاملات طرف یا پتی کی ہووے یا اُس کو زمین سے پہلے اور بعد کھاتہ ملئے منقسمہ کے درج کرنا چاہیئے بوقت اوّل ترتیب شجرہ نسب نمبر کھتونی پنسل سے لکھا جاوے اور بوقت خاتمہ پیمائش یعنی آخیری تصدیق رو بنیوا افسر پر سیاہی سے پختہ کیا جاوے۔

۴۔ صرف دو تین پشت شجرہ نسب میں درج کرنی چاہئیں۔ یا جس قدر کہ برائے ظاہر کرنے بنیاد حصص معمولہ حال کے درج کرنی ضرور ہوں لیکن بہت احتیاط چاہیئے کہ تنازعوں کو

نہ اُٹھایا جاوے اور نہ فرضی نسبوں کا اندراج ہووے اور خاندان مالکان کو کہ جن کا علیحدہ علیحدہ نسب ہو کسی خاص سلسلے سے لکھنا ضرور نہیں ہے۔ صرف اس قدر لحاظ رکھا جاوے کہ مالکان ہر طرف وپتی کا شجرہ ایک جگہ لکھا جاوے اور اندر طرف وپتی کے قوم وار یا گوت وار اندراج ہووے۔ اور اگر پھر بھی کچھ شک رہے تو سلسلہ جمعبندی کے مطابق عمل ہونا چاہیئے ہدایات بالا واسطے تیاری شجرہ نسب جدید کے ہیں۔ جس گاؤں میں شجرہ نسب سابق موجود ہو اس کے کسی اندراج میں تبدیلی یا ایزادی مت کرو سوائے اس کے کہ بجہت اظہار ان واقعات کے ضروری ہو جو بعد تیاری شجرہ نسب کے وقوع میں آئے ہوں ۔

۵۔ کیفیت نسبت ہر پتی و طرف و نسبت کل دیہ بہت مختصر لکھی جاوے اور ہدایات مشتبہ چھوڑ دی جاویں اور بیان مالکان درباب حالات سابقہ دیہ بترتیب مراتب مندرجہ ذیل لکھا جاوے۔ (الف) بنیاد اصول حقیت و حال تقسیم اولین زمین (ب) بنانے دیہ اور وجہ تسمیہ (ج) دستور وصولی معاملہ بہ ایام حاکمان سلف و بہ ایام سرکار ۔

۶۔ اسمائے اشخاص لاولد بیوگان و دختران بغیر خاص وجہ کے نہ لکھے جاویں جو یک جدیان زندہ اور غیر قابض ہیں ان کے نام کے نیچے لفظ غیر قابض مع مختصر کیفیت سکونت حال درج ہو اور مرتہنان کے اسمائے شجرہ نسب میں قائم نہیں ہونے چاہئیں ۔

۷۔ جہاں یہ صورت پیش آوے کہ باپ اور بیٹا ہر دو بہ کھاتہ ہائے علیحدہ علیحدہ ملکیت پر قابض ہیں بیٹے کا نام شجرہ نسب میں سُرخی سے لکھو ۔

۸۔ جس مالک کی زمین باقی نہیں رہی۔ خواہ بوجہ فروخت خواہ بصورت بردی اور وہ شاملات میں حصہ کا دعوے کرتا ہے یہ کیفیت اس کے نام کے نیچے شجرہ نسب بھی لکھو لیکن کوئی کھاتہ اس کا کھتونی یا جمعبندی میں قائم نہیں ہوگا ۔

۹۔ اگر حقیت کی تقسیم چاہ وار ہو تو خانہ تعداد زمین سے پہلے ایک خانہ نام چاہ کا قائم کرنا چاہیئے ۔

۱۰۔ مالک خریدار کو اس پتی کی بائیں طرف لکھو کہ جس میں اس نے خرید کی ہے۔ اور نام کے نیچے کیفیت خرید کی قلم بند کرو۔ اگر شاملات میں اس کا حصہ نہیں ہے تو یہ بھی لکھو ۔

(ب) و (ج) جمعبندی و فہرست معافیات

(دیکھو باب ششم و ہفتم قواعد زیر ایکٹ معاملہ زمین)

(د) نقشہ حقوق چاہات

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
				عمق بحساب فٹ						
نمبر چاہ	نمبر خسرہ	نمبر کھتونی	نام چاہ	عمق چاہ تا سطح آب	عمق آب	آیا چاہ پختہ ہے یا خام یا ڈھینگلی یا جھلار اور کس حالت میں ہے	آیا چاہ جدید ہے یا پرانا اگر جدید ہے تو کس سال	نام و ولدیت و قومیت و سکونت مالکان مع حصص حقیت چاہ -	نام و ولدیت و قومیت و سکونت ان اشخاص کی جو چاہ سے آبپاشی کرتے ہیں مع حصص آبپاشی	کیفیت

ہدایت ترتیب نقشہ چاہات

(۱)۔ جو چاہات صرف آبنوشی کے واسطے بنائے جاتے ہیں وہ اس نقشہ میں درج نہیں ہوتی چاہئیں لیکن احتیاط چاہئے کہ غدر سے ایسا کوئی چاہ نقشہ ہذا سے باہر نہ چھوڑا جاوے جس کا استعمال برائے زراعت کاری کے ممکن ہے ٭

(۲)۔ جو چاہ بعد بندوبست کے جدید تیار ہو۔ اس کے نام کے گرد حلقہ سُرخی سے دیا جاوے ٭

(۳)۔ خانہ نمبر ۱۱ میں ہر چاہ کی بابت کیفیت ذیل لکھی جاوے ٭

(الف) حال چاہ کہ کب تعمیر ہوا یا مرمت ہوا۔ اور کب حقوق موجودہ چاہ حاصل ہوئے ٭

(ب) طریق چلانے چاہ مع شرائط آبپاشی مروجہ حال ٭

(ج)۔ طور تفریق معاملہ ٭

(د)۔ اگر کسی چاہ کا آبیانہ معاف ہے تو اس کی کیفیت ٭

(ھ) واجب العرض

۱۔ اُن حقوق اور ذمہ داریوں کا بیان جو کسی محال کے متعلق ہوں مسلسل لکھا جائے یہ بیان جہانتک بلحاظ نوعیت مضمون ممکن ہو مختصر ہونا چاہئے اور یہ مباحثہ آمیز نہ ہونا چاہئے بلکہ صرف اُن رواجوں کا بیان ہونا چاہئے جن کا وجود دریافت سے ثابت ہوگیا ہو۔ واجب العرض کو فقروں میں نمبروار لکھنا چاہئے اور جہانتک ممکن ہو ہر ایک فقرہ میں ایک ایک رواج کا ذکر ہوگا ۔

۲۔ واجب العرض میں اُن معاملات کا تذکرہ نہ ہونا چاہئے جو ازروے قانون فیصلہ پاتے ہیں اور نہ ایسے رواج مندرج ہوں جو عدل۔ انصاف یا ایمانداری کے خلاف ہوں یا جو بروے فیصلہ حاکم مجاز کالعدم قرار دئے گئے ہوں۔ بپابندی قیود متذکرہ بالا واجب العرض میں مندرجہ امور میں سے ان کا ذکر ہونا چاہئے جن کو محال سے تعلق ہو ۔

(الف)۔ شاملات دیہہ۔ اس کی کاشت اور انتظام اور اس کی آمدنی سے فائدہ اُٹھانا ۔

(ب) شاملات میں حقوق چرائی ۔

(ج) پیداوار سائر کے استعمال کے حقوق ۔

(د) رواج متعلق ملبہ ۔

(ھ) رواج متعلق آبپاشی زمین ۔

(و) رواج متعلق چکیوں و تالابوں نہروں یا پانی کے قدرتی نکاس کے ۔

(ز) رواج بردہ و برآمد ۔

(ح) سب قسم کے کاشتکاروں کے حقوق جن کا ذکر قانون میں صریح طور پر نہ کیا گیا ہو (مثلاً درختوں یا کھاد کے متعلق حقوق اور درخت لگانے کا حق) اور وہ ذمہ واریاں جو سوائے لگان کے ازروے رواج ان پر عائد ہوتی ہوں ۔

(ط) مواجب لازمان دیہی اند دے رواج اور لوازم خدمت جو اُن کے ذمہ ہیں؟

(ی) حقوق گورنمنٹ متعلق جائداد نزول۔ جنگلات وزمین جو لاوارث یا غیر مقبوضہ ہو یا جس کے قابض اس کو چھوڑ گئے ہوں یا جو بنجر ہو۔ پتھر کی کانیں۔ کھنڈرات اشیاء جو بلحاظ قدامت کے دلچسپ ہوں۔ خودرو پیداواریں اور دیگر ضروری حقوق متعلق اُس زمین کے جو محال میں شامل ہو ؛

(ک) کوئی اور اہم رواج جو مالکان زمین۔ کاشتکاران یا دیگر ایسے اشخاص کے حقوق پر مؤثر ہو جن کا زمین سے واسطہ ہو۔ مگر ایسا رواج نہ ہو جو وراثت یا انتقال زمین کے متعلق ہو ؛

۳۔ جب واجب العرض پہلی دفعہ تیار ہو رہی ہو اور اشخاص متعلقہ کا کسی بیان شدہ رواج کی نسبت اتفاق رائے نہ ہو تو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اوّل اس تنازعہ کا فیصلہ حسب ضابطہ مندرجہ دفعہ ۳۶۔ ایکٹ معاملہ زمین کرے گا۔ جب واجب العرض کی نظر ثانی ہو رہی ہو تو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اوّل اُسی طریق سے اندراجات متنازعہ کی نسبت فیصلہ کرے گا مگر ایسا کرتے وقت ایکٹ معاملہ زمین کی دفعہ ۳۷ کی منشاء کا لحاظ کر لینا چاہیئے ؛

۴۔ جب واجب العرض مکمل ہو جائے تو افسر مال مذکور اس کی منظوری کے لئے آخری تاریخ مقرر کرے گا اور اشخاص متعلقہ کو تاریخ مذکور پر کسی ایسے مقام پر طلب کرے گا جو اس کے اندر یا قرب و جوار میں واقعہ ہو جس کے متعلق واجب العرض ہے اور تاریخ اور مقام معینہ پر جملہ اشخاص حاضرین کے روبرو واجب العرض پڑھکر سُنائی جائیگی اور بعد کرنے اُس صحت کے جو اس وقت ضروری ہو ریونیو افسر مذکور واجب العرض پر دستخط کرے گا اور اس کے آخیر پر ایک حکم اس مضمون کا درج کرے گا کہ اس کی باضابطہ تصدیق کی گئی ہے ؛

۵۱؎ دیگر کاغذات کے لئے جو محال کی مستقل مثل میں شامل ہیں دیکھو فقرات ۲۸۶۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۵۱۴ و ۵۲۳ دستور العمل مدد انشجرہ کشتوار کے لئے دیکھو ضمیمہ نمبر ۔ ؛

ضمیمہ نمبر ۹

فردہائے دیہہ بابت لگان و رہن ہا و بیع ہا

(الف)۔ فرد لگان

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نمبر شمار	نمبر کھتونی	نام مالک و رعیت مع الاختصار	تفصیل زمین نمبر خسرہ وار	لگان نقدی یا جنس کی تعداد	شرح لگان فی ایکڑ	آیا زمین پر رعیت کا حق	کیفیت

ہدایات

(۱)۔ رعیت کو نقشہ ہذا میں سات گروہ علیحدہ پر انتخاب کرکے درج کرنا چاہئے یعنے

(الف) رعیت حق دار و خیلکار جو بشرح کھیوٹ معاملہ دیتے ہیں خواہ بہ ایزادی مالکانہ (خواہ بلا مالکانہ)۔

(ب) رعیت غیر حق دار و خیلکار جو بشرح کھیوٹ معاملہ دیتے ہیں۔ خواہ بہ ایزادی مالکانہ خواہ بلا مالکانہ۔

(ج) رعیت حق دار وخیلکار جو لگان نقدی بالمقطع یا بحساب گھمٹری یا کنال یا گھماؤں دیتے ہیں

(د) رعیت غیر حق دار وخیلکار جو لگان نقدی بالمقطع یا بحساب گھمٹری یا کنال یا گھماؤں دیتے ہیں +

(ہ) رعیت حق دار وخیلکا جو لگان بحساب بٹائی یا کنکوت یا ضبطی جنس وار کے دیتے ہیں +

(و) رعیت غیر حق دار وخیلکار جو لگان بحساب بٹائی یا کنکوت یا ضبطی جنس وار کے دیتے ہیں +

(ز) زمین مرہونہ جس کی نسبت راہن نے لگان نقدی مرتہن کو دینا کیا +

(۲)۔ لگان نقدی کو بہت احتیاط سے لکھنا چاہیئے تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ آیا لگان جنس وار ہے یا فصل وار۔ یا سال وار +

(۳)۔ اسی طرح نسبت بٹائی کی احتیاط چاہیئے کیونکہ کسی جگہ یہ رواج ہے کہ قبل از تقسیم حصہ مالک کمیاں کا خرچہ نکالا جاتا ہے۔ اور کسی جگہ یہ رواج ہے کہ مالک علاوہ از حصہ خود چند جوب بنام خرچہ لیتا ہے۔ اور کسی جگہ بھوسہ کا حصہ لیتا ہے اور کسی جگہ نہیں لیتا ہے جو رواج ہو صحت سے لکھا جاوے +

(۴)۔ خانہ نمبر ۳ میں زمین نمبر وار درج کرنی ضرور نہیں ہے صرف تعداد قسم وار ہر کھاتے کی لکھی جاوے +

(ب) فرد رہن باقبضہ جواب موجود ہوں

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نمبر شمار	نمبر کھیوٹ	اسمائے فریقین مع الاختصار	تعداد زمین بتفصیل قسم	تعداد زر رہن	تاریخ رہن	کیفیت

ہدایت ترتیب فرد رہن

ہر گاؤں میں کھاتہ مرہونہ کو تین گروہ میں انتخاب کرکے درج کرنا چاہئے ٭

(الف) رہن بدست زمینداران دیہ ٭

(ب) رہن بدست زمینداران غیر دیہ ٭

(ج) رہن بدست ساہوکاران ٭

اگر کوئی ساہوکار بذریعہ خرید مالکان دیہ میں داخل ہو تو بھی اس کو گروہ ساہوکاران میں شمار کرنا چاہئے۔ گروہ زمینداران میں داخل نہ کیا جاوے ٭

یادداشت۔ فرد رہن مرتہنان بلا قبضہ کا نہیں بنایا جاوے گا ٭

(ج) فرد فروخت زمین جو بعد بندوبست واقع ہوئی

اس کا نمونہ اور ترتیب وہی ہوگی جو فرد رہن کے واسطے اوپر لکھی گئی۔ لیکن خانہ نمبر ۵ میں بجائے تعداد زر رہن کے زرثمن اور خانہ نمبر ۹ میں بجائے تاریخ رہن کے تاریخ بیع لکھو ٭

ضمیمہ نمبر ۱
نمونہ تخمینہ محاصل مبنی بہ لگان ہائے بٹائی و ضبطی

چک	قسم زمین	فصلیں جن کی پیداوار تقسیم ہوتی ہے: تفصیل	فصل خریف				فصل ربیع					ضبطی فصلیں: تفصیل	فصل خریف			فصل ربیع				میزان فصلوں کا: تفصیل	خریف	ربیع	میزان ہر دو فصل
			جوار			میزان اجناس	گندم			میزان اجناس	میزان ہر دو فصل		بینگن		میزان اجناس	[illegible]		میزان اجناس	میزان ہر دو فصل				
[illegible]	چاہی	ایکڑ پیداوار فی ایکڑ سیروں میں میں میزان پیداوار منوں قیمت فی من قیمت روپیہ شرح لگان بحساب پیداوار میزان لگان										ایکڑ شرح لگان میزان لگان								ایکڑ میزان لگان			
			لگان کا حصہ سرکار پچاس فی صدی																				

تنبیہ ۔ حلقہ کے تخمینہ کی تکمیل اس طرح کرو کہ ہر ایک قسم اراضی جس کے لئے علیحدہ ریونیو ریٹ مرتب کیا جائیگا اسکے لئے اسی قسم کے اندراج کئے جائیں اور تمام قسم کی اراضی یا زمین کے مجموعہ کو جمع کر لیا جائے ؎

ضمیمہ نمبر ۱۱

مدات جن کی رو سے مختلف قطعات کے وسائل کا مقابلہ پیمائش ہو جاتا ہے

(۱)۔ رقبہ ہائے مزروعہ و غیر مزروعہ +

(الف) فی صدی کس قدر مزروعہ ہے +

(ب) فی صدی کس قدر غیر مزروعہ ہے +

(ج) گذشتہ بندوبست سے زراعت میں کس قدر اضافہ ہوا ہے +

(۲)۔ آبپاشی +

(الف) فیصدی مزروعہ زمین جس کی آبپاشی چاہات سے ہوئی +

(ب) گذشتہ بندوبست سے چاہات میں اضافہ فیصدی +

(ج) عمق چاہات بحساب اوسط فٹ میں +

(د) چاہی رقبہ کی اوسط فی چاہ +

(ھ) چاہی فصلوں کے ایکڑوں کی اوسط فی چاہ +

(۳) فصل +

(الف) رقبہ مزروعہ میں سے فی صدی کس قدر رقبہ میں فصل ہوئی +

(ب) فی صدی گیہوں اور دیگر اجناس کی ایسی تفصیل جو ضروری معلوم ہو +

(۴)۔ آبادی۔ مالکان و رعیت +

(الف)۔ آبادی کاشت فی مربع میل +

(ب) مزروعہ ایکڑوں کی اوسط بحساب فی مالک +

(ج)۔ مالکان زیادہ تر کن اقوام کے ہیں +

(د)۔ فی صدی رقبہ کاشت کردہ مالکان +

(ھ)۔ فی صدی رقبہ کاشت کردہ مزارعان وخیلکار ٭

(و)۔ فی صدی رقبہ کاشت کردہ مزارعان تابع مرضی مالک ٭

(۵)۔ انتقالات ٭

(الف) کل رقبہ کا فی صدی جو گزشتہ بندوبست سے فروخت ہوا ٭

(ب) مندرجہ بالا رقبہ کا فی صدی جو ساہوکاران کے ہاتھ فروخت ہوا ٭

(ج) اوسط قیمت فی ایکڑ زمین مزروعہ جو سنہ ۱ء سے سنہ ۱ء تک فروخت ہوئی ٭

(د) مزروعہ رقبہ کا فی صدی جو اب رہن ہے ٭

(ھ) مندرجہ بالا رقبہ کا کتنا فی صدی ساہوکاران کے پاس رہن ہوا ٭

(و)۔ اوسط زر رہن فی ایکڑ زمین مزروعہ جو سنہ ۱ء سے سنہ ۱ء تک رہن ہوئی ٭

(۶)۔ نصف محاصل خالص ٭

(الف) کل پیداوار کا نصف حصہ محاصل خالص	(۱) آبپاش (۲) غیر آبپاش
(ب) شرح نصف محاصل خالص	(۱) چاہی (۲) بارانی

(۷) تشخیص ٭

(الف) شرح تشخیص	(۱) چاہی (۲) بارانی
(ب) تشخیص آخیر	(۱) کل پیداوار کی قیمت فی صدی ٭ (۲) نصف محاصل کے فی صدی ٭

(ج) اضافہ فی صدی بمقابلہ جمع سابقہ ٭

ضمیمہ نمبر ۱۲

قواعد درباب تشخیص اراضیات واقع چھاونی یا سول سٹیشن

(۱)۔ چھاونی کی کل زمینیں بصورت نہ ہونے کسی خاص حکم کے تشخیص سے بری ہوں گی بشرطیکہ پہلے سے بری ہوں ۔

(۲)۔ سول سٹیشن میں جو زمین ہو وہ عموماً بری نہیں ہو گی مگر بری ہونے کی درخواست بوجوہات خاص یا از طرف میونسپل کمیٹی صاحب مہتمم بندوبست کی وساطت سے واسطے صدور حکم گورنمنٹ کے بھیجی جا سکتی ہے ۔

(۳)۔ افسران مہتمم بندوبست سول سٹیشن کی زمینوں کی تشخیص مطابق قواعد مندرجہ ذیل کریں گے ۔

(الف)۔ جس زمین کی کاشت واسطے فروخت پیداوار کے کی جائے مثلاً زمین میں باغ بمراد فروخت ثمر لگایا جائے یا اس میں کوئی جنس بوئی جائے اس زمین کی تشخیص بقاعدہ معمولی حصہ پیداوار پر کی جائے ۔

(ب)۔ جو زمین مکانات سکنٰی یا دوکانات کے متعلق ہو جس میں اور باغیچہ شامل ہے مگر باغیچہ ایسا نہ ہو جس کا پھل فروخت ہوتا ہو۔ اس زمین کی تشخیص اُس معمولی پرتہ کے مطابق کی جائے گی جو اس قسم کی زمینوں کے لئے مقرر ہو بشرطیکہ

(اوّل)۔ اگر اس پرتہ کے مطابق اس قدر روپیہ وصول نہ ہو جو پہلے وصول ہوتا رہا ہے تو تشخیص سابق قائم رہنی چاہئیے ۔

(دوم)۔ مالک زمین ذمہ وار ادا ء زر مشخصہ کا ہو گا اور جب کسی زمین کا زر مشخصہ ایک روپیہ سے کم ہو تو صاحب مہتمم بندوبست حسب اقتضائے رائے خود اس کو معاف کر سکتے

ہیں۔یہی قاعدہ تشخیص اور بریت کا زمین زیرآمد باغات و مکانات رفاہ عام سے جو سرکار کی ملکیت نہ ہوں متعلق ہوگا ۔

(ج)۔ اراضیات ملکیت سرکار (مثلاً اراضی بنجر متعلقہ مکانات سرکاری وغیرہ) تشخیص سے بری رہیں گے ۔

قاعدہ دوم کو گورنمنٹ ہند کے مندرجہ رزولیوشن کے ہمراہ پڑھنا چاہئے ۔

گورنمنٹ ہند صیغہ خزانہ و تجارت

حساب و خزانہ نمبری ۲۱۲۸ مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۸۷۹ء

(۱) رزولیوشن جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کی دانست میں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جو زمینیں لوگوں کے مکانات سکنی سے متعلق ہیں یا زیرآمد مکانات ہیں ان پر مثل زمین زرعی یا چراگاہ کے معاملہ کیوں نہ لگایا جائے۔ باشندگان ایلچ پور نے جو دعوے معافی تشخیص کا کیا ہے وہ بے بنیاد ہے پس وہ دعوے قطعی خارج ہونا چاہئے ۔

(۲)۔ نواب ممدوح با جلاس کونسل اس موقعہ پر یہ بھی ہدایت فرماتے ہیں کہ اس بات کی احتیاط رہے کہ زمینیں واقع اندرون حدود میونسپلٹی ایلچ پور کا جو معاملہ میونسپلٹی مذکور کے لئے معاف کیا گیا ہے اس کو آئندہ بطور نظیر کے نہ پیش کیا جائے۔ میونسپل کمیٹیوں کا کوئی استحقاق نہیں ہے کہ اُن کی حدود کے اندر کی زمینوں پر جو معاملہ لگایا جائے وہ اُن کے لئے معاف کیا جائے کیونکہ یہ معاملہ مثل دیگر معاملہ زمین کے محاصل شاہی متصور ہوتا ہے جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل اس قسم کی معافیات کے قطعی برخلاف ہیں۔ پس آئندہ کوئی اس قسم کی معافی عطا نہ کی جائے ۔

ضمیمہ نمبر ۱۲

رپورٹ ہائے تشخیص کے اندراجات کی ایک تجویز

مندرجہ ذیل ایک سرسری خاکہ اندراجات رپورٹ ہائے تشخیص کا ہے

(۱)۔ طبعی خواص ؞

(الف)۔ اس قطعہ کا مختصر عام بیان ؞

(ب)۔ بارش کی مقدار اور اُس کی ناہواری تقسیم کا بیان ؞

(ج)۔ حوالہ ان احکام کا جن کے مطابق تحصیل کے چکوک میں تقسیم وقسم بندی اراضی ہوئی ہو ؞

(۲)۔ تواریخ متعلق بیت المال (خزانہ سرکاری) ؞

(الف) مدنی تواریخ کا نہایت اختصار سے ذکر کرنا چاہئے اور صرف ان امور کا درج کرنا جائز ہوگا جن سے تواریخ متعلق بیت المال کی وضاحت ہو ؞

(ب)۔ ان فرمانرواؤں کے مالی انتظام کا مختصر بیان جن کے بعد سرکار انگلشیہ کی حکومت کا آغاز ہؤا اور جو بندوبست اس زمانہ سے پہلے دوبارہ ہوئے تھے ان کا مختصر ذکر ؞

(ج)۔ جو بندوبست اب ختم ہونے والا ہو اس کا بیان تفصیل کے ساتھ درج ہونا چاہئے۔ ضرور ہے کہ ریٹ کے مرتب کرنیکا طریق وتشخیص کی مقدار۔ اور اس کی محال پر باچھ کا مناسب یا نامناسب ہونا اور اس کے وصول کرنے میں دقت یا سہولت پیش آنے کا ذکر کیا جائے۔ اور لازم ہے کہ ایک نقشہ تیار کیا جائے جس میں مناسب سرخیوں کے نیچے مطالبہ کی تبدیلیوں کو دکھایا جائے جو اس کے جاری ہونے سے اب تک عمل میں آئی ہوں۔ دوران بندوبست میں جو ترمیم یا کمی ضروری سمجھی گئی ہو اس کو خصوصیت سے درج کرنا چاہئے ؞

(۳)۔ عام کوائف ؛

اس مد کے متعلق معلومات کی مقدار مختلف اضلاع میں مختلف ہوگی۔ مندرجہ ذیل وہ امور ہیں جن کا اندراج اور اُن کی نسبت زیادہ ضروری ہے ؛

(الف) مختلف زمانوں کا مزروعہ رقبہ، اقسام اراضی کی تفصیل اور ذرائع آبپاشی۔ نئی کاشت کی نوعیت کا مقابلہ پرانی کاشت سے ؛

(ب)۔ گذشتہ بندوبست سے لیکر بندوبست حال تک جو تبدیلیاں زراعتی پیداوار کی قیمت اور پیداوار کی لاگت میں آئی ہوں اور نیز آبپاشی بذریعہ چاہات کی لاگت کا ذکر ؛

(ج)۔ وسائل آمد و رفت اور منڈیاں ؛

(د)۔ مویشی جو کاشتکاری کے کام آتے ہوں اور نیز وہ مویشی جو مکھن وغیرہ کی اغراض کے لئے ہوں ؛

(ھ)۔ مختلف زمانوں میں جو آبادی رہی ہو خصوصاً دہقانی آبادی اور رقبہ مزروعہ پر اس آبادی کا پڑتہ ؛

(و)۔ دہقانی آبادی کی تقسیم قوموں خصوصاً مالکان زمین میں اور خاص خاص جماعت ہائے مالکان ورعیت کے چال چلن بحیثیت ایک کاشتکار ہونے کی بابت یادداشت ؛

(ز)۔ مختلف چکوک اور قوموں کے مروجہ پٹہ ہائے یا حقیتیں اور کھاتہ ہائے مالکانہ کی معمولی جسامت ؛

(ح)۔ مختلف زمانوں کے انتقالات کے کوائف جن سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوں۔ (۱) اراضی زرعی کی قیمت (۲)۔ مقروضیت کے پھیلنے کی شہادت ؛

یہ امر بھی دکھانا چاہئے کہ انتقالات کی کیا تعداد ہے اور منتقل الیہم کس جماعت کے اشخاص ہیں اور نیز رہن بلا قبضہ (آڑ رہن) اور غیر مکفول کی تعداد درج ہونی چاہئے۔ اگر مالکان کی ایک معقول تعداد غیر از کاشتکاری دیگر ذریعہ سے آمدنی رکھتے ہوں تو اس کا بھی بیان کر دینا چاہئے ؛

۴۔ اجناس ؛

(الف) کوائف اجناس کے ملاحظہ کے وقت ان امور کا خاص خیال رکھنا چاہئے ہر سال

تخم ریزی اور اجناس پختہ شدہ کا گذشتہ تخم ریزی کے ساتھ کیا تناسب رہا ہے ٭

(ب)۔ مختلف اقسام اراضی کا عام طریق کاشتکاری بھی دکھانا چاہئے اور نقشہ جات میں مندرجہ ذیل امور دکھائے جائیں یعنی وہ اجناس جن کی تخم ریزی ہوئی ہے۔ اور نیز علٰے اقسام اجناس پختہ شدہ کی تفصیل اور وہ رقبہ جس میں فصل نہیں ہوئی جس رقبہ میں فصل نہیں ہوئی اس کی اجناس کی تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں یہ رقبہ جات کئی ایک سالوں کے اوسط رقبہ ہونے چاہئیں اور نہایت سہل طریقہ اُن کے دکھانے کا یہ ہے کہ رقبہ مزروعہ اور اس رقبہ کو جس پر فصل پختہ نہیں ہوئی فی صدی کے حساب سے دکھایا جائے ٭

(ج)۔ اُن نقشہ جات کی رقوم کا قرب وجوار کی اسی نوعیت کے قطعوں کی رقوم سے اختصار کے ساتھ مقابلہ کرنے سے تشخیص کا کسی قدر مقابلتاً پرتہ معلوم ہو جائے گا ٭

(د) سابقہ بندوبست سے ابتک کے اہم محاصل اجناس ٭

(۵)۔ رعیت ولگان ٭

(الف)۔ رقبہ جات جن کو مالکان ورعیت وخیلکارو رعیت تابع مرضی مالک نے کاشت کیا ہو ٭

(ب)۔ لگان بٹائی وضبطی جو رعیت تابع مرضی مالک ادا کرتی ہے ٭

(ج)۔ لگان چکوتہ جو رعیت تابع مرضی مالک ادا کرتی ہے ٭

(د)۔ لگان نقدی جو رعیت تابع مرضی مالک ادا کرتی ہے ٭

(۶)۔ تخمینہ جات نصفی پیداوار اور ریٹ کے معیار مستخرجہ ٭

(الف)۔ تخمینہ جات نصفی پیداوار لگان ہائے بٹائی وضبطی پر مبنی ہیں ٭

(۱)۔ اجناس کا اوسط رقبہ ٭

(۲)۔ مفروضہ پیداوار اجناس اور اس تقریباً درست مقدار کے معلوم کرنے کے ذرائع کا ذکر ٭

(۳)۔ مفروضہ قیمت ہائے۔ رپورٹ میں قیمتوں کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہوں اور جو احکام ان مقدمات پر صادر کئے گئے ہوں ان کا ایک مختصر خلاصہ درج ہونا مناسب ہے ٭

(۴)۔ مالک کا پیداوار کا اصلی حصہ بعد منہائی یا خرچ ہائے کمیاں وغیرہ۔ اور حصہ نصفی پیداوار کا تخمینہ ٭

(۵)۔ معیار ریٹ مبنی بر لگان ہائے بٹائی و ضبطی ٭

(ب)۔ تخمینہ جات نصفی پیداوار مبنی بر لگان ہائے چکوتہ۔ اگر مقررہ لگان ہائے جنس بکثرت مستعمل ہوں تو اس کا بھی ایک تخمینہ کرنا مناسب ہوگا ٭

(ج)۔ تخمینہ جات نصفی پیداوار مبنی بر لگان ہائے نقدی ٭

(۱)۔ جس طریقہ کے مطابق مذکورہ بالا تخمینہ مرتب کیا جاتا ہے اس کا ذکر کرنا چاہئے اور غیر معمولی لگانوں کو خارج کرنے کے لئے کوئی طریق استعمال کیا جاتا ہو تو اس کو واضح طور پر بیان کرنا چاہئے ٭

(۲)۔ معیار ہائے مقررہ جن کا معیار نقد لگان ہائے سے استخراج کیا گیا ہو ان کا معیار ہا مبنی بر لگان ہائے ضبطی و بٹائی سے مقابلہ کرنا چاہئے اور حتی الوسع اہم بین ہا خلافوں کی وجہ بتانی چاہئے ٭

(۷)۔ دیگر معیار ہائے تشخیص ٭

اگر تشخیص میں معیار متذکرہ دستور العمل ہذا فصل ۴۲ کا یا کسی اور معیار کا استعمال کیا گیا ہو تو یہ امر بھی درج ہونا چاہئے ٭

(۸)۔ ریونیو ریٹ و مالی نتائج ٭

(الف)۔ موجودہ ریونیو ریٹ و مطالبہ کو درج کرنا چاہئے اور ان کا مقررہ ریونیو ریٹ ہائے سے جو لگان ہا سے استخراج کئے گئے ہوں اور اس مطالبہ سے جو ریونیو ریٹ کے ہر ایک قسم اراضی کے مزروعہ رقبہ پر عاید کرنے سے حاصل ہو مقابلہ کرنا چاہئے ٭

(ب)۔ عام وجوہات بابت ایزادی معاملہ یا ضرورت دینے امداد کا بھی ذکر کرنا چاہئے اگر مقررہ لگان کے اندازہ تک جمع کا پھیلانا منظور نہ ہو تو اس امر کی مفصل وجوہات بیان کرنی چاہئیں ٭

(ج)۔ ہر ایک چکلہ کے لئے جو لگان تجویز کیا جائے اور اس لگان کے معقول ہونے کی وجوہات کو بیان کرنا چاہئے۔ یہ عموماً باعث سہولت ہوتا ہے کہ ہر ایک چکلہ کی تشخیص کا

جداگانہ ذکر کیا جائے +

(د)۔ سابقہ اور موجودہ جمع بست کا اور اس لگان کا جو جمع بست پٹوار کی غرض سے اغلباً مقرر کیا جائے گا بیان درج ہونا چاہئے +

(ھ)۔ ایک نقشہ دینا چاہئے جس میں ختم ہونے والے بندوبست کے اصل مطالبہ کا اور اس بندوبست کے آخری سال کے مطالبہ کا اور مطالبہ نو کا مقابلہ درج ہو۔ اس نقشہ میں چند خانہ جات بڑھا دینے چاہئیں جن میں ایک صورت کے وصول شدہ یا واجب الوصول جمع بست درج ہوں گے معاملہ زمین و معاملہ زمین بمعہ جمع بست میں جو فی صدی ایزادی کی گئی ہو اس کو بھی درج کرنا چاہئے +

(و)۔ بندوبست کے لئے جو میعاد مناسب سمجھی جائے وہی درج ہونی چاہئے۔ اس میعاد کا آخری فیصلہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک رپورٹ بندوبست پر احکام صادر نہ ہو لیں۔ لیکن ضرور ہے کہ چند روزہ انتظام کے لئے کچھ فیصلہ کر دیا جائے اس لئے کہ مقدار ایزادی واجب الوصول کسی حد تک اس میعاد پر منحصر ہوگی۔ جس کے دوران میں سرکار کسی مزید ایزادی کے دعوے کرنے سے باز رہی ہو +

ضمیمہ نمبر ۱۴
نقشہ دیہہ وار تشخیص مفصل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
				رقبہ بحساب ایکڑ یا چاہات												نقدی معاملہ									کیفیت
						غیر مزروعہ سوائے جنگل کے			رقبہ مزروعہ قسموار							معاملہ سابق			تخمینہ مطالبہ جدید برو ئے پرتہ تشخیص منظور شدہ						جب معاملہ موجودہ کم ہو جائے یا مطالبہ جدید اور مطالبہ برو ئے پرتہ منظور شدہ میں فیصدی بیس سے زیادہ فرق نکلے تو ہمیشہ وجوہات اسکی تشریح کرنی چاہئیں
						ممکن																			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

تنبیہ۔ خانہ ۳ و ۴۔ دیہات ہمیشہ چکوار درج ہونے چاہئیں اور ہر چک میں حدبستوار ٭
خانہ ۵ لغایت ۱۵۔ رقبہ کے اندراجات بابت بندوبست گذشتہ برابر سُرخ روشنائی میں اور بابت بندوبست جدید سیاہی میں ہوں گے ٭
خانہ ۱۰ لغایت ۱۵۔ ان خانوں میں حالات ضلع کے موافق تبدیلی کی جاسکتی ہے ٭
خانہ ۱۷-۲۳- اِن خانوں میں کل معاملہ معہ لاخراج ہر قسم درج کیا جائے گا ٭

ضمیمہ نمبر ۱۵

تشخیص جدید کا ضلع کی قسط بندی میں شامل کرنا

صاحب مہتمم بندوبست کو نقشہ جات مندرجہ ذیل بنمونہ ہائے مندرجہ ذیل تیار کرنے ضروری ہوں گے۔ صاحب فنانشل کمشنر بہادر جدید قسط بندی کی منظوری تا حصول نقشہ جات نہ دینگے *

(الف)۔ نقشہ کمی بیشی مطالبہ جس میں بندوبست منقضی المیعاد کے آخری سال و بندوبست جدید کے سال اوّل کا محال وار معاملہ مستقل درج ہوگا *

(ب) معاملہ رسدی اور معاملہ جو سال ہا آئندہ میں قابل وصول ہوگا *

(ج) گوشوارہ کمی بیشی مستقل قسط بندی ضلع بابت آخری سال بندوبست منقضی المیعاد و سال اوّل بندوبست جدید *

(د) نقشہ گوشوارہ مطالبہ ماہوار بابت معاملہ مستقل بابت اوّل سال حسابی زیر تشخیص جدید

نقشہ جات (ج) و (د) عارضی ہیں اور صرف تشخیص ہائے جدید کے عمل میں آنے کے وقت سہولت حساب کے لئے درکار ہوتے ہیں *

نقشہ جات (الف) و (ب) دفاتر ضلع اور تحصیل میں ہمیشہ کارآمد ہونے کے لحاظ سے اور نیز بلحاظ اس کے کہ محکمہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر میں مقابلہ اور پڑتال کے لئے کارآمد ہونگے بہت ضروری ہیں بالخصوص مراتب مندرجہ ذیل ظاہر کرنے کے لئے نقشہ (الف) تجویز کیا گیا ہے *

(الف) محال وار سالم معاملہ تشخیص شدہ سابقہ اور رقم منہائی اور تعداد معاملہ جو بعد منہائی رقوم مذکور درج قسط بندی تھا

(ب) مراتب مذکورہ بابت تشخیص جدید *

(ج)۔ محال وار بیشی یا کمی مطالبہ و تعداد کل بیشی و کمی بابت جملہ محالات مشخصہ *

یہ بات خاص احتیاط کے ساتھ دیکھنی چاہئے کہ رقوم مندرجہ نقشہ (ج) رقوم معاملہ منظور شدہ کے ساتھ مطابق ہیں اور خاصکر یہ بات کہ رقوم منہائی بابت جاگیر اور انعام کی بخوبی پڑتال کی گئی ہے *

نقشہ (الف) و (ب) کی مکمل اُردو نقول دفاتر ضلع و تحصیل میں رکھی جائینگی نقول انگریزی دفتر صاحب فنانشل کمشنر بہادر میں رہینگے *

(۸ الف) نقشہ کمی بیشی مطالبہ محالوار جس میں بندوبست منقضی المیعاد کے آخری سال اور بندوبست جدید کے اول سال کا معاملہ مستقل بقید تفصیل معاملہ رسدی و معاملہ واجب الوصول بسال ہائے آئندہ درج کیا جائیگا۔ اردو نقل دفاتر ضلع اور تحصیل میں رکھی جائیگی اور انگریزی نقل بجناب فنانشل کمشنر بہادر کے محکمہ میں بھیجی جائیگی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
			معاملہ مستقل بوقت انقضائے میعاد بندوبست گزشتہ جس پر گوشوارہ قسطبندی منظور کردہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر مبنی تھا								بندوبست جدید کے سال اول کا معاملہ بتفصیل ذیل خریف سنہ ۱۸۹ ء و ربیع سنہ ۱۸۹ ء											شرح اقساط فصل وار		کیفیت
			معاملہ زمین و معاملہ مستقل بابت چراگاہ و بیجی و کھجی وغیرہ								معاملہ زمین و معاملہ مستقل بابت چراگاہ و بیجی و کھجی وغیرہ													
			لاخراج								لاخراج													
تحصیل و پرگنہ تفصیل	نمبر بندوبست تشخیص	محال	جاگیر و معافی	انعام	تیق و بیل وار	دیگر اقسام الاخراج	میزان	مطالبہ سرکار	کل تشخیص	بمد اراضی بابت عوض زر (وغیرہ) کی زمین کے اخراج الاخراج و اراضی	جاگیر و معافی	انعام	تیق و بیل وار	دیگر اقسام الاخراج	میزان	مطالبہ سرکار	کل تشخیص	بمد اراضی بابت عوض زر (وغیرہ) کی زمین کے اخراج الاخراج و اراضی	تشخیص جدید منظور کردہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر بتفصیل (ب)	مطالبہ سرکار کی بیشی بمقابلہ تشخیص جدید (خانہ ۹ و ۱۷)	مطالبہ سرکار کی کمی بمقابلہ تشخیص جدید (خانہ ۹ و ۱۶)	ربیع	خریف	(۱) اگر خانہ ۱۸ و ۲۰ میں کچھ فرق ہو تو وجہ اس کی لکھی جائے۔ عموماً ان خانہ جات کے اندراجات متشابہ ہونگے (۲)۔ معاملہ واجب الوصول کی مقدار لکھو اور جو معاملہ زیر پٹہ جات رعایتی بابت چاہات واجب الوصول ہو اس کو معاملہ رسدی سے علیحدہ دکھاؤ ۔

تنبیہ۔ خانہ ۴ لغایت ۱۰- اور خانہ ۱۲ لغایت ۱۸ کے اندراجات زیادہ تر خاص معاملہ زمین کی بابت ہوں گے۔ دیگر اقسام معاملہ متفرق کی بابت جو اندراجات کبھی کبھی ہوں گے وہ اُن خانوں میں جس قدر واسطے مطالبہ گوشوارہ قسطبندی کے ضرورت ہو علیحدہ علیحدہ کئے جائیں گے ۔

خانہ ۴ و ۱۲- اگر بعض جاگیرات و معافیات کی بابت نذرانہ مندرجہ خانہ ۱۲ و ۱۹ وصول ہوتا ہو- اور بعض کی بابت وصول نہ ہوتا ہو تو جاگیر یا معافی نذرانہ گذار کا معاملہ علیحدہ درج کرنا چاہئے- اور اس کی کیفیت خانہ ۲۵ میں لکھی جائے ۔

خانہ ۷ و ۱۵ بعض ضلعوں میں خالی رہیں گے اور بعض میں ان خانوں کو چند خانوں پر تقسیم کرنا پڑے گا- چنانچہ اسی غرض سے یہ خانے قائم کئے گئے ہیں ۔

خانہ ۹ و ۱۱ کی میزان آخری گوشوارہ قسطبندی منظور کردہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھ مطابق ہونی چاہئے اور ان کا باہم مقابلہ ہونا چاہئے ۔

خانہ ۱۴- اس خانہ میں حقوق ذیلداری درج نہیں کئے جائیں گے بجز ہر ایک ذیل کے ایک گاؤں کے لئے جس میں سے انعام دیا گیا ہو- دیگر گاؤں میں خواہ وہ خالصہ ہوں یا جاگیر یا مشترکہ ایک فی صدی کل معاملہ کا بابت ذیلداری خانہ ۱۷ میں شامل کیا جائے گا ۔

خانہ ۱۷ و ۱۹ کی میزان گوشوارہ قسطبندی جدید سے جو بعد سنانے معاملہ جدید کے تیار کر کے اُس کے ساتھ بھیجا جائے مطابق ہوگی ۔

(ب) کیفیت بابت معاملہ رسدی و معاملہ واجب الوصول مندرجہ خانہ ۲۵ نقشہ الف جو آیندہ سنوات میں واجب الوصول ہوگا۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
			تفصیل سالہائے معہ بیشی معاملہ جو آیندہ ہوگی (واضح رہے کہ صرف رقم بیشی درج کی جائے گی نہ کل معاملہ معہ بیشی)										
نمبر شمار چک پٹی تفصیل	نام	کل معاملہ بابت سال اول بندوبست جدید بعد تخفیف معاملہ مندرجہ خانہ ۱۰ نقشہ منسلکہ ۱۱	۱۸۹۷-۱۸۹۸ء	۱۸۹۸-۱۸۹۹ء	علی ہذا القیاس باقی سال لکھے جائیں گے جن میں بیشی ہونے والی ہو۔						کل بیشی	کل معاملہ آخری سال یعنی معاملہ مندرجہ خانہ ۲۰ نقشہ الف	کیفیت

تنبیہ۔ اگر بیشی کا بہت بڑا حصہ لاخراج داران کو ملنے والا ہو نہ گورنمنٹ کو تو اس کا ذکر خانہ کیفیت میں لکھا جا سکتا ہے یا خانہ ۴ لغایت خانہ ۱۲ میں مفصل اندراج کیا جا سکتا ہے۔

(ج) گوشوارہ کمی بیشی قسطبندی مستقل ضلع ہذا بابت سال آخری بندوبست منقضی المیعاد بمقابلہ قسطبندی مستقل بابت سال اوّل بندوبست جدید (یہ گوشوارہ صاحب کمشنر و صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی خدمت میں ہمراہ نقشہ جات (الف) و (ب) ارسال ہوگا)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
تحصیل	سال خریف و ربیع	معاملہ زمین	چراگاہ سرکاری کا محصول جس پر مطالبہ مقرر ہے	نذرانہ نوکری	کل آمدنی مستقل	کیفیت
الف	۱۸۹۷-۱۸۹۸ء ۱۸۹۸-۱۸۹۹ء					
ب	۱۸۹۷-۱۸۹۸ء ۱۸۹۸-۱۸۹۹ء					
کل ضلع	۱۸۹۷-۱۸۹۸ء ۱۸۹۸-۱۸۹۹ء					

کیفیت کمی بیشی مطالبہ بابت سنہ ۹۸-۹۹ء

(الف) مطالبہ بابت سنہ ۹۷-۹۸ء ۱۸ مبلغ

(ب) بیشی جو سنہ ۹۷-۹۸ء ۱۸ میں ہوئی بہ تفصیل ذیل

تفصیل بیشی	حوالہ چٹھی محکمہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر جسکی روسے بیشی منظور ہوئی ۔			تعداد بیشی	کیفیت
	دفتر	نمبر	تاریخ		
میزان ۔					

(ج) منہائی بابت کمی جو سنہ ۱۸۹۷-۹۸ء میں ہوئی بہ تفصیل ذیل

تفصیل	حوالہ چٹھی صاحب فنانشل کمشنر بہادر جس کی رو سے بیشی منظور ہوئی۔			تعداد	کیفیت
	دفتر	نمبر	تاریخ		
میزان					

(دال) مطالبہ بابت سنہ ۱۸۹۸-۹۹ء مبلغ

(د) گوشوارہ ماہوار مطالبہ بابت معاملہ مستقل بابت سال اوّل تشخیص جدید

تحصیل														کیفیت
	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ	کل مطالبہ	
کل ضلع														

ضمیمہ نمبر ۱۶

خرچ تشخیص کو جاگیرداران سے وصول کرنا

۱۔ تشخیص نو کے باچھ ہونے اور مثل حقیت میں درج ہونے کے بعد فوراً صاحب کلکٹر بندوبست کو لازم ہوگا کہ اس تاریخ تک جو کچھ بندوبست پر خرچ آیا ہے اس کی ایک فہرست تیار کرے۔ وہ تمام اخراجات جو شاہی یا پرونشل محاصل میں سے ہوتے ہوں اُن کو بھی اس حساب میں شامل کرلیا جائے لیکن صاحب مہتمم بندوبست اور اس کے ماتحتوں اور اکسٹرا اسسٹنٹ افسران بندوبست کی تنخواہ اس خرچ میں نہیں دکھائی جائے گی۔

۲۔ کسی خاص تحصیل کے بندوبست کے خرچ کا اندازہ لگاتے وقت مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھنا باعث سہولت ہوگا۔

(الف) اس تحصیل کے عملہ بندوبست کے متعلق جو خرچ ہوئے ہوں اُن کا تخمینہ لگانا۔

(ب) اور مد (الف) میں اخراجات صدر مقامات کو جو متفرقات پر یا عملہ وغیرہ پر اُٹھا ہو اس تناسب سے شامل کرلینا جو تحصیل کی ترمیم شدہ مالیہ کو تمام قطعہ زیر بندوبست سے ہو۔

۳۔ جب تحصیل کا کل خرچ تشخیص اس طرح معلوم ہو جائے تو ہر ایک تحصیل کے مالیہ مفوضہ کی متناسب مقدار نکل سکتی ہے جو اس معاملہ کا خرچ تشخیص ہوگی۔ احکام مندرجہ ضمیمہ کی اغراض کے لئے اس طرح پر نکالے ہوئے خرچ تشخیص کا ½ حصہ منتقل الیہ سے اسکی اراضی کے خرچ تشخیص کی بابت قابل وصول ہوگا۔

۴۔ مذکورہ بالا رقوم کے وصول کرنے کے لئے ہر ایک وصول کے واسطے صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری حاصل کرنی ضرور ہوگی۔ صاحب مہتمم بندوبست۔ بندوبست کے ختم ہونے پر اس رقم کی رپورٹ کرے گا جو بابت اصول مندرجہ احکام ذیل قابل وصول ہوگی۔ اس رپورٹ کے ہمراہ ایک فہرست مطابق نمونہ منسلکہ ارسال کرنی چاہئے اور جب صاحب مہتمم بندوبست کی رائے میں کل رقم کی وصولی باعث تکلیف ہو تو کل یا جزو رقم واجب الوصول کے معاف کرنیکی

وجوہات قلمبند کرنی چاہئیں لیکن بجز ذیل کی صورتوں کی معافیات خاص خاص صورتوں میں بھی دیجائے گی لئے جب کسی جاگیر کی سالانہ مالیت ..۳۰ روپیہ سے کم ہو تو خرچ تشخیص کی وجہ سے اس سے کوئی رقم واجب الوصول نہ ہوگی الا یہ جاگیر ایک سالم موضع ہو۔ ان احکام کی اغراض کے لئے تخمینہ بحالاتے وقت جاگیر کی خالص مالیت ہر ایک صورت میں بعد منہائی رسوم انتقال وغیرہ کے ہوگی۔

۵۔ اقسام جن میں خرچ تشخیص مطابق دفعہ ۴۸ (۲) ایکٹ معاملہ زمین عمل ہوگا انکی تعداد اور مقدار کے لئے کوئی خاص قاعدہ وضع نہیں ہوا۔ ہر ایک صورت میں صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے احکام حاصل کرنے ہوں گے۔

۶۔ اگر صاحب مہتمم بندوبست خیال کرے کہ وہ طریق جس کے مطابق دوران بندوبست میں ہر ایک جاگیر کے معاملہ کا پانچ فی صدی گورنمنٹ کے نام دکھایا جاتا ہے اور صرف بقایا اسی خرچ کا جو منتقل الیہم سے واجب الوصول ہے بعد اختتام بندوبست ان سے وصول کیا جاتا ہے عام پسند ہوگا تو صاحب موصوف کو اجازت ہے کہ اس غرض کے لئے تجاویز پیش کریں۔

نقشہ منسلکہ رپورٹ بابت مقدار الاخراج جو معافی داران سے تشخیص جدید کے عوض میں قابل ادائیگی ہوگا۔

۱۔ کل خرچ تشخیص تحصیل یا پرگنہ پر۔
۲۔ خرچ مندرجہ خانہ (۱) کا دو ثلث۔
۳۔ تحصیل یا پرگنہ کی نئی جمع۔
۴۔ اندراج خانہ دوئم کا فی صد اندراج خانہ سوئم پر۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
تحصیل یا پرگنہ	نام جاگیردار	جاگیر کا معاملہ (خالص)	جاگیر کا یا معافی کا معاملہ (خالص)	۵ فیصدی خرچ تشخیص کی رقم جو معافیات [illegible]	خانہ ۵ کی رقم کا [illegible]	اراضی معافی [illegible]	کیفیت

لہ پنجاب گورنمنٹ کی چٹھی نمبر $\frac{266}{533}$ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۹۶ء اسمی صاحب فنانشل کمشنر بہادر۔

صحت نامہ ڈوئی مینول

صحت نامہ نمبر ۱

فقرہ ۲۳۳ سطر ۱- قلم انداز کرو الفاظ " اور برخاستگی " اور الفاظ "عمل ہوسکتا ہے" کے بعد سطر ۲ میں درج کرو "۔ صاحب مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ نمبردار کو غفلت فرائض یا عدولی احکام کے باعث موقوف کرے۔ جبکہ فرض یا احکام ایسے کام کے متعلق ہوں جو صاحب مہتمم بندوبست کے زیر اہتمام ہے۔ نمبردار کو موقوف کرنے سے پہلے صاحب موصوف کو صاحب کلکٹر ضلع سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ اس مشورہ کا پابند ہونا اُن کے لئے لازمی نہیں ہے اسی طرح پر جب صاحب کلکٹر ضلع نمبردار کو بدچلنی کے باعث جس کا تعلق کاربندوبست سے نہیں ہے موقوف کرنا چاہیں تو اُن کو لازم ہوگا کہ احکام اخیر صادر کرنے سے پہلے صاحب مہتمم بندوبست سے مشورہ کر لیں +

صحت نامہ نمبر ۲

فقرہ ۴- ہدایات مندرجہ ضمیمہ ۸ کی جگہ ذیل کی عبارت درج کرو:-

"۴- وہ دیہات جن میں شجرہ نسب مالکان بندوبست سابقہ میں تیار ہوا ہو (الف) اگر یہ شجرہ نسب چھوٹا ہے اور اس کی آسانی سے نقل ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ چھوٹے دیہات یا اُن دیہات کی صورت میں ممکن ہوتا ہے جو حال میں بسائے گئے ہوں۔ اس کی پوری نقل ہونی چاہیئے اور تاریخ حال تک درست ہونا چاہیئے تاکہ بذاتہ مکمل ہو (ب) اگر یہ اس قدر بڑا ہو کہ آسانی سے اس کی نقل نہیں ہوسکتی تو یہ کافی ہوگا۔ کہ جدید مستقل مسل کے ساتھ ایک شجرہ شامل کیا جاوے۔ جس میں آخری تین پشتیں موجودہ حالت تک درج ہوں اور جہاں کوئی شجرہ نسب اب تک تیار نہیں ہوا وہاں (۱) ایک مکمل شجرہ نسب تیار ہونا چاہیئے۔ جو ایسے دیہات میں جہاں اُس کی تیاری میں بہت محنت اُٹھانی پڑے۔ مورث اعلے

تک تیار کیا جائے ۔ (۲) لیکن جہاں اس کی تیاری میں بہت محنت کرنی پڑے ۔ وہاں شجرہ اس طرح پر تیار ہونا چاہیئے کہ مالکان ہر طرف دیتی فراہم کئے جائیں اور ان اقوام کے درمیان ہر ایک قوم یا گوت کے آدمی ہوں ہر ایک موجودہ مالک اراضی کے مورث کم سے کم گذشتہ تین پشتوں تک دکھانے چاہئیں اور اگر خاندان اراضی پر دیہہ میں اس سے زیادہ عرصہ تک قابض رہا ہے ۔ تو مورثان اس حد تک دکھانے چاہئیں جہانتک موجودہ مالکان کی یادداشت جاتی ہو اور کوئی اس میں تنازعہ نہ ہو لیکن عموماً چھ پشتوں سے پیچھے نہیں جانا چاہیئے +

صحت نامہ نمبر ۳

فقرہ ۵۰۲ - قاعدہ - ۲ کی جگہ پڑھو :-

"ایسے قطعات میں جہاں بعض مغربی اور جنوبی اضلاع کی طرح اراضی پر اُس کی غیر آب پاش حالت میں عموماً کوئی تشخیص جمع نہیں ہوتی - اراضیات چاہ پر جو سیلاب دریا اور نہر کے پانی کی پہنچ سے دور ہیں (یعنی چاہی خالص اراضیات) دوران میعاد بریت میں کل مقررہ تشخیص معاف کی جاتی ہے - اور چاہی سیلاب اور چاہی نہری اراضیات کی حالت میں پرتہ تشخیص جو بروئے پٹہ رعایتی مقرر ہو حسب ذیل ہوگا :-

"(الف) جہاں اراضی جس میں چاہ واقع ہے سیلاب دریا کی پہنچ کے اندر ہے - پرتہ سیلاب

"(ب) جہاں اراضی نہر کے پانی کی پہنچ کے اندر ہے - نہری خالص پرتہ۔

صحت نامہ نمبر ۴

فقرہ ۴۳۸ - ایزاد کرو -

"اُن خاص دقتوں کا لحاظ رکھ کر جو ملتان کے ضلع میں چاہ کے ذریعہ آبپاشی کرنے میں پیش آتی ہیں بندوبست مکرر میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ -

"(الف) جب کوئی چاہ کسی باعث سے استعمال میں نہ رہے تو وہ مقررہ تشخیص چاہ اس پہلی فصل ربیع سے جس میں چاہ کا استعمال بند ہوا ہو معاف کی جائیگی اور پھر دوبارہ اس فصل ربیع سے مقرر ہونی چاہیئے جس میں وہ دوبارہ زیر استعمال ہوا ہو۔

"(ب) ایک جدید چاہ پر جو دوران بندوبست میں ایک ایسے قطعہ میں لگایا جاوے جس میں چاہات پر تشخیص مستقل لگائی جاتی ہے۔ بیس سال تک کوئی تشخیص مستقل زاید از محاصل (اگر کوئی ہے) جو اراضی چاہ پر تشخیص ہوتا ہے عاید نہ ہوگی۔

"(ج) اگر ایک جدید چاہ پرانے چاہ کی جگہ بنایا جاوے جس کی مالگذاری بوقت بندوبست تشخیص ہو چکی ہے یا اگر ایک پرانا چاہ جو ناقابل استعمال تھا مرمت کیا گیا ہو تو ایک پٹہ رعایتی دیا جاویگا جسکی رو سے رقبہ چاہ اُن شرائط کی رو سے جن کا ذکر صورت (ب) میں ہے۔ مقررہ تشخیص مستقل سے مبرا ہوگا۔ بجز اس کے کہ میعاد بریت صاحب ڈپٹی کمشنر اخراجات کے لحاظ سے جو اُٹھائے گئے ہیں مقرر کرینگے۔ اور یہ کسی صورت میں دس سال سے زیادہ نہ ہوگی۔

صحت نامہ نمبر ۵

فقرہ ۳۳۵۔ تخمینہ جات نصفی محاصل میں قیمت فی من بحساب روپیہ و نیز آنہ نکالنے کا حکم نافذ ہوا ہے۔

متذکرہ بالا نافذ کرو

۱۰ ار دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء　　　　دستخط جے۔ ایم۔ ڈوئی

صحت نامہ نمبر ۶

فقرہ ۵۴۸۔ فقرہ کے آخیر میں یہ عبارت ایزاد کرو۔

وہ امور جن کی نسبت ابھی احکام مطلوب ہیں اُن کے واسطے علیحدہ حکم حاصل کرنے چاہئیں

بندوبست کی رپورٹ میں شامل نہیں ہونے چاہئیں

صحت نامہ نمبر ۷

فقرہ ۵۴۹۔ سطرا ''ضروری ہوں'' کے بعد درج کرو۔
فصل تشخیص مکرر میں جدید بندوبست کے اغلب مالی نتائج کی پیش بینی شامل ہونی چاہئے

صحت نامہ نمبر ۸

فقرہ ۵۶۵۔ ایزاد کرو۔
'' رواج عام کی صاف اُردو نقول دفتر ضلع میں رکھنی چاہئیں۔ اس کی نقول ڈسٹرکٹ جج ڈویزنل جج اور چیف کورٹ کے دفاتر میں بھی بھیجدینی چاہئیں''۔

صحت نامہ نمبر ۹

فقرہ ۵۰۹۔ ایزاد کرو۔
جو قواعد اس بارہ میں ہیں اُن کی نظرثانی حال میں گورنمنٹ پنجاب کی منظوری سے ہوئی ہے (دیکھو خط منجانب پنجاب گورنمنٹ نمبر ۳۰۔ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۱ء) جو قواعد اب نافذ العمل ہیں وہ ذیل میں درج ہیں :۔

(۱) جب کہ ایسی زمین کو جو شارع عام (سڑک) یا نہر کے ملحق ہے بھاری نقصان بہ سبب موجودگی درختان برلب سڑک یا نہر ہوا ہو تو صاحب مہتمم بندوبست اپنی مرضی کے بموجب اس زمین کی جس کو اس طرح پر نقصان پہنچا ہے علیحدہ قسم قائم کر سکتا ہے اور جب تشخیص کی تقسیم کھاتہ جات پر کرنے لگے تو اس کی نسبت یہ قرار دے سکتا ہے کہ وہ تشخیص سے باہر ہے یا اس پر بہ نسبت قسم کی دیگر اراضی سے کم شرح عاید کر سکتا ہے۔

(۲) زیادہ سے زیادہ اس بارے میں یہ رعائت ہوسکتی ہے کہ درختوں کے تنہ سے ۵۵ فٹ کی حدتک تمام غیر آبپاش اراضی کا کل معاملہ یا کل آبپاش اراضی کا نصف معاملہ معاف کردیا جائے ۔ لیکن ہر ایک صورت میں صاحب مہتمم بندوبست فیصلہ کرے گا ۔ کہ آیا اس قدر رعایت ہونی چاہئے یا نہیں ۔

(۳) اگر وہ رقبہ جس کو نقصان پہنچا ہے اس قدر بڑا ہو کہ محال کی مجموعی تشخیص پر اس سے ایک محسوس اثر ہوا ہو تو کل مطالبہ کی تعین کے وقت جو نقصان ہوا ہو اُسکی رعایت کیجا سکتی ہے

(۴) غیر مستقل تشخیص والی اراضی میں جو رعایت فصل کے نہ ہونے پر کی جاتی ہے ۔ وہ ایسی ہوگی جو اس صورت کے لئے کافی سمجھی جائے ۔

صحت نامہ نمبر ۱۰

صفحہ ۵۱۳ کے فٹ نوٹ نمبر ۱ میں بجائے

”صحت نامہ نمبری ½ ۱۲۹ مندرجہ صفحہ ۱۹۹ سرکلر مال“

پڑھو

”فقرہ ۸ سرکلر مال نمبر ۵۵“

صحت نامہ نمبر ۱۱

فقرہ ۲۱۹ ۔ آخیر میں بڑھادو :۔

”سنہ ۱۹۰۱ء میں احکام جاری ہوئے ہیں کہ صاحب مہتمم بندوبست کو چاہئے کہ اپنی ہر ایک رپورٹ تشخیص میں ایک مقابلہ درج کرے جو فصل ہائے کی مجموعی پیداوار کے تخمینہ کے اعداد شمار پر جہاں تک وہ دستیاب ہوسکیں اور نیز سالانہ صرف و خرچ اور سالانہ برآمد پیداوار کے مجموعی تخمینہ پر مبنی ہو اور کہ آخری رپورٹ بندوبست میں ان تخمینہ جات کو تا حال درست کردے ۔ کیونکہ جب وہ حالات ضلع سے آگاہ ہو جائیگا تو اُس کی معلومات اس اثنار میں زیادہ وسیع

ہوجائینگی"۔ (دیکھو کارروائی پنجاب گورنمنٹ محکمہ مال وتجارت بابت اپریل سنہ ۱۹۰۱ء نمبر ہائے ۱۶۱-۶۸- الف فائیل نمبر ۸)

صحت نامہ نمبر ۱۲

فقرہ ۳۳۰- آخیر میں ایزاد کرو :-

"اس مضمون کے متعلق جو کیفیت فقرہ ہائے ۴۱۶ لغایت ۴۱۹ میں درج ہے۔ وہ بھی مشورہ طلب ہے۔ بعض خاص احکام جو سنہ ۱۹۰۱ء میں جاری ہوئے ہیں وہ فقرہ ۴۱۹ کے آخیر میں درج کئے گئے ہیں۔"